سلسلة مطبوعات جامعة أبي هريرة الإسلامية 3

سنن ترمذی

الإمام الحافظ محمد بن عیسیٰ الترمذی

(200-279ھ)

(عربی متن، اردو ترجمہ، تخریج وتحشیہ)

تیار کردہ

مجلس علمی دار الدعوۃ

إشراف، مراجعة و تقديم

ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبدالجبار الفریوائی

استاذ حدیث جامعۃ الإمام محمد بن سعود الإسلامیۃ (ریاض)

تقدیم

محدث العصر فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

فاضل جامعۃ الإمام محمد بن سعود الإسلامیۃ (ریاض)

مکتبہ بیت السلام

ریاض | لاہور

حدیث انسائیکلوپیڈیا اردو

(3)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیث انسائیکلوپیڈیا اردو
سنن ترمذی

سلسلة مطبوعات جامعة أبي هريرة الإسلامية 3

حدیث انسائیکلو پیڈیا اردو

سنن ترمذی

الإمام الحافظ محمد بن عیسی الترمذی

(200-279ھ)

(عربی متن، اردو ترجمہ، تخریج وتحشیہ)

تیار کردہ

مجلس علمی دار الدعوۃ

3

إشراف، مراجعة و تقديم

ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبدالجبار الفریوائی

استاذ حدیث جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية (ریاض)

تقدیم

محدث العصر فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

فاضل جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية (ریاض)

رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

Tel: 042-37361371 . 37320422

Cell: 0321-9350001

اشاعت اول .... فروری 2016

مطبع .... RR پریس

اہتمام .... ابومیمون حافظ عابد الٰہی شیخ (ایم۔اے)

کتاب کی جلد بندی یا چھپائی میں کسی بھی قسم کے نقص کی صورت میں آپ ہماری کسی بھی برانچ یا نیچے دیئے گئے ہمارے تقسیم کنندگان سے کتاب تبدیل کروا سکتے ہیں (ادارہ)

مکتبہ بیت السلام

کتاب وسنت کی اشاعت کا معیاری ادارہ

Mob: +966 542 6666 46, +966 5 6666 123 6, +966 532 6666 40
Tel: +966 1143 811 55 - +966 1143 811 22
Fax: +966 1143 8599 1

مخرج ۲۱ طریق الھایر، الریاض، سعودی عرب

مکہ : 05 440 652 59
مدینہ : 05 513 365 68

پاکستان میں ملنے کے پتے

مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار	042 3723 0585
مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار	042 3724 4973
کتاب سرائے، اردو بازار	042 3732 0318
نعمانی کتب خانہ، اردو بازار	042 3732 1865
دار الکتب السلفیہ، اردو بازار	042 3736 1505
مکتبہ عائشہ صدیقہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ	051 555 1014

مکتبہ اسلامیہ، امین پور بازار	041 263 1204
اسلامک بک کمپنی، امین پور بازار	041 264 7308
مکتبہ اہلحدیث، امین پور بازار	041 262 4007
مکتبہ نعمانیہ، اردو بازار	055 423 5072
النور بک شاپ، صدر	091 526 2821

25- كِتَاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

نیکی اور صلہ رحمی

26۔ كِتَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ | طب (علاج ومعالجہ) کے احکام ومسائل

27ـ كِتَاب الْفَرَائِضِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

وراثت کے احکام ومسائل

28- كِتَابُ الْوَصَايَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

وصیت کے احکام ومسائل

29- كِتَابُ الْوَلَاءِ وَالْهِبَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ولاء اور ہبہ کے احکام ومسائل

30- كِتَابُ الْقَدَرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

تقدیر کے احکام ومسائل

31۔ كِتَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ایام فتن کے احکام اور امت میں واقع ہونے والے فتنوں کی پیش گوئیاں

32۔ كِتَابُ الرُّؤْيَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

کتاب: خواب کے آداب واحکام

35۔ کِتَاب صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

کتاب احوالِ قیامت، رقت قلب اور ورع

36- كِتَاب صِفَةِ الْجَنَّةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

کتاب: جنت کا وصف اور اس کی نعمتوں کا تذکرہ

37۔ كِتَاب صِفَةِ جَهَنَّمَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

کتاب جہنم اور اس کی ہولناکیوں کا تذکرہ

38۔ كِتَابُ الإِيمَانِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

کتاب: ایمان واسلام

40 - كِتَاب الاسْتِئْذَانِ وَالآدَابِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

کتاب: سلام مصافحہ اور گھر میں داخل ہونے کے آداب واحکام

41۔ كِتَاب الْأَدَبِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

کتاب: اسلامی اخلاق وآداب

44- كِتَابُ الْقِرَاءَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

کتاب قرآن کریم کی قرأت وتلاوت

25۔ كِتَاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
نیکی اور صلہ رحمی

1۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ
ا۔ باب: ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا بیان

1897۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ))، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ))، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ))، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟، قَالَ: ((ثُمَّ أَبَاكَ، ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَائِشَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَبَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ هُوَ أَبُو مُعَاوِيَةَ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَرَوَى عَنْهُ مَعْمَرٌ وَالثَّوْرِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

تخريج: د/الأدب ١٢٩ (٥١٣٩)، (تحفة الأشراف: ١١٣٨٣)، وحم (٣/٥، ٥) (حسن)

۱۸۹۷۔ معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی اللہ کے رسول! میں کس کے ساتھ نیک سلوک اور صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنی ماں کے ساتھ۔'' میں نے عرض کی: پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا: ''اپنی ماں کے ساتھ۔'' میں نے عرض کی: پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا: ''اپنی ماں کے ساتھ۔'' میں نے عرض کی: پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا: ''پھر اپنے باپ کے ساتھ، پھر رشتہ داروں کے ساتھ پھر سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار پھر اس کے بعد کا، درجہ بدرجہ۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے، شعبہ نے بہز بن حکیم کے بارے میں کلام کیا ہے، محدثین کے نزدیک وہ ثقہ ہیں، ان سے معمر، ثوری، حماد بن سلمہ اور کئی ائمہ حدیث نے روایت کی ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو، عائشہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]: ...... ماں کو تین مشکل حالات سے گذرنا پڑتا ہے: ایک مرحلہ وہ ہوتا ہے جب نو ماہ تک بچے کو پیٹ میں رکھ کر مشقت و تکلیف برداشت کرتی ہے، دوسرا مرحلہ وہ ہوتا ہے جب بچہ جننے کا وقت آتا ہے، وضع حمل کے وقت

کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ ماں ہی کو معلوم ہے، تیسرا مرحلہ دودھ پلانے کا ہے، یہی وجہ ہے کہ ماں کو قرابت داروں میں نیکی اور صلہ رحمی کے لیے سب سے افضل اور سب سے مستحق قرار دیا گیا ہے۔

2۔ بَاب مِنْهُ

۲۔ باب: ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے سے متعلق ایک اور باب

1898۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الصَّلاَةُ لِمِيقَاتِهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟، قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ))، ثُمَّ سَكَتَ عَنِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَأَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ: سَعْدُ بْنُ إِيَاسٍ، وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ الشَّيْبَانِيُّ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

تخريج: انظر حديث رقم ۱۷۳ (صحيح)

۱۸۹۸۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ کے رسول! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وقت پر صلاۃ ادا کرنا۔'' میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! پھر کون سا عمل زیادہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا۔'' میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! پھر کون سا عمل؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، پھر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے، حالانکہ اگر میں زیادہ پوچھتا تو آپ زیادہ بتاتے۔''[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اسے ابوعمرو شیبانی، شعبہ اور کئی لوگوں نے ولید بن عیزار سے روایت کی ہے۔ (۳) یہ حدیث ابوعمرو شیبانی کے واسطے سے ابن مسعود سے دوسری سندوں سے بھی آئی ہے۔

فائدہ [1]: ......بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد سب سے افضل و بہتر عمل ہے، بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا یہ سب سے اچھا کام ہے اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ زکاۃ سب سے اچھا کام ہے، جب کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صلاۃ سب سے افضل عمل ہے، اسی لیے اس کی توجیہ میں مختلف اقوال وارد ہیں، سب سے بہتر توجیہ یہ ہے کہ ''افضل اعمال'' سے پہلے حرف ''مِن'' محذوف مان لیا جائے، گویا مفہوم یہ ہوگا کہ یہ سب افضل اعمال میں سے ہیں، دوسری توجیہ یہ ہے کہ اس کا تعلق سائل کے احوال اور وقت کے اختلاف سے ہے، یعنی سائل اور وقت کے تقاضے کا خیال رکھتے ہوئے اس کے مناسب جواب دیا گیا اور اپنی جگہ پر یہ سب اچھے کام ہیں۔

3ـ بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الْفَضْلِ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ

۳ـ باب: ماں باپ کی رضامندی کی فضیلت کا بیان

1899ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّ رَجُلاً أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ لِيَ امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلاَقِهَا، قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذَلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ)) قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: إِنَّ أُمِّي وَرُبَّمَا قَالَ: أَبِي.
وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ اسْمُهُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبٍ.

تخريج: ق/الطلاق ٣٦ (٢٠٨٩)، والأدب ١ (٣٦٦٣)، (تحفة الأشراف: ١٠٩٤٨) (صحيح)

۱۸۹۹ـ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نے ان کے پاس آ کر کہا: میری ایک بیوی ہے اور میری ماں اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے، (میں کیا کروں؟) ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، اگر تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کر دو اور چاہو تو اس کی حفاظت کرو۔'' [1]
سفیان بن عیینہ نے کبھی ''اِنَّ أُمِّيْ'' (میری ماں) کہا اور کبھی ''اِنَّ أَبِيْ'' (میرا باپ) کہا۔
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

فائدہ [1]: ......یعنی ماں باپ کے حقوق کی حفاظت کی جائے اور اس کا خاص خیال رکھا جائے، اگر والد کو جنس مان لیا جائے تو ماں باپ دونوں مراد ہوں گے، یا حدیث کا یہ مفہوم ہے کہ والد کے مقام و مرتبہ کا یہ عالم ہے تو والدہ کے مقام کا کیا حال ہوگا۔

1900ـ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٨٨٨) (صحيح)

1900/ مـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰكَذَا رَوَى أَصْحَابُ شُعْبَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا، وَلاَ نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ بِالْبَصْرَةِ مِثْلَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ وَلاَ بِالْكُوفَةِ مِثْلَ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِدْرِيسَ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ .

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۹۰۰۔ عبداللہ عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔''

۱۹۰۰/م اس سند سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے (موقوفاً) اسی جیسی حدیث مروی ہے۔ شعبہ نے اس کو مرفوع نہیں کیا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) شعبہ کے شاگردوں نے اسی طرح ''عن شعبة ، عن يعلى بن عطاء ، عن أبيه ، عن عبد الله بن عمرو'' کی سند سے موقوفاً روایت کی ہے، ہم خالد بن حارث کے علاوہ کسی کو نہیں جانتے ہیں، جس نے شعبہ سے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کی ہو۔ (۲) خالد بن حارث ثقہ ہیں، مامون ہیں، کہتے ہیں: میں نے بصرہ میں خالد بن حارث جیسا اور کوفہ میں عبداللہ بن ادریس جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔ (۳) اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

۴۔ باب: ماں باپ کی نافرمانی اور ان سے قطع تعلق بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ہے

1901۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟)) قَالُوا: بَلَى ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَلإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)) قَالَ: وَجَلَسَ ، وَكَانَ مُتَّكِئًا ، فَقَالَ: ((وَشَهَادَةُ الزُّورِ۔ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ۔)) فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُهَا ، حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ . قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَأَبُو بَكْرَةَ اسْمُهُ: نُفَيْعُ بْنُ الْحَارِثِ .

تخريج: خ/الشهادات ۱۰ (۲۶۵٤)، والأدب ٦ (٥٩٧٦)، والاستئذان ۳٥ (٦۲۷۳)، والمرتدين ۱ (٦۹۱۹)، م/الإيمان ۳۸ (۸۷)، والمؤلف في الشهادات (۲۳۰۱)، وتفسير النساء (۳۰۱۹) (تحفة الأشراف: ۱۱٦۷۹)، وحم (۳٦/٥، ۳۸) (صحيح)

۱۹۰۱۔ ابوبکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں نہ بتا دوں؟ صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔'' راوی کہتے ہیں: آپ اٹھ بیٹھے حالانکہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے، پھر فرمایا: ''اور جھوٹی گواہی دینا'' یا جھوٹی بات کہنا، رسول اللہ ﷺ بار بار اسے دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا: کاش آپ خاموش ہو جاتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

1902ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَشْتُمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ)) قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ ، يَسُبُّ أَبَاالرَّجُلِ ، فَيَشْتُمُ أَبَاهُ ، وَيَشْتُمُ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الأدب ٤ (٥٩٧٣)، م/الإيمان ٣٨ (٩٠)، د/الأدب ١٢٩ (٥١٤١)، (تحفة الأشراف : ٨٦١٨) (صحيح)

۱۹۰۲۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! بھلا کوئی آدمی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، وہ کسی کے باپ کو گالی دے گا، تو وہ بھی اس کے باپ کو گالی دے گا اور وہ کسی کی ماں کو گالی دے گا، تو وہ بھی اس کی ماں کو گالی دے گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

5ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْرَامِ صَدِيقِ الْوَالِدِ
۵۔ باب: باپ کے دوست کی عزت وتکریم کرنے کا بیان

1903ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ، أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَسِيدٍ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ .

تخريج: م/البر والصلة ٤ (٢٥٥٢)، د/الأدب ١٢٩ (٥١٤٣)، (تحفة الأشراف : ٧٢٥٩) (صحيح)

۱۹۰۳۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''سب سے بہتر سلوک اور سب سے اچھا برتاؤ یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ سند صحیح ہے، یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کئی سندوں سے آئی ہے۔ (۲) اس باب میں ابواسید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

6ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْخَالَةِ
٦۔ باب: خالہ کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

1904ـ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ح قَالَ: و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ- وَهُوَ

ابْنُ مَدُّوَيْهِ- حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ- وَاللَّفْظُ لِحَدِيثِ عُبَيْدِاللهِ- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ)) وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ. وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الصلح ٦ (٢٦٩٩)، والمغازي ٤٣ (٤٢٤١) (ف كلا الوضعين في سياق طويل) (تحفة الأشراف: ١٨٠٣) (صحيح)

۱۹۰۴- براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''خالہ ماں کے درجے میں ہے۔'' اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

1904/ م1- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي تَوْبَةٌ؟ قَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟)) قَالَ: لاَ، قَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَبِرَّهَا)). وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٥٧٧) (صحيح)

1904/ م2- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٩٥٦٣) (صحيح الإسناد مرسل)

۱۹۰۴/م۱ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: اللہ کے رسول! مجھ سے بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے، کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ آپ نے پوچھا: ''کیا تمھاری ماں زندہ ہے؟'' اس نے کہا: نہیں، آپ نے پوچھا: ''تمھاری کوئی خالہ ہے؟'' اس نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس باب میں علی اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

۱۹۰۴/م۲ اس سند سے نبی اکرم ﷺ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، لیکن اس میں ابن عمر کے واسطے کا ذکر نہیں کیا ہے، یہ ابومعاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

7- بَابُ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْوَالِدَيْنِ

۷- باب: ماں باپ کی بددعا کا بیان

1905- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى

ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ، وَأَبُو جَعْفَرٍ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُقَالُ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُؤَذِّنُ، وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ، وَقَدْ رَوَى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ حَدِيثٍ.

تخريج: د/الصلاة ٣٦ (١٥٣٦)، ق/الدعاء ١١ (٣٨٦٢)، ويأتي عند المؤلف في الدعوات ٤٨ (٣٤٤٨) (تحفة الأشراف: ١١٨٧٣)، و حم (٢/٢٥٨، ٤٧٨، ٥٢٣) (حسن)

۱۹۰۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین دعائیں مقبول ہوتی ہیں ان میں کوئی شک نہیں ہے: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور بیٹے کے اوپر باپ کی بددعا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) حجاج صواف نے بھی یحییٰ بن ابی کثیر سے ہشام کی حدیث جیسی حدیث روایت کی ہے، ابوجعفر جنہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے انھیں ابوجعفر مؤذن کہا جاتا ہے، ہم ان کا نام نہیں جانتے ہیں۔ (۲) ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔

8۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

۸۔ باب: اولاد پر ماں باپ کے حقوق کا بیان

1906۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيثَ.

تخريج: م/العتق ٦ (١٥١٠)، ق/الدعاء ١١ (٣٦٥٩) (تحفة الأشراف: ١٢٥٩٥)، و حم (٢/٢٣٠، ٢٦٣، ٢٧٦، ٤٤٥) (صحيح)

۱۹۰۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی لڑکا اپنے باپ کا احسان نہیں چکا سکتا ہے سوائے اس کے کہ اسے (یعنی باپ کو) غلام پائے اور خرید کر آزاد کر دے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے، ہم اسے صرف سہیل بن ابی صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) سفیان ثوری اور کئی لوگوں نے بھی یہ حدیث سہیل بن ابی صالح سے روایت کی ہے۔

فائدہ [1]: ...... یہ باپ کے احسان کا بدلہ اس لیے ہے کہ غلامی کی زندگی سے کسی کو آزاد کرانا اس سے زیادہ بہتر کوئی چیز نہیں ہے، جس کے ذریعے کوئی کسی دوسرے پر احسان کرے۔

9۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ

۹۔ باب: قطع رحمی (ناتا توڑنے) پر وارد وعید کا بیان

1907ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: اشْتَكَى أَبُو الرَّدَّادِ اللَّيْثِيُّ، فَعَادَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ: خَيْرُهُمْ وَأَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ، فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا اللَّهُ، وَأَنَا الرَّحْمَنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ، وَشَقَقْتُ لَهَا مِنَ اسْمِي، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَرَوَى مَعْمَرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ رَدَّادٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَمَعْمَرٍ كَذَا يَقُولُ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ خَطَأٌ.

تخريج: د/الزكاة ٤٦ (١٦٩٤) (تحفة الأشراف: ٩٧٢٨)، و حم (١٩١/١، ١٩٤) (صحيح)

۱۹۰۷۔ ابوسلمہ کہتے ہیں: ابوالرداد لیثی بیمار ہوگئے، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کو گئے، ابوالرداء نے کہا: میرے علم کے مطابق ابومحمد (عبدالرحمٰن بن عوف) لوگوں میں سب سے اچھے اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میں اللہ ہوں، میں رحمٰن ہوں، میں نے رحم (یعنی رشتے ناتے) کو پیدا کیا ہے اور اس کا نام اپنے نام سے (مشتق کرکے) رکھا ہے، اس لیے جو اسے جوڑے گا میں اسے (اپنی رحمت سے) جوڑے رکھوں گا اور جو اسے کاٹے گا میں بھی اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دوں گا۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس باب میں ابوسعید خدری، ابن ابی اوفی، عامر بن ربیعہ، ابوہریرہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۲) زہری سے مروی سفیان کی حدیث صحیح ہے، معمر نے زہری سے یہ حدیث "عن أبي سلمة، عن رداد الليثي، ❶ عن عبد الرحمن بن عوف" کی سند سے روایت کی ہے، معمر نے (سند بیان کرتے ہوئے) ایسا ہی کہا ہے، محمد (بخاری) کہتے ہیں: معمر کی حدیث میں خطا ہے، (دونوں سندوں میں فرق واضح ہے)۔

فائدہ ❶: ......سند میں ابوالرداد ہے اور امام ترمذی کے کلام میں نیچے "رداد" آیا ہے، حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ "رداد" کو بعض لوگوں نے "ابوالرداد" کہا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے، (تقریب التہذیب)۔

10۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ

۱۰۔ باب: صلہ رحمی کا بیان

1908ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا بَشِيرٌ أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَفِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ

مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِءِ، وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ.

تخريج: خ/الأدب ١٥ (٥٩٩١)، د/الزكاة ٤٥ (١٦٩٧) (تحفة الأشراف: ٨٩١٥)، وحم (٢/١٦٣، ١٩٠، ١٩٣) (صحيح)

۱۹۰۸۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں ہے جو بدلہ چکائے، ❶ بلکہ حقیقی صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے جو رشتہ ناتا توڑنے پر بھی صلہ رحمی کرے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں سلمان، عائشہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی صلہ رحمی کی جائے تو صلہ رحمی کرے اور قطع رحمی کی جائے تو قطع رحمی کرے، یہ کوئی صلہ رحمی نہیں۔

1909۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)) قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأدب ١١ (٥٩٨٤)، م/البر والصلة ٦ (٢٥٥٦)، د/الزكاة ٤٥ (١٦٩٦) (تحفة الأشراف: ٣١٩٠)، و حم (٤/٨٠، ٨٣، ٨٤، ٨٥) (صحيح)

۱۹۰۹۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رشتہ ناتا توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''
ابن ابی عمر کہتے ہیں: سفیان نے کہا: قاطع سے مراد قاطع رحم (یعنی رشتہ ناتا توڑنے والا) ہے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

11۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي حُبِّ الْوَلَدِ

۱۱۔ باب: اولاد کی محبت کا بیان

1910۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي سُوَيْدٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ يَقُولُ: زَعَمَتِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ، قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ أَحَدَ ابْنَيِ ابْنَتِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: ((إِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُونَ وَتُجَبِّنُونَ وَتُجَهِّلُونَ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ. قَالَ أَبُو

عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ، وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَمَاعًا مِنْ خَوْلَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٨٢٨)، وحم (٦/٤٠٩) (ضعیف) (سند میں ابن ابی سوید مجہول راوی ہیں اور سند میں انقطاع بھی ہے، اس لیے کہ عمر بن عبدالعزیز کا سماع خولہ سے معروف نہیں ہے، اس لیے "و إنكم لمن ريحان الله" کا فقرہ ضعیف ہے، لیکن پہلا فقرہ شواہد کی بنا پر صحیح لغیرہ ہے، ملاحظہ ہو: تخریج کتاب الزہد لوکیع بن الجراح تحقیق، عبدالرحمن الفریوائی، حدیث نمبر ١٧٨، والضعيفة ٣٢١٤، والصحيحة ٤٧٦٤)

۱۹۱۰- خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ گود میں اپنی بیٹی (فاطمہ) کے دولڑکوں (حسن، حسین) میں سے کسی کو لیے ہوئے باہر نکلے اور آپ (اس لڑکے کی طرف متوجہ ہوکر) فرمارہے تھے: ''تم لوگ بخیل بنا دیتے ہو، تم لوگ بزدل بنا دیتے ہو اور تم لوگ جاہل بنا دیتے ہو، یقیناً تم لوگ اللہ کے عطا کیے ہوئے پھولوں میں سے ہو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابراہیم بن میسرہ سے مروی ابن عیینہ کی حدیث کو ہم صرف انہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) ہم نہیں جانتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کا سماع خولہ سے ثابت ہے۔ (۳) اس باب میں ابن عمر اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

12- بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْوَلَدِ

۱۲- باب: بچوں سے پیار محبت کرنے کا بیان

1911- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَبْصَرَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ، قَالَ: ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْحُسَيْنَ- أَوِ الْحَسَنَ- فَقَالَ: إِنَّ لِي مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَا قَبَّلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ اسْمُهُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأدب ١٧ (٥٩٩٣)، م/الفضائل ١٥ (٢٣١٨)، د/الأدب ١٥٦ (٥٢١٨) (تحفة الأشراف: ١٥٤٦)، وحم (٢/٢٢٨، ٢٦٩) (صحيح)

۱۹۱۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ حسن یا حسین کو بوسہ دے رہے تھے، اقرع نے کہا: میرے دس لڑکے ہیں، میں نے ان میں سے کسی کا بھی بوسہ نہیں لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں انس اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی جو بندوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔

13- بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ وَالْأَخَوَاتِ

۱۳- باب: لڑکیوں اور بہنوں کی پرورش کی فضیلت کا بیان

1912- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لا يَكُونُ لأَحَدِكُمْ ثَلاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلاثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ اسْمُهُ: سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هُوَ سَعْدُ ابْنُ مَالِكِ بْنِ وُهَيْبٍ، وَقَدْ زَادُوا فِي هٰذَا الإِسْنَادِ رَجُلاً.

تخريج: د/الأدب ۱۳۰ (۵۱٤۷) (تحفة الأشراف: ٤٠٤١)، و يأت برقم ۱۹۱٦ (صحيح)

(اس کے راوی سعید بن عبدالرحمٰن الأعشی مقبول راوی ہیں اور اس باب میں وارد احادیث کی بنا پر یہ صحیح ہے، جس کی طرف امام ترمذی نے اشارہ کر دیا ہے، نیز ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب ۱۹۷۳، و الأدب المفرد باب من أعلى جاريتين أو واحدة والباب الذى بعده، وتراجع الألبانى ٤٠٩، والسراج المنير ۱۰٤۹/۲)

۱۹۱۲- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کے پاس تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو جنت میں ضرور داخل ہوگا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوسعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے اور سعد بن ابی وقاص کا نام سعد بن مالک بن وہیب ہے۔ (۲) اس حدیث کی دوسری سند میں راویوں نے (سعید بن عبدالرحمٰن اور ابوسعید کے درمیان) ایک اور راوی (ایوب بن بشیر) کا اضافہ کیا ہے۔ (۳) اس باب میں عائشہ، عقبہ بن عامر، انس، جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1913- حَدَّثَنَا الْعَلاءُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: خ/الزكاة ۱۰ (۱٤۱۸)، والأدب ۱۸ (۵۹۹۵)، م/البر والصلة ٤٦ (۲٦۲۹)، كلاهما مع ذكر القصة المشهورة في رقم ۱۹۱۵، و حم (۳۳/٦، ۸۸، ۱٦٦، ۲٤۳)، ويأتي عند المؤلف برقم ۱۹۱۵ (صحيح)

۱۹۱۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لڑکیوں کی پرورش سے دوچار ہو، پھر ان کی پرورش سے آنے والی مصیبتوں پر صبر کرے تو یہ سب لڑکیاں اس کے لیے جہنم سے آڑ بنیں گی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1914ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ هُوَ الطَّنَافِسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ الرَّاسِبِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ غَيْرَ حَدِيثٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ، و قَالَ: عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ بْنِ أَنَسٍ، وَالصَّحِيحُ هُوَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ.

تخريج: م/البر والصلة ٤٦ (٢٦٣١)، (تحفة الأشراف: ١٧١٣) (صحيح)

(مسلم کی سند میں "عن عبيد الله بن أبي بكر بن أنس، عن أنس بن مالك" ہے)

١٩١٤ـ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دولڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے'' اور آپ نے کیفیت بتانے کے لیے اپنی دونوں انگلیوں (شہادت اور درمیانی) سے اشارہ کیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (٢) محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز کے واسطے سے اسی سند سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں اور سند بیان کرتے ہوئے کہا ہے: "عن أبي بكر بن عبيدالله بن أنس" حالانکہ صحیح یوں ہے "عن عبيدالله بن أبي بكر بن أنس)۔''

1915ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، فَسَأَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: أنظر حديث رقم ١٩١٣ (تحفة الأشراف: ١٦٣٥٠) (صحيح)

١٩١٥ـ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میرے پاس ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو بچیاں تھیں، اس نے (کھانے کے لیے) کوئی چیز مانگی مگر میرے پاس سے ایک کھجور کے سوا اسے کچھ نہیں ملا، چنانچہ اسے میں نے وہی دے دیا، اس عورت نے کھجور کو خود نہ کھا کر اسے اپنی دونوں لڑکیوں کے درمیان بانٹ دیا اور اٹھ کر چلی گئی، پھر میرے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، میں نے آپ سے یہ (واقعہ) بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''جوان لڑکیوں کی پرورش سے دوچار ہو اس کے لیے یہ سب جہنم سے پردہ ہوں گی۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے تین کھجوریں دی تھیں، دو کھجوریں اس نے ان دونوں بچیوں کو دے دیں اور ایک کھجور خود کھانا چاہتی تھی، لیکن بچیوں کی خواہش پر آدھا آدھا کرکے اسے بھی ان کو دے دیا، جس پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو بڑا تعجب ہوا، ان دونوں روایتوں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ پہلے انھیں ایک کھجور دی، پھر بعد میں جب دو کھجوریں اور مل گئیں تو انھیں بھی اس کے حوالہ کر دیا، یا یہ کہا جائے کہ یہ دونوں الگ الگ واقعات ہیں۔

1916ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْشَى، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوِ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ۱۹۱۲ (تحفة الأشراف: ۱۰۸٤) (صحيح)

(ملاحظہ ہو: حديث رقم: ۱۹۱۲، وصحيح الترغيب ۱۹۷۳)

۱۹۱۶ـ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس تین لڑکیاں، یا تین بہنیں، یا دو لڑکیاں، یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے حقوق کے سلسلے میں اللہ سے ڈرے تو اس کے لیے جنت ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی: ضعیف ہے۔

14ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيمِ وَكَفَالَتِهِ

۱۴ـ باب: یتیموں پر مہربانی اور ان کی کفالت کرنے کا بیان

1917ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَبَضَ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ إِلَي طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَدْخَلَهُ اللّهُ الْجَنَّةَ إِلاَّ أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ لَهُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُرَّةَ الْفِهْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَنَشٌ هُوَ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ أَبُو عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ يَقُولُ: حَنَشٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٠٢٧) (ضعيف)

(سند میں ''حنش یعنی حسین بن قیس'' متروک الحدیث ہے)

۱۹۱۷ـ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان یتیم کو اپنے ساتھ رکھ کر

اسے کھلائے پلائے، تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، سوائے اس کے کہ وہ ایسا گناہ (شرک) کرے جو مغفرت کے قابل نہ ہو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) راوی حنش کا نام حسین بن قیس ہے، کنیت ابوعلی رحبی ہے، سلیمان تیمی کہتے ہیں: یہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ (۲) اس باب میں مرہ فہری، ابوہریرہ، ابوامامہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1918ــ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو الْقَاسِمِ الْمَكِّيُّ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ)) وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الطلاق ٢٥ (٥٣٠٣)، والأدب ٢٤ (٦٠٠٥)، د/الأدب ١٣١ (٥١٥٠) (تحفة الأشراف: ٤٧١٠)، و حم (٥/٣٣٣) (صحيح)

۱۹۱۸۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ان دونوں کی طرح ہوں گے [1] اور آپ نے اپنی شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]:...... اس سے اشارہ ہے یتیموں کے سرپرستوں کے درجات کی بلندی کی طرف، یعنی یتیموں کی کفالت کرنے والے جنت میں اونچے درجات پر فائز ہوں گے۔

15- بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ

۱۵۔ باب: بچوں پر مہربانی کرنے کا بیان

1919ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ زَرْبِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: جَاءَ شَيْخٌ يُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَبْطَأَ الْقَوْمُ عَنْهُ أَنْ يُوَسِّعُوا لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أُمَامَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَزَرْبِيٌّ لَهُ أَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٣٨) (صحيح)

(شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''زربی'' ضعیف ہیں، ملاحظہ ہو: الصحیحۃ رقم: ۲۱۹۶)

۱۹۱۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک بوڑھا آیا، وہ نبی اکرم ﷺ سے ملنا چاہتا تھا، لوگوں نے اسے راستہ دینے میں دیر کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے، جو ہمارے چھوٹوں پر مہربانی نہ کرے اور ہمارے

بڑوں کی عزت نہ کرے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) راوی زربی نے انس بن مالک اور دوسرے لوگوں سے کئی منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔ (۳) اس باب میں عبداللہ بن عمرو، ابوہریرہ، ابن عباس اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1920ــ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا)).

تخريج: د/الأدب ٦٦ (٤٩٤٣) (تحفة الأشراف: ٨٧٨٩)، و حم (٢/١٨٥، ٢٠٧) (صحيح)

1920/ م۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ نَحْوَهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۱۹۲۰۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر مہربانی نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا مقام نہ پہچانے۔''

۱۹۲۰/م اس سند سے بھی عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، مگر اس میں ''و يعرف شرف كبيرنا'' کی بجائے ''و يعرف حق كبيرنا'' ہے۔

1921ــ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَيْضًا، قَالَ: بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ مِنَّا يَقُولُ لَيْسَ مِنْ سُنَّتِنَا لَيْسَ مِنْ أَدَبِنَا، و قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُنْكِرُ هٰذَا التَّفْسِيرَ لَيْسَ مِنَّا يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ مِلَّتِنَا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٢٠٧)، و حم (١/٢٥٧) (ضعيف) (سند میں لیث بن أبی سلیم اور شریک القاضی دونوں ضعیف ہیں، مگر پہلے ٹکڑے کے صحیح شواہد موجود ہیں، دیکھیے پچھلی دونوں حدیثیں)

۱۹۲۱۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر مہربانی نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے، معروف (بھلی باتوں) کا حکم نہ دے اور منکر (بری باتوں) سے منع نہ کرے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) محمد بن اسحاق کی عمرو بن شعیب کے واسطے سے مروی حدیث

صحیح ہے۔ (۳) عبداللہ بن عمرو سے یہ حدیث دوسری سندوں سے بھی آئی ہے۔ (۴) بعض اہلِ علم کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اس قول "ليس منا" کا مفہوم یہ ہے "ليس من سنتنا ، ليس من أدبنا" یعنی وہ ہمارے طور طریقہ پر نہیں ہے۔ (۵) علی بن مدینی کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے کہا: سفیان ثوری اس تفسیر کی تردید کرتے تھے اور اس کا مفہوم یہ بیان کرتے تھے کہ "ليس منا" سے مراد "ليس من ملتنا" ہے، یعنی وہ ہماری ملت کا نہیں ہے۔

16 - بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ النَّاسِ

۱۶۔ باب: لوگوں پر مہربانی کرنے کا بیان

1922ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ لا يَرْحَمُ النَّاسَ لايَرْحَمُهُ اللهُ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو.

تخريج: خ/التوحيد ٢ (٧٣٧٦) (وانظر أيضا: الأدب ٢٧ (٦٠١٣)، م/الفضائل ١٥ (٢٣١٩) (تحفة الأشراف: ٣٢٢٨) (صحيح)

۱۹۲۲۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں پر مہربانی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر مہربانی نہیں کرے گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبدالرحمن بن عوف، ابوسعید خدری، ابن عمر، ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1923ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ مَنْصُورٌ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ سَمِعَ أَبَا عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: ((لا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلاَّ مِنْ شَقِيٍّ)).
قَالَ: وَأَبُو عُثْمَانَ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لايُعْرَفُ اسْمُهُ، وَيُقَالُ: هُوَ وَالِدُ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَبُو الزِّنَادِ، وَقَدْ رَوَى أَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ حَدِيثٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: د/الأدب ٦٦ (٤٩٤٢) (تحفة الأشراف: ١٣٣٩١) (حسن)

۱۹۲۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ کو فرماتے سنا: ''صرف بدبخت ہی (کے دل) سے رحم ختم کیا جاتا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) ابوعثمان جنہوں نے ابوہریرہ سے یہ حدیث روایت کی ہے ان کا نام نہیں معلوم ہے، کہا جاتا ہے، وہ اس موسیٰ بن ابوعثمان کے والد ہیں جن سے ابوالزناد نے روایت کی ہے، ابوالزناد نے "عن موسى بن أبي عثمان عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي ﷺ" کی سند سے کئی حدیثیں

روایت کی ہیں۔

1924- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي قَابُوسَ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ، الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الأدب ٦٦ (٤٩٤١) (تحفة الأشراف: ٨٩٦٦) (صحيح)

۱۹۲۴- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحم کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے، تم لوگ زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا، رحم رحمن سے مشتق (نکلا) ہے، جس نے اس کو جوڑا اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) جوڑے گا اور جس نے اس کو توڑا اللہ اس کو اپنی رحمت سے کاٹ دے گا۔“

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

17- بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّصِيحَةِ

۱۷- باب: خیر خواہی اور بھلائی کرنے کا بیان

1925- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. قَالَ: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الإيمان ٤٢ (٥٧)، والمواقيت ٣ (٥٢٤)، والزكاة ٢ (١٤٠١)، والبيوع ٥٨ (٢١٥٧)، والشروط ١ (٢٧١٤، ٢٧١٥)، والأحكام ٤٣ (٧٢٠٤)، م/الإيمان ٢٣ (٥٦)، ن/البيعة ٦ (٤١٦١)، و١٦ (٤١٧٩)، و ١٧ (٤١٨٢)، و ٢٤ (٤١٩٤) (تحفة الأشراف: ٣٢٢٦)، وحم (٤/٣٥٨، ٣٦١، ٣٦٤، ٣٦٥)، ود/البيوع ٩ (٢٥٨٢) (صحيح)

۱۹۲۵- جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے صلاۃ قائم کرنے، زکاۃ دینے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔ [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]:...... مالی اور بدنی عبادتوں میں صلاۃ اور زکاۃ سب سے اصل ہیں، نیز ”لا إله إلا الله محمد رسول الله“ کی شہادت واعتراف کے بعد ارکانِ اسلام میں یہ دونوں (زکاۃ وصلاۃ) سب سے اہم ہیں اسی لیے ان کا تذکرہ خصوصیت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیر خواہی عام وخاص سب کے لیے ہے، طبرانی میں ہے کہ جریر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو تین سو درہم کا ایک گھوڑا خریدنے کا حکم دیا، غلام گھوڑے کے ساتھ گھوڑے کے مالک کو بھی لے آیا، جریر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہارا گھوڑا تین سو درہم سے زیادہ قیمت کا ہے، کیا اسے چار سو میں بیچو گے؟ وہ

راضی ہو گیا، پھر آپ نے کہا کہ اس سے بھی زیادہ قیمت کا ہے کیا پانچ سو درہم میں فروخت کرو گے، چنانچہ وہ راضی ہو گیا، پھر اسی طرح اس کی قیمت بڑھاتے رہے یہاں تک کہ اسے آٹھ سو درہم میں خریدا، اس سلسلے میں ان سے عرض کی گئی تو انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ پر ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کی بیعت کی ہے۔

1926ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلدِّينُ النَّصِيحَةُ)) ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَنْ؟ قَالَ: ((لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَتَمِيمِ الدَّارِيِّ وَجَرِيرٍ وَحَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ وَثَوْبَانَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٨٦٣) (صحيح)

۱۹۲۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: ''دین سراپائے خیر خواہی ہے۔'' لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کس کے لیے؟ فرمایا: اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، مسلمانوں کے ائمہ (حکمرانوں) اور عام مسلمانوں کے لیے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عمر، تمیم داری، جریر، حکیم بن ابی یزید عن أبیہ اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنا اور اس کی ذات پر صحیح طور پر ایمان رکھنا یہ اللہ کے ساتھ خیر خواہی ہے، جس کا فائدہ انسان کو خود اپنی ذات کو پہنچتا ہے، ورنہ اللہ عزوجل کی خیر خواہی کون کر سکتا ہے، اس کا دوسرا معنی یہ بھی ہے کہ نصیحت اور خیر خواہی کا حق اللہ کے لیے ہے جو وہ اپنی مخلوق سے کرتا ہے اور اس کی کتاب (قرآن) کے ساتھ خیر خواہی اس کے احکام پر عمل کرنا ہے، اس میں غور وفکر اور تدبر کرنا، اس کی تعلیمات کو پھیلانا اس میں تحریف سے بچنا، اس کی تصدیق کرنے کے ساتھ اس کی تلاوت کا التزام کرنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کا پابند ہونا، اس کی رسالت کی تصدیق کرنا اور اس کی فرماں برداری کرنا یہ رسول کی خیر خواہی ہے، مسلمان حکمران اور ائمہ کی خیر خواہی یہ ہے کہ حق اور غیر معصیت میں ان کی اعانت واطاعت کی جائے، سیدھے راستے سے انحراف کرنے کی صورت میں ان کے خلاف خروج وبغاوت سے گریز کرتے ہوئے انھیں معروف کا حکم دیا جائے، سوائے اس کے کہ ان سے صریحاً کفر کا اظہار ہو تو ایسی صورت میں ترکِ اعانت ضروری ہے، عام مسلمانوں کی خیر خواہی یہ ہے کہ دنیا وآخرت سے متعلق جو بھی خیر اور بھلائی کے کام ہیں ان سے انھیں آگاہ کیا جائے اور شر وفساد کے کاموں میں ان کی صحیح رہنمائی کی جائے اور برائی سے روکا جائے۔

18 - بَابُ مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

۱۸۔ باب: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر شفقت کا بیان

1927ــ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ ، اَلتَّقْوَى هَا هُنَا بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْتَقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي أَيُّوبَ .

تخريج: م/البر والصلة ١٠ (٢٥٦٤)، ق/الزهد ٢٣ (٤٢١٣) (تحفة الأشراف : ١٢٣١٩) (صحيح)

۱۹۲۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، اس کے ساتھ خیانت نہ کرے، اس سے جھوٹ نہ بولے اور اس کو بے یار و مددگار نہ چھوڑے، ہر مسلمان کی عزت، دولت اور خون دوسرے مسلمان کے لیے حرام ہے، تقویٰ یہاں (دل میں) ہے، ایک شخص کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر و کم تر سمجھے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں علی اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث میں مسلمانوں کی عزت آبرو اور جان و مال کی حفاظت کرنے کی تاکید کے ساتھ ساتھ ایک اہم بات یہ بتائی گئی ہے کہ تقویٰ کا معاملہ انسان کا اندرونی معاملہ ہے، اس کا تعلق دل سے ہے، اس کا حال اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جان سکتا، اس لیے دوسرے مسلمان کو حقیر سمجھتے ہوئے اپنے بارے میں قطعاً یہ گمان نہیں کرنا چاہیے کہ میں زہد و تقویٰ کے اونچے مقام پر فائز ہوں، کیوں کہ اس کا صحیح علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔

1928۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ غَيْرَ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الصلاة ٨٨ (٤٨١)، والمظالم ٥ (٢٤٤٦)، والأدب ٢٦ (٦٠٢٦)، م/البر والصلة ١٧ (٢٥٨٥)، ن/الزكاة ٦٧ (٢٥٦١) (تحفة الأشراف : ٩٠٤٠)، و حم (٤/٣٩٤) (صحيح)

۱۹۲۸۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1929۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ مِرْآةُ أَخِيهِ ، فَإِنْ رَأَى بِهِ أَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِاللهِ ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤١٢١) (ضعيف جداً)

(سند میں یحییٰ بن عبیداللہ متروک الحدیث راوی ہے)

۱۹۲۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر آدمی اپنے بھائی کے لیے آئینہ ہے، اگر وہ اپنے بھائی کے اندر کوئی عیب دیکھے تو اسے (اطلاع کے ذریعہ) دور کردے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) شعبہ نے یحییٰ بن عبیداللہ کو ضعیف کہا ہے۔ (۲) اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

19۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

۱۹۔ باب: مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالنے کا بیان

1930ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)).

قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رَوَى أَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٤٢٥ (صحيح)

۱۹۳۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کی کوئی دنیاوی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور فرمادے گا، جس نے دنیا میں کسی تنگ دست کے ساتھ آسانی کی اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دنیا اور آخرت دونوں میں آسانی کرے گا اور جس نے دنیا میں کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں ہوتا ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اس حدیث کو ابوعوانہ اور کئی لوگوں نے ''عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي ﷺ'' کی سند سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے، لیکن اس میں ''حدثت عن أبي صالح'' کے الفاظ نہیں بیان کیے ہیں۔ (۳) اس باب میں ابن عمر اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کی رضا کی خاطر دنیاوی مفاد کے بغیر جو کوئی مسلمانوں کی

حاجات وضروریات کا خاص خیال رکھے اور انھیں پوری کرے تو اس کا یہ عمل نہایت فضیلت والا ہے، ایسے شخص کی حاجات خود رب العالمین پوری کرتا ہے، مزید اسے آخرت میں اجرِ عظیم سے بھی نوازے گا۔

20۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّبِّ عَنْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ

۲۰۔ باب: مسلمان کی عزت بچانے کا بیان

1931۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ، عَنْ مَرْزُوقٍ أَبِي بَكْرٍ التَّيْمِيِّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللَّهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٩٩٥) (وانظر حم: ٦/٤٤٩، ٤٥٠) (صحيح)

۱۹۳۱۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جوشخص اپنے بھائی کی عزت (اس کی غیر موجودگی میں) بچائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کو جہنم سے بچائے گا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اس باب میں اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶:...... بعض احادیث میں ''عن عرض أخيه'' کے بعد ''بالغيب'' کا اضافہ ہے، مفہوم یہ ہے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کا دفاع کرے اور اس کی عزت و آبرو کی حفاظت کرے اس کی بڑی فضیلت ہے اور اس کا بڑا مقام ہے۔ اس سے بڑی فضیلت اور کیا ہوسکتی ہے کہ رب العالمین اسے جہنم کی آگ سے قیامت کے دن محفوظ رکھے گا۔

21۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهَجْرِ لِلْمُسْلِمِ

۲۱۔ باب: مسلمان سے ترکِ تعلق اور اس سے بے رخی برتنے کی حرمت کا بیان

1932۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ح قَالَ: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا، وَيَصُدُّ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَهِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي هِنْدٍ الدَّارِيِّ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأدب ٦٢ (٦٠٧٧)، والاستئذان ٩ (٦٢٣٧)، م/البر والصلة ٨ (٢٥٦٠) (تحفة الأشراف: ٣٤٧٩) (صحيح)

۱۹۳۲۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے (کسی دوسرے مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ سلام کلام بند رکھے، جب دونوں کا آمنا سامنا ہو تو وہ اس سے منہ پھیر لے اور یہ اس سے منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن مسعود، انس، ابوہریرہ، ہشام بن عامر اور ابوہند داری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]: ......معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان بھائی سے ذاتی نوعیت کے معاملات کی وجہ سے ناراض رہنا درست نہیں اور اگر اس ناراضی کا تعلق کسی دینی معاملہ سے ہو تو علما کا کہنا ہے کہ اس وقت تک قطع تعلق درست ہے جب تک وہ سبب دور نہ ہو جائے جس سے یہ دینی ناراضی پائی جا رہی ہے۔

22۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاسَاةِ الْأَخِ

۲۲۔ باب: بھائی کے ساتھ مروت اور غم خواری کا بیان

1933۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ لَهُ: هَلُمَّ أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ، وَلِي امْرَأَتَانِ، فَأُطَلِّقُ إِحْدَاهُمَا، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا، فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ، وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَدَلُّوهُ عَلَى السُّوقِ، فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ، قَدْ اسْتَفْضَلَهُ، فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: ((مَهْيَمْ)) قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: ((فَمَا أَصْدَقْتَهَا)) قَالَ: نَوَاةً، قَالَ: حُمَيْدٌ أَوْ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: ((أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ وَثُلُثٍ، و قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ، سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَذْكُرُ عَنْهُمَا هَذَا.

تخريج: خ/البيوع ۱ (۲۰۴۹)، والكفالة ۲ (۲۲۹۳)، مناقب الأنصار ۳ (۳۷۸۱)، و ۵۰ (۳۹۳۷)، والنكاح ٦٨ (٥١٦٧)، والأدب ٦٧ (٦٠٨٢) (تحفة الأشراف : ٥٧١)، وحم (١٩٠/٣، ٢٠٤، ٢٧١) (صحيح)

۱۹۳۳۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (ہجرت کر کے) مدینہ آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، سعد بن ربیع نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا: آؤ میں تمہارے لیے اپنا آدھا مال بانٹ دوں اور میرے پاس دو بیویاں ہیں ان میں سے ایک کو طلاق دے دیتا ہوں، جب اس کی عدت گزر جائے تو اس سے شادی کر لو، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہارے مال اور تمہاری اولاد میں برکت دے،

مجھے بازار کا راستہ بتاؤ، انھوں نے ان کو بازار کا راستہ بتادیا، اس دن وہ (بازار سے) کچھ پنیر اور گھی لے کر ہی لوٹے جو نفع میں انھیں حاصل ہوا تھا، اس کے (کچھ دنوں) بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے اوپر زردی کا اثر دیکھا تو پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' (یہ زردی کیسی) کہا: میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے، آپ نے پوچھا: ''اس کو مہر میں تم نے کیا دیا؟'' کہا: ایک (سونے کی) گٹھلی، (یا گٹھلی کے برابر سونا) آپ نے فرمایا: ''ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی کا ہو۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) احمد کہتے ہیں: گٹھلی کے برابر سونا سوا تین درہم کے برابر ہوتا ہے۔ (۳) اسحاق بن ابراہیم بن راہو یہ کہتے ہیں: گٹھلی کے برابر سونا، پانچ درہم کے برابر ہوتا ہے۔

23- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيبَةِ

۲۳- باب: غیبت چغلی کا بیان

1934- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْغِيبَةُ؟ قَالَ: ((ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ؟ قَالَ: ((إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو.
قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/البر والصلة ٢٠ (٢٥٨٩)، د/الأدب ٤٠ (٤٨٧٤) (تحفة الأشراف: ١٤٠٥٤)، و حم (٢/٢٣٠، ٤٥٨)، د/الرقاق ٦ (٢٧٥٦) (صحيح)

۱۹۳۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کسی نے کہا: اللہ کے رسول! غیبت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس انداز سے اپنے بھائی کا تمھارا ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرے۔'' اس نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ چیز اس میں موجود ہو جسے میں بیان کر رہا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''جو تم بیان کر رہے ہو اگر وہ اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت (چغلی) کی اور جو تم بیان کر رہے ہو اگر وہ اس میں موجود نہیں ہے تو تم نے اس پر تہمت باندھی۔''[1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابو برزہ، ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :......غیبت (چغلی) حرام اور کبیرہ گناہ ہے، قرآن کریم میں اسے مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے، اس حدیث میں بھی اس کی قباحت بیان ہوئی ہے اور قباحت کی وجہ یہ ہے کہ غیبت کرنے والا اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت وناموس پر حملہ کرتا ہے اور اس کی دل آزاری کا باعث بنتا ہے، غیبت یہ ہے کہ کسی آدمی کا تذکرہ اس طور پر کیا جائے کہ جو اسے ناپسند ہو، یہ تذکرہ الفاظ میں ہو یا اشارہ وکنایہ میں۔

24- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَسَدِ

۲۴- باب: حسد کا بیان

1935- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: خ/الأدب ٥٧ (٦٠٦٥)، ٦٢ (٦٠٧٦)، م/البر والصلة ٧ (٢٥٥٩)، د/الأدب ٥٥ (٤٩١٠) (تحفة الأشراف: ١٤٨٨)، وحم (٣/١٩٩) (صحيح)

۱۹۳۵- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں قطع تعلق نہ کرو، ایک دوسرے سے بے رخی نہ اختیار کرو، باہم دشمنی وبغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے سلام کلام بند رکھے''۔❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوبکر صدیق، زبیر بن عوام، ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... اسلام نے مسلم معاشرے کی اصلاح اور اس کی بہتری کا خاص خیال رکھا ہے، اس حدیث میں جن باتوں کا ذکر ہے ان کا تعلق بھی اصلاحِ معاشرہ اور سماج کی سدھار سے ہے، صلہ رحمی کا حکم دیا گیا ہے، باہمی بغض و عناد اور دشمنی سے باز رہنے کو کہا گیا ہے، حسد جو معاشرے کے لیے ایسی مہلک بیماری ہے جس سے نیکیاں جل کر راکھ ہوجاتی ہیں، اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔

1936- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُ هٰذَا.

تخريج: خ/التوحيد ٤٥ (٧٥٢٩)، م/صلاة المسافرين ٤٧ (٨١٥)، ق/الزهد ٢٢ (٤٢٠٩) (تحفة الأشراف: ٦٨١٥)، وحم (٢/٩، ٣٦، ٨٨، ١٣٣، ١٥٢) (صحيح)

۱۹۳۶- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا چاہیے، ایک اس

آدمی پر جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اس میں سے رات دن (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے، دوسرا اس آدمی پر جس کو اللہ تعالیٰ نے علم قرآن دیا اور وہ رات دن اس کا حق ادا کرتا ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث آئی ہے۔

فائدہ ❶:...... حسد کی دو قسمیں ہیں: حقیقی اور مجازی، حقیقی حسد یہ ہے کہ آدمی دوسرے کے پاس موجود نعمت کے ختم ہو جانے کی تمنا وخواہش کرے، حسد کی یہ قسم بالاتفاق حرام ہے، اس کی حرمت سے متعلق صحیح نصوص وارد ہیں، اسی لیے اس کی حرمت پر امت کا اجماع ہے، حسد کی دوسری قسم رشک ہے، یعنی دوسرے کی نعمت کے خاتمے کی تمنا کیے بغیر اس نعمت کے مثل نعمت کے حصول کی تمنا کرنا، اس حدیث میں حسد کی یہی دوسری قسم مراد ہے۔

25۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

۲۵۔ باب: آپس میں بغض رکھنے کی مذمت کا بیان

1937ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ، وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو سُفْيَانَ اسْمُهُ: طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ.

تخريج: م/المنافقين ١٦ (٢٨١٢) (تحفة الأشراف: ٢٣٠٢)، وحم (٣/٣١٣، ٣٥٤، ٣٦٦، ٣٨٤) (صحيح)

۱۹۳۷۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ مصلی اس کی عبادت کریں گے، لیکن وہ ان کے درمیان جھگڑا کرانے کی کوشش میں رہتا ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اس باب میں انس اور سلیمان بن عمرو بن احوص عن أبیه رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... مفہوم یہ ہے کہ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ مسلمان مرتد ہو کر بت پرستی کریں گے اور شیطان کو پوجیں گے، اس مایوسی کے بعد وہ مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کے خلاف اٹھ کھڑا ہونے، ان کے اندر بزدلی پیدا کرنے، جنگ وجدال اور فتنوں میں انھیں مشغول رکھنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔

26۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

۲۶۔ باب: آپس میں صلح کرانے کا بیان

1938ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الصلح ٢ (٢٦٩٢)، م/البر والصلة ٣٧ (٢٦٠٥)، د/الأدب ٥٨ (٤٩٢٠) (تحفة الأشراف : ١٨٣٥٣)، وحم (٦/٤٠٤) (صحيح)

۱۹۳۸۔ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کرائے اور وہ (خود ایک طرف سے دوسرے کے بارے میں) اچھی بات کہے، یا اچھی بات بڑھا کر بیان کرے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......لوگوں کے درمیان صلح و مصالحت کی خاطر اچھی باتوں کا سہارا لے کر جھوٹ بولنا درست ہے، یہ اس جھوٹ کے دائرے میں نہیں آتا جس کی قرآن و حدیث میں مذمت آئی ہے، مثلاً: زید سے یہ کہنا کہ میں نے عمر کو تمھاری تعریف کرتے ہوئے سنا ہے وغیرہ، اسی طرح کی بات عمر کے سامنے رکھنا، ایسا شخص جھوٹا نہیں ہے، بلکہ وہ ان دونوں کا محسن ہے اور شریعت کی نظر میں اس کا شمار نیک لوگوں میں ہے۔

1939ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ: ح و حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو أَحْمَدَ قَالاَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لاَ يَحِلُّ الْكَذِبُ إِلاَّ فِي ثَلاَثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا ، وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ ، وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ)) . و قَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ: لاَ يَصْلُحُ الْكَذِبُ إِلاَّ فِي ثَلاَثٍ . هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ، لاَ نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَسْمَاءَ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، وَرَوَى دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ١٥٧٧٠)، وانظر حم (٦/٤٥٤، ٤٥٩، ٤٦٠) (صحيح)

1939/ م۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ . وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ .

تخريج: تفرد به المؤلف، وانظر ماقبله (تحفة الأشراف : ١٨٨١٢) (صحيح)

۱۹۳۹۔ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف تین جگہ پر جھوٹ جائز اور حلال ہے: ایک یہ کہ آدمی اپنی بیوی سے بات کرے تا کہ اس کو راضی کر لے، دوسرا جنگ میں جھوٹ بولنا اور تیسرا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔''

۱۹۳۹/م داود بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے، لیکن اس میں ''اسماء رضی اللہ عنہا'' کے واسطے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اسماء کی حدیث کو ہم

صرف ابن خثیم کی روایت سے جانتے ہیں۔(۳) اس باب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

27۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ

۲۷۔ باب: خیانت اور دھوکہ دہی کا بیان

1940۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ لُؤْلُؤَةَ، عَنْ أَبِي صِرْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: د/الأقضية ۳۱ (۳٦۳٥)، ق/الأحكام ۱۷ (۲۳٤۰) (تحفة الأشراف: ۱۲۰٦٦۳)، وحم (۳/٤٥۳) (حسن)

۱۹۴۰۔ ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو دوسرے کو نقصان پہنچائے اللہ اسے نقصان پہنچائے گا اور جو دوسرے کو تکلیف دے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے گا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔(۲) اس باب میں ابوبکر سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی جس نے کسی مسلمان کو مالی و جانی نقصان اور عزت و آبرو میں ناحق تکلیف دی، اللہ تعالیٰ اس پر اسی جیسی تکلیف ڈال دے گا، اسی طرح جس نے کسی مسلمان سے ناحق جھگڑا کیا اللہ اس پر مشقت نازل کرے گا۔

1941۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا فَرْقَدُ السَّبَخِيُّ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ الطَّيِّبُ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٦۱۹) (ضعيف) (سند میں فرقد سبخی ضعیف راوی ہیں)

۱۹۴۱۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ملعون (یعنی اللہ کی رحمت سے دور) ہے جس نے کسی مومن کو نقصان پہنچایا یا اس کو دھوکہ دیا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

28۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

۲۸۔ باب: پڑوسی کے حقوق کا بیان

1942۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ۔ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ۔ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأدب ۲۸ (٦۰۱٤)، م/البر والصلة ٤۲ (۲٦۲٤)، د/الأدب ۱۳۲ (٥۱٥۱)، ق/الأدب ٤

(٢٦٧٣) (تحفة الأشراف : ١٧٩٤٧)، وحم (٩١/٦، ١٢٥) (صحيح)

۱۹۴۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے جبریل علیہ السلام پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ہمیشہ وصیت (تاکید) کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ اسے وراثت میں (بھی) شریک ٹھہرا دیں گے۔''[1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس سے معلوم ہوا کہ پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور اس کے حقوق کا خیال رکھنے کی اسلام میں کتنی اہمیت اور تاکید ہے۔

1943ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ وَبَشِيرِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي أَهْلِهِ ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ ، أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَازَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)) .

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَالْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي شُرَيْحٍ وَأَبِي أُمَامَةَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَيْضًا .

تخريج : د/الأدب ١٣٢ (٥١٥٢) (تحفة الأشراف : ٨٩١٩) (صحيح)

۱۹۴۳۔ مجاہد سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے لیے ان کے گھر میں ایک بکری ذبح کی گئی، جب وہ آئے تو پوچھا: کیا تم لوگوں نے ہمارے یہودی پڑوسی کے گھر (گوشت کا) ہدیہ بھیجا؟ کیا تم لوگوں نے ہمارے یہودی پڑوسی کے گھر ہدیہ بھیجا ہے؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مجھے جبریل پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ہمیشہ تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ اسے وارث بنا دیں گے۔''[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث مجاہد سے عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ (۳) اس باب میں عائشہ، ابن عباس، ابو ہریرہ، انس، مقداد بن اسود، عقبہ بن عامر، ابوشریح اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... پڑوسی تین قسم کے ہیں: ایک پڑوسی وہ ہے جو غیر مسلم ہے، یعنی کافر ومشرک اور یہودی، نصرانی، مجوسی وغیرہ، اسے صرف پڑوس میں رہنے کا حق حاصل ہے۔ دوسرا وہ پڑوسی ہے جو مسلم ہے، اسے اسلام اور پڑوس میں رہنے کے سبب ان دونوں کا حق حاصل ہے۔ ایک تیسرا پڑوسی وہ ہے جو مسلم بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ رشتہ ناتے والا بھی ہے، ایسے پڑوسی کو اسلام، رشتہ داری اور پڑوس میں رہنے کے سبب تینوں حقوق حاصل ہیں، ایسے ہی مسافر بھی پڑوسی ہے اس کے ساتھ اس تعلق سے بھی حقوق ہیں۔

1944ـــ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ ابْنِ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَيْرُ الأَصْحَابِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَاللهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَأَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحُبُلِيُّ اسْمُهُ: عَبْدُاللهِ بْنُ يَزِيدَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٨٦٥)، وانظر حم (٢/١٦٨) (صحيح)

۱۹۴۴۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے بہتر دوست وہ ہے جو لوگوں میں اپنے دوست کے لیے بہتر ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

29- بَابُ مَا جَاءَ فِي الإِحْسَانِ إِلَي الْخَدَمِ

۲۹۔ باب: خادم اور نوکر کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا بیان

1945ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ فِتْيَةً تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهِ وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهِ وَلا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأيمان ٢٢ (٣٠)، والعتق ١٥ (٢٥٤٥)، والأدب ٤٤ (٦٠٥٠)، م/الأيمان والنذور ١٠ (١٦٦١)، ق/الأدب ١٠ (٣٦٩٠) (تحفة الأشراف: ١١٩٨٠)، وحم (٥/١٥٨، ١٧٣) (صحيح)

۱۹۴۵۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے زیر دست کر دیا ہے، جس کے تحت میں اس کا بھائی (خادم) ہو، وہ اسے اپنے کھانے میں سے کھلائے، اپنے کپڑوں میں سے پہنائے اور اسے کسی ایسے کام کا مکلّف نہ بنائے جو اسے عاجز کر دے اور اگر اسے کسی ایسے کام کا مکلّف بناتا ہے، جو اسے عاجز کر دے تو اس کی مدد کرے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علی، ام سلمہ، ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1946ـــ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ تَكَلَّمَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ فِي فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

تخريج: ق/الأدب ١٠ (٣٦٩١) (تحفة الأشراف: ٦٦١٨) (ضعيف)

(سند میں فرقد سنجی ضعیف راوی ہیں)

۱۹۴۶۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جو خادموں کے ساتھ براسلوک کرتا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ایوب سختیانی اور کئی لوگوں نے راوی فرقد سنجی کے بارے میں ان کے حافظے کے تعلق سے کلام کیا ہے۔

30- بَاب النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخَدَمِ وَشَتْمِهِمْ

۳۰۔ باب: خادم کو مارنا پیٹنا اور اسے گالی دینا اور برا بھلا کہنا منع ہے

1947- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ نَبِيُّ التَّوْبَةِ: ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بَرِيئًا مِمَّا قَالَ لَهُ أَقَامَ عَلَيْهِ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَابْنُ أَبِي نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ يُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ، وَفِي الْبَابِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ.

تخريج: خ/الحدود ٤٥ (٦٨٥٨)، م/الأيمان والنذور ٩ (١٦٦٠)، د/الأدب ١٣٣ (٥١٦٥) (تحفة الأشراف: ١٣٦٢٤)، وحم (٢/٤٣١) (صحيح)

۱۹۴۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی التوبہ ❶ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے حالاں کہ وہ اس کی تہمت سے بری ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر حد قائم کرے گا، الا یہ کہ وہ ویسا ہی ثابت ہو جیسا اس نے کہا تھا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں سوید بن مقرن اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ستر مرتبہ اور بعض روایات سے ثابت ہے کہ سو مرتبہ استغفار کرتے تھے، اسی لحاظ سے آپ کو ''نبی التوبة'' کہا گیا۔

1948- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِي فَسَمِعْتُ قَائِلاً مِنْ خَلْفِي يَقُولُ: اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ، فَالْتَفَتُّ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَلّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ))، قَالَ أَبُومَسْعُودٍ: فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوكًا لِي بَعْدَ ذٰلِكَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَإِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ.

تخريج: م/الأيمان والنذور ٨ (١٦٥٩)، د/الأدب ١٣٣ (٥١٥٩) (تحفة الأشراف: ١٠٠٠٩) (صحيح)

۱۹۴۸۔ ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ پیچھے سے کسی کہنے والے کی آواز سنی وہ کہہ رہا تھا:

ابومسعود جان لو، ابومسعود جان لو(یعنی خبردار)، جب میں نے مڑکر دیکھا تو میرے پاس رسول اللہ ﷺ تھے آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم پر اس سے کہیں زیادہ قادر ہے جتنا کہ تم اس غلام پر قادر ہو۔'' ابومسعود کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے اپنے کسی غلام کو نہیں مارا۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ...... غلاموں اور نوکروں چاکروں پر سختی برتنا مناسب نہیں، بلکہ بعض روایات میں ان پر بے جا سختی کرنے یا جرم سے زیادہ سزا دینے پر وعید آئی ہے، نبی اکرم ﷺ اللہ کی جانب سے جلالت و ہیبت کے جس مقام پر فائز تھے اس حدیث میں اس کی بھی ایک جھلک دیکھی جاسکتی ہے، چنانچہ آپ کے خبردار کہنے پر ابومسعود اس غلام کو نہ صرف یہ کہ مارنے سے رک گئے، بلکہ آئندہ کسی غلام کو نہ مارنے کا عہد بھی کر بیٹھے اور زندگی اس بھر پر قائم رہے۔

31ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ

۳۱۔ باب: خادم کی غلطی معاف کرنے کا بیان

1949ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي هَانِيءٍ الْخَوْلاَنِيِّ، عَنْ عَبَّاسٍ الْحَجْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَقَالَ: ((كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَرَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي هَانِءٍ الْخَوْلاَنِيِّ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَالْعَبَّاسُ هُوَ ابْنُ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيُّ الْمِصْرِيُّ.

تخريج: د/الأدب ١٣٣ (٥١٦٤) (تحفة الأشراف: ٧١١٧، ٨٨٣٦)، و حم (٢/٩٠، ١١١) (صحيح)

(اس حدیث کے ''عبداللہ بن عمر بن خطاب'' یا ''عبداللہ بن عمرو بن العاص'' کی روایت سے ہونے میں اختلاف ہے جس کی طرف مؤلف نے اشارہ کر دیا، مزی نے ابوداود کی طرف عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت اور ترمذی کی طرف عبداللہ بن عمر بن خطاب کی روایت کی نسبت کی ہے)

1949/ م۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي هَانِءٍ الْخَوْلاَنِيِّ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ، وَقَالَ: عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۹۴۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی نے آکر پوچھا: اللہ کے رسول! میں اپنے خادم کی غلطیوں کو کتنی بار معاف کروں؟ آپ ﷺ اس شخص کے اس سوال پر خاموش رہے، اس نے پھر پوچھا: اللہ کے رسول! میں اپنے خادم کی غلطیوں کو کتنی بار معاف کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہر دن ۷۰ (ستر) بار معاف کرو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اسے عبداللہ بن وہب نے بھی ابوہانی خولانی سے اسی طرح

روایت کیا ہے۔

۱۹۴۹/م اس سند سے بھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

اور بعض لوگوں نے یہ حدیث عبداللہ بن وہب سے اسی سند سے روایت کی ہے، لیکن سند میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بجائے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا نام بیان کیا ہے۔

32۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الْخَادِمِ

۳۲۔ باب: خادم کے ساتھ سلوک کرنے کے آداب کا بیان

1950۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللهَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَأَبُو هَارُونَ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ: عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: ضَعَّفَ شُعْبَةُ أَبَا هَارُونَ الْعَبْدِيَّ، قَالَ يَحْيَى: وَمَازَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرْوِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَتَّى مَاتَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٢٦٣) (ضعيف)

(سند میں ''ابوہارون عمارۃ بن جوین عبدی'' متروک الحدیث راوی ہے)

۱۹۵۰۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مارے اور وہ (خادم) اللہ کا نام لے لے تو تم اپنے ہاتھوں کو روک لو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: راوی ابوہارون عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے، ابوبکر عطار نے یحییٰ بن سعید کا یہ قول نقل کیا کہ شعبہ نے ابوہارون عبدی کی تضعیف کی ہے، یحییٰ کہتے ہیں: ابن عون ہمیشہ ابوہارون سے روایت کرتے رہے یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔

33۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الْوَلَدِ

۳۳۔ باب: لڑکے کو ادب سکھانے کا بیان

1951۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنْ نَاصِحٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَنَاصِحٌ هُوَ أَبُو الْعَلَاءِ كُوفِيٌّ، لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِالْقَوِيِّ، وَلَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَنَاصِحٌ شَيْخٌ آخَرُ بَصْرِيٌّ، يَرْوِي عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ وَغَيْرِهِ هُوَ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢١٩٥) (ضعيف) (سند میں ''ناصح'' ضعیف راوی ہیں)

۱۹۵۱۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے لڑکے کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ دینے سے

بہتر ہے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) راوی ناصح کی کنیت ابوالعلا ہے اور یہ کوفے کے رہنے والے ہیں، محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں، یہ حدیث صرف اسی سند سے معروف ہے۔ (۳) ناصح ایک دوسرے شیخ بھی ہیں جو بصرے کے رہنے والے ہیں، عمار بن ابوعمار وغیرہ سے حدیث روایت کرتے ہیں اور یہ ان سے زیادہ قوی ہیں۔

1952ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ، وَهُوَ عَامِرُ بْنُ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ الْخَزَّازُ، وَأَيُّوبُ بْنُ مُوسَى هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهٰذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُرْسَلٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٤٧٣) (ضعيف)

(سند میں "عامر بن صالح" حافظے کے کمزور ہیں اور "موسیٰ بن عمرو" مجہول الحال)

۱۹۵۲۔ عمرو بن سعید بن عاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حسنِ ادب سے بہتر کسی باپ نے اپنے بیٹے کو تحفہ نہیں دیا۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف عامر بن ابوعامر خزاز کی روایت سے جانتے ہیں اور عامر صالح بن رستم خزاز کے بیٹے ہیں۔ (۲) راوی ایوب بن موسیٰ سے مراد ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن سعید بن عاص ہیں۔ (۳) یہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے۔ ❶

فائدہ ❶: ......اگر "جدہ" کی ضمیر کا مرجع "ایوب" ہیں تو ان کے دادا "عمرو بن سعید الأشرق" صحابی نہیں ہیں اور اگر "جدہ" کی ضمیر کا مرجع "موسیٰ" ہیں تو ان کے دادا "سعید بن العاص" بہت چھوٹے صحابی ہیں، ان کا سماع نبی کریم ﷺ سے نہیں ہے، تب یہ روایت مرسل صحابی ہوئی۔

34۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَأَةِ عَلَيْهَا

۳۴۔ باب: ہدیہ قبول کرنے اور اس کا بدلہ دینے کا بیان

1953ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا.

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، لاَ نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ.

تخریج: خ/الهبة ۱۱ (۲۵۸۵)، د/البیوع ۸۲ (۳۵۳۷) (تحفة الأشراف: ۱۷۱۳۳) (صحیح)

۱۹۵۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول کرتے تھے اور اس کا بدلہ دیتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب صحیح ہے۔ (۲) ہم اسے صرف عیسیٰ بن یونس کی روایت سے جانتے ہیں، جسے وہ ہشام سے روایت کرتے ہیں۔ (۳) اس باب میں ابوہریرہ، انس، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

35۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ

۳۵۔ باب: محسن کا شکریہ ادا کرنے کا بیان

1954۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ)).

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: د/الأدب ۱۲ (۴۸۱۱) (تحفة الأشراف: ۱۴۳۶۸)، وحم (۲/۲۹۵، ۳۰۳، ۴۶۱) (صحیح)

۱۹۵۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرے گا۔''[1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]:...... یعنی جو اللہ کے بندوں کا ان کے توسط سے ملنے والی کسی نعمت پر شکرگزار نہ ہو حالانکہ اللہ نے اس کا حکم دیا ہے تو ایسے شخص سے یہ کیسے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ اللہ کا شکرگزار بندہ ہوگا؟ یا اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کا شکر اس احسان پر جو اللہ نے اس پر کیا ہے، نہیں قبول کرے گا، جب تک کہ بندہ لوگوں کے احسان کا شکر ادا نہ کرے۔

1955۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ح و حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الرُّوَاسِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۴۲۳۵) (صحیح)

(سابقہ حدیث سے تقویت پاکر یہ حدیث بھی صحیح ہے، ورنہ اس کے دو راوی ''محمد بن ابی لیلیٰ'' اور ''عطیہ عوفی'' ضعیف ہیں)

۱۹۵۵۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، اشعث بن قیس اور نعمان بن

بشیر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

36۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صَنَائِعِ الْمَعْرُوفِ

۳۶۔ باب: بھلائی کرنے کا بیان

1956۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَأَبُو زُمَيْلٍ اسْمُهُ: سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَنَفِيُّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۱۹۷۵) (صحيح)

۱۹۵۶۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کے سامنے تمھارا مسکرانا تمھارے لیے صدقہ ہے، تمھارا بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، بھٹک جانے والی جگہ میں کسی آدمی کو تمھارا راستہ دکھانا تمھارے لیے صدقہ ہے، نابینا اور کم دیکھنے والے آدمی کو راستہ دکھانا تمھارے لیے صدقہ ہے، پتھر، کانٹا اور ہڈی کو راستے سے ہٹانا تمھارے لیے صدقہ ہے، اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں تمھارا پانی ڈالنا تمھارے لیے صدقہ ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابن مسعود، جابر، حذیفہ، عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......معلوم ہوا کہ اس حدیث میں مذکور سارے کام ایسے ہیں جن کی انجام دہی پر ثواب اسی طرح ملتا ہے جس طرح کسی صدقہ کرنے والے کو ملتا ہے۔

37۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِنْحَةِ

۳۷۔ باب: عطیہ دینے کی فضیلت کا بیان

1957۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْسَجَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلَ عِتْقِ رَقَبَةٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رَوَى مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَشُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ هٰذَا الْحَدِيثَ، وَفِي الْبَابِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ وَرِقٍ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ قَرْضَ الدَّرَاهِمِ، قَوْلُهُ: أَوْ هَدَى زُقَاقًا يَعْنِي بِهِ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۸۸۷)، وانظر حم (۴/۲۹۶، ۳۰۰) (صحيح)

۱۹۵۷۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے دودھ کا عطیہ دیا، [1] یا چاندی قرض دی، یا کسی کو راستہ بتایا، اسے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ابواسحاق کی روایت سے، جسے وہ طلحہ بن مصرف سے روایت کرتے ہیں، حسن صحیح غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) منصور بن معتمر اور شعبہ نے بھی اس حدیث کی روایت طلحہ بن مصرف سے کی ہے۔ (۳) اس باب میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث آئی ہے۔ (۴) ''من منح منیحة ورق'' کا مطلب ہے بطورِ قرض دینا ''ھدی زقاقا'' کا مطلب ہے راستہ دکھانا۔

فائدہ [1]: ......کسی کو اونٹ، گائے یا بکری دی تا کہ وہ دودھ سے فائدہ اٹھائے اور پھر جانور واپس کردے۔

38۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ

۳۸۔ باب: راستے سے تکلیف دہ چیز دور کرنے کا بیان

1958۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي طَرِيقٍ إِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ، فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي ذَرٍّ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأذان ۳۲ (۶۵۲) والمظالم ۲۸ (۲۴۷۲)، م/الإمارة ۵۱ (۱۶۴/۱۹۱۴)، والبر والصلة (۱۲۷/۱۹۱۴) (تحفة الأشراف: ۱۲۵۷۵) (صحيح)

۱۹۵۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا کہ اسے ایک کانٹے دار ڈالی ملی، اس نے اسے راستے سے ہٹادیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے اس کام سے خوش ہو کر اس کو بدلہ دیا، یعنی اس کی مغفرت فرمادی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوبرزہ، ابن عباس اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

39- بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَجَالِسَ أَمَانَةٌ

۳۹۔ باب: مجلس کی باتیں امانت ہیں

1959- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمنِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ.

تخريج: د/الأدب ۱۳۷ (٤٨٦٨) (تحفة الأشراف: ۲۳۸٤)، وحم (۳/۳۸۰) (حسن)

۱۹۵۹۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی تم سے کوئی بات بیان کرے پھر (اسے راز میں رکھنے کے لیے) دائیں بائیں مڑ کر دیکھے تو وہ بات تمھارے پاس امانت ہے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی روایت سے جانتے ہیں۔

فائدہ [1]: ......حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص تم سے کوئی بات کہے اور کہتے ہوئے مڑ کر دائیں بائیں دیکھے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ یہ راز کی بات ہے جو صرف تم سے ہو رہی ہے کسی دوسرے کو اس کی خبر نہ ہو، سننے والے کی امانت داری میں سے ہے کہ وہ اسے راز رکھے کیوں کہ یہ مجلس کے آداب میں سے ہے۔

40- بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ

۴۰۔ باب: سخاوت کی فضیلت کا بیان

1960- حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ بَيْتِي إِلاَّ مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ أَفَأُعْطِي، قَالَ: ((نَعَمْ، وَلَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ)) يَقُولُ: لَا تُحْصِي فَيُحْصَي عَلَيْكِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ بِهٰذَا الإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا عَنْ أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

تخريج: خ/الزكاة ۲۱ (۱٤۳۳)، و۲۲ (۱٤۳٤)، والهبة ۱۵ (۲۵۹۰)، م/الزكاة ۲۸ (۱۰۲۹)، د/الزكاة ٤٦ (۱٦۹۹)، ن/الزكاة ٦۲ (۲۵۵۲) (تحفة الأشراف: ۱۵۷۱۸)، وحم (٦/۳٤٤) (صحيح)

۱۹۶۰۔ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے گھر میں صرف زبیر کی کمائی ہے، کیا میں اس میں سے صدقہ و خیرات کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، صدقہ کرو اور گرہ مت لگاؤ ورنہ تمھارے اوپر گرہ لگا دی جائے

گی۔'' ❶ ''لا تُوكِي فيُوكَي عَلَيْكِ'' کا مطلب یہ ہے کہ شمار کر کے صدقہ نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی شمار کرے گا اور برکت ختم کر دے گا۔ ❷ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) بعض راویوں نے اس حدیث کو ''عن ابن أبي مليكة، عن عباد بن عبدالله بن زبير، عن أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما'' کی سند سے روایت کی ہے۔ (۳) کئی لوگوں نے اس حدیث کی روایت ایوب سے کی ہے اور اس میں عباد بن عبیداللہ بن زبیر کا ذکر نہیں کیا، ❸ اس باب میں عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......بخل نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ برکت ختم کر دے گا۔

فائدہ ❷ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کے ختم ہو جانے کے ڈر سے صدقہ خیرات نہ کرنا منع ہے، کیوں کہ صدقہ وخیرات نہ کرنا ایک اہم سبب ہے جس سے برکت کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے، اس لیے کہ رب العالمین خرچ کرنے اور صدقہ دینے پر بے شمار ثواب اور برکت سے نوازتا ہے، مگر شوہر کی کمائی میں سے صدقہ اس کی اجازت ہی سے کیا جاسکتا ہے جیسا کہ دیگر احادیث میں اس کی صراحت آئی ہے۔

فائدہ ❸ :......یعنی ابن ابی ملیکہ اور اسماء بنت ابی بکر کے درمیان عباد بن عبداللہ بن زبیر کا اضافہ ہے۔

1961ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللهِ، قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ، وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ، بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ، وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَقَدْ خُولِفَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ شَيْءٌ مُرْسَلٌ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٣٩٧٣) (ضعيف جداً)

(سند میں ''سعید بن محمد الوراق'' سخت ضعیف ہے، بلکہ بعض کے نزدیک متروک الحدیث راوی ہے)

۱۹۶۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سخی آدمی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور جہنم سے دور ہے، بخیل آدمی اللہ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے، جاہل سخی اللہ کے نزدیک بخیل عابد سے کہیں زیادہ محبوب ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے ''عن يحيىٰ بن سعيد، عن الأعرج، عن أبي هريرة'' کی سند سے صرف سعد بن محمد کی روایت سے جانتے ہیں اور یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کی روایت کرنے میں سعید بن محمد کی مخالفت کی گئی ہے، (سعید بن محمد نے تو اس سند سے روایت کی ہے جو اوپر مذکور ہے) جب کہ یہ ''عن

يحییٰ بن سعید عن عائشه" کی سند سے بھی مرسلاً مروی ہے۔

41۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَخِيلِ

۴۱۔ باب: بخیل کی مذمت کا بیان

1962۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غَالِبٍ الْحُدَّانِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ، الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَدَقَةَ بْنِ مُوسَى، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤١١٠) (ضعيف)

(سند میں "صدقہ بن موسیٰ" حافظے کے کمزور ہیں)

۱۹۶۲۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کے اندر دو خصلتیں بخل اور بداخلاقی جمع نہیں ہوسکتیں۔"❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے ہی جانتے ہیں۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶: ...... کیوں کہ حسنِ خلق اور خیر خواہی کا نام ایمان ہے، اس لیے جس شخص میں یہ دونوں خوبیاں پائی جائے گی وہ مومن کامل ہوگا اور ایسا مومن کامل بخیل اور بداخلاقی جیسی بری اور قابلِ مذمت صفات سے دور ہوگا۔

1963۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا بَخِيلٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٦٢٠) (ضعيف)

(سند میں صدقہ بن موسیٰ اور فرقد سبخی دونوں ضعیف ہیں)

۱۹۶۳۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "دھوکہ باز، احسان جتانے والا اور بخیل جنت میں نہیں داخل ہوں گے۔" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1964۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: د/الأدب ٦ (٤٧٩٠) (تحفة الأشراف: ١٥٣٦٢)، و حم (٢/٣٩٤) (حسن)

۱۹۶۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن بھولا بھالا اور شریف ہوتا ہے اور فاجر دھوکہ باز اور

کمینہ خصلت ہوتا ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی مومن اپنی شرافت اور سادگی کی وجہ سے دنیاوی منفعت کو منفعت سمجھتے ہوئے اس کا حریص نہیں ہوتا، بلکہ بسا اوقات دھوکہ کھا کر اسے نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے، اس کے برعکس ایک فاجر شخص دوسروں کو دھوکہ دے کر انھیں نقصان پہنچاتا ہے جو اس کے کمینہ خصلت ہونے کی دلیل ہے۔

42۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ فِي الْأَهْلِ

۴۲۔ باب: بال بچوں پر خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان

1965۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الإيمان ٤٢ (٥٥)، والمغازي ١٢ (٤٠٠٦)، والنفقات ١ (٥٣٥١)، م/الزكاة ١٤ (١٠٠٢)، ن/الزكاة ٦٠ (٢٥٤٦) (تحفة الأشراف: ٩٩٩٦)، و حم (٤/١٢٠، ١٢٢)، و (٥/٢٧٣)، د/الاستئذان ٣٥ (٢٦٦٧) (صحيح)

۱۹۶۵۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا اپنے بال بچوں پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن عمرو، عمرو بن امیہ ضمری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

1966۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَفْضَلُ الدِّينَارِ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ، وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: بَدَأَ بِالْعِيَالِ، ثُمَّ قَالَ: ((فَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ لَهُ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهِ وَ يُغْنِيهِمُ اللّٰهُ بِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الزكاة ١٢ (٩٩٤)، ق/الجهاد ٤ (٢٧٦٠) (تحفة الأشراف: ٢١٠١)، وحم (٥/٢٧٧، ٢٧٩، ٢٨٤) (صحيح)

۱۹۶۶۔ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بہتر دینار وہ دینار ہے، جسے آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے آدمی اپنے جہاد کی سواری پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے آدمی اپنے مجاہد ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے، ابوقلابہ کہتے ہیں: آپ نے بال بچوں کے نفقہ (اخراجات) سے شروعات کی پھر فرمایا: ''اس

آدمی سے بڑا اجر وثواب والا کون ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے، جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ انھیں حرام چیزوں سے بچاتا ہے اور انھیں مالدار بناتا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

43۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ وَغَايَةِ الضِّيَافَةِ إِلَي كَمْ هِيَ

۴۳۔ باب: مہمان نوازی کا ذکر اور اس کی مدت کا بیان

1967۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ: أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ)) قَالُوا: وَمَا جَائِزَتُهُ؟ قَالَ: ((يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلاثَةُ أَيَّامٍ، وَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأدب ٣١ (٦٠١٩) و ٨٥ (٦١٣٥)، والرقاق ٢٣ (٦٤٧٦)، م/الإيمان ١٩ (٤٨)، د/الأطعمة ٥ (٣٧٤٨)، ق/الأدب ٥ (٣٦٧٥) (تحفة الأشراف: ١٢٠٥٦)، وط/صفة النبي ١٠ (٢٢)، و حم (٤/٣١)، و (٦/٣٨٤)، ود/الأطعمة ١١ (٢٠٧٨) (صحيح)

۱۹۶۷۔ ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ یہ حدیث بیان فرما رہے تھے تو میری آنکھوں نے آپ کو دیکھا اور کانوں نے آپ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرتے ہوئے اس کا حق ادا کرے۔'' صحابہ نے عرض کی، مہمان کی عزت وتکریم اور آؤ بھگت کیا ہے؟ [1] آپ نے فرمایا: ''ایک دن اور ایک رات اور مہمان نوازی تین دن تک ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ صدقہ ہے، جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔'' [2] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ 1 :......یعنی کتنے دن تک اس کے لیے پر تکلف کھانا بنایا جائے۔

فائدہ 2 :......اس حدیث میں ضیافت اور مہمان نوازی سے متعلق اہم باتیں مذکور ہیں، مہمان کی عزت وتکریم کا یہ مطلب ہے کہ خوشی سے اس کا استقبال کیا جائے، اس کی مہمان نوازی کی جائے، پہلے دن اور رات میں اس کے لیے پر تکلف کھانے کا انتظام کیا جائے، مزید اس کے بعد تین دن تک معمول کے مطابق مہمان نوازی کی جائے، اپنی زبان ذکر الٰہی، توبہ و استغفار اور کلمۂ خیر کے لیے وقف رکھے یا بے فائدہ فضول باتوں سے گریز کرتے ہوئے اسے خاموش رکھے۔

1968۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الضِّيَافَةُ ثَلاثَةُ أَيَّامٍ، وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَمَا أُنْفِقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي

هُرَيْرَةَ، وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ .
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ الْكَعْبِيُّ وَهُوَ الْعَدَوِيُّ اسْمُهُ: خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو، وَمَعْنَى قَوْلِهِ لا يَثْوِي عِنْدَهُ يَعْنِي الضَّيْفَ، لا يُقِيمُ عِنْدَهُ حَتّٰى يَشْتَدَّ عَلَى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ. وَالْحَرَجُ هُوَ الضِّيقُ، إِنَّمَا قَوْلُهُ: حَتّٰى يُحْرِجَهُ يَقُولُ حَتّٰى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ.

تخريج: خ/الأدب ٣١ (٦٠١٩)، و ٨٥ (٦١٣٥)، والرقاق ٢٣ (٦٤٧٦)، د/الأطعمة ٥ (٣٧٤٨)، ق/الأدب ٥ (٣٦٧٥) (تحفة الأشراف: ٢٠٥٦) و ط/صفة النبي ١٠ (٢٢)، وحم (٤/٣١)، و(٦/٣٨٤)، و د/الأطعمة ١١ (٢٠٧٨) (صحيح)

۱۹۶۸۔ ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ضیافت (مہمان نوازی) تین دن تک ہے اور مہمان کا عطیہ (یعنی اس کے لیے پرتکلف کھانے کا انتظام کرنا) ایک دن اور ایک رات تک ہے، اس کے بعد جو کچھ اس پر خرچ کیا جائے گا وہ صدقہ ہے، مہمان کے لیے جائز نہیں کہ میزبان کے پاس (تین دن کے بعد بھی) ٹھہرا رہے جس سے اپنے میزبان کو پریشانی ومشقت میں ڈال دے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) مالک بن انس اور لیث بن سعد نے اس حدیث کی روایت سعید مقبری سے کی ہے۔ (۳) ابوشریح خزاعی کی نسبت الکعبی اور العدوی ہے اور ان کا نام خویلد بن عمرو ہے۔ (۴) اس باب میں عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۵) "لا يثوي عنده" کا مطلب یہ ہے کہ مہمان گھر والے کے پاس ٹھہرا نہ رہے تاکہ اس پر گراں گزرے۔ (۶) "الحرج" کا معنی "الضيق" (تنگی ہے) اور "حتى يحرجه" کا مطلب ہے "يضيق عليه" یہاں تک کہ وہ اسے پریشانی ومشقت میں ڈال دے۔

44۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيمِ

۴۴۔ باب: بیوہ اور یتیم پر خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان

1969۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ)).

تخريج: خ/الأدب ٢٥ (٦٠٠٦)، (تحفة الأشراف: ١٨٨١٨) (صحیح) (یہ روایت مرسل ہے، صفوان تابعی ہیں، اگلی روایت کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، مالک کے طرق کے لیے دیکھیے: فتح الباری ٩/٤٩٩)

1969/ م۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ.

وَهٰذَا الْحَدِيثُ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو الْغَيْثِ اسْمُهُ: سَالِمٌ مَوْلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ،

وَثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَدَنِيٌّ وَثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ شَامِيٌّ .

تخريج: خ/النفقات ١ (٥٣٥٣)، والأدب ٢٦ (٦٠٠٧)، م/الزهد ٢ (٢٩٨٢)، ن/الزكاة ٧٨ (٢٥٧٨)، ق/التجارات ١ (٢١٤٠) (تحفة الأشراف: ١٢٩١٤)، وحم (٢/٣٦١) (صحيح)

۱۹۶۹۔صفوان بن سلیم نبی اکرم ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ اور مسکین پر خرچ کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے، یا اس آدمی کی طرح ہے جو دن میں صوم رکھتا ہے اور رات میں عبادت کرتا ہے۔

۱۹۶۹/م اس سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

45۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ

۴۵۔ باب: خوش مزاجی اور مسکراہٹ سے ملنے کی فضیلت کا بیان

1970۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ أَخِيكَ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٠٨٥) (وانظر: حم (٣/٣٤٤، ٣٦٠) (صحيح)

۱۹۷۰۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بھلائی صدقہ ہے اور بھلائی یہ بھی ہے کہ تم اپنے بھائی سے خوش مزاجی کے ساتھ ملو اور اپنے ڈول سے اس کے ڈول میں پانی ڈال دو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف مال ہی خرچ کرنا صدقہ نہیں ہے، بلکہ ہر نیکی صدقہ ہے، چنانچہ اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں کچھ پانی ڈال دینا بھی صدقہ ہے اور دوسرے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے۔

46۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ

۴۶۔ باب: سچ کی فضیلت اور جھوٹ کی برائی کا بیان

1971۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَي الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَي الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا،

وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَي الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَي النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ وَابْنِ عُمَرَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأدب ٦٩ (٦٠٩٤)، م/البر والصلة ٢٩ (٢٦٠٧)، والقدر ١ (٢٦٤٣)، ق/المقدمة ٧ (٤٦) (تحفة الأشراف: ٩٢٦١)، وحم (٣٨٤/١، ٤٠٥)، و د/الرقاق ٧ (٢٧٥٧) (صحيح)

۱۹۷۱۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سچ بولو، اس لیے کہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے، آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ کی تلاش میں رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو، اس لیے کہ جھوٹ گناہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور گناہ جہنم میں لے جاتا ہے، آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کی تلاش میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوبکر صدیق، عمر، عبداللہ بن شخیر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :...... معلوم ہوا کہ ہمیشہ جھوٹ سے بچنا اور سچائی کو اختیار کرنا چاہیے، کیوں کہ جھوٹ کا نتیجہ جہنم اور سچائی کا نتیجہ جنت ہے۔

1972۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِالرَّحِيمِ بْنِ هَارُونَ الْغَسَّانِيِّ، حَدَّثَكُمْ عَبْدُالْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلاً مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ)) قَالَ يَحْيَى: فَأَقَرَّ بِهِ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ، فَقَالَ: نَعَمْ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ جَيِّدٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٧٧٦٧) (ضعيف جداً)

(سند میں ''عبدالرحیم بن ہارون'' سخت ضعیف راوی ہے)

۱۹۷۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ اس سے ایک میل دور بھاگتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن جید غریب ہے۔ (۲) یحییٰ بن موسیٰ کہتے ہیں: میں نے عبدالرحیم بن ہارون سے پوچھا: کیا آپ سے عبدالعزیز بن ابی داود نے یہ حدیث بیان کی؟ کہا: ہاں۔ (۳) ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں، اس کی روایت کرنے میں عبدالرحیم بن ہارون منفرد ہیں۔

1973۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا كَانَ خُلُقٌ أَبْغَضَ إِلَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ الْكَذِبِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُحَدِّثُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْكِذْبَةِ، فَمَا يَزَالُ فِي نَفْسِهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ مِنْهَا تَوْبَةً. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (لم يذكره المزي ولا يوجد هو في أكثر النسخ) (صحيح)

۱۹۷۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے نزدیک جھوٹ سے بڑھ کر کوئی اور عادت نفرت کے قابلِ ناپسندیدہ نہیں تھی اور جب کوئی آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس جھوٹ بولتا تو وہ ہمیشہ آپ کی نظر میں قابلِ نفرت رہتا یہاں تک کہ آپ جان لیتے کہ اس نے جھوٹ سے توبہ کرلی ہے، امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

47۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ وَالتَّفَحُّشِ

۴۷۔ باب: بے حیائی اور بدزبانی کی مذمت کا بیان

1974۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلاَّ شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلاَّ زَانَهُ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِالرَّزَّاقِ.

تخريج: ق/الزهد ۱۷ (٤١٨٥) (تحفة الأشراف: ٤٧٢)، وحم (٣/١٦٥) (صحيح)

۱۹۷۴۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز میں بھی بے حیائی آتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے اور جس چیز میں حیا آتی ہے اسے زینت بخشتی ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) اس باب میں عائشہ سے بھی روایت ہے۔

1975۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلاَقًا)) وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلاَ مُتَفَحِّشًا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/المناقب ٢٣ (٣٥٥٩)، وفضائل الصحابة ٢٧ (٣٧٥٩)، م/الفضائل ١٦ (٢٣٢١) (تحفة الأشراف: ٨٩٣٣)، وحم (٢/١٦١، ١٨٩، ١٩٣، ٢١٨) (صحيح)

۱۹۷۵۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں بہتر ہیں، نبی اکرم ﷺ بے حیا اور بدزبان نہیں تھے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

48۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ

۴۸۔ باب: لعنت کا بیان

1976۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الأدب ٥٣ (٤٩٠٦) (تحفة الأشراف: ٤٥٩٤)، وانظر حم (٥/١٥) (صحيح)

۱۹۷۶۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ (کسی پر) اللہ کی لعنت نہ بھیجو، نہ اس کے غضب کی لعنت بھیجو اور نہ جہنم کی لعنت بھیجو۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عباس، ابو ہریرہ، ابن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی ایک دوسرے پر لعنت بھیجتے وقت یہ مت کہو کہ تم پر اللہ کی لعنت، اس کے غضب کی لعنت اور جہنم کی لعنت ہو، کیوں کہ یہ ساری لعنتیں کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے لیے ہیں، نہ کہ آپ ﷺ کی امت کے لیے۔

1977۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٤٣٤) (صحيح)

۱۹۷۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، بے حیا اور بدزبان نہیں ہوتا ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث عبداللہ سے دوسری سند سے بھی آئی ہے۔

فائدہ ❶: ......اس حدیث میں مومن کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں کہ مومن کامل نہ تو کسی کو حقیر و ذلیل سمجھتا ہے، نہ ہی کسی کی لعنت و ملامت کرتا ہے اور نہ ہی کسی کو گالی گلوج دیتا ہے، اسی طرح چرب زبانی، زبان درازی اور بے حیائی جیسی مذموم صفات سے بھی وہ خالی ہوتا ہے۔

1978۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلاً لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَاتَلْعَنِ الرِّيحَ،

فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ، وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ [حَسَنٌ] غَرِيبٌ، لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ.

تخريج: د/الأدب ٥٣ (٤٩٠٨) (تحفة الأشراف: ٥٤٢٦) (صحيح)

۱۹۷۸۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک آدمی نے ہوا پر لعنت بھیجی تو آپ نے فرمایا: ''ہوا پر لعنت نہ بھیجو، اس لیے کہ وہ تو (اللہ کے) حکم کی پابند ہے اور جس شخص نے کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجی جو لعنت کی مستحق نہیں ہے تو لعنت اسی پر لوٹ آتی ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) بشر بن عمر کے علاوہ ہم کسی کو نہیں جانتے جس نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

49۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ

۴۹۔ باب: نسب جاننے کا بیان

1979۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عِيسَى الثَّقَفِيِّ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ، فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ يَعْنِي بِهِ الزِّيَادَةَ فِي الْعُمُرِ.

تخريج: د/الصلاة ٣٦ (١٥٣٥) (تحفة الأشراف: ١٤٨٥٣) (صحيح)

۱۹۷۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس قدر اپنا نسب جانو جس سے تم اپنے رشتے جوڑ سکو، اس لیے کہ رشتہ جوڑنے سے رشتہ داروں کی محبت بڑھتی ہے، مال و دولت میں اضافہ ہوتا ہے اور آدمی کی عمر بڑھا دی جاتی ہے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ (۲) ''منسأة فی الأثر'' کا مطلب ہے ''زيادة فی العمر'' یعنی عمر لمبی ہونے کا سبب ہے۔

فائدہ ❶ :...... عمر بڑھانے کا مطلب یہ ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ نیک عمل کی توفیق ملتی ہے اور مرنے کے بعد لوگوں میں اس کا ذکر جمیل باقی رہتا ہے اور اس کی نسل سے صالح اولاد پیدا ہوتی ہیں۔ اگر حقیقی طور پر عمر ان نیک اعمال سے ہوتی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کوئی بعید بات نہیں ہے۔

50۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

۵۰۔ باب: پیٹھ پیچھے بھائی کے لیے دعا کرنے کی فضیلت کا بیان

1980۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا دَعْوَةٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَالْأَفْرِيقِيُّ

يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ، وَهُوَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ هُوَ أَبُوعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيُّ.

تخريج: د/الصلاة ٣٦ (١٥٣٥) (تحفة الأشراف : ٨٨٥٢) (ضعيف)

(سند میں ''عبدالرحمٰن بن انعم'' ضعیف راوی ہیں)

۱۹۸۰۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی دعا اتنی جلد قبول نہیں ہوتی ہے جتنی جلد غائب آدمی کے حق میں غائب آدمی کی دعا قبول ہوتی ہے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) راوی افریقی حدیث کے سلسلے میں ضعیف قرار دیے گئے ہیں، ان کا نام عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم ہے۔

فائدہ [1] :...... کیوں کہ ایسی دعا ریا کاری اور دکھاوے سے خالی ہوتی ہے، صدق دلی اور خلوص نیت سے نکلی ہوئی یہ دعا قبولیت سے سرفراز ہوتی ہے۔

51۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّتْمِ

۵۱۔ باب: گالی گلوج کی مذمت کا بیان

1981۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/البر والصلة ١٨ (٢٥٨٧)، د/الأدب ٤٧ (٤٨٩٤) (تحفة الأشراف: ١٤٠٥٣) (صحيح)

۱۹۸۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گالی گلوچ کرنے والے دو آدمیوں میں سے گالی کا گناہ ان میں سے شروع کرنے والے پر ہوگا، جب تک مظلوم حد سے آگے نہ بڑھ جائے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں سعد، ابن مسعود اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم سے بھی حدیثیں مروی ہیں۔

فائدہ [1] :...... اگر مظلوم بدلہ لینے میں ظالم سے تجاوز کر جائے تو ایسی صورت میں دونوں کے گالی گلوج کا وبال اسی مظلوم کے سر ہوگا نہ کہ ظالم کے سر۔

1982۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْأَحْيَاءَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ سُفْيَانَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، فَرَوَى بَعْضُهُمْ مِثْلَ رِوَايَةِ

الْحَفَرِيِّ، وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً يُحَدِّثُ عِنْدَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٥٠١) (صحيح)

۱۹۸۲۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کو گالی دے کر زندوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث کی روایت کرنے میں سفیان کے شاگرد مختلف ہیں، بعض نے حفری کی حدیث کے مثل روایت کی ہے (یعنی: "عن زياد بن علاقة، عن المغيرة" کے طریق سے) اور بعض نے اسے "عن سفيان، عن زياد بن علاقة، قال: سمعت رجلا يحدث عن المغيرة، عن النبي ﷺ" کی سند سے روایت کی ہے۔

52۔ بَابٌ

۵۲۔ باب: گالی گلوج کی مذمت سے متعلق ایک اور باب

1983ــ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)) قَالَ زُبَيْدٌ: قُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ: أَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِاللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأيمان ٣٦ (٤٨)، والأدب ٤٤ (٦٠٤٤)، والفتن ٨ (٧٠٧٦)، م/الإيمان ٢٨ (٦٤)، ن/المحاربة ٢٧ (٤١١٣-٤١١٦)، ق/المقدمة ٩ (٦٩)، والفتن ٤ (٣٩٣٩) (تحفة الأشراف: ٩٢٤٣)، وحم (٣٨٥/١، ٤١١، ٤١٧، ٤٣٣، ٤٣٩، ٤٤٦، ٤٥٤، ٤٦٠)، ويأتي في الايمان برقم ٢٦٣٤) (صحيح)

۱۹۸۳۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جھگڑا کرنا کفر ہے۔'' ❶ راوی زبید بن حارث کہتے ہیں: میں نے ابووائل شقیق بن سلمہ سے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ کہا: ہاں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ...... معلوم ہوا کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی عزت و احترام کا خاص خیال رکھے، کیوں کہ ناحق کسی کو گالی دینا باعث فسق ہے اور ناحق جھگڑا کرنا کفار کا عمل ہے۔

53۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الْمَعْرُوفِ

۵۳۔ باب: معروف (بھلی بات) کہنے کی فضیلت کا بیان

1984ــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا

مِنْ ظُهُورِهَا)) فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: لِمَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟! قَالَ: ((لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ.

وَقَدْتَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، هٰذَا مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ، وَهُوَ كُوفِيٌّ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ الْقُرَشِيُّ مَدَنِيٌّ وَهُوَ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَكِلَاهُمَا كَانَا فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ.

تخريج: تفرد به المؤالف وأعاده في صفة الجنة ٣ (٢٥٢٧) (تحفة الأشراف: ١٠٢٩٦) وحم (١/١٥٦) (حسن) (سند میں عبدالرحمٰن بن اسحاق واسطی سخت ضعیف راوی ہے، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن لغیرہ ہے)

۱۹۸۴۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا، (یہ سن کر) ایک اعرابی نے کھڑے ہوکر عرض کی: اللہ کے رسول! یہ کس کے لیے ہیں؟'' آپ نے فرمایا: ''جو اچھی طرح بات کرے، کھانا کھلائے، خوب صوم رکھے اور اللہ کی رضا کے لیے رات میں صلاۃ پڑھے جب کہ لوگ سوئے ہوں۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں، اسحاق بن عبدالرحمٰن کے حافظے کے تعلق سے بعض محدثین نے کلام کیا ہے، یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ (۳) عبدالرحمٰن بن اسحاق نام کے ایک دوسرے راوی ہیں، وہ قرشی اور مدینے کے رہنے والے ہیں، یہ ان سے اثبت ہیں اور دونوں کے دونوں ہم عصر ہیں۔

فائدہ [1]: ......خوش کلامی، کثرت سے صوم رکھنا اور رات میں جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں اللہ کے لیے صلاۃ پڑھنی یہ ایسے اعمال ہیں جو جنت کے بالا خانوں تک پہنچانے والے ہیں، شرط یہ ہے کہ یہ سب اعمال ریاکاری اور دکھاوے سے خالی ہوں۔

54۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ

۵۴۔ باب: نیک سیرت غلام کی فضیلت کا بیان

1985۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نِعِمَّا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يُطِيعَ رَبَّهُ وَيُؤَدِّيَ حَقَّ سَيِّدِهِ)) يَعْنِي الْمَمْلُوكَ، وَقَالَ كَعْبٌ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ.

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٣٨٨) (صحيح)

۱۹۸۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے لیے کیا ہی اچھا ہے کہ اپنے رب کی اطاعت کریں اور اپنے مالک کا حق ادا کریں۔'' آپ کے اس فرمان کا مطلب لونڈی و غلام سے تھا۔ [1]

کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوموسیٰ اشعری اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... گویا وہ غلام اور لونڈی جو رب العالمین کی عبادت کے ساتھ ساتھ اپنے مالک کے جملہ حقوق کو اچھی طرح سے ادا کریں ان کے لیے دوگنا ثواب ہے، ایک رب کی عبادت کا دوسرا مالک کا حق ادا کرنے کا۔

1986۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ۔ أُرَاهُ قَالَ۔ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ، وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ، وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ، وَأَبُو الْيَقْظَانِ اسْمُهُ: عُثْمَانُ بْنُ قَيْسٍ، وَيُقَالُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ أَشْهَرُ.

تخريج: تفرد به المؤلف وأعاده في صفة الجنة ٢٥ (٢٥٦٦) (تحفة الأشراف: ٦٧١٨)، وانظر حم (٢/٢٦) (ضعیف) (سند میں أبوالیقظان ضعیف، مختلط اور مدلس راوی ہے اور تشیع میں بھی غالی ہے)

۱۹۸۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی قیامت کے دن مشک کے ٹیلے پر ہوں گے، پہلا وہ غلام جو اللہ کا اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے، دوسرا وہ آدمی جو کسی قوم کی امامت کرے اور وہ اس سے راضی ہوں اور تیسرا وہ آدمی جو رات اور دن میں صلاۃ کے لیے پانچ بار بلاتا ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے سفیان ثوری کی روایت سے جانتے ہیں، جسے وہ ابوالیقظان سے روایت کرتے ہیں۔ (۲) ابوالیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے، انھیں عثمان بن عمیر بھی کہا جاتا ہے اور یہی مشہور ہے۔

فائدہ ❶: ...... یعنی اذان دیتا ہے۔

55۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

۵۵۔ باب: حسن معاشرت (یعنی لوگوں کے ساتھ اچھے ڈھنگ سے رہنے) کا بیان

1987۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِتَّقِ اللّٰهِ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٩٨٩)، وانظر حم (٥/١٥٣، ١٥٨، ١٧٧، ٢٢٨، ٢٣٦)، ودی/الرقاق ٧٤ (حسن)

1987/ م1۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ وَأَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ماقبله (حسن)

1987/ م2۔ قَالَ مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.
قَالَ مَحْمُودٌ: وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٣٦٦) (حسن)

۱۹۸۷۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرو، برائی کے بعد (جو تم سے ہو جائے) بھلائی کرو جو برائی کو مٹادے [1] اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔
۱۹۸۷/م۱ اس سند سے بھی ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔
۱۹۸۷/م۲ اس سند سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔
محمود بن غیلان کہتے ہیں: صحیح ابوذر کی حدیث ہے۔

فائدہ [1]: ......مثلاً: صلاۃ پڑھو، صدقہ و خیرات کرو اور کثرت سے توبہ و استغفار کرو۔

56۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ظَنِّ السُّوءِ

۵۶۔ باب: بدگمانی کا بیان

1988۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، قَالَ: و سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَذْكُرُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: اَلظَّنُّ ظَنَّانِ: فَظَنٌّ إِثْمٌ، وَظَنٌّ لَيْسَ بِإِثْمٍ، فَأَمَّا الظَّنُّ الَّذِي هُوَ إِثْمٌ فَالَّذِي يَظُنُّ ظَنًّا وَيَتَكَلَّمُ بِهِ، وَأَمَّا الظَّنُّ الَّذِي لَيْسَ بِإِثْمٍ فَالَّذِي يَظُنُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ بِهِ.

تخريج: خ/النكاح ٤٥ (٥١٤٣)، والأدب ٥٧ (٦٠٦٤)، و٥٨ (٦٠٦٦)، والفرائض ٢ (٦٧٢٤)، م/البر والصلة ٩ (٢٥٦٣)، د/الأدب ٥٦ (٤٩١٧) (تحفة الأشراف: ١٣٧٢٠)، وحم (٢/٢٤٥، ٣١٢، ٣٤٢، ٤٦٥، ٤٧٠، ٤٨٢) (صحيح)

۱۹۸۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدگمانی سے بچو، اس لیے کہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) سفیان کہتے ہیں کہ ظن دو طرح کا ہوتا ہے، ایک

طرح کا ظن گناہ کا سبب ہے اور ایک طرح کا ظن گناہ کا سبب نہیں ہے، جو ظن گناہ کا سبب ہے وہ یہ ہے کہ آدمی کسی کے بارے میں گمان کرے اور اسے زبان پر لائے اور جو ظن گناہ کا سبب نہیں ہے وہ یہ ہے کہ آدمی کسی کے بارے میں گمان کرے اور اسے زبان پر نہ لائے۔

فائدہ ❶ :......اسی حدیث میں بدگمانی سے بچنے کی سخت تاکید ہے، کیوں کہ یہ جھوٹ کی بدترین قسم ہے اس لیے عام حالات میں ہر مسلمان کی بابت اچھا خیال رکھنا ضروری ہے سوائے اس کے کہ کوئی واضح ثبوت اس کے برعکس موجود ہو۔

57۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ

۵۷۔ باب: ہنسی مذاق، خوش طبعی اور دل لگی کا بیان

1989۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْوَضَّاحِ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى إِنْ كَانَ لَيَقُولُ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ)).

تخريج: انظر حديث رقم ٣٣٣ (صحيح)

1989/ م۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ، وَأَبُوالتَّيَّاحِ اسْمُهُ: يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۱۹۸۹۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر والوں کے ساتھ اس قدر مل جل کر رہتے تھے کہ ہمارے چھوٹے بھائی سے فرماتے: ابوعمیر! نغیر کا کیا ہوا؟۔ ❶

۱۹۸۹/م اس سند سے بھی انس رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ضبعی ہے۔

فائدہ ❶ :......نغیر گوریا کی مانند ایک چڑیا ہے جس کی چونچ لال ہوتی ہے، ابوعمیر نے اس چڑیا کو پال رکھا تھا اور اس سے بہت پیار کرتے تھے، جب وہ مرگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تسلی مزاح کے طور پر ان سے پوچھتے تھے۔

1990۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا! قَالَ: ((إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٩٤٩)، وانظر: حم (٢/٣٤٠، ٣٦٠) (صحيح)

۱۹۹۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ ہم سے ہنسی مذاق کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

''میں (خوش طبعی اور مزاح میں بھی) حق کے سوا کچھ نہیں کہتا۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :......لوگوں کے سوال کا مقصد یہ تھا کہ آپ نے ہمیں مزاح (ہنسی مذاق) اور خوش طبعی کرنے سے منع فرمایا ہے اور آپ خود خوش طبعی کرتے ہیں، اسی لیے آپ نے فرمایا کہ مزاح اور خوش طبعی کے وقت بھی میں حق کے سوا کچھ نہیں کہتا، جب کہ ایسے موقعے پر دوسرے لوگ غیر مناسب اور ناحق باتیں بھی کہہ جاتے ہیں۔

1991ــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلاً اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِ النَّاقَةِ)) فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((وَهَلْ تَلِدُ الإِبِلَ إِلاَّ النُّوقُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: د/الأدب ٩٢ (٤٩٩٨) (تحفة الأشراف: ٦٥٥) (صحيح)

۱۹۹۱۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سواری کی درخواست کی، آپ نے فرمایا: ''میں تمھیں سواری کے لیے اونٹنی کا بچہ دوں گا۔'' اس آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اونٹنی کا بچہ کیا کروں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھلا اونٹ کو اونٹنی کے سوا کوئی اور بھی جنتی ہے؟۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ [1] :......یعنی اونٹ اونٹنی کا بچہ ہی تو ہے، ایسے ہی آپ ﷺ نے ایک موقعے پر فرمایا تھا: ''لا تدخل الجنة عجوز'' یعنی بوڑھیاں جنت میں نہیں جائیں گی، جس کا مطلب یہ تھا کہ جنت میں داخل ہوتے وقت ہر عورت نوجوان ہوگی، اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان: ''إني حاملك على ولد الناقة'' کا بھی حال ہے، مفہوم یہ ہے کہ اگر کہنے والے کی بات پر غور کر لیا جائے تو پھر سوال کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔

1992ــ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا ذَا الأُذُنَيْنِ)) قَالَ مَحْمُودٌ: قَالَ أَبُو أُسَامَةَ: يَعْنِي مَازَحَهُ.

وَهٰذَا الْحَدِيثُ حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: د/الأدب ٩٢ (٥٠٠٢)، ويأتي في المناقب ٥٦ (برقم: ٣٨٢٨) (تحفة الأشراف: ٩٣٤)، وحم (٣/١١٧، ١٢٧، ٢٤٢، ٢٦٠) (صحيح)

۱۹۹۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''اے دو کان والے!'' محمود بن غیلان کہتے ہیں: ابواسامہ نے کہا، یعنی آپ ﷺ نے اس سے مزاح کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

58- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِرَاءِ

۵۸- باب: تکرار کرنے اور لڑائی جھگڑے کی مذمت کا بیان

1993- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِي وَسَطِهَا، وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِي أَعْلَاهَا)). وَهٰذَا الْحَدِيثُ حَدِيثٌ حَسَنٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

تخريج: ق/المقدمة ۷ (۵۱) (تحفة الأشراف: ۸٦۸) (ضعیف) سند میں سلمہ بن وردان لیثی مدنی ضعیف راوی ہیں، صحیح الفاظ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس طرح ہیں: "أنا زعيم ببيت في ربض الجنة لمن ترك المزاح و إن كان محقا، و بيت في وسط الجنة لمن ترك الكذب و إن كان مازحا، و بيت في أعلى الجنة لمن حسن خلقه" (أبوداود رقم ٤٨٠٠) تفصیل کے لیے دیکھیے الصحيحة ۲۷۳)

۱۹۹۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص (جھگڑے کے وقت) جھوٹ بولنا چھوڑ دے، حالانکہ وہ ناحق پر ہے، اس کے لیے اطرافِ جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا، جو شخص حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دے اس کے لیے جنت کے بیچ میں ایک مکان بنایا جائے گا اور جو شخص اپنے اخلاق اچھے بنائے اس کے لیے اعلیٰ جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے، ہم اسے صرف سلمہ بن وردان کی روایت سے جانتے ہیں جسے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔

1994- حَدَّثَنَا فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كَفَى بِكَ إِثْمًا أَنْ لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا)). وَهٰذَا الْحَدِيثُ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٥٤٠) (ضعيف)

(سند میں "ادریس بن بنت وہب بن منبہ" مجہول راوی ہے)

۱۹۹۴- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑتے رہو۔" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

1995- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنِ اللَّيْثِ- وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا

تَعِدْهُ مَوْعِدَةً فَتُخْلِفَهُ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ، لاَنَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ عِنْدِي هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ .

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٦١٥١) (ضعیف) (سند میں ''لیث بن أبی سلیم'' ضعیف راوی ہیں)

۱۹۹۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی سے مت جھگڑو، نہ اس سے ہنسی مذاق کرو اور نہ اس سے کوئی ایسا وعدہ کرو جس کی تم خلاف ورزی کرو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

59۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُدَارَاةِ

۵۹۔ باب: حسنِ معاملہ کا بیان

1996۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا عِنْدَهُ ، فَقَالَ: بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ (أَوْ أَخُو الْعَشِيرَةِ)، ثُمَّ أَذِنَ لَهُ ، فَأَلاَنَ لَهُ الْقَوْلَ ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قُلْتُ لَهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْتَ لَهُ مَاقُلْتَ ، ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ ، فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الأدب ٣٨ (٦٠٣٢)، و٤٨ (٦٠٥٤)، و ٨٢ (٦١٣١)، م/البر والصلة ٢٢ (٢٥٩١)، د/الأدب ٦ (٤٧٩١) (تحفة الأشراف : ١٦٧٥٤) (صحيح)

۱۹۹۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت مانگی، اس وقت میں آپ کے پاس تھی، آپ نے فرمایا: ''یہ قوم کا برا بیٹا ہے، یا قوم کا بھائی برا ہے۔'' پھر آپ نے اس کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور اس سے نرم گفتگو کی، جب وہ نکل گیا تو میں نے آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے تو اس کو برا کہا تھا، پھر آپ نے اس سے نرم گفتگو کی؟''[1] آپ نے فرمایا: ''عائشہ! لوگوں میں سب سے برا وہ ہے جس کی بدزبانی سے بچنے کے لیے لوگ اسے چھوڑ دیں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]: ......اس کے برا ہوتے ہوئے بھی اس کے مہمان ہونے پر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا، یہی باب سے مطابقت ہے۔

60۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الاقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

۶۰۔ باب: محبت اور نفرت میں میانہ روی اختیار کرنے کا بیان

1997۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أُرَاهُ رَفَعَهُ ، قَالَ: ((أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ

بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا ، وَأَبْغِضْ بَغِيضَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا .))
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ، لَا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا ، رَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ ، وَهُوَ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ لَهُ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَالصَّحِيحُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفٌ قَوْلُهُ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٤٣٢) (صحيح) (انظر غاية المرام رقم: ٤٧٢)

۱۹۹۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اپنے دوست سے اعتدال اور توسط کے ساتھ دوستی رکھو شاید وہ کسی دن تمھارا دشمن ہو جائے اور اپنے دشمن سے اعتدال اور توسط کے ساتھ دشمنی کرو شاید وہ کسی دن تمھارا دوست بن جائے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) یہ حدیث ایوب کے واسطے سے دوسری سند سے بھی آئی ہے، حسن بن ابی جعفر نے اپنی سند سے اس کی روایت کی ہے، جو علی کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ تک پہنچتی ہے، یہ روایت بھی ضعیف ہے، اس روایت کے سلسلے میں صحیح بات یہ ہے کہ یہ علی سے موقوفاً مروی ہے اور یہ ان کا اپنا قول ہے۔

61۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ

۶۱۔ باب: تکبر اور گھمنڈ کا بیان

1998۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ)) . وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَبِي سَعِيدٍ .
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: م/الإيمان ٣٩ (١٤٨)، د/اللباس ٢٩ (٤٠٩١)، ق/المقدمة (٥٩) (تحفة الأشراف: ٩٤٢١)، وحم (١/٣٨٧) (صحيح)

۱۹۹۸۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر (گھمنڈ) ہوگا۔ ❶ جہنم میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا۔'' ❷ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، ابن عباس، سلمہ بن الاکوع اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... مراد جنت میں پہلے پہل جانے کا ہے، ورنہ ہر موحد سزا بھگتنے کے بعد ان شاء اللہ جنت میں جائے گا۔

فائدہ ❷ :...... مراد کفار کی طرح جہنم میں داخل ہونے کا ہے، یعنی ہمیشہ ہمیش کے لیے جہنم میں نہیں داخل ہوگا، بلکہ اخیر میں سزا کاٹ کر جنت میں چلا جائے گا، ان شاء اللہ۔

1999ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ))، يَعْنِي مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَان، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّهُ يُعْجِبُنِى أَنْ يَكُونَ ثَوْبِي حَسَنًا وَنَعْلِي حَسَنَةً، قَالَ: ((إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ، وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ)). و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ هٰذَا الْحَدِيثِ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَان، إِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا يُخَلَّدُ فِي النَّارِ، وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَان))، وَقَدْ فَسَّرَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ﴾ فَقَالَ: مَنْ تُخَلِّدُ فِي النَّارِ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ٩٤٤٤) (صحيح)

١٩٩٩۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی تکبر (گھمنڈ) ہو اور جہنم میں داخل نہیں ہوگا، یعنی وہ شخص جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔'' ❶

ایک آدمی نے آپ سے عرض کی: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرے کپڑے اور جوتے اچھے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ جمال (خوبصورتی) کو پسند کرتا ہے، لیکن تکبر اس شخص کے اندر ہے جو حق کو نہ مانے اور لوگوں کو حقیر اور کم تر سمجھے۔'' بعض اہلِ علم اس حدیث: "وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ يَعْنِي مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَان" کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم سے بالآخر ضرور نکلے گا، کئی تابعین نے اس آیت: ﴿رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ﴾ (سورة آل عمران: ١٩٢) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا ہے: اے میرے رب! تو نے جس کو جہنم میں ہمیشہ کے لیے ڈال دیا اس کو ذلیل ورسوا کر دیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ ❶ :...... کبر وغرور اللہ کو قطعاً پسند نہیں ہے، اس کا انجام بے حد خطرناک اور نہایت برا ہے۔

2000ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ

الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٥٢٨) (ضعیف) (سند میں عمر بن راشد ضعیف راوی ہیں)

۲۰۰۰۔ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان ہمیشہ اپنے آپ کو تکبر (گھمنڈ) کی طرف لے جاتا ہے، یہاں تک کہ ظالموں کی فہرست میں اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے اور اس لیے اسے وہی عذاب لاحق ہوتا ہے جو ظالموں کو لاحق ہوا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2001۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تَقُولُونَ فِيَّ التِّيهُ، وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ، وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيهِ مِنَ الْكِبْرِ شَيْءٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٢٠٠) (صحيح الاسناد)

۲۰۰۱۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لوگ کہتے ہیں کہ میرے اندر تکبر ہے، حالانکہ میں نے گدھے کی سواری کی ہے، موٹی چادر پہنی ہے اور بکری کا دودھ دوہا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے یہ کام کیے اس کے اندر بالکل تکبر نہیں ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

62۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

۶۲۔ باب: اخلاقِ حسنہ کا بیان

2002۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الأدب ٨ (٤٧٩٩) (تحفة الأشراف: ١١٠٠٢)، وحم (٦/٤٤٢، ٤٤٦، ٤٤٨، ٤٥١) (صحيح)

۲۰۰۲۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن مومن کے میزان میں اخلاقِ حسنہ سے بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ بے حیا بدزبان سے نفرت کرتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عائشہ، ابوہریرہ، انس اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2003۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ اللَّيْثِ الْكُوفِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلاَةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ١٠٩٩٢) (صحيح)

۲۰۰۳۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میزان میں رکھی جانے والی چیزوں میں سے اخلاقِ حسنہ (اچھے اخلاق) سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہیں ہے اور اخلاقِ حسنہ کا حامل اس کی بدولت صائم اور مصلی کے درجے تک پہنچ جائے گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

2004۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ: ((تَقْوَى اللهِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ))، وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، فَقَالَ: ((اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَعَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْأَوْدِيُّ.

تخريج: ق/الزهد ٢٩ (٤٢٤٦) (تحفة الأشراف: ١٤٨٤٧)، وحم (٢/٢٩١، ٣٩٢، ٤٤٢) (حسن الاسناد)

۲۰۰۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا جو لوگوں کو بکثرت جنت میں داخل کرے گی تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کا ڈر اور اچھے اخلاق، پھر آپ سے اس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا جو لوگوں کو بکثرت جہنم میں داخل کرے گی تو آپ نے فرمایا: ''منہ اور شرم گاہ۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

فائدہ ❶:...... اللہ کا خوف اور اچھے اخلاق جس کے اندر پائے جائیں اس سے بہتر شخص کوئی نہیں ہے، اسی طرح جو شخص اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت نہ کر سکے اس سے زیادہ بدنصیب کوئی نہیں ہے، کیوں کہ دین کا سارا دارومدار اسی پر ہے، ہر طرح کی برائی کا صدور انھیں سے ہوتا ہے، اس لیے جس نے ان دونوں کی حفاظت کی وہ خوش نصیب ہے۔

2005۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ، فَقَالَ: هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوفِ وَكَفُّ الْأَذَى.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٨٩٣٦) (صحيح الاسناد)

۲۰۰۵۔ عبداللہ بن مبارک سے روایت ہے کہ انھوں نے اخلاقِ حسنہ کا وصف بیان کرتے ہوئے کہا: اخلاقِ حسنہ لوگوں سے مسکرا کر ملنا ہے، بھلائی کرنا ہے اور دوسروں کو تکلیف نہ دینا ہے۔

63۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الإِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

۶۳۔ باب: احسان اور عفوو درگزر کا بیان

2006۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! الرَّجُلُ أَمُرُّ بِهِ فَلاَ يَقْرِينِي وَلاَ يُضَيِّفُنِي فَيَمُرُّ بِي أَفَأُجْزِيهِ؟ قَالَ: ((لاَ، اقْرِهِ)) قَالَ: وَرَآنِي رَثَّ الثِّيَابِ، فَقَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ؟)) قُلْتُ: مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِيَ اللهُ مِنَ الإِبِلِ وَالْغَنَمِ، قَالَ: ((فَلْيُرَ عَلَيْكَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو الأَحْوَصِ اسْمُهُ: عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيُّ، وَمَعْنَى قَوْلِهِ: اقْرِهِ أَضِفْهُ، وَالْقِرَى هُوَ الضِّيَافَةُ.

تخريج: تفرد به المؤلف، وانظر د/اللباس ۱۷ (۴۰۶۳)، ن/الزينة ۵۴ (۵۲۳۹)، و ۸۲ (۵۳۰۹) (تحفة الأشراف: ۱۱۲۰۶)، وحم (۳/۴۷۳-۴۷۴) و (۴/۱۳۷) (صحيح)

۲۰۰۶۔ مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ایک ایسا آدمی ہے جس کے پاس سے میں گزرتا ہوں تو میری ضیافت نہیں کرتا اور وہ بھی کبھی کبھی میرے پاس سے گزرتا ہے، کیا میں اس سے بدلہ لوں؟ [1] آپ نے فرمایا: ''نہیں، (بلکہ) اس کی ضیافت کرو۔'' آپ ﷺ نے میرے بدن پر پرانے کپڑے دیکھے تو پوچھا، تمھارے پاس مال ودولت ہے؟ میں نے کہا: اللہ نے مجھے ہر قسم کا مال اونٹ اور بکری عطا کی ہے، آپ نے فرمایا: ''تمھارے اوپر اس مال کا اثر نظر آنا چاہیے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ''اقْرِهِ'' کا معنی ہے تم اس کی ضیافت کرو ''قری'' ضیافت کو کہتے ہیں۔ (۳) اس باب میں عائشہ، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۴) ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک نضلہ جشمی ہے۔

فائدہ [1]: ......یعنی بدلے کے طور پر میں بھی اس کی میز بانی اور ضیافت نہ کروں۔

2007۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَتَكُونُوا إِمَّعَةً تَقُولُونَ: إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا، وَلَكِنْ وَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاءُوا فَلاَ تَظْلِمُوا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۳۳۶۱) (ضعيف)

(سند میں ''ولید بن عبداللہ بن جمیع زہری'' حافظہ کے کمزور ہیں۔)

۲۰۰۷۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگ ہر ایک کے پیچھے دوڑنے والا نہ بنو، یعنی اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں گے تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور اگر ہمارے اوپر ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے، بلکہ اپنے آپ کو اس بات پر آمادہ کرو کہ اگر لوگ تمھارے ساتھ احسان کریں تو تم بھی احسان کرو اور اگر بدسلوکی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

64- بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الإِخْوَانِ

۶۴۔ باب: دوست واحباب کی زیارت اور ان سے ملاقات کا بیان

2008۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ الْبَصْرِيُّ، قَالا: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ الْقَسْمَلِيُّ -هُوَ الشَّامِيُّ-، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَأَبُو سِنَانٍ اسْمُهُ: عِيسَى بْنُ سِنَانٍ، وَقَدْ رَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا مِنْ هٰذَا.

تخريج: ق/الجنائز ٢ (١٤٤٣) (تحفة الأشراف: ١٤١٣٣) (حسن)

۲۰۰۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی مریض کی عیادت کی یا کسی دینی بھائی سے ملاقات کی تو اس کو ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے: تمھاری دنیاوی واخروی زندگی مبارک ہو، تمھارا چلنا مبارک ہو، تم نے جنت میں ایک گھر حاصل کرلیا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) حماد بن سلمہ نے ''عن ثابت، عن أبي رافع، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ'' کی سند سے اس حدیث کا کچھ حصہ روایت کیا ہے۔

فائدہ ❶: ...... مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حصول ثواب کی خاطر اپنے کسی دینی بھائی کی جو مریض ہو عیادت کرے یا کسی بھی دینی بھائی سے ملاقات کرے تو ایسا شخص اس ثواب کا مستحق ہوگا جو اس حدیث میں مذکور ہے۔

65- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ

۶۵۔ باب: شرم وحیا کا بیان

2009۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُالرَّحِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَلْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ، وَالإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، هٰذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٠٤٠، و ١٥٠٥٣، و١٥٠٨٨) (صحيح)

۲۰۰۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حیا ایمان کا ایک جز ہے اور ایمان والے جنت میں جائیں گے اور بے حیائی کا تعلق ظلم سے ہے اور ظالم جہنم میں جائیں گے۔''❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عمر، ابوبکرہ، ابوامامہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:......جس طرح ایمان صاحبِ ایمان کو گناہوں سے روکنے کا سبب ہے، اسی طرح حیا انسان کو معصیت اور گناہوں سے بچاتا ہے، بلکہ اس کے لیے ایک طرح کی ڈھال ہے، اسی وجہ سے حیا کو ایمان کا جزء کہا گیا ہے۔

66۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّأَنِّي وَالْعَجَلَةِ

٦٦۔ باب: سوچ سمجھ کر کام کرنے کا ذکر اور جلد بازی نہ کرنے کا بیان

2010۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عِمْرَانَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالاقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٥٣٢٣) (حسن)

2010/ م۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَرْجِسَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَاصِمٍ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ .

تخريج: انظر ماقبله (حسن)

۲۰۱۰۔ عبداللہ بن سرجس مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھی خصلت، غور وخوص کرنا اور میانہ روی نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۲۰۱۰/م اس سند سے بھی عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، لیکن اس میں ''عاصم'' کے واسطے کا ذکر نہیں کیا، نصر بن علی کی روایت ہی صحیح ہے (جو اوپر مذکور ہے)۔

2011۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ ، وَفِي الْبَابِ عَنِ الْأَشَجِّ الْعَصَرِيِّ .

تخريج: ق/الزهد ١٨ (٤١٨٨) (تحفة الأشراف: ٦٥٣١) (صحيح)

۲۰۱۱۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے منذر بن عائذ اشج عبدالقیس سے فرمایا: ''تمھارے اندر دو خصلتیں (خوبیاں) ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں: بردباری اور غور وفکر کی عادت۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں اشج عصری سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... معلوم ہوا کہ انسان کو کوئی بھی کام سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے، جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے اور آدمی کو بردبار اور حلیم و صابر ہونا چاہیے۔

2012۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَلْأَنَاةُ مِنَ اللهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ، وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي عَبْدِالْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ ، وَالْأَشَجُّ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ اسْمُهُ: الْمُنْذِرُ بْنُ عَائِذٍ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٧٩٧) (ضعيف)

(سند میں ''عبدالمہیمن بن عباس'' ضعیف ہیں)

۲۰۱۲۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوچ سمجھ کر کام کرنا اور جلد بازی نہ کرنا اللہ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) بعض محدثین نے عبدالمہیمن بن عباس بن سہل کے بارے میں کلام کیا ہے اور حافظے کے تعلق سے انھیں ضعیف کہا ہے۔ (۳) اشج بن عبدالقیس کا نام منذر بن عائذ ہے۔

67۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّفْقِ

۶۷۔ باب: نرم برتاؤ اور مہربانی کا بیان

2013۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللهِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٠٠٣)، وانظر: حم (٦/٤٥١) (صحيح)

۲۰۱۳۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو نرم برتاؤ کا حصہ مل گیا، اسے اس کی بھلائی کا حصہ بھی مل گیا اور جو شخص نرم برتاؤ کے حصے سے محروم رہا وہ بھلائی سے بھی محروم رہا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عائشہ، جریر بن عبداللہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:......معلوم ہوا کہ نرم برتاؤ، مہربانی اور رفق دنیا اور آخرت کی ہر اچھائی کے حصول کا بنیادی ذریعہ ہے، چنانچہ انسان میں خیر کا پہلو اتنا ہی غالب ہوگا جتنا اس میں رفق اور نرم روی کا پہلو غالب ہوگا اور جو اس صفت سے محروم ہوگا وہ خیر سے خالی ہوگا۔

68- بَابُ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

۶۸۔ باب: مظلوم کی دعا کا بیان

2014ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَي الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو مَعْبَدٍ اسْمُهُ: نَافِذٌ.

تخريج: خ/الزكاة ٦٣ (١٤٩٦)، والمظالم ٩ (٢٤٤٨)، والمغازي ٦٠ (٤٣٤٧)، د/الزكاة ٥ (١٥٨٤)، ن/الزكاة ٤٦ (٢٥٢٣)، ق/الزكاة ١ (١٧٨٣) (تحفة الأشراف: ٦٥١١)، وحم (١/٢٣٣)، ود/الزكاة ١ (١٦٥٥) (وانظر أيضا ماتقدم عند المؤلف برقم ٦٢٥) (صحيح)

۲۰۱۴۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل کو (حاکم بنا کر) یمن روانہ کرتے وقت فرمایا: ''مظلوم کی دعا سے ڈرو، اس لیے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ آڑے نہیں آتا۔''❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں انس، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:......مفہوم یہ ہے کہ مظلوم کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے، اس لیے ظلم و تعدی سے ہمیشہ دور رہو، ورنہ مظلوم کی آہ کا شکار ہو جاؤ گے۔

69- بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ ﷺ

۶۹۔ باب: نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کریمانہ کا بیان

2015ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ، وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا، وَلَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ، وَلَا حَرِيرًا وَلَا

شَيْئًا، كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ، وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْبَرَاءِ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الوصايا ٢٥ (٢٧٢٨)، والمناقب ٢٣ (٣٥٦١)، والأدب ٣٩ (٦٠٣٨)، والديات ٢٧ (٦٩١١) (في جميع المواضع بالشطر الأول فحسب)، م/الفضائل ١٣ (٢٣١٠) (بالشطر الأول فحسب) و ٢١ (٢٣٣٠) (بالشطر الأخير)، د/الأدب ١ (٤٧٧٣) (في سياق طويل بالشطر الأول فحسب) (تحفة الأشراف: ٢٦٤)، وحم (٣/١٠١، ١٢٤، ١٧٤، ٢٠٠، ٢٢٧، ٢٢١، ٢٥٥) (صحيح)

۲۰۱۵۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دس سال تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی، آپ نے کبھی مجھے اف تک نہ کہا اور نہ ہی میرے کسی ایسے کام پر جو میں نے کیا ہو یہ کہا ہو: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اور نہ ہی کسی ایسے کام پر جسے میں نے نہ کیا ہو تم نے ایسا کیوں نہیں کیا، رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق کے آدمی تھے، میں نے کبھی کوئی ریشم، حریر یا کوئی چیز آپ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم اور ملائم نہیں دیکھی اور نہ کبھی میں نے کوئی مشک یا عطر آپ ﷺ کے پسینے سے زیادہ خوشبودار دیکھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عائشہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2016ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيَّ يَقُولُ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا، وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ: عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ، وَيُقَالُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٧٧٩٤)، وانظر: حم (٦/١٧٤، ٢٣٦، ٢٤٦) (صحيح)

۲۰۱۶۔ ابوعبداللہ جدلی کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: آپ ﷺ فحش گو، بدکلامی کرنے والے اور بازار میں چیخنے والے نہیں تھے، آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے، بلکہ عفو و درگزر فرما دیتے تھے۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے اور عبدالرحمن بن عبد بھی بیان کیا گیا ہے۔

فائدہ [1] :......اس میں نبی اکرم ﷺ کے حسنِ اخلاق اور کمالِ شرافت کا بیان ہے اور اس بات کی صراحت ہے کہ آپ ﷺ برائی اور تکلیف پہنچانے والے سے عفو و درگذر سے کام لیتے تھے نہ کہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے۔

70۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْعَهْدِ

۷۰۔ باب: (شریکِ حیات کے ساتھ) اچھی طرح نباہ کرنے کا بیان

2017۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَدْرَكْتُهَا، وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَهَا، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيُهْدِيهَا لَهُنَّ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/مناقب الأنصار ٢٠ (٣٨١٦، ٣٨١٧)، والنكاح ١٠٨ (٥٢٢٩)، والأدب ٢٣ (٦٠٠٤)، والتوحيد ٣٢ (٧٤٨٤)، م/فضائل الصحابة ١٢ (٢٤٣٥)، ق/النكاح ٥٦ (١٩٩٧) (تحفة الأشراف: ١٦٨٧)، وحم (٥٨/٦، ٢٠٢، ٢٧٩) (صحيح)

۲۰۱۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی بیویوں میں سے کسی پر میں اس طرح غیرت نہیں کھاتی تھی جس طرح خدیجہ پر غیرت کھاتی تھی، جب کہ میں نے ان کا زمانہ بھی نہیں پایا تھا، اس غیرت کی کوئی وجہ نہیں تھی سوائے اس کے کہ آپ ان کو بہت یاد کرتے تھے اور اگر آپ بکری ذبح کرتے تو ان کی سہیلیوں کو ڈھونڈتے اور گوشت ہدیہ بھیجتے تھے۔ [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

فائدہ [1]: ...... جب سہیلیوں کے ساتھ آپ کا برتاؤ اتنا اچھا تھا تو خود خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیسا ہوگا؟ نیز اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بیوی کی سہیلیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے رہنا چاہیے، جیسے کہ باپ کے بارے میں حکم آیا ہے کہ باپ کے دوستوں کے ساتھ آدمی اچھا برتاؤ کرے۔

71۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعَالِي الْأَخْلَاقِ

۷۱۔ باب: اعلیٰ اخلاق کا بیان

2018۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفَيْهِقُونَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ، فَمَا الْمُتَفَيْهِقُونَ؟ قَالَ: ((الْمُتَكَبِّرُونَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَهٰذَا أَصَحُّ، وَالثَّرْثَارُ هُوَ الْكَثِيرُ الْكَلَامِ، وَالْمُتَشَدِّقُ الَّذِي يَتَطَاوَلُ عَلَى النَّاسِ فِي الْكَلَامِ وَيَبْذُو عَلَيْهِمْ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٠٥٤) (صحيح)

۲۰۱۸۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے نزدیک تم میں سے (دنیا میں) سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں بہترین اخلاق والے ہیں اور میرے نزدیک تم میں (دنیا میں) سب سے زیادہ قابل نفرت اور قیامت کے دن مجھ سے دور بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو باتونی، بلا احتیاط بولنے والے، زبان دراز اور تکبر کرنے والے "مُتَفَيْهِقُونَ" ہیں۔" صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم نے ثرثارون (باتونی) اور متشدقون (بلا احتیاط بولنے والے) کو تو جان لیا لیکن متفیھقون کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: "تکبر کرنے والے۔" ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (۲) بعض لوگوں نے یہ حدیث "عن المبارك بن فضالة، عن محمد بن المنكدر، عن جابر، عن النبي ﷺ" کی سند سے روایت کی ہے اور اس میں "عن عبد ربه بن سعيد" کے واسطے کا ذکر نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ (۳) اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ (۴) "ثرثار" باتونی کو کہتے ہیں: اور "متشدق" اس آدمی کو کہتے ہیں: جو لوگوں کے ساتھ گفتگو میں بڑائی جتاتا اور فحش کلامی کرتا ہے۔

فائدہ ❶: ...... اس حدیث میں کم بولنے اور سادگی سے گفتگو کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اور تصنع و بناوٹ اور تکبر سے منع کیا گیا ہے۔

72۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

۷۲۔ باب: لعنت ملامت اور طعن و تشنیع کا بیان

2019۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَرَوَى بَعْضُهُمْ بِهٰذَا الإِسْنَادِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا))، وَهٰذَا الْحَدِيثُ مُفَسِّرٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٧٩٤) (صحيح)

۲۰۱۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "مومن لعن وطعن کرنے والا نہیں ہوتا ہے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ (۳) بعض لوگوں نے اسی سند سے نبی اکرم ﷺ سے یوں روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "مومن کے لیے مناسب

نہیں ہے کہ وہ لعن وطعن کرنے والا ہو۔'' یہ حدیث پہلی حدیث کی وضاحت کر رہی ہے۔

73- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ

۷۳- باب: زیادہ غصہ کرنے کا بیان

2020- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عَلِّمْنِي شَيْئًا، وَلَاتُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّي أَعِيهِ، قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ)) فَرَدَّدَ ذَلِكَ مِرَارًا كُلُّ ذَلِكَ، يَقُولُ: ((لَاتَغْضَبْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَأَبُو حَصِينٍ اسْمُهُ: عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَسَدِيُّ.

تخريج: خ/الأدب ٧٦ (٦١١٦) (تحفة الأشراف: ١٢٨٤٦)، وحم (٢/٣٦٢، ٤٦٦) (صحيح)

۲۰۲۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی نے آکر عرض کی: مجھے کچھ سکھایئے لیکن زیادہ نہ بتایئے تاکہ میں اسے یادرکھ سکوں، آپ نے فرمایا: ''غصہ مت کرو۔'' وہ کئی بار یہی سوال دہراتا رہا اور آپ ہر بار کہتے رہے ''غصہ مت کرو۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابوسعید اور سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:......غصہ کی صفت سے کوئی انسان خالی نہیں ہے، لیکن غصہ پر قابو پالینا سب سے بڑی نیکی اور انسان کی سب سے کامل عادت ہے، نصیحت مخاطب کے مزاج وطبیعت کا خیال کرتے ہوئے اس کے حالات کے مطابق ہونی چاہیے، چنانچہ اس حدیث میں آپ ﷺ نے اس آدمی کے متعدد بار سوال کرنے کے باوجود اس کے حالات کے مطابق ایک ہی جواب دیا، یعنی غصہ مت کرو۔

74- بَابٌ فِي كَظْمِ الْغَيْظِ

۷۴- باب: غصہ ضبط کرنے کا بیان

2021- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ)). قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: د/الأدب ٣ (٤٧٧٧)، ق/الزهد ١٨ (٤١٨٦)، يأتي في القيامة ٢٤٩٣ (تحفة الأشراف: ١١٢٩٨)، وحم (٣/٤٣٨، ٤٤٠) (حسن)

۲۰۲۱- معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غصہ ضبط کرلے حالانکہ وہ اسے کر

گزرنے کی استطاعت رکھتا ہو، تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ وہ جس حور کو چاہے منتخب کرلے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

75۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجْلَالِ الْكَبِيرِ

۷۵۔ باب: بڑوں بوڑھوں کی عزت واحترام کا بیان

2022۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ بَيَانٍ الْعُقَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الرَّحَّالِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هٰذَا الشَّيْخِ يَزِيدَ ابْنِ بَيَانٍ، وَأَبُو الرِّجَالِ الْأَنْصَارِيُّ آخَرُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٧١٦) (ضعيف)

(سند میں یزید بن بیان اور ابوالرحال دونوں ضعیف راوی ہیں)

۲۰۲۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو جوان کسی بوڑھے کا اس کے بڑھاپے کی وجہ سے احترام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسے لوگوں کو مقرر فرمادے گا جو اس عمر میں (یعنی بڑھاپے میں) اس کا احترام کریں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی شیخ، یعنی یزید بن بیان کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) ابوالرجال انصاری ایک دوسرے راوی ہیں (اور جو راوی اس حدیث میں ہیں وہ ابوالرّحال ہیں)۔

76۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَهَاجِرِيْنَ

۷۶۔ باب: دو باہم قطع تعلق کرنے والوں کا بیان

2023۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُفَتَّحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ فِيهِمَا لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا الْمُهْتَجِرَيْنِ يُقَالُ رُدُّوا هَذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَيُرْوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ ذَرُوا هَذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، قَالَ: وَمَعْنَى قَوْلِهِ: اَلْمُهْتَجِرَيْنِ يَعْنِي الْمُتَصَارِمَيْنِ، وَهٰذَا مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ)).

تخريج: م/البر والصلة ١١ (٢٥٦٥)، ق/الصيام ٤٢ (١٧٣٩) (تحفة الأشراف: ١٢٧٠٢)، وحم (٢/٣٢٩) (صحيح)

۲۰۲۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانے والوں کی اس دن مغفرت کی جاتی ہے، سوائے ان کے

جنہوں نے باہم قطع تعلق کیا ہے، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے، ان دونوں کو لوٹا دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) بعض روایتوں میں "ذروا هذين حتى يصطلحا" (ان دونوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو جب تک صلح نہ کر لیں) کے الفاظ مروی ہیں۔ (۳) "مهتجرين" کے معنی "المتصارمين" (قطع تعلق کرنے والے) ہیں۔ (۴) یہ حدیث اسی روایت کے مثل ہے جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔''

فائدہ ❶ :...... پیر اور جمعرات یہ ایسے دو دن ہیں جن کے بارے میں بعض روایات سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دو دنوں میں (اللہ کے یہاں) بندوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، آپ ﷺ ان دو دنوں میں اہتمام سے صوم رکھتے تھے اور مسلم کی روایت ہے کہ پیر کے دن آپ کی پیدائش ہوئی اور اسی دن آپ کی بعثت بھی ہوئی۔

77۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ

۷۷۔ باب: صبر کرنے کا بیان

2024۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ، فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مَالِكٍ هٰذَا الْحَدِيثُ، فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَالْمَعْنَى فِيهِ وَاحِدٌ يَقُولُ: لَنْ أَحْبِسَهُ عَنْكُمْ.

تخريج: خ/الزكاة ٥٠ (١٣٦٩)، والرقاق ٢٠ (٦٤٧٠)، م/الزكاة ٤٢ (١٠٥٣)، ن/الزكاة ٨٥ (٢٥٨٩) (تحفة الأشراف: ٤١٥٢)، وط/الصدقه ٢ (٧)، وحم (١٢/٣، ١٤، ٤٧، ٩٣)، و د/الزكاة ١٨ (١٦٨٦) (صحيح)

۲۰۲۴۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: چند انصاریوں نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ مانگا، آپ نے انھیں دیا، انھوں نے پھر مانگا، آپ نے پھر دیا، پھر فرمایا: ''جو مال بھی میرے پاس ہو گا میں اس کو تم سے چھپا کر ہرگز جمع نہیں رکھوں گا، لیکن جو استغنا ظاہر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دے گا، ❶ جو سوال سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کو سوال سے محفوظ رکھے گا اور جو صبر کی توفیق مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا کرے گا، کسی شخص کو بھی صبر سے بہتر اور کشادہ کوئی چیز نہیں ملی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث امام مالک سے (دوسری سند سے "فلن أدخره

عنکم" کے الفاظ کے ساتھ بھی آئی ہے، ان دونوں عبارتوں کا ایک ہی معنی ہے، یعنی تم لوگوں سے میں اسے ہرگز نہیں روک رکھوں گا۔ (۳) اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... یعنی جو قناعت سے کام لے گا اور لوگوں کے سامنے ہاتھ بڑھانے اور سوال کرنے سے بچے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اطمینانِ قلب بخشے گا اور دوسروں سے بے نیاز کر دے گا۔

78- بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

۷۸- باب: دورُخے شخص کا بیان

2025- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَمَّارٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/المناقب ١ (٣٤٩٤)، والأدب ٥٢ (٦٠٥٨)، م/فضائل الصحابة ٤٨ (٢٥٢٦)، د/الأدب ٣٩ (٤٨٧٢) (تحفة الأشراف: ١٢٥٣٨)، وحم (٢/٤٥٥) (صحيح)

۲۰۲۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ کی نظر میں دورُخے شخص سے بدتر کوئی نہیں ہوگا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں انس اور عمار رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... دورُخے شخص سے مراد ایسا آدمی ہے جو ایک گروہ کے پاس جائے تو اسے یہ یقین دلائے کہ تمھارا خیر خواہ اور ساتھی ہوں اور دوسرے کا مخالف ہوں، لیکن جب دوسرے گروہ کے پاس جائے تو اسے بھی اسی طرح کا تاثر دے۔

79- بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّمَّامِ

۷۹- باب: چغل خور کا بیان

2026- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ هٰذَا يُبَلِّغُ الْأُمَرَاءَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّاسِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ)). قَالَ سُفْيَانُ: وَالْقَتَّاتُ: النَّمَّامُ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأدب ٥٠ (٦٠٥٦)، م/الإيمان ٤٥ (١٥٠)، د/الأدب ٣٨ (٤٨٧١) (تحفة الأشراف: ٣٣٨٦)، وحم (٥/٣٨٢، ٣٨٩، ٣٩٧، ٤٠٣، ٤٠٤) (صحيح)

۲۰۲۶- ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک آدمی گزرا، ان سے کہا گیا کہ یہ شخص حکام

کے پاس لوگوں کی باتیں پہنچاتا ہے، تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''چغل خور جنت میں نہیں داخل ہوگا۔'' ❶

سفیان کہتے ہیں: ''قتات'' ''نمّام'' (چغل خور) کو کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶:...... حاکموں اور حکومتی عہدہ داروں کے پاس اہلِ ایمان اور صالح لوگوں کی چغلی کرنے والوں، ان کی رپورٹیں بنا بنا کر پیش کرنے والوں اور جھوٹ سچ ملا کر اپنے مفادات حاصل کرنے والوں کو اللہ کے عذاب اور اُس کی سزا کو ہمیشہ مدّنظر رکھنا چاہیے، دنیاوی مفادات چار دن کی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں، جب کہ اُخروی حیات کا آخری کوئی سرا نہیں۔

80ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِيِّ

۸۰۔ باب: کم گوئی کا بیان

2027ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الإِيمَانِ ، وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ ، قَالَ: وَالْعِيُّ قِلَّةُ الْكَلَامِ ، وَالْبَذَاءُ هُوَ الْفُحْشُ فِي الْكَلَامِ ، وَالْبَيَانُ هُوَ كَثْرَةُ الْكَلَامِ مِثْلُ هٰؤُلَاءِ الْخُطَبَاءِ الَّذِينَ يَخْطُبُونَ فَيُوَسِّعُونَ فِي الْكَلَامِ وَيَتَفَصَّحُونَ فِيهِ مِنْ مَدْحِ النَّاسِ فِيمَا لَا يُرْضِي اللّٰهَ .

تخريج: تفرد به المؤلف (٤٨٥٥)، وانظر: حم (٥/٢٦٩) (صحيح)

۲۰۲۷۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حیا اور کم گوئی ایمان کی دوشاخیں ہیں، جب کہ فحش کلامی اور کثرتِ کلام نفاق کی دوشاخیں ہیں۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب، ہم اسے صرف ابوغسان محمد بن مطرف ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) ''عـيّ'' کا معنی کم گوئی اور ''بـذاء'' کا معنی فحش گوئی ہے، ''بیان'' کا معنی کثرتِ کلام ہے، مثلاً: وہ مقررین جو لمبی تقریریں کرتے ہیں اور لوگوں کی تعریف میں ایسی فصاحت بگھارتے ہیں جو اللہ کو پسند نہیں ہے۔

فائدہ ❶:...... یعنی: حیا اور کم گوئی کے سبب انسان بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے، یہ دونوں خصلتیں انسان کو بہت سے گناہوں کے ارتکاب سے روک دیتی ہیں، جب کہ بک بک کرتے رہنے سے انسان جھوٹ گوئی کا بھی ارتکاب کر بیٹھتا ہے اور جو دل میں ہو اس کے خلاف بھی بول پڑتا ہے، یہی نفاق ہے۔

81۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

۸۱۔ باب: کچھ باتیں جادو کا سا اثر رکھتی ہیں

2028۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِمَا فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/النكاح ٤٧ (٥١٤٦)، والطب ٥١ (٥٧٦٧)، د/الأدب ٩٤ (٥٠٠٧) (تحفة الأشراف: ٦٧٢٧)، وحم (٤/٢٦٣) (صحيح)

۲۰۲۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دو آدمی آئے۔ ❶ اور انھوں نے تقریر کی، لوگ ان کی تقریریں کر تعجب کرنے لگے، رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کچھ باتیں جادو ہوتی ہیں۔'' ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عمار، ابن مسعود اور عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... ۹ ھ میں بنو تمیم کے وفد میں یہ دونوں شامل تھے، ان میں سے ایک کا نام زبرقان اور دوسرے کا نام عمرو بن اہیم تھا۔

فائدہ ❷: ...... اگر حق کی دفاع اور اخروی زندگی کی کامیابی سے متعلق اسی طرح کی خوبی کسی میں ہے تو قابل تعریف ہے اور اگر باطل کی طرف پھیرنے کے لیے ہے تو لائق مذمت ہے۔

82۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُعِ

۸۲۔ باب: تواضع وانکساری کا بیان

2029۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ رَجُلًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي كَبْشَةَ الْأَنَّمَارِيِّ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/البر والصلة ١٩ (٢٥٨٨) (تحفة الأشراف: ١٤٠٧٢)، وحم (٢/٣٨٦)، و د/الزكاة ٣٥ (١٧١٨) (صحيح)

۲۰۲۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ مال کو کم نہیں کرتا اور عفو و درگزر کرنے سے آدمی کی عزت بڑھتی ہے اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع وانکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند فرما دیتا ہے۔'' ❶
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبدالرحمن بن عوف، ابن عباس اور ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۲) ابوکبشہ انماری کا نام عمر بن سعد ہے۔

فائدہ ❶ : ...... حدیث میں تواضع اور خاکساری کا مذکور مرتبہ تو دنیا میں دیکھی حقیقت ہے، اے کاش لوگ نصیحت پکڑتے!

83- بَابُ مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ

۸۳۔ باب: ظلم کا بیان

2030- حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِاللهِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

تخريج: خ/المظالم ٨ (٢٤٤٧)، م/البر والصلة ١٥ (٢٥٧٩) (تحفة الأشراف: ٧٢٠٩)، وحم (٢/٩٢، ١٠٦، ١٣٦، ١٣٧، ١٥٦، ١٥٩، ١٩١، ١٩٥) (صحيح)

۲۰۳۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظلم کرنا قیامت کے دن تاریکیوں کا سبب ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ابن عمر کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابوموسیٰ، ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ : ...... یعنی ظلم کرنے والا اپنے ظلم کے سبب قیامت کے دن مختلف قسم کے مصائب سے دوچار ہوگا۔

84- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

۸۴۔ باب: اللہ کی نعمت میں عیب نہ لگانے کا بیان

2031- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا عَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلاَّ تَرَكَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الأَشْجَعِيُّ الْكُوفِيُّ وَاسْمُهُ: سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ الأَشْجَعِيَّةِ.

تخريج: خ/المناقب ٢٣ (٣٥٦٣)، م/الأشربة ٣٥ (٢٠٦٤)، ق/الأطعمة ٤ (٣٢٥٩) (تحفة الأشراف: ١٣٤٠٣) (صحيح)

۲۰۳۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی کھانے میں عیب نہیں لگایا، جب آپ کو پسند آتا تو کھالیتے نہیں تو چھوڑ دیتے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

85۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ

۸۵۔ باب: مومن کی عظمت کا بیان

2032۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ وَالْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ وَاقِدٍ، عَنْ أَوْفَى بْنِ دَلْهَمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمِنْبَرَ، فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الإِيمَانُ إِلَي قَلْبِهِ! لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ))، قَالَ: وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَي الْبَيْتِ۔ أَوْ إِلَي الْكَعْبَةِ۔ فَقَالَ: مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ، وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، وَرَوَى إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّمَرْقَنْدِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ نَحْوَهُ، وَرُوِيَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُ هٰذَا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۷۵۰۹) (حسن)

۲۰۳۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے، بلند آواز سے پکارا اور فرمایا: ''اے زبانی اسلام لانے والے لوگوں کی جماعت جن کے دلوں تک ایمان نہیں پہنچا ہے! مسلمانوں کو تکلیف مت دو، ان کو عار مت دلاؤ اور ان کے عیب نہ تلاش کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب ڈھونڈتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا عیب ڈھونڈتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب ڈھونڈتا ہے، اسے رسوا و ذلیل کر دیتا ہے، اگر چہ وہ اپنے گھر کے اندر ہو۔''

راوی (نافع) کہتے ہیں: ایک دن ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خانہ کعبہ کی طرف دیکھ کر کہا: کعبہ! تم کتنی عظمت والے ہو! اور تمھاری حرمت کتنی عظیم ہے، لیکن اللہ کی نظر میں مومن (کامل) کی حرمت تجھ سے زیادہ عظیم ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف حسین بن واقد کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے بھی حسین بن واقد سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔ (۳) ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

86۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ

۸۶۔ باب: تجربے کا بیان

2033۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي

الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ، وَلَا حَكِيمَ، إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٠٥٥)، وانظر: حم (٣/٦٩) (ضعيف)

(سند میں "دراج أبو السمح" ابوالھیثم سے روایت میں ضعیف ہیں۔)

۲۰۳۳۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "غلطی کرنے والے ہی بردبار ہوتے ہیں اور تجربہ والے ہی دانا ہوتے ہیں۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

87۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ

۸۷۔ باب: آدمی کے پاس جو چیز نہ ہو اس پر اترانے کا بیان

2034۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ، فَإِنَّ مَنْ أَثْنَى فَقَدْ شَكَرَ، وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ، وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَعَائِشَةَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ: وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ يَقُولُ: قَدْ كَفَرَ تِلْكَ النِّعْمَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢٨٩٢) (حسن)

۲۰۳۴۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جسے کوئی تحفہ دیا جائے پھر اگر اسے میسر ہو تو اس کا بدلہ دے اور جسے میسر نہ ہو تو وہ (تحفہ دینے والے کی) تعریف کرے، اس لیے کہ جس نے تعریف کی اس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور جس نے نعمت کو چھپا لیا اس نے کفرانِ نعمت کیا اور جس نے اپنے آپ کو اس چیز سے سنوارا جو وہ نہیں دیا گیا ہے، تو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں اسماء بنت ابوبکر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) "من کتم فقد کفر" کا معنی یہ ہے: اس نے اس نعمت کی ناشکری کی۔

88۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوفِ

۸۸۔ باب: احسان کے بدلے تعریف کرنے کا بیان

2035۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ، فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللهُ

خَيْـرًا، فَـقَـدْ أَبْـلَـغَ فِـي الثَّـنَاءِ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ جَيِّدٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ مِنْ حَـدِيـثِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا فَلَمْ يَعْرِفْهُ .

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ حَازِمٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمَكِّيَّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ جُرَيْجٍ الْـمَكِّيِّ، فَجَاءَ سَائِلٌ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ لِخَازِنِهِ: أَعْطِهِ دِينَارًا، فَقَالَ: مَاعِنْدِي إِلَّا دِينَارٌ إِنْ أَعْطَيْتُهُ لَجُعْتَ وَعِيَالُكَ، قَالَ: فَغَضِبَ، وَقَالَ: أَعْطِهِ، قَالَ الْمَكِّيُّ: فَنَحْنُ عِنْدَ ابْنِ جُرَيْجٍ إِذْ جَاءَهُ رَجُـلٌ بِـكِتَـابٍ وَصُرَّةٍ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْهِ بَعْضُ إِخْوَانِهِ وَفِي الْكِتَابِ إِنِّي قَدْ بَعَثْتُ خَمْسِينَ دِينَارًا، قَالَ: فَحَلَّ ابْنُ جُرَيْجٍ الصُّرَّةَ فَعَدَّهَا فَإِذَا هِيَ أَحَدٌ وَخَمْسُونَ دِينَارًا، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ لِخَازِنِهِ: قَدْ أَعْطَيْتَ وَاحِدًا فَرَدَّهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَزَادَكَ خَمْسِينَ دِينَارًا .

تخريج: ن/عمل اليوم والليلة ٧١ (١٨٠) (تحفة الأشراف: ١٠٣) (صحيح)

۲۰۳۵۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے ''جزاك الله خيرا'' (اللہ تعالیٰ تم کو بہتر بدلہ دے) کہا، اس نے اس کی پوری پوری تعریف کر دی۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن جید غریب ہے، ہم اسے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل حدیث مروی ہے، میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ (۳) مکی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابن جریج مکی کے پاس تھے، ایک مانگنے والا آیا اور ان سے کچھ مانگا، ابن جریج نے اپنے خزانچی سے کہا: اسے ایک دینار دے دو، خازن نے کہا: میرے پاس صرف ایک دینار ہے اگر میں اسے دے دوں تو آپ اور آپ کے اہلِ وعیال بھوکے رہ جائیں گے، یہ سن کر ابن جریج غصہ ہو گئے اور فرمایا: اسے دینار دے دو، ہم ابن جریج کے پاس ہی تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس ایک خط اور تھیلی لے کر آیا جسے ان کے بعض دوستوں نے بھیجا تھا، خط میں لکھا تھا: میں نے پچاس دینار بھیجے ہیں، ابن جریج نے تھیلی کھولی اور شمار کیا تو اس میں اکاون دینار تھے، ابن جریج نے اپنے خازن سے کہا: تم نے ایک دینار دیا تو اللہ تعالیٰ نے تم کو اسے مزید پچاس دینار کے ساتھ لوٹا دیا۔

فائدہ ❶: ......یعنی کسی پر احسان کیا گیا ہو، اس نے اپنے محسن کے لیے ''جزاك الله خيرا'' کہا تو اس احسان کا اس نے پورا پورا شکریہ ادا کر دیا۔

26۔ كِتَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
طب (علاج ومعالجہ) کے احکام ومسائل
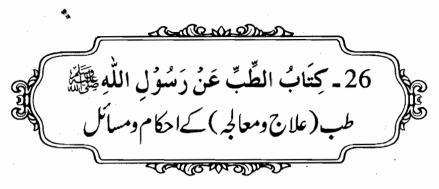
1۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِمْيَةِ
۱۔ باب: پرہیز کا بیان

2036۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ صُهَيْبٍ وَأُمِّ الْمُنْذِرِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٠٧٤) (صحيح)

2036/ م۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الظَّفَرِيُّ هُوَ أَخُو أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لأُمِّهِ، وَمَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ، قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَرَآهُ وَهُوَ غُلامٌ صَغِيرٌ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۲۰۳۶۔ قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے، جس طرح تم میں سے کوئی آدمی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث محمود بن لبید کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے مرسل طریقے سے آئی ہے۔ (۳) اس باب میں صہیب اور ام منذر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

۲۰۳۶/م اس سند سے محمود بن لبید سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، اس میں قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔ امام

ترمذی کہتے ہیں: (۱) قتادہ بن نعمان ظفری، ابوسعید خدری کے اخیافی (ماں شریک) بھائی ہیں۔ (۲) محمود بن لبید نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ پایا ہے اور کم سنی میں آپ کو دیکھا ہے۔

فائدہ ❶: ...... اللہ کی نظر میں جب اس کا کوئی بندہ محبوب ہو جاتا ہے تو اس کے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ اس کی دنیا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ اپنے اس محبوب بندے کو دنیا سے ٹھیک اسی طرح بچاتا اور اسے محفوظ رکھتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو کھانے اور پانی سے بچاتا ہے، کیوں کہ اسے جو مرض لاحق ہے اس میں کھانا پانی اس کے لیے بے حد مضر اور نقصان دہ ہے۔

2037۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ، قَالَتْ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: ((مَهْ مَهْ يَا عَلِيُّ، فَإِنَّكَ نَاقِهٌ)) قَالَ: فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ، قَالَتْ: فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فُلَيْحٍ، وَيُرْوَى عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ.

تخريج: د/الطب ٢ (٣٨٥٦)، ق/الطب ٣ (٣٤٤٢) (تحفة الأشراف: ١٨٣٦٢)، وحم (٦/٣٦٤) (حسن)

2037/ م۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَنْفَعُ لَكَ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ: وَحَدَّثَنِيهِ أَيُّوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، هٰذَا حَدِيثٌ جَيِّدٌ غَرِيبٌ.

تخريج: انظر ماقبله (حسن)

۲۰۳۷۔ ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرے گھر تشریف لائے، ہمارے گھر کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ اس میں سے کھانے لگے اور آپ کے ساتھ علی بھی کھانے لگے، رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''علی! ٹھہر جاؤ، ٹھہر جاؤ، اس لیے کہ تم ابھی ابھی بیماری سے اٹھے ہو، ابھی کمزوری باقی ہے۔ ام منذر کہتی ہیں: علی بیٹھ گئے اور نبی اکرم ﷺ کھاتے رہے، پھر میں نے ان کے لیے چقندر اور جو تیار کی، نبی اکرم ﷺ نے کہا: ''علی! اس میں سے لو (کھاؤ)، یہ تمھارے مزاج کے موافق ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف فلیح کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) یہ حدیث فلیح سے بھی مروی ہے جسے وہ ایوب بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں۔

۲۰۳۷/م اس سند سے بھی ام منذر انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ اس کے بعد راوی نے یونس بن محمد کی حدیث بیان کی جسے وہ فلیح بن سلیمان سے روایت کرتے ہیں مگر اس میں "أوفق لك" کے بجائے "أنفع لك" (تمھارے لیے زیادہ مفید ہے) بیان کیا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث جید غریب ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مریض اپنے مزاج وطبیعت کا خیال رکھتے ہوئے کھانے پینے کی چیزوں سے پرہیز کرے، ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ مرض سے شفایابی کے بعد بھی بیمار احتیاط برتتے ہوئے نقصان دہ چیزوں کے کھانے پینے سے پرہیز کرے۔

2۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

۲۔ باب: علاج کرنے کی ترغیب کا بیان

2038۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ: قَالَتِ الْأَعْرَابُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نَتَدَاوَى؟ قَالَ: ((نَعَمْ، يَاعِبَادَ اللّٰهِ! تَدَاوَوْا، فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً- أَوْ قَالَ: دَوَاءً- إِلَّا دَاءً وَاحِدًا)) قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا هُوَ؟ قَالَ: ((اَلْهَرَمُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي خُزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الطب ١ (٣٨٥٥)، ق/الطب ١ (٣٤٣٦) (تحفة الأشراف : ١٢٧) (صحيح)

۲۰۳۸۔ اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اعرابیوں (بدوؤں) نے پوچھا: اللہ کے رسول ! کیا ہم (بیماریوں کا) علاج کریں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اللہ کے بندو! علاج کرو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے اس کی دوا بھی ضرور پیدا کی ہے، سوائے ایک بیماری کے۔'' لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ کون سی بیماری ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بڑھاپا۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔(۲) اس باب میں ابن مسعود، ابو ہریرہ، ابوخزامہ عن أبیہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... معلوم ہوا کہ مرض کے ساتھ ساتھ رب العالمین نے دوا اور علاج کا بھی بندوبست فرمایا ہے، لیکن بڑھاپا ایسا مرض ہے جس کا کوئی علاج نہیں، یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ بھی اس سے پناہ مانگتے تھے، یہ بھی معلوم ہوا کہ علاج ومعالجہ کرنا مباح ہے اور مرض کی شفا کے لیے اسباب تلاش کرنا جائز ہے۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيضُ

۳۔ باب: مریض کو کیا کھلایا جائے؟

2039۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ،

عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعَكُ أَمَرَ بِالْحِسَاءِ، فَصُنِعَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ، وَكَانَ يَقُولُ: ((إِنَّهُ لَيَرْتُقُ فُؤَادَ الْحَزِينِ وَيَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُو إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ن/في الكبرىٰ: الطب (٧٥٧٣) ق/الطب ٥ (٣٤٤٥) (تحفة الأشراف: ١٧٩٩٠) حم (٦/٧٩) (حسن) (سند میں اُم محمد مقبول راوی ہیں، یعنی متابعت کے وقت اور مؤلف نے عروہ کی متابعت ذکر کی ہے، جو صحیحین میں ہے، لیکن کما تسرو...الخ شاہد اور متابع نہ ہونے کی بنا پر ضعیف ہے، حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس آخری فقرے کو بھی نسائی کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور احمد اور ترمذی کی اس حدیث کو بھی ذکر کیا ہے اور سکوت اختیار کیا ہے، یہ بھی اس حدیث کی ان کے نزدیک تقویت کی دلیل ہے)

۲۰۳۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کو تپ دق آتا تو آپ حسا[1] تیار کرنے کا حکم دیتے، حسا تیار کیا جاتا، پھر آپ ان کو تھوڑا تھوڑا پینے کا حکم دیتے، تو وہ اس میں سے پیتے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''حسا غمگین کے دل کو تقویت دیتا ہے اور مریض کے دل سے اسی طرح تکلیف دور کرتا ہے، جس طرح تم میں سے کوئی پانی کے ذریعے اپنے چہرے سے میل دور کرتا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]: ...... جو کے آٹے کا شہد یا دودھ کے ساتھ (حریرہ)۔ آج کل جو سے بنی بارلی بہت مشہور غذا ہے، جس کو میٹھا اور نمکین دونوں طرح استعمال کرتے ہیں۔

2039/ م- وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو إِسْحَاقَ الطَّالْقَانِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ.

تخريج: خ/الأطعمة ٢٤ (٥٤١٧)، والطب ٨ (٥٦٨٩، ٥٦٩٠)، م/السلام ٣٠ (٢٢١٦) (تحفة الأشراف: ١٦٥٣٩، ١٦٧٤٤) (صحيح)

(تحفۃ الاشراف میں ہے کہ ترمذی نے کہا: "و قد روى الزهرى عن عروة عن عائشة شيئا من هذا."

۲۰۳۹/م ابن مبارک نے یہ حدیث "عن يونس، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة، عن النبي ﷺ" کی سند سے روایت کی ہے۔[1]

فائدہ [1]: ...... کتاب الطب میں روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا مریض اور میت پر غم کرنے والے کو تلبینہ پینے کا حکم دیتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو کہتے سنا ہے: ''تلبینہ مریض کے دل کو راحت اور سکون پہنچاتا ہے اور غم کو کچھ ہلکا کرتا ہے۔''

4۔ بَابُ مَا جَاءَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

۴۔ باب: ارشادِ نبوی ہے: ''مریض کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو''

2040۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ، فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: ق/الطب ٤ (٣٤٤٤) (تحفة الأشراف: ٩٩٤٣) (صحيح)

۲۰۴۰۔ عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کرو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ انھیں کھلاتا پلاتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

5۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

۵۔ باب: کلونجی (شونیز) کا بیان

2041۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ، فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ)) وَالسَّامُ الْمَوْتُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ هِيَ الشُّونِيزُ.

تخريج: خ/الطب ٧ (٥٦٨٨)، م/السلام ٢٩ (٢٢١٥)، ق/الطب ٦ (٣٤٤٧) (تحفة الأشراف: ١٥١٤٨)، وحم (٢/٢٤١، ٢٦١، ٢٦٨، ٣٤٣، ٣٨٩، ٤٢٣، ٤٦٨، ٤٨٤، ٥٠٤، ٥١٠، ٥٣٨) (صحيح)

۲۰۴۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ اس کالے دانے (کلونجی) کو لازمی استعمال کرو، اس لیے کہ اس میں سام کے علاوہ ہر بیماری کی شفا موجود ہے، ''سام'' موت کو کہتے ہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں بریدہ، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) ''الحبة السوداء'' شونیز (کلونجی) کو کہتے ہیں۔

6۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

۶۔ باب: علاج میں اونٹ کا پیشاب پینے کا بیان

2042۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ

وَثَابِتٌ وَقَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ، فَاجْتَوَوْهَا، فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ، وَقَالَ: ((اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ٧٢ (صحيح)

۲۰۴۲۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینے آئے، انھیں مدینے کی آب و ہوا راس نہیں آئی، تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں صدقہ کے اونٹوں کے ساتھ (چراگاہ کی طرف) روانہ کیا اور فرمایا: ''تم لوگ اونٹنیوں کے دودھ اور پیشاب پیو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶: ...... آپ ﷺ نے اونٹ اور اونٹنی کا پیشاب علاج کی غرض سے انھیں پینے کا حکم دیا، اس سے معلوم ہوا کہ حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے، اگر ناپاک ہوتا تو اس کے پینے کی اجازت نہ ہوتی، کیوں کہ حرام اور نجس چیز سے علاج درست نہیں۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ أَوْ غَيْرِهِ

۷۔ باب: زہر یا کسی اور ذریعے سے خودکشی کرنے والے پر وارد وعید کا بیان

2043۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أُرَاهُ رَفَعَهُ، قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا أَبَدًا)).

تخريج: خ/الطب ٥٦ (٥٧٧٨)، م/الإيمان ٤٧ (١٧٥)، د/الطب ١١ (٣٨٧٢)، ن/الجنائز ٦٨ (١٩٦٧)، ق/الطب ١١ (٣٤٦٠) (تحفة الأشراف: ١٢٤٤٠)، وحم (٢/٢٥٤، ٢٧٨، ٤٨٨)، و د/الديات ١٠ (٢٤٠٧) (صحيح)

۲۰۴۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے لوہے کے ہتھیار سے اپنی جان لی، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ میں وہ ہتھیار ہوگا اور وہ اسے جہنم کی آگ میں ہمیشہ اپنے پیٹ میں بھونکتا رہے گا اور جس نے زہر کھا کر خودکشی کی، تو اس کے ہاتھ میں وہ زہر ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ اُسے پیتا رہے گا۔'' ❶

فائدہ ❶: ...... اہلِ توحید کے سلسلے میں متعدد روایات سے ثابت ہے کہ وہ جہنم میں اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر اس سے باہر آجائیں گے، یہی وجہ ہے کہ علما نے ''خالدا مخلدا'' کی مختلف توجیہیں کی ہیں: (۱) اس سے زجر و توبیخ مراد ہے۔ (۲) یہ اس شخص کی سزا ہے جس نے ایسا حلال و جائز سمجھ کر کیا ہو۔ (۳) اس عمل کی سزا یہی ہے، لیکن اہلِ توحید

پر اللہ کی نظر کرم ہے کہ یہ سزا دینے کے بعد پھر انھیں جہنم سے نکال لے گا، (۴) ہمیشہ ہمیش رہنے سے مراد لمبی مدت ہے۔

2044۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا)).

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ١٢٣٩٤) (صحيح)

2044/ م۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَهُوَ أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ، هٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ عُذِّبَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَهٰكَذَا رَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهٰذَا أَصَحُّ لِأَنَّ الرِّوَايَاتِ إِنَّمَا تَجِيءُ بِأَنَّ أَهْلَ التَّوْحِيدِ يُعَذَّبُونَ فِي النَّارِ، ثُمَّ يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّهُمْ يُخَلَّدُونَ فِيهَا.

تخريج: انظر ما قبله (تحفة الأشراف: ١٢٤٦٦ و١٢٥٢٦)

۲۰۴۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے لوہے سے اپنی جان لی، اس کے ہاتھ میں وہ ہتھیار ہوگا اور وہ اسے جہنم کی آگ میں ہمیشہ اپنے پیٹ میں بھونکتا رہے گا اور جس نے زہر کھا کر خودکشی کی، تو اس کے ہاتھ میں زہر ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسے پیتا رہے گا اور جس نے پہاڑ سے گرکر خودکشی کی، وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ گرتا رہے گا۔''

۲۰۴۴/م اس سند سے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، جس طرح شعبہ کے طریق سے مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے اور پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ (۲) اسی طرح کئی لوگوں نے یہ حدیث ''عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ'' کی سند سے روایت کی ہے۔ (۳) محمد بن عجلان نے ''عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ'' کی سند سے روایت کی ہے، آپ نے فرمایا: ''جس نے زہر کھا کر خودکشی کی، وہ جہنم میں عذاب سے دوچار ہوگا۔'' اس حدیث میں راوی نے یہ نہیں ذکر کیا کہ ''وہ جہنم میں ہمیشہ رہے گا۔'' ابوالزناد نے بھی اسی طرح ''عن الأعرج، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ''

کی سند سے روایت کی ہے، یہ زیادہ صحیح ہے، اس لیے کہ روایتوں میں آتا ہے کہ "عذاب دیے جانے کے بعد اہلِ توحید کو جہنم سے نکالا جائے گا" اور یہ مذکور نہیں ہے کہ ان کو ہمیشہ جہنم میں رکھا جائے گا۔

2045۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: يَعْنِي السُّمَّ.

تخريج: د/الطب ١١ (٣٨٧٠)، ق/الطب ١١ (٣٤٥٩) (تحفة الأشراف: ١٤٣٤٦)، وحم (٢/٣٠٥، ٤٤٦، ٤٧٨) (صحيح)

۲۰۴۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خبیث دوا استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: خبیث دوا سے وہ دوا مراد ہے جس میں زہر ہو۔ [1]

فائدہ [1] :......خبیث دوا میں وہ سب چیزیں داخل ہیں جو نجس ناپاک اور حرام ہوں اور انسانی طبائع جس سے نفرت کرتے ہوں۔

8۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَاوِي بِالْمُسْكِرِ

۸۔ باب: نشہ آور چیزوں سے دوا کرنے کی ممانعت کا بیان

2046۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ وَسَأَلَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ أَوْ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنَّا نَتَدَاوَى بِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهَا دَاءٌ)).

تخريج: م/الأشربة ٣ (١٩٨٤)، د/الطب ١١ (٣٨٧٣)، (تحفة الأشراف: ١١٧٧١)، وحم (٣/٣١٧)، (وهو مروي أيضا من مسند طارق بن سويد عند: ق/الطب ٢٧ (٣٥٠٠)، و حم (٤/٣١١)، و(٥/٢٩٢-٢٩٣، ٢٩٩) (صحيح)

2046/ م- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَشَبَابَةُ، عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِهِ، قَالَ مَحْمُودٌ: قَالَ النَّضْرُ: طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ، وَقَالَ شَبَابَةُ: سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۰۴۶۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے جب سوید بن طارق یا طارق بن سوید نے آپ سے شراب کے بارے میں پوچھا تو آپ نے انھیں شراب سے منع فرمایا، سوید نے کہا: ہم لوگ تو اس سے علاج کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ دوا نہیں، بلکہ وہ تو خود بیماری ہے۔"

۲۰۴۶/م اس سند سے بھی وائل رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔ (اس سند کے ایک راوی) نضر نے طارق بن سوید کہا اور (دوسرے راوی) شبابہ نے سوید بن طارق کہا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

9۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعُوطِ وَغَيْرِهِ

۹۔ باب: ناک میں ڈالی جانے والی دوا وغیرہ کا بیان

2047۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ الشُّعَيْثِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ خَيْرَ مَاتَدَاوَيْتُم بِهِ السَّعُوطُ وَاللَّدُودُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ)) فَلَمَّا اشْتَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَدَّهُ أَصْحَابُهُ، فَلَمَّا فَرَغُوا، قَالَ: ((لُدُّوهُمْ)) قَالَ: فَلُدُّوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْعَبَّاسِ.

تخريج: تفرد به المؤلف وانظر حديث رقم ۱۷۵۷ (لم يذكره المزي بهذا اللفظ، وانما ذكره بلفظ ما مضى برقم ۱۷۵۷ (ضعیف) (سند میں عباد بن منصور مدلس اور مختلط راوی ہیں)

۲۰۴۷۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز سے علاج کرتے ہو اس میں سب سے بہتر سعوط (ناک میں ڈالنے والی دوا)، لدود، (منہ کے ایک کنارہ سے ڈالی جانے والی دوا)، حجامت (پچھنا لگانا) اور دست آور دوا ہے، جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو صحابہ نے آپ کے منہ کے ایک کنارہ میں دوا ڈالی، جب وہ دوا ڈال چکے تو آپ نے فرمایا: ''موجود لوگوں کے بھی منہ میں دوا ڈالو، ابن عباس کہتے ہیں: عباس کے علاوہ تمام لوگوں کے منہ میں دوا ڈالی گئی۔''

2048۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُم بِهِ اللَّدُودُ وَالسَّعُوطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ، وَخَيْرُ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الإِثْمِدُ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ))، وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلاَثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَهُوَ حَدِيثُ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ.

تخريج: انظر ماقبله (ضعیف)

۲۰۴۸۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز سے تم علاج کرتے ہو ان میں سب سے بہتر منہ کے ایک کنارے سے ڈالی جانے والی دوا، ناک میں ڈالنے کی دوا، پچھنا اور دست آور دوا ہے اور تمھارا اپنی آنکھوں میں لگانے کا سب سے بہتر سرمہ اثمد ہے، اس لیے کہ وہ بینائی (نظر) کو بڑھاتا ہے اور بال اگاتا ہے۔''
رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے سوتے وقت ہر آنکھ میں تین سلائی لگاتے تھے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: عباد بن منصور کی یہ حدیث حسن غریب ہے۔

10۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَاوِي بِالْكَيِّ

۱۰۔ باب: بدن داغ کر علاج کرنے کی کراہت کا بیان

2049۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْكَيِّ، قَالَ: فَابْتُلِينَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا أَفْلَحْنَا وَلَا أَنْجَحْنَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٨٠٤) (صحيح)

2049/ م۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: نُهِينَا عَنِ الْكَيِّ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۰۴۹۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدن داغنے سے منع فرمایا، ❶ پھر بھی ہم بیماری میں مبتلا ہوئے تو ہم نے بدن داغ لیا، لیکن ہم کامیاب وکامران نہیں ہوئے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۴۹/م اس سند سے بھی عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم کو بدن داغنے سے منع کیا گیا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن مسعود، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... داغ کر علاج کرنے کی ممانعت نہی تنزیہی پر محمول ہے، یعنی نہ داغنا بہتر ہے، ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ ممانعت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے ساتھ مخصوص ہے، کیوں کہ اس بات کا امکان ہے کہ وہ کسی ایسے مرض میں مبتلا رہے ہوں جس میں بدن داغنے سے انھیں فائدہ کے بجائے نقصان پہنچنے والا ہو، دیکھیے اگلی حدیث۔

11۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۱۔ باب: بدن داغنے کی رخصت کا بیان

2050۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوَى أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيٍّ وَجَابِرٍ. وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٤٩) (صحيح)

۲۰۵۰۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسعد بن زرارہ کے بدن کو سرخ پھنسی کی بیماری میں داغا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابی اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کے طور پر بدن کو داغنا جائز ہے لیکن بلاضرورت محض بیماری کے اندیشے سے ایسا کرنا مکروہ ہے۔

12- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ

۱۲۔ باب: پچھنا لگوانے کا بیان

2051- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَحْتَجِمُ فِي الأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ، وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: د/الطب ٤ (٣٨٦٠)، ق/الطب ٢١ (٣٤٨٢) (تحفة الأشراف: ١١٤٧)، وحم (٣/١١٩) (صحيح)

۲۰۵۱۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ گردن کی دونوں جانب موجود دو پوشیدہ رگوں اور کندھے پر پچھنا لگواتے تھے اور آپ مہینے کی سترہویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخ کو پچھنا لگواتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عباس اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2052- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ- هُوَ ابْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ-، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ أَنَّهُ لَمْ يَمُرَّ عَلَى مَلإٍ مِنَ الْمَلائِكَةِ إِلاَّ أَمَرُوهُ أَنْ مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٣٦٤)، وانظر: حم (١/٢٥٤) (صحيح)

(سند میں عبدالرحمن بن اسحاق واسطی ضعیف راوی ہیں، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے)

۲۰۵۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات کا حال بیان کیا کہ آپ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرے انھوں نے آپ کو یہ حکم ضرور دیا کہ اپنی امت کو پچھنا لگوانے کا حکم دیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث ابن مسعود کی روایت سے حسن غریب ہے۔

2053ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ: كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُونَ، فَكَانَ اثْنَانِ مِنْهُمْ يُغِلَّانِ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ، وَوَاحِدٌ يَحْجُمُهُ وَيَحْجُمُ أَهْلَهُ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: ((نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ، يُذْهِبُ الدَّمَ، وَيُخِفُّ الصُّلْبَ، وَيَجْلُو عَنِ الْبَصَرِ)) وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ عُرِجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا: عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ، وَقَالَ: ((إِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُونَ فِيهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ))، وَقَالَ: ((إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوطُ وَاللَّدُودُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ))، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَدَّنِي؟)) فَكُلُّهُمْ أَمْسَكُوا، فَقَالَ: ((لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِمَّنْ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ)) قَالَ عَبْدٌ: قَالَ النَّضْرُ: اللَّدُودُ الْوَجُورُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ.

تخريج: ق/الطب ۲۰ (۳٤۷۸) (تحفة الأشراف: ۶۱۳۸) (ضعيف)

(سند میں عباد بن منصور مدلس اور مختلط راوی ہیں)

۲۰۵۳۔ عکرمہ کہتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پچھنا لگانے والے تین غلام تھے، ان میں سے دو ابن عباس اور ان کے اہلِ وعیال کے لیے غلہ حاصل کرتے تھے اور ایک غلام ان کو اور ان کے اہلِ وعیال کو پچھنا لگاتا تھا، ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''پچھنا لگانے والا غلام کیا ہی اچھا ہے، وہ (فاسد) خون کو دُور کرتا ہے، پیٹھ کو ہلکا کرتا ہے اور آنکھ کو صاف کرتا ہے۔'' آپ ﷺ معراج میں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرے انھوں نے یہ ضرور کہا کہ تم پچھنا ضرور لگواؤ، آپ نے فرمایا: ''تمھارے پچھنا لگوانے کا سب سے بہتر دن مہینے کی سترہویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخ ہے۔'' آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ''سب سے بہتر علاج جسے تم اپناؤ وہ ناک میں ڈالنے کی دوا، منہ کے ایک طرف سے ڈالی جانے والی دوا، پچھنا اور دست آور دوا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ کے منہ میں عباس اور صحابہ کرام نے دوا ڈالی، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''میرے منہ میں کس نے دوا ڈالی ہے؟'' تمام لوگ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا: ''گھر میں جو بھی ہو اس کے منہ میں دوا ڈالی جائے، سوائے آپ کے چچا عباس کے۔''

راوی عبد کہتے ہیں: نضر نے کہا: لدود سے مراد ''وجور'' (حلق میں ڈالنے کی ایک دوا) ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف عباد بن منصور ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

13- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِي بِالْحِنَّاءِ

۱۳- باب: مہندی سے علاج کرنے کا بیان

2054- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، حَدَّثَنَا فَائِدٌ مَوْلَى لآلِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى وَكَانَتْ تَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ قَرْحَةٌ وَلا نَكْبَةٌ إِلاَّ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ فَائِدٍ، وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ فَائِدٍ، وَقَالَ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى وَعُبَيْدُاللهِ بْنُ عَلِيٍّ أَصَحُّ وَيُقَالُ/ سُلْمَى.

تخريج: تفرد به المؤلف بهذا اللفظ، وأخرجه نحوه بهذا السند: د/الطب ٣ (٣٨٥٨)، ق/الطب ٢٩ (٣٥٠٢) (تحفة الأشراف: ١٥٨٩٣)، وحم (٦/٤٦٢) (صحيح)

2054/ م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ فَائِدٍ مَوْلَى عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مَوْلاَهُ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۰۵۴- سلمی رضی اللہ عنہا سے (جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت کرتی تھیں) کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کو تلوار اور چاقو یا پتھر اور کانٹے سے جو زخم بھی لگتا تھا آپ ﷺ مجھے اس پر مہندی رکھنے کا ضرور حکم دیتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے فائد ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) بعض لوگوں نے اس حدیث کی فائد سے روایت کرتے ہوئے سند میں "عن علي بن عبيد الله، عن جدته سلمى" کی بجائے "عن عبيد الله بن علي، عن جدته سلمى" بیان کیا ہے، عبیداللہ بن علی ہی زیادہ صحیح ہے، سلمیٰ کو سُلمیٰ بھی کہا گیا ہے۔

۲۰۵۴/م ہم سے محمد بن علی نے "عن زيد بن حباب، عن فائد مولى عبيدالله بن علي، عن مولاه عبيد الله بن علي، عن جدته، عن النبي ﷺ" کی سند سے اسی جیسی اسی معنی کی حدیث بیان کی۔

14- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَةِ

۱۴- باب: جھاڑ پھونک کی کراہت کا بیان

2055- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرِءَ مِنَ التَّوَكُّلِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: ق/الطب ۲۳ (۳٤۸۹) (تحفۃ الأشراف: ۱۱۵۱۸) (صحیح)

۲۰۵۵۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے بدن داغا یا جھاڑ پھونک کرائی وہ توکل کرنے والوں میں سے نہ رہا۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن مسعود، ابن عباس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......شرکیہ الفاظ یا ایسے الفاظ جن کے معنی ومفہوم واضح نہ ہوں ان کے ذریعے جھاڑ پھونک ممنوع ہے، ماثور الفاظ کے ساتھ جھاڑ پھونک جائز ہے۔

15 - بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۵۔ باب: جھاڑ پھونک کی اجازت کا بیان

2056۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ.

تخریج: الطب ۳٤ (۳۵۱٦) (تحفۃ الأشراف: ۹٤۱) (صحیح)

2056/ م- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَأَبُو نُعَيْمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ أَبُوعِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَطَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَأَبِي خُزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ.

تخریج: انظر ماقبلہ (صحیح)

۲۰۵٦۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے ڈنک، نظر بد اور پسلی میں نکلنے والے دانے کے سلسلے میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔

۲۰۵٦/م۔ اس سند سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے ڈنک اور پسلی میں نکلنے والے دانے کے سلسلے میں جھاڑ پھونک کرانے کی اجازت دی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث میرے نزدیک اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے جسے معاویہ بن ہشام نے سفیان سے روایت کی ہے۔ (۳) اس باب میں بریدہ، عمران بن حصین، جابر، عائشہ، طلق بن علی، عمرو بن حزم اور ابوخزامہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2057۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

تخريج: د/الطب ١٧ (٣٨٨٤)، وأخرجه البخار في الطب ١٧ (٥٧٠٥) موقوفًا على عمران بن حصين رضي الله عنه (تحفة الأشراف: ١٠٨٣٠)، وانظر حم (٤٣٦/٤، ٤٣٨، ٤٤٦) (صحيح)

٢٠٥٧۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جھاڑ پھونک صرف نظر بد اور پسلی میں نکلنے والے دانے کی وجہ سے ہی جائز ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: شعبہ نے یہ حدیث ''عن حصين عن الشعبي عن بريدة عن النبي ﷺ'' کی سند سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

فائدہ ❶: ...... اس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ ان دونوں کے علاوہ کسی اور بیماری میں جھاڑ پھونک جائز نہیں ہے، کیوں کہ ان کے علاوہ میں جھاڑ پھونک احادیث سے ثابت ہے، اس لیے اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ان دونوں میں جھاڑ پھونک زیادہ مفید اور کارآمد ہے۔

16- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

۱۶۔ باب: معوذتین (سورۃ الفلق وسورۃ الناس) کے ذریعے جھاڑ پھونک کرنے کا بیان

2058۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الإِنْسَانِ، حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ، فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: ن/الاستعاذة ٣٧ (٥٤٩٦)، ق/الطب ٣٣ (٣٥١١) (تحفة الأشراف: ٤٣٢٧) (صحيح)

٢٠٥٨۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جنوں اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں، جب یہ سورتیں اتر گئیں تو آپ نے ان دونوں کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶: ...... ان دونوں سورتوں یعنی (قل أعوذ برب الفلق) اور (قل أعوذ برب الناس) کے بہت سارے فائدے ہیں، انھیں صبح وشام تین تین بار پڑھنے والا ان شاء اللہ مختلف قسم کی بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رہے گا، ان سورتوں کے نازل ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ انھیں دونوں کے ذریعے پناہ مانگا کرتے تھے۔

17 - بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

۱۷۔ باب: نظر بد کی وجہ سے جھاڑ پھونک کرنے کا بیان

2059ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ - وَهُوَ ابْنُ عَامِرٍ -، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ وَلَدَ جعفرٍ تُسرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ، فَقَالَ: ((نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقُ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: ق/الطب ٣٣ (٣٥١٠)، (والنسائي في الكبرىٰ) (تحفة الأشراف: ١٥٧٥٨) (صحيح)

2059/ م- حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۰۵۹۔ عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کے رسول! جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے لڑکوں کو بہت جلد نظر بد لگ جاتی ہے، کیا میں ان کے لیے جھاڑ پھونک کراؤں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اس لیے کہ اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کر سکتی تو اس پر نظر بد ضرور سبقت کرتی۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث ''عن أيوب، عن عمرو بن دينار، عن عروة بن عامر، عن عبيد بن رفاعة، عن أسماء بنت عميس، عن النبي ﷺ'' کی سند سے بھی مروی ہے۔ (۳) اس باب میں عمران بن حصین اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

۲۰۵۹/م اس سند سے بھی اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

فائدہ [1]: ...... معلوم ہوا کہ نظر بد کا اثر بے انتہائی نقصان دہ اور تکلیف دہ ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی چیز خلافِ تقدیر پیش آ سکتی اور ضرر پہنچا سکتی تو وہ نظرِ بد ہوتی۔

18 - بَابٌ

۱۸۔ باب: نظر بد کی وجہ سے جھاڑ پھونک پر ایک اور باب

2060ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ وَيَعْلَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، يَقُولُ: ((أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ، وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ))

وَيَقُولُ: ((هَكَذَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ إِسْحَاقَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَام)).

تخريج: خ/احاديث الأنبياء ١٠ (٣٦٦٩)، د/السنة ٢٢ (٤٧٣٧)، ق/الطب ٣٦ (٣٥٢٥) (صحيح)

2060/ م- حَـدَّثَـنَـا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۰۶۰- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اللہ کے رسول حسن اور حسین رضی اللہ عنہما پر یہ کلمات پڑھ کر جھاڑ پھونک کرتے تھے: "أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لاَمَّةٍ" میں تمہارے لیے اللہ کے مکمل اور پورے کلمات کے وسیلے سے ہر شیطان اور ہلاک کرنے والے زہریلے کیڑے اور نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں اور آپ فرماتے تھے: "اسماعیل اور اسحاق کے لیے اسی طرح ابراہیم علیہم السلام پناہ مانگتے تھے۔"

۲۰۶۰/م اس سند سے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

19- بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ وَالْغَسْلُ لَهَا

۱۹- باب: نظر بد کے حق ہونے اور اس کے لیے غسل کرنے کا بیان

2061ــ حَـدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي حَيَّةُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لاَ شَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٢٧٢)، وانظر حم (٤/٦٧) (صحیح) (سند میں حیہ بن حابس متابعت کے باب میں مقبول راوی ہیں، اس لیے حدیث شواہد کی وجہ سے صحیح ہے، تراجع الألبانی/٥، السراج المنير ٥٥٩٠)

۲۰۶۱- حابس تمیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: الّو (کے سلسلے میں لوگوں کے اعتقاد) کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور نظر بد کا اثر حقیقی چیز ہے (یعنی سچ ہے)۔

2062ــ حَـدَّثَـنَـا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَحَدِيثُ حَيَّةَ بْنِ حَابِسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَرَوَى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حَيَّةَ بْنِ حَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ لاَيَذْكُرَانِ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخریج: م/السلام ١٦ (٢١٨٨)، (تحفة الأشراف: ٥٧١٦) (صحیح)

۲۰۶۲۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت (پہل) کرسکتی تو اس پر نظرِ بد ضرور سبقت (پہل) کرتی اور جب لوگ تم سے غسل کرائیں تو تم غسل کرلو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) حیہ بن حابس کی روایت (جو اوپر مذکور ہے) غریب ہے۔ (۳) شیبان نے اسے ''عن يحيى بن أبي كثير، عن حية بن حابس، عن أبيه، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ'' کی سند سے روایت کیا ہے جب کہ علی بن مبارک اور حرب بن شداد نے اس سند میں ابوہریرہ کے واسطے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ (۴) اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... زمانۂ جاہلیت میں نظرِ بد کا ایک علاج یہ تھا کہ جس آدمی کی نظر لگنے کا اندیشہ ہوتا اس سے غسل کرواتے اور اس پانی سے نظر لگنے والے کو غسل دیتے، نبی اکرم ﷺ نے اس عمل کو سند جواز عطا فرمایا اور فرمایا کہ اگر کسی سے ایسے غسل کی طلب کی جائے تو وہ برا نہ مانے اور غسل کر کے غسل کیا ہوا پانی نظرِ بد لگنے والے کو دیدے۔ مگر اس غسل کا طریقہ عام غسل سے قدرے مختلف ہے، تفصیل کے لیے ہماری کتاب ''مسنون وظائف و اذکار اور شافی طریقۂ علاج'' کا مطالعہ کریں۔

20۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّعْوِيذِ

۲۰۔ باب: تعویذ (جھاڑ پھونک) پر اجرت لینے کا بیان

2063۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ، فَسَأَلْنَاهُمُ الْقِرَى، فَلَمْ يَقْرُونَا فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ فَأَتَوْنَا، فَقَالُوا: هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ، قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا وَلَكِنْ لَا أَرْقِيهِ حَتَّى تُعْطُونَا غَنَمًا، قَالَ: فَأَنَا أُعْطِيكُمْ ثَلَاثِينَ شَاةً، فَقَبِلْنَا، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَأَ، وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ، قَالَ: فَعَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ، فَقُلْنَا: لَا تَعْجَلُوا حَتَّى تَأْتُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ، ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي صَنَعْتُ، قَالَ: ((وَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اقْبِضُوا الْغَنَمَ، وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَأَبُو نَضْرَةَ اسْمُهُ: الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ، وَرَخَّصَ الشَّافِعِيُّ لِلْمُعَلِّمِ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ أَجْرًا، وَيَرَى لَهُ أَنْ يَشْتَرِطَ عَلَى ذَلِكَ، وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَجَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ۔هُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ، وَهُوَ أَبُو بِشْرٍ۔، وَرَوَى شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ.

تخریج: خ/الاجارة ١٦ (٢٢٧٦)، وفضائل القرآن ٩ (٥٠٠٧)، والطب ٣٣ (٥٧٣٦)، و٣٩ (٥٧٤٩)،

م/السلام ٢٣ (٢٢٠١)، د/الطب ١٩ (٣٩٠٠)، ق/التجارات ٧ (٢١٥٦) (تحفة الأشراف: ٤٣٠٧)، وحم (٣/٤٤) (صحيح)

٢٠٦٣۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا، ہم نے ایک قوم کے پاس پڑاؤ ڈالا اور ان سے ضیافت کی درخواست کی، لیکن ان لوگوں نے ہماری ضیافت نہیں کی، اسی دوران ان کے سردار کو بچھو نے ڈنک مار دیا، چنانچہ انھوں نے ہمارے پاس آ کر کہا: کیا آپ میں سے کوئی بچھو کے ڈنک سے جھاڑ پھونک کرتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، میں کرتا ہوں، لیکن اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک کہ تم مجھے کچھ بکریاں نہ دے دو، انھوں نے کہا: ہم تم کو تیس بکریاں دیں گے، چنانچہ ہم نے قبول کر لیا اور میں نے سات بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کیا تو وہ صحت یاب ہو گیا اور ہم نے بکریاں لے لیں۔ ❶ ہمارے دل میں بکریوں کے متعلق کچھ خیال آیا۔ ❷ ہم نے کہا: جلدی نہ کرو، یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ جائیں، جب ہم آپ ﷺ کے پاس پہنچے تو میں نے جو کچھ کیا تھا آپ سے بیان کر دیا، آپ نے فرمایا: ”تم نے کیسے جانا کہ سورۂ فاتحہ رقیہ (جھاڑ پھونک کی دعا) ہے؟ تم لوگ بکریاں لے لو اور اپنے ساتھ اس میں میرا بھی حصہ لگاؤ۔“

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) شعبہ، ابوعوانہ ہشام اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ”عن أبي المتوكل، عن أبي سعيد، عن النبي ﷺ“ کی سند سے روایت کی ہے۔ (۳) تعلیم قرآن پر معلم کے لیے اجرت لینے کو امام شافعی نے جائز کہا ہے اور وہ معلم کے لیے اجرت کی شرط لگانے کو درست سمجھتے ہیں، انھوں نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے۔

فائدہ ❶ :...... یعنی یہ خیال آیا کہ یہ ہمارے لیے حلال ہیں یا نہیں۔

فائدہ ❷ :...... جمہور علما کا کہنا ہے کہ اذان، قضا، امامت اور تعلیمِ قرآن کی اجرت لی جا سکتی ہے، کیوں کہ صحیح بخاری میں کتاب اللہ کی تعلیم کی بابت اجرت لینے سے متعلق ابن عباس کی روایت اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے اس کی اجرت لینے سے متعلق ابوسعید خدری کی یہ حدیث جو صحیح بخاری میں بھی ہے، اسی طرح صحیحین میں سہل بن سعد کی حدیث جس میں ہے کہ آپ نے ایک شخص کے نکاح میں قرآن کی چند آیات کو مہر قرار دیا یہ ساری کی ساری روایات اس کے جواز پر دلیل ہیں۔

2064ــ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَرُّوا بِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ، فَلَمْ يَقْرُوهُمْ، وَلَمْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَاشْتَكَى سَيِّدُهُمْ، فَأَتَوْنَا فَقَالُوا: هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، وَلَكِنْ لَمْ تَقْرُونَا وَلَمْ تُضَيِّفُونَا، فَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَجَعَلُوا عَلَى ذَلِكَ قَطِيعًا مِنَ الْغَنَمِ، قَالَ: فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَّا يَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ، فَلَمَّا

أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ، قَالَ: ((وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟)) وَلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِنْهُ، وَقَالَ: ((كُلُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ٤٢٤٩) (صحيح)

۲۰۶۴۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کچھ صحابہ (جن میں میں بھی شامل تھا) عرب کے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے، انھوں نے ان کی مہمان نوازی نہیں کی، اسی دوران ان کا سردار بیمار ہوگیا، چنانچہ ان لوگوں نے ہمارے پاس آ کر کہا: آپ لوگوں کے پاس کوئی علاج ہے؟ ہم نے کہا: ہاں، لیکن تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی ہے اس لیے ہم اس وقت تک علاج نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے لیے اجرت نہ متعین کردو، انھوں نے اس کی اجرت میں بکری کا ایک گلہ مقرر کیا، ہم میں سے ایک آدمی (یعنی میں خود) اس کے اوپر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے لگا تو وہ صحت یاب ہوگیا، پھر جب ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس واقعے کو بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ جھاڑ پھونک (کی دعا) ہے؟ ابوسعید خدری نے آپ سے اس پر کوئی نکیر ذکر نہیں کی، آپ نے فرمایا: ''کھاؤ اور اپنے ساتھ اس میں میرا بھی حصہ لگاؤ''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث اعمش کی اس روایت سے جو جعفر بن ایاس کے واسطے سے آئی ہے زیادہ صحیح ہے۔ (۳) کئی لوگوں نے یہ حدیث ''عن أبي بشر جعفر بن أبي وحشية، عن أبي المتوكل، عن أبي سعيد'' کی سند سے روایت کی ہے۔

21- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقَى وَالْأَدْوِيَةِ

۲۱۔ باب: جھاڑ پھونک اور دوا سے علاج کا بیان

2065- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي خُزَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا، وَدَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ، وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ شَيْئًا؟ قَالَ: ((هِيَ مِنْ قَدَرِ اللهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ق/الطب ١ (٣٤٣٧) (تحفة الأشراف: ١١٨٩٨) (ضعيف) (اس کی سند میں اضطراب ہے۔ یعنی ''أبوخزامة، عن أبيه'' یا ''ابن أبي خزامة، عن أبيه'' نیز ابوخزامہ تابعی ہیں یا صحابی؟، اگر ''ابوخزامہ'' تابعی ہیں تو ان کا حال معلوم نہیں، اگر یہ صحابی ہیں تو ان کے بیٹے ''ابن أبي خزمہ'' ہیں، تراجع الألبانی ٣٤٤)

2065/ م- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي خُزَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ، وقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ، وَقَدْ رَوَى غَيْرُ ابْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ، وَهٰذَا أَصَحُّ وَلَا نَعْرِفُ لِأَبِي خِزَامَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ.

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف)

۲۰۶۵- ابوخزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ کے رسول! جس دم سے ہم جھاڑ پھونک کرتے ہیں، جس دوا سے علاج کرتے ہیں اور جن بچاؤ کی چیزوں سے ہم اپنا بچاؤ کرتے ہیں (ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟) کیا یہ اللہ کی تقدیر میں کچھ تبدیلی کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ سب بھی اللہ کی لکھی ہوئی تقدیر ہی کا حصہ ہیں۔ ❶

۲۰۶۵/م اس سند سے بھی اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) دونوں روایتیں سفیان بن عیینہ سے مروی ہیں، ان کے بعض شاگردوں نے سند میں ''عن أبي خزامة، عن أبيه'' کہا ہے اور بعض نے ''عن ابن أبی خزامة عن أبيه'' کہا ہے، ابن عیینہ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے اسے ''عن الزهری، عن أبي خزامة، عن أبيه'' روایت کی ہے، یہ زیادہ صحیح ہے۔ (۳) ہم اس روایت کے علاوہ ابوخزامہ سے ان کی دوسری کوئی روایت نہیں جانتے ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی ان کی توفیق حسب تقدیر الٰہی ہوتی ہے، اس لیے اسباب کو اپنانا چاہیے، لیکن یہ اعتقاد نہ ہو کہ ان سے تقدیر بدل جاتی ہے، کیوں کہ اللہ اپنے فیصلے کو نہیں بدلتا۔

22- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَمْأَةِ وَالْعَجْوَةِ

۲۲- باب: صحرائے عرب میں زیر زمین پائی جانے والی ایک ترکاری (فقعہ) اور عجوہ کھجور کا بیان

2066- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَمْدَانِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ، وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَهُوَ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو.

تخريج: ق/الطب ۸ (۳٤٥٥) (تحفة الأشراف: ۱٥۰۲۷) وحم (۲/۳۰۱، ۳۰٥، ۳۲٥، ۳٥٦، ٤۲۱،

٤٨٨، ٤٩٠، ٥١١) (حسن صحیح)

۲۰۶۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عجوہ (کھجور) جنت کا پھل ہے، اس میں زہر سے شفا موجود ہے اور صحرائے عرب کا فقعہ ❶ ایک طرح کا من (سلویٰ والامن) ہے، اس کا عرق آنکھ کے لیے شفا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) یہ محمد بن عمرو کی روایت سے ہے، ہم اسے صرف سعید بن عامر کی روایت سے جانتے ہیں جسے وہ محمد بن عمرو سے روایت کرتے ہیں۔ (۳) اس باب میں سعید بن زید، ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... یہاں حدیث میں وارد لفظ ''الکمأة'' کا ترجمہ ''کھمبی'' قطعاً درست نہیں ہے ''الکمأة'' کو عربوں کی عامی زبان میں ''فقعہ'' کہا جاتا ہے، یہ فقعہ موسم سرما کی بارشوں کے بعد صحرائے نجد ونفودِ کبریٰ، مملکت سعودیہ کے شمال اور ملکِ عراق کے جنوب میں پھیلے ہوئے بہت بڑے صحرا میں زیرِ زمین پھیلتا ہے، اس کی رنگت اور شکل وصورت آلو جیسی ہوتی ہے، جب کہ کھمبی زمین سے باہر اور ہندوستان کے ریتلے علاقوں میں ہوتی ہے۔ ابن القیم، ابن حجر اور دیگر علمائے اُمّت نے ''الکمأة'' کی جو تعریف لکھی ہے اس کے مطابق بھی ''الکمأة'' درحقیقت فقعہ ہے کھمبی نہیں۔ (تفصیل کے لیے فتح الباری اور تحفۃ الأحوذی کا مطالعہ کرلیں، نیز اس پر تفصیلی کلام ابن ماجہ کے حدیث نمبر (۳۴۵۵) کے حاشیے میں ملاحظہ کریں اور جہاں بھی کمأة کا ترجمہ کھمبی لکھا ہے، اس کی جگہ ''فقعہ'' لکھ لیں۔

2067۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: خ/تفسير البقرة ٤ (٤٤٧٨)، وتفسير الأعراف ٢ (٤٦٣٩)، والطب ٢٠ (٥٧٠٨)، م/الأشربة والأطعمة ٢٨ (٢٠٤٩)، ق/الطب ٨ (٣٤٥٤) (تحفة الأشراف: ٤٤٦٥)، وحم (١/١٨٧، ١٨٨) (صحيح)

۲۰۶۷۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''صحرائے عرب کا فقعہ ایک طرح کا من (سلویٰ والامن) ہے اور اس کا عرق آنکھ کے لیے شفا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2068۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخریج: انظر حديث رقم ٢٠٦٦ (تحفة الأشراف: ١٣٤٩٦) (صحيح)

(سند میں شہر بن حوشب ضعیف راوی ہیں، لیکن اوپر کی حدیث سے تقویت پاکر یہ حدیث بھی صحیح ہے)

۲۰۶۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے کہا: کھنبی زمین کی چیچک ہے، (یہ سن کر) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''صحرائے عرب کا فقعہ ایک طرح کا من ہے، اس کا عرق آنکھ کے لیے شفا ہے اور عجوہ کھجور جنت کے پھلوں میں سے ایک پھل ہے، وہ زہر کے لیے شفا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

2069ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ ، قَالَ: أَخَذْتُ ثَلاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا ، فَعَصَرْتُهُنَّ ، فَجَعَلْتُ مَاءَ هُنَّ فِي قَارُورَةٍ ، فَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي ، فَبَرَأَتْ .

تخريج: تفرد به المؤلف (ضعيف)

(سند میں قتادہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے، نیز یہ موقوف ہے، یعنی ابوہریرہ کا کلام ہے)

۲۰۶۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے تین، پانچ یا سات کھنبی لی، ان کو نچوڑا، پھر اس کا عرق ایک شیشی میں رکھا اور اسے ایک لڑکی کی آنکھ میں ڈالا تو وہ صحت یاب ہوگئی۔

2070ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ: الشُّونِيزُ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلاَّ السَّامَ ، قَالَ قَتَادَةُ: يَأْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ إِحْدَى وَعِشْرِينَ حَبَّةً ، فَيَجْعَلُهُنَّ فِي خِرْقَةٍ ، فَلْيَنْقَعْهُ فَيَتَسَعَّطُ بِهِ كُلَّ يَوْمٍ فِي مَنْخَرِهِ الْأَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ ، وَفِي الْأَيْسَرِ قَطْرَةً ، وَالثَّانِي فِي الْأَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ ، وَفِي الْأَيْمَنِ قَطْرَةً ، وَالثَّالِثُ فِي الْأَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ ، وَفِي الْأَيْسَرِ قَطْرَةً .

تخريج: تفرد به المؤلف (ضعيف) (اس سند میں بھی قتادہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے، نیز یہ موقوف ہے، یعنی ابوہریرہ کا کلام ہے، لیکن ابوہریرہ کا یہ قول مرفوع حدیث سے ثابت ہے، الصحيحة ۱۹۰۵)

۲۰۷۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کلونجی موت کے علاوہ ہر بیماری کی دوا ہے۔

قتادہ ہرروز کلونجی کے اکیس دانے لیتے، ان کو ایک پوٹلی میں رکھ کر پانی میں بھگوتے پھر ہرروز داہنے نتھنے میں دو بوند اور بائیں میں ایک بوند ڈالتے، دوسرے دن بائیں میں دو بوندیں اور داہنی میں ایک بوند ڈالتے اور تیسرے روز داہنے میں دو بوند اور بائیں میں ایک بوند ڈالتے۔

23ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ الْكَاهِنِ

۲۳۔ باب: کاہن (نجومی) کی اجرت کا بیان

2071ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ . قَالَ

أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: انظر حديث رقم ۱۱۳۳، ۱۲۷٦ (صحيح)

۲۰۷۱۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ عورت کی کمائی اور کاہن کے نذرانے لینے سے منع فرمایا۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......غیب کا علم صرف رب العالمین کے لیے خاص ہے، اس کا دعویٰ کرنا بہت بڑا گناہ ہے، اسی لیے اس دعوے کی آڑ میں کاہن اور نجومی باطل اور غلط طریقے سے جو مال لوگوں سے حاصل کرتے ہیں، وہ حرام ہے۔ زنا معصیت اور فحش کے اعمال میں سے سب سے بدترین عمل ہے، اس لیے اس سے حاصل ہونے والی اجرت ناپاک اور حرام ہے۔ کتا ایک نجس جانور ہے اس کی نجاست کا حال یہ ہے کہ جس برتن میں یہ منہ ڈال دے شریعت نے اسے سات مرتبہ دھونے کا حکم دیا ہے، اسی لیے کتے کی خرید وفروخت اور اس سے فائدہ اٹھانا منع ہے، سوائے اس کے کہ گھر، جائداد اور جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو۔

24- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيقِ
۲۴۔ باب: تعویذ گنڈا لٹکانے کی حرمت کا بیان

2072 ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوَيْهِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عِيسَى أَخِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِاللهِ بْنِ عُكَيْمٍ أَبِي مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ أَعُودُهُ وَبِهِ حُمْرَةٌ، فَقُلْنَا: أَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا؟ قَالَ: اَلْمَوْتُ أَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، وَعَبْدُاللهِ بْنُ عُكَيْمٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: كَتَبَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٦٤٣) (صحيح)

2072/ م ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۰۷۲۔ عیسیٰ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں عبداللہ بن عکیم ابومعبد جہنی کے ہاں ان کی عیادت کرنے گیا، ان کو حمرہ کا مرض تھا ❶ ہم نے کہا: کوئی تعویذ وغیرہ کیوں نہیں لٹکا لیتے ہیں؟ انھوں نے کہا: موت اس سے زیادہ قریب ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اسی کے سپرد کر دیا گیا۔'' ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: عبداللہ بن عکیم کی حدیث کو ہم صرف محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت سے جانتے ہیں، عبداللہ

بن عکیم نے نبی اکرم ﷺ سے حدیث نہیں سنی ہے، لیکن وہ آپ ﷺ کے زمانے میں تھے، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کے پاس لکھ کر بھیجا ہے۔

۲۰۷۲/م اس سند سے بھی عبداللہ بن عکیم سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶: ......حمرہ ایک قسم کا وبائی مرض ہے جس کی وجہ سے بخار آتا ہے اور بدن پر سرخ دانے پڑ جاتے ہیں۔

فائدہ ❷: ......جو چیزیں کتاب وسنت سے ثابت نہیں ہیں وہ حرام ہیں، چنانچہ تعویذ گنڈا اور جادو منتر وغیرہ اسی طرح حرام کے قبیل سے ہیں، تعویذ میں آیاتِ قرآنی کا ہونا اس کے جواز کی دلیل نہیں بن سکتی، کیوں کہ حدیث میں مطلق لٹکانے کو ناپسند کیا گیا ہے، یہ حکم عام ہے اس کے لیے کوئی دوسری چیز مخصص نہیں ہے، بلکہ ایک حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی تعویذ، گنڈا یا کوئی منکا وغیرہ لٹکایا اُس نے شرک کیا۔

25- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَبْرِيدِ الْحُمَّى بِالْمَاءِ

۲۵- باب: پانی سے بخار کو ٹھنڈا کرنے کا بیان

2073- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْحُمَّى فَوْرٌ مِنَ النَّارِ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَامْرَأَةِ الزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

تخريج: خ/بدء الخلق ١٠ (٣٢٦٢)، والطب ٢٨ (٥٧٢٦)، م/السلام ٢٦ (٢٢١٢)، ق/الطب ١٩ (٣٤٧٣) (تحفة الأشراف: ٣٥٦٢)، وحم (٣/٤٦٤)، و (٤/١٤١)، ود/الرقاق ٥٥ (٢٨١١) (صحيح)

۲۰۷۳- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی گرمی سے ہوتا ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو''۔ امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں اسماء بنت ابوبکر، ابن عمر، زبیر کی بیوی، ام المومنین عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت آگے آرہی ہے)

2074- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ)).

تخريج: خ/الطب ٢٨ (٥٧٢٥)، م/السلام ٢٦ (٢٢١٠)، ق/الطب ١٩ (٣٤٧١) (تحفة الأشراف: ١٧٠٥٠)، حم (٦/٥٠، ٩١) (صحيح)

2074/ م- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الطب ٢٨ (٥٧٢٤)، م/السلام ٢٦ (٢٢١١)، ق/الطب ١٩ (٣٤٧٤)، (تحفة الأشراف: ١٥٧٤٤) (صحيح)

۲۰۷۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی گرمی سے ہوتا ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

۲۰۷۴/م اس سند سے اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اسما کی حدیث میں اس حدیث سے کچھ زیادہ باتیں ہیں۔ (۲) دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

26۔ باب

۲۶۔ باب: بخار کے علاج سے متعلق ایک اور باب

2075۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمَّى، وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولَ: ((بِسْمِ اللهِ الْكَبِيرِ، أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، وَإِبْرَاهِيمُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَيُرْوَى ((عِرْقٌ يَعَّارٌ)).

تخريج: ق/الطب ٣٧ (٣٥٢٦) (تحفة الأشراف: ٦٠٧٦) (ضعيف)

(سند میں ابراہیم بن اسماعیل ضعیف راوی ہیں)

۲۰۷۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صحابہ کو بخار اور ہر قسم کے درد میں یہ دعا پڑھنا سکھاتے تھے، ''بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ، أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔'' (میں بڑے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور عظمت والے اللہ کے واسطے سے ہر بھڑکتی رگ اور آگ کی گرمی کے شر سے پناہ مانگتا ہوں)۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف ابراہیم بن اسماعیل بن ابوحبیبہ کی روایت سے جانتے ہیں اور ابراہیم بن اسماعیل ضعیف الحدیث سمجھے جاتے ہیں۔ (۳) بعض احادیث میں ''عرق نعار'' کے بجائے ''عرق یعار'' بھی مروی ہے۔

27۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيلَةِ

۲۷۔ باب: ایامِ رضاعت میں بیوی سے جماع کرنے کا بیان

2076۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ ابْنَةِ وَهْبٍ، وَهِيَ جُدَامَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَرَدْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيَالِ، فَإِذَا فَارِسُ وَالرُّومُ يَفْعَلُونَ وَلَا يَقْتُلُونَ أَوْلَادَهُمْ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، قَالَ مَالِكٌ: وَالْغِيَالُ أَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ.

تخريج: م/النكاح ٢٤ (١٤٤٢)، د/الطب ١٦ (٣٨٨٢)، ن/النكاح ٥٤ (٣٣٢٦)، ق/النكاح ٦١ (٢٠١١) (تحفة الأشراف: ١٥٧٨٦)، وط/الرضاع ٣ (١٦)، وحم (٦/٣٦١، ٤٣٤)، ود/النكاح ٣٣ (٢٢٦٣)

(صحيح)

۲۰۷۶۔ جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''میں نے ارادہ کیا کہ ایام رضاعت میں صحبت کرنے سے لوگوں کو منع کردوں، پھر میں نے دیکھا کہ فارس اور روم کے لوگ ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) مالک نے یہ حدیث ''عن أبي الأسود، عن عروة، عن عائشة، عن جدامة بنت وهب، عن النبي ﷺ'' کی سند سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔ (۳) اس باب میں اسما بنت یزید سے بھی روایت ہے۔ (۴) مالک کہتے ہیں: غیلہ یہ ہے کہ کوئی شخص ایام رضاعت میں اپنی بیوی سے جماع کرے۔

2077۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ)). قَالَ مَالِكٌ: وَالْغِيلَةُ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ. قَالَ عِيسَى ابْنُ أَحْمَدَ: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ نَحْوَهُ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله **(صحيح)**

۲۰۷۷۔ جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں نے ارادہ کیا تھا کہ ایام رضاعت میں جماع کرنے سے لوگوں کو منع کروں، پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور فارس کے لوگ ایسا کرتے ہیں اور اس سے ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہے۔'' مالک کہتے ہیں: غیلہ یہ ہے کہ کوئی شخص ایام رضاعت میں اپنی بیوی سے جماع کرے۔ عیسیٰ بن احمد کہتے ہیں: ہم سے اسحاق بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں: مجھ سے مالک نے ابوالاسود کے واسطے سے اسی جیسی حدیث بیان کی۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

28- بَابُ مَا جَاءَ فِي دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

۲۸- باب: ذات الجنب (نمونیہ) کے علاج کا بیان

2078- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ، قَالَ قَتَادَةُ: يَلُدُّهُ وَيَلُدُّهُ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِي يَشْتَكِيهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو عَبْدِاللهِ اسْمُهُ: مَيْمُونٌ، هُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ.

تخریج: ق/الطب ۱۷ (۳٤٦۷) (تحفۃ الأشراف: ۳٦۸٤) (سند میں میمون ابوعبداللہ ضعیف راوی ہیں)

۲۰۷۸- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ذات الجنب [1] کی بیماری میں زیتون کا تیل اور ورس [2] تشخیص کرتے تھے، قتادہ کہتے ہیں: اس کو منہ میں ڈالا جائے گا اور منہ کی اس جانب سے ڈالا جائے گا جس جانب مرض ہو۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابوعبداللہ کا نام میمون ہے، وہ ایک بصری شیخ ہیں۔

فائدہ [1]: ......پسلی کا ورم جو اکثر مہلک ہوتا ہے۔ **فائدہ [2]**: ......ایک زرد رنگ کی خوشبودار گھاس ہے۔

2089- حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَزِينٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ أَبُو عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَدَاوَى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَيْمُونٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، وَقَدْ رَوَى عَنْ مَيْمُونٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَذَاتُ الْجَنْبِ يَعْنِي السِّلَّ.

تخریج: انظر ماقبلہ (ضعیف)

۲۰۷۹- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ذات الجنب کا علاج قسط بحری (عود ہندی) اور زیتون کے تیل سے کریں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ (۲) ہم اسے صرف میمون کی روایت سے جانتے ہیں جسے وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں۔ (۳) میمون سے کئی لوگوں نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

29- بَابٌ

۲۹- باب: سابقہ موضوع سے متعلق ایک اور باب

2080- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ: أَتَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَبِي وَجَعٌ، قَدْ كَانَ يُهْلِكُنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اِمْسَحْ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ: أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ، وَقُدْرَتِهِ، وَسُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ)) قَالَ: فَفَعَلْتُ،

فَأَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِي، فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/السلام ٣٤ (٢٢٠٢)، د/الطب ١٩ (٣٨٩١)، ق/الطب ٣٦ (٣٥٢٢) (تحفة الأشراف: ٩٧٧٤)، وط/العين ٤ (٩)، وحم (٤/٢١، ٢١٧) (صحيح)

٢٠٨٠۔عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لیے میرے پاس تشریف لائے، اس وقت مجھے ایسا درد تھا کہ لگتا تھا وہ مار ڈالے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے داہنے ہاتھ سے سات مرتبہ درد کی جگہ چھوؤ اور یہ دعا پڑھو ''أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ'' میں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت اور طاقت کے وسیلے سے اس تکلیف کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھے لاحق ہے۔ میں نے ویسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دور کر دی، چنانچہ میں ہمیشہ اپنے گھر والوں کو اور دوسروں کو یہ دعا پڑھنے کا مشورہ دیتا ہوں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

30۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّنَا

۳۰۔ باب: سنا کا بیان

2081۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَهَا بِمَ تَسْتَمْشِينَ؟ قَالَتْ: بِالشُّبْرُمِ، قَالَ: ((حَارٌّ جَارٌّ)) قَالَتْ: ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، يَعْنِي دَوَاءَ الْمَشِيِّ.

تخريج: ق/الطب ١٢ (٣٤٦١) (تحفة الأشراف: ١٥٧٥٩) (ضعيف) (اس کی سند میں سخت اضطراب ہے ''زرعة بن عبداللہ، زرعة بن عبدالرحمن۔'' ''عتبة بن عبداللہ، عبید اللہ'' بہر حال یہ آدمی مجہول ہے)

٢٠٨١۔اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ ''اسہال کے لیے تم کیا لیتی ہو؟'' میں نے کہا: شبرم، ❶ آپ نے فرمایا: ''وہ گرم اور بہانے والا ہے۔''

اسما کہتی ہیں: پھر میں نے سنا ❷ کا مسہل لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس سے (یعنی سنا سے) مراد دست آور دوا ہے۔

فائدہ ❶ :......گرم اور سخت قسم کا چنے کے برابر ایک طرح کا دانہ ہوتا ہے۔

فائدہ ❷ :......ایک دست لانے والی دوا کا نام ہے۔

31- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِي بِالْعَسَلِ

۳۱- باب: شہد سے علاج کا بیان

2082- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ، فَقَالَ: ((اسْقِهِ عَسَلاً)) فَسَقَاهُ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ سَقَيْتُهُ عَسَلاً فَلَمْ يَزِدْهُ إِلاَّ اسْتِطْلاَقًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْقِهِ عَسَلاً)) فَسَقَاهُ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْسَقَيْتُهُ عَسَلاً فَلَمْ يَزِدْهُ إِلاَّ اسْتِطْلاَقًا، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَ اللّٰهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ، اِسْقِهِ عَسَلاً)) فَسَقَاهُ عَسَلاً فَبَرَأَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الطب ٤ (٥٦٨٤)، و ٢٤ (٥٧١٦)، م/السلام ٣١ (٢٢١٧)، (تحفة الأشراف: ٤٢٥١)، وحم (٣/١٩) (صحيح)

۲۰۸۲- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی نے آ کر عرض کی: میرے بھائی کو دست آ رہا ہے، آپ نے فرمایا: ''اسے شہد پلاؤ'' چنانچہ اس نے اسے پلایا، پھر آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے اسے شہد پلایا، لیکن اس سے دست میں اور اضافہ ہو گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے شہد پلاؤ'' اس نے اسے شہد پلایا، پھر آپ کے پاس آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے اسے شہد پلایا، لیکن اس سے دست میں اور اضافہ ہو گیا ہے، ابوسعید خدری کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ (اپنے قول میں) سچا ہے اور تمھارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، اس کو شہد پلاؤ'' چنانچہ اس نے شہد پلایا تو (اس بار) اچھا ہو گیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

32- بَابٌ

۳۲- باب: شفا حاصل کرنے سے متعلق ایک اور باب

2083- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمِنْهَالَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُودُ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ، فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ((أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلاَّ عُوفِيَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو.

تخريج: د/الجنائز ١٢ (٣١٠٦) (تحفة الأشراف: ٥٦٢٨)، وحم (١/٢٣٩) (صحيح)

۲۰۸۳۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''جو مسلمان بندہ کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا ابھی وقت نہ ہوا ہو اور سات بار یہ دعا پڑھے ''أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ'' (میں عظمت والے اللہ اور عظیم عرش کے مالک سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں اچھا کر دے) تو ضرور اس کی شفا ہو جاتی ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف منہال بن عمرو کی روایت سے جانتے ہیں۔

33۔ بابٌ

۳۳۔ باب: سابقہ باب سے متعلق ایک اور باب

2084ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْقَرُ الرِّبَاطِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا مَرْزُوقٌ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ الشَّامِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، أَخْبَرَنَا ثَوْبَانُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمُ الْحُمَّى، فَإِنَّ الْحُمَّى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ، فَلْيَسْتَنْقِعْ نَهْرًا جَارِيًا لِيَسْتَقْبِلَ جِرْيَتَهُ، فَيَقُولُ: بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ، بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَلْيَغْتَمِسْ فِيهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي ثَلَاثٍ فَخَمْسٍ، وَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي خَمْسٍ فَسَبْعٍ، فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ فَتِسْعٍ، فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِإِذْنِ اللّٰهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۲۰۸۷) (ضعيف)

(سند میں ''سعید بن زرعہ حمصی'' مجہول الحال ہیں)

۲۰۸۴۔ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''جب تم میں سے کسی کو بخار آئے اور بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو وہ اسے پانی سے بجھا دے، ایک بہتی نہر میں اترے اور پانی کے بہاؤ کی طرف اپنا رخ کرے پھر یہ دعا پڑھے: ''بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ'' (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول کی اس بات کو سچا بنا) وہ اس عمل کو فجر کے بعد اور سورج نکلنے سے پہلے کرے، وہ اس نہر میں تین دن تک تین غوطے لگائے، اگر تین دن میں اچھا نہ ہو تو پانچ دن تک، اگر پانچ دن میں اچھا نہ ہو تو سات دن تک اور اگر سات دن میں اچھا نہ ہو تو نو دن تک، اللہ کے حکم سے اس کا مرض نو دن سے آگے نہیں بڑھے گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

34۔ بَابُ التَّدَاوِي بِالرَّمَادِ

۳۴۔ باب: راکھ سے علاج کا بیان

2085ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ

بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جَرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَ عَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهِ، وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ، وَأُحْرِقَ لَهُ حَصِيرٌ، فَحَشَا بِهِ جُرْحَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الوضوء ٧٢ (٢٤٣)، والجهاد ٨٠ (٢٩٠٣)، و ٨٥ (٢٩١١)، و١٦٣ (٣٠٣٧)، والمغازي ٢٤ (٤٠٧٥)، والنكاح ١٢٢ (٥٢٤٨)، والطب ٢٧ (٥٧٢٢)، م/الجهاد ٣٧ (١٧٩٠)، ق/الطب ١٥ (٣٤٦٤) (تحفة الأشراف: ٤٦٨٨) (صحيح)

۲۰۸۵۔ ابوحازم کہتے ہیں: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا کس چیز سے علاج کیا گیا؟ انھوں نے کہا: اس چیز کو مجھ سے زیادہ جاننے والا اب کوئی باقی نہیں ہے، علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لارہے تھے، جب کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے زخم سے خون دھورہی تھیں اور میں آپ کے لیے ٹاٹ جلارہا تھا، پھر اسی کی راکھ سے آپ کا زخم بھرا گیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2086ـــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا مَثَلُ الْمَرِيضِ إِذَا بَرَأَ وَصَحَّ كَالْبَرَدَةِ تَقَعُ مِنَ السَّمَاءِ فِي صَفَائِهَا وَلَوْنِهَا)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: لم يذكره) (موضوع)

(سند میں ولید بن محمد موقری متروک الحدیث ہے اور اس کی ملاقات بھی زہری سے نہیں ہے)

۲۰۸۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مریض صحت یاب اور تندرست ہو جائے تو شفافیت اور رنگ میں اس کی مثال اس اولے کی طرح ہے جو آسمان سے گرتا ہے۔''

35۔ بَابٌ

۳۵۔ باب: مریض کی عیادت سے متعلق ایک اور باب

2087ـــ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفِّسُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ، فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخريج: ق/الجنائز ١ (١٤٣٨) (تحفة الأشراف: ٤٢٩٢) (ضعيف جداً)

(سند میں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی منکر الحدیث راوی ہے)

۲۰۸۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مریض کے پاس جاؤ تو موت کے سلسلے میں

اس کا غم دور کرو ❶ یہ تقدیر تو نہیں بدلتا ہے لیکن مریض کا دل خوش کر دیتا ہے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی اس کے لیے درازیٔ عمر اور صحت یابی کی دعا کرو۔

2088ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلاً مِنْ وَعَكٍ كَانَ بِهِ فَقَالَ: ((أَبْشِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: هِيَ نَارِي أُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُذْنِبِ لِتَكُونَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ)) .

تخريج: ق/الطب ١٨ (٣٤٧٠) (تحفة الأشراف: ١٥٤٣٩/ولم ينسبه للترمذي)، وحم (٢/٤٤٠) (صحيح)

۲۰۸۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کی عیادت کی جسے تپِ دق کا مرض تھا، آپ نے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: یہ میری آگ ہے جسے میں اپنے گنہگار بندے پر مسلط کرتا ہوں تاکہ یہ جہنم کی آگ میں سے اس کا حصہ بن جائے۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی وہ آخرت میں جہنم کی آگ سے محفوظ رہے۔ نبی اکرم ﷺ مریض کی عیادت کے وقت یوں بھی فرماتے تھے: لا بأس طهور إن شاء الله .

2089ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: كَانُوا يَرْتَجُونَ الْحُمَّى لَيْلَةً كَفَّارَةً لِمَانَقَصَ مِنَ الذُّنُوبِ .

تخريج: تفرد به المؤلف (صحيح الإسناد)

۲۰۸۹۔ حسن بصری کہتے ہیں: ایک رات صحابہ یہ امید ظاہر کر رہے تھے کہ بخار چھوٹے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔

27۔ كِتَاب الْفَرَائِضِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
وراثت کے احکام ومسائل
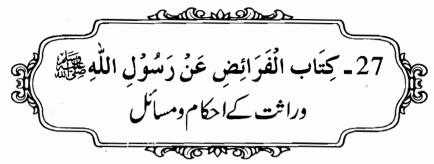
1۔ بَابُ مَا جَاءَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ
ا۔ باب: ترکہ کے مستحق میت کے وارث ہیں

2090۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلأَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ، وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَطْوَلَ مِنْ هٰذَا وَأَتَمَّ. مَعْنَى ضَيَاعًا: ضَائِعًا لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ فَأَنَا أَعُولُهُ وَأُنْفِقُ عَلَيْهِ.

تخريج: انظر حديث رقم ۱۰۷۰ (تحفة الأشراف: ۱۵۱۰۸۰) (صحيح)

۲۰۹۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے (مرنے کے بعد) کوئی مال چھوڑا تو وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے ایسی اولاد چھوڑی جس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے تو اس کی کفالت میرے ذمہ ہے۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) زہری نے یہ حدیث ''عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ'' کی سند سے روایت کی ہے اور وہ حدیث اس سے طویل اور مکمل ہے۔ (۳) اس باب میں جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۴) ''ضياعا'' کا معنی یہ ہے کہ ایسی اولاد جس کے پاس کچھ نہ ہو تو میں ان کی کفالت کروں گا اور ان پر خرچ کروں گا۔ [1]

فائدہ [1]: ......ایسے مسلمان یتیموں اور بیواؤں کی کفالت اس حدیث کی رُو سے مسلم حاکم کے ذمّے ہے کہ جن کا مورث اُن کے لیے کوئی وراثت چھوڑ کر نہ مرا ہو۔

2۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ
۲۔ باب: علمِ فرائض سکھانے کا بیان

2091۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الأَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ

دَلْهَم، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَالْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مَقْبُوضٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٣٤٩٨) (ضعيف) (سند میں شہر بن حوشب اور محمد بن قاسم اسدی دونوں ضعیف ہیں، اسدی کی بعض لوگوں نے تکذیب تک کی ہے، الإرواء: ١٦٦٤، ١٦٦٥)

۲۰۹۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن اور علم فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اس لیے کہ میں وفات پانے والا ہوں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث میں اضطراب ہے۔

2091/ م۔ وَرَوَى أَبُو أُسَامَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَوْفٍ بِهٰذَا بِمَعْنَاهُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ قَدْ ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَغَيْرُهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٢٣٥) وأخرجه النسائي من طرق (٦٣٠٥، ٦٣٠٦ من الكبرىٰ) (ضعيف) (سند میں اضطراب ہے، جس کی طرف مؤلف نے اشارہ کیا اور اس کی تفصیل نسائی میں ہے، حافظ ابن حجر کے نزدیک سند میں اختلاف کا سبب عوف ہیں، النکت الظراف، الإرواء: ١٦٦٤)

۲۰۹۱/م ابو اسامہ نے یہ حدیث ''عن عوف، عن رجل عن سليمان بن جابر، عن ابن مسعود، عن النبي ﷺ'' کی سند سے روایت کی ہے اور اسی معنی کی حدیث روایت کی ہے۔

محمد بن قاسم اسدی کو احمد بن حنبل وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔

3- بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْبَنَاتِ

۳۔ باب: لڑکیوں کی میراث کا بیان

2092ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدٍ إِلَي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، قُتِلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا، وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا، فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالاً، وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ، قَالَ: ((يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذَلِكَ))، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَي عَمِّهِمَا، فَقَالَ: ((أَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ، وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، وَقَدْ رَوَاهُ شَرِيكٌ أَيْضًا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ.

تخریج: د/الفرائض ٤ (٢٨٩١)، ق/الفرائض ٢ (٢٧٢٠) (تحفة الأشراف: ٢٣٦٥) (حسن)

۲۰۹۲۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: سعد بن ربیع کی بیوی اپنی دو بیٹیوں کو جو سعد سے پیدا ہوئی تھیں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کی: اللہ کے رسول! یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں، ان کے باپ آپ کے ساتھ لڑتے ہوئے جنگِ احد میں شہید ہوگئے ہیں، ان کے چچا نے ان کا مال لے لیا ہے اور ان کے لیے کچھ نہیں چھوڑا اور بغیر مال کے ان کی شادی نہیں ہوگی۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ کرے گا، چنانچہ اس کے بعد آیتِ میراث نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان (لڑکیوں) کے چچا کے پاس یہ حکم بھیجا کہ سعد کی دونوں بیٹیوں کو مال کا دوتہائی حصہ دے دو اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ اور جو بچے وہ تمھارا ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے، ہم اسے صرف عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) عبداللہ بن محمد بن عقیل سے شریک نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

فائدہ ❶: ......کل ترکہ ۲۴ حصے فرض کریں گے جن میں سے کل وراثت میں سے بیٹیوں کا ۲/۳ (دوتہائی) ۱۶ حصے، مرنے والے کی بیوی کا ۱/۸ (آٹھواں حصہ) ۳ حصے اور باقی بھائی کا ۵ حصے

4- بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ ابْنَةِ الابْنِ مَعَ ابْنَةِ الصُّلْبِ

۴۔ باب: بیٹی کے ساتھ پوتی کی وراثت کا بیان

2093- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَي أَبِي مُوسَى وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَسَأَلَهُمَا عَنِ الابْنَةِ وَابْنَةِ الابْنِ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ؟ فَقَالَ: لِلابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِلأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالأُمِّ مَا بَقِيَ، وَقَالا لَهُ: انْطَلِقْ إِلَي عَبْدِاللهِ، فَاسْأَلْهُ، فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا، فَأَتَى عَبْدَاللهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالا: قَالَ عَبْدُاللهِ: قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ، وَلَكِنْ أَقْضِي فِيهِمَا كَمَا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلابْنَةِ الابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَلِلأُخْتِ مَا بَقِيَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَأَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ اسْمُهُ: عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ ثَرْوَانَ الْكُوفِيُّ، وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ.

تخريج: خ/الفرائض ٨ (٦٧٣٦)، د/الفرائض ٤ (٢٨٩٠)، ق/الفرائض ٢ (٢٧٢١) (تحفة الأشراف: ٩٥٩٤)، ود الفرائض ٧ (٢٩٣٢) (صحيح)

۲۰۹۳۔ ہزیل بن شرحبیل کہتے ہیں: ابوموسیٰ اور سلمان بن ربیعہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے ان سے بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن کی میراث کے بارے میں پوچھا، ان دونوں نے جواب دیا: بیٹی کو آدھی میراث اور حقیقی بہن کو باقی حصہ ملے گا، انھوں نے اس آدمی سے یہ بھی کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو، وہ بھی ہماری طرح

جواب دیں گے، وہ آدمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، ان سے مسئلہ بیان کیا اور ابوموسیٰ اور سلمان بن ربیعہ نے جو کہا تھا اسے بھی بتایا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں بھی ویسا ہی جواب دوں تب تو میں گمراہ ہو گیا اور ہدایت یافتہ نہ رہا، میں اس سلسلے میں اسی طرح فیصلہ کروں گا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا: بیٹی کو آدھا ملے گا، پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا تاکہ (بیٹیوں کا مکمل حصہ) دو تہائی پورا ہو جائے اور باقی حصہ بہن کو ملے گا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) شعبہ نے بھی ابوقیس عبدالرحمٰن بن ثروان اودی کوفی سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

فائدہ ❶ :......کل ترکہ کے (۱۲) حصے فرض کریں گے جن میں سے مرنے والے کی بیٹی کے لیے کل ترکہ کا آدھا ۶ حصے، پوتی کے لیے چھٹا حصہ ۲ حصے اور مرنے والے کی بہن کے لیے باقی ترکہ ۴ حصے۔

5- بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ

۵- باب: حقیقی بھائیوں کی میراث کا بیان

2094- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾ (النساء: ۱۲) وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ، وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلاَّتِ، اَلرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ دُونَ أَخِيهِ لأَبِيهِ.

تخريج: ق/الوصايا ۷ (۲۷۱۵)، و يأت برقم ۲۱۲۲ (تحفة الأشراف: ۱۰۰۴۳)، و أحمد (۱/۷۹، ۱۳۱، ۱۴۴) (حسن) (متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ورنہ اس کا راوی "حارث اعور" ضعیف ہے، دیکھیے: الإرواء رقم: ۱۶۶۷)

2094/ م- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

تخريج: انظر ماقبله (حسن)

۲۰۹۴- علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تم لوگ یہ آیت پڑھتے ہو: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾ (تم سے کی گئی وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد (میراث تقسیم کی جائے گی) ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وصیت سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا۔ (اگر حقیقی بھائی اور علاتی بھائی دونوں موجود ہوں تو) حقیقی بھائی وارث ہوں گے، علاتی بھائی (جن کے باپ ایک اور ماں دوسری ہو) وارث نہیں ہوں گے، آدمی اپنے حقیقی بھائی کو وارث بناتا ہے علاتی بھائی کو نہیں۔"

۲۰۹۴/م اس سند سے بھی علی رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی: آیت کے سیاق سے ایسا لگتا ہے کہ پہلے میت کی وصیت پوری کی جائے گی، پھر اس کا قرض

ادا کیا جائے گا، لیکن رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق پہلے قرض ادا کیا جائے گا، پھر وصیت کا نفاذ ہوگا، یہی تمام علما کا قول بھی ہے۔

2095۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ، وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحَارِثِ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخريج: ق/الوصايا ۷ (۲۷۱۵) (زيادةً على الحديث المذكور) و في الفرائض ۱۰ (۲۷۳۹) (حسن)

۲۰۹۵۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا: ''حقیقی بھائی وارث ہوں گے نہ کہ علاتی بھائی''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ہم اس حدیث کو صرف ابواسحاق کی روایت سے جانتے ہیں، ابواسحاق سبیعی روایت کرتے ہیں حارث سے اور حارث علی رضی اللہ عنہ سے۔ (۲) بعض اہل علم نے حارث کے بارے میں کلام کیا ہے۔ (۳) عام اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

6۔ بَابُ مِيرَاثِ الْبَنِينَ مَعَ الْبَنَاتِ

۶۔ باب: لڑکیوں کی موجودگی میں لڑکوں کی میراث کا بیان

2096۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: جَاءَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! كَيْفَ أَقْسِمُ مَالِي بَيْنَ وَلَدِي؟ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا فَنَزَلَتْ: ﴿يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾ الآيَةَ. (النساء: ۱۱). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف و أعاده في تفسير النساء (۳۰۱۵) (تحفة الأشراف: ۳۰٦٦) (صحيح)

۲۰۹۶۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ میری عیادت کی غرض سے تشریف لائے اس وقت میں بنی سلمہ کے محلے میں بیمار تھا، میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! میں اپنا مال اپنی اولاد ❶ کے درمیان کیسے تقسیم کروں؟ آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا: پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾ (اللہ تعالیٰ تمھاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے) (النساء: ۱۱)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) شعبہ، سفیان بن عیینہ اور دوسرے لوگوں نے بھی یہ حدیث محمد بن منکدر کے واسطے سے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

فائدہ ❶: ......اگلی روایت جو صحیحین کی ہے اس میں اولاد کی بجائے بہنوں کا تذکرہ ہے اور صحیح واقعہ بھی یہی ہے

کہ جابر رضی اللہ عنہ کی اس وقت تو اولاد تھی ہی نہیں، اس لیے یہ روایت صحیح ہونے کے باوجود ''شاذ'' کی قبیل سے ہوئی (دیکھیے اگلی روایت)

7- بَابُ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ

۷- باب: بہنوں کی میراث کا بیان

2097ـ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ: مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُنِي فَوَجَدَنِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَأَتَى وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ، فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ أَوْ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي شَيْئًا، وَكَانَ لَهُ تِسْعُ أَخَوَاتٍ حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ الآيَةَ، قَالَ جَابِرٌ: فِيَّ نَزَلَتْ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/تفسير النساء ٤ (٤٥٧٧)، والمرضىٰ ٥ (٥٦٥١)، والفرائض ١٣ (٦٧٤٣)، م/الفرائض ٢ (١٦١٦)، د/الفرائض ٢ (٢٨٨٦)، ق/الفرائض ٥ (٢٧٢٨) (تحفة الأشراف: ٣٠٢٨)، ود/الطهارة ٥٥ (٧٣٩) (صحيح)

۲۰۹۷- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کرنے آئے، آپ نے مجھے بے ہوش پایا، آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے، وہ پیدل چل کر آئے، آپ ﷺ نے وضو کیا اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر ڈال دیا، میں ہوش میں آ گیا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اپنے مال کے بارے میں کیسے فیصلہ کروں؟ یا میں اپنے مال (کی تقسیم) کیسے کروں؟ (یہ راوی کا شک ہے) آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ جابر رضی اللہ عنہ کے پاس نو بہنیں تھیں، یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ (لوگ آپ سے (کلالہ [1] کے بارے میں) فتویٰ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ (النساء: ١٧٦) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]:......کلالہ وہ میت ہے جس کی اولاد نہ ہو اور نہ ہی والد، صرف بھائی بہن وارث بن رہے ہوں۔

8- بَابٌ فِي مِيرَاثِ الْعَصَبَةِ

۸- باب: عصبہ کی میراث کا بیان [1]

فائدہ [1]:......عصبہ: وہ رشتہ دار جو باپ کی جانب سے ہوں، شرعی اصطلاح میں عصبہ ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو

میت کی میراث میں سے متعین حصہ کے بغیر وارث ہوں، یعنی ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو بچ جائے اس کے وہ وارث ہوتے ہیں، جیسے: بیٹا، بیٹا نہ ہونے کی صورت میں کبھی باپ، کبھی پوتا، کبھی دادا، کبھی چچا اور بھتیجا وغیرہ۔

2098۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ)).

تخريج: خ/الفرائض ٥ (٦٧٣٢)، م/الفرائض ١ (١٦١٥)، د/الفرائض ٧ (٢٨٩٨)، ق/الفرائض ١٠ (٢٧٤٠) (تحفة الأشراف: ٥٧٠٥)، وحم (١/٢٩٨)، ود/الفرائض ٢٨ (٣٠٣٠) (صحيح)

2098/ م۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.
وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۰۹۸۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی جانب سے متعین میراث کے حصوں کو حصے داروں تک پہنچادو، پھر اس کے بعد جو بچے وہ میت کے قریبی مرد رشتہ دار کا ہے''۔

۲۰۹۸/م اس سند سے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

(۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) بعض لوگوں نے یہ حدیث ''عن ابن طاؤس، عن أبيه، عن النبي ﷺ'' کی سند سے مرسل طریقے سے روایت کی ہے۔

9۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدِّ

۹۔ باب: دادا کی میراث کا بیان

2099۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ، فَمَا لِي فِي مِيرَاثِهِ؟ قَالَ: ((لَكَ السُّدُسُ))، فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ: ((لَكَ سُدُسٌ آخَرُ))، فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ: ((إِنَّ السُّدُسَ الآخَرَ طُعْمَةٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ.

تخريج: د/الفرائض ٦ (٢٨٩٦) (تحفة الأشراف: ١٠٨٠١) (ضعيف) (سند میں قتادہ اور حسن بصری دونوں مدلس راوی ہیں اور روایت عنعنہ سے ہے، نیز حسن بصری کے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے سماع میں بھی سخت اختلاف ہے)

۲۰۹۹۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی نے آکر عرض کی: میرا پوتا مر گیا ہے، مجھے

اس کی میراث میں سے کتنا حصہ ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''تمھیں چھٹا حصہ ملے گا، جب وہ مڑ کر جانے لگا تو آپ نے اسے بلا کر کہا: ''تمھیں ایک اور چھٹا حصہ ملے گا۔'' پھر جب وہ مڑ کر جانے لگا تو آپ نے اسے بلا کر فرمایا: ''دوسرا چھٹا حصہ بطور خوراک ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

10 - بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ

۱۰- باب: دادی اور نانی کی میراث کا بیان

2100- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ مَرَّةً: قَالَ قَبِيصَةُ: وقَالَ مَرَّةً: رَجُلٌ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ أُمُّ الأُمِّ وَأُمُّ الأَبِ إِلَي أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَتْ: إِنَّ ابْنَ ابْنِي أَوِ ابْنَ بِنْتِي مَاتَ، وَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّ لِي فِي كِتَابِ اللهِ حَقًّا، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: مَا أَجِدُ لَكِ فِي الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ، وَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَضَى لَكِ بِشَيْءٍ وَسَأَسْأَلُ النَّاسَ، قَالَ: فَسَأَلَ النَّاسَ، فَشَهِدَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْطَاهَا السُّدُسَ، قَالَ: وَمَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعَكَ، قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ، ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الأُخْرَى الَّتِي تُخَالِفُهَا إِلَي عُمَرَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَنِي فِيهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ أَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَلَكِنْ حَفِظْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: إِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَكُمَا وَأَيَّتُكُمَا انْفَرَدَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا .

تخريج: د/الفرائض ٥ (٢٨٩٤)، ق/الفرائض ٤ (٢٧٢٤) (تحفة الأشراف: ١١٢٣٢) (ضعيف)

(سند میں قبیصہ اور مغیرہ و ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما وغیرہ کے درمیان انقطاع ہے اور زہری کے تلامذہ کے درمیان اس حدیث کو زہری سے نقل کرنے میں اضطراب ہے، دیکھیے: ضعيف أبو داود رقم: ٤٩٧، والإرواء: ١٦٨٠)

۲۱۰۰- قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دادی یا نانی نے آ کر کہا: میرا پوتا یا نواسہ مر گیا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ اللہ کی کتاب (قرآن) میں میرے لیے متعین حصہ ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ کی کتاب (قرآن) میں تمھارے لیے کوئی حصہ نہیں پاتا ہوں اور نہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے تمھارے لیے کسی حصے کا فیصلہ کیا، البتہ میں لوگوں سے اس بارے میں پوچھوں گا۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے چھٹا حصہ دیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمھارے ساتھ اس کو کس نے سنا ہے؟ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: محمد بن مسلمہ نے۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے چھٹا حصہ دے دیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس کے علاوہ دوسری دادی آئی (اگر پہلے والی دادی تھی تو عمر کے پاس نانی آئی اور اگر پہلے والی نانی تھی تو عمر کے پاس دادی آئی) سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: زہری کے واسطے سے روایت کرتے ہوئے معمر نے اس حدیث میں مجھ سے کچھ زیادہ باتیں بیان کی ہیں، لیکن زہری کے واسطے سے مروی

روایت مجھے یاد نہیں، البتہ مجھے معمر کی روایت یاد ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم دونوں (دادی اور نانی) وارث ہو تو چھٹے حصے میں دونوں شریک ہوں گی اور جو منفرد ہو تو چھٹا حصہ اسے ملے گا۔

2101۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ خَرَشَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَي أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا، قَالَ: فَقَالَ لَهَا: مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَمَا لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْءٌ. فَارْجِعِي حَتّٰى أَسْأَلَ النَّاسَ، فَسَأَلَ النَّاسَ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ. قَالَ: ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الأُخْرَى إِلَي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا، فَقَالَ: مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَلَكِنْ هُوَ ذَاكَ السُّدُسُ، فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

تخریج: انظر ماقبلہ (ضعیف)

۲۱۰۱۔ قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دادی یا نانی میراث سے اپنا حصہ پوچھنے آئی، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تمھارے لیے اللہ کی کتاب (قرآن) میں کچھ نہیں ہے اور تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی کچھ نہیں ہے، تم لوٹ جاؤ یہاں تک کہ میں لوگوں سے اس بارے میں پوچھ لوں، انھوں نے لوگوں سے اس بارے میں پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، آپ نے دادی یا نانی کو چھٹا حصہ دیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمھارے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟ محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اسی طرح کی بات کہی جیسی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم جاری کر دیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس دوسری دادی (اگر پہلی دادی تھی تو دوسری نانی تھی اور اگر پہلی نانی تھی تو دوسری دادی تھی) میراث سے اپنا حصہ پوچھنے آئی۔ انھوں نے کہا: تمھارے لیے اللہ کی کتاب (قرآن) میں کچھ نہیں ہے، البتہ وہی چھٹا حصہ ہے، اگر تم دونوں (دادی اور نانی) اجتماعی طور پر وارث ہو تو چھٹا حصہ تم دونوں کے درمیان تقسیم کیا جائے گا اور تم میں سے جو منفرد اور اکیلی ہو تو وہ اسی کو ملے گا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اور یہ (مالک کی) روایت سفیان بن عیینہ کی روایت کی بنسبت زیادہ صحیح ہے۔ (۳) اس باب میں بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

11 - بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا

۱۱۔ باب: پوتے کی میراث میں دادی اور اس کے بیٹے کے حصے کا بیان

2102۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ

مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا: إِنَّهَا أَوَّلُ جَدَّةٍ أَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ وَرَّثَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَلَمْ يُوَرِّثْهَا بَعْضُهُمْ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٥٦٥) (ضعیف) (سند میں "محمد بن سالم" ضعیف ہیں)

۲۱۰۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (پوتے کے ترکے میں) دادی اور اس کے بیٹے کے حصہ کے بارے میں کہتے ہیں: وہ پہلی دادی تھی جسے رسول اللہ ﷺ نے اس کے بیٹے کی موجودگی میں چھٹا حصہ دیا، اس وقت اس کا بیٹا زندہ تھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ہم اسے صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ (۲) بعض صحابہ نے بیٹے کی موجودگی میں دادی کو وارث ٹھہرایا ہے اور بعض نے وارث نہیں ٹھہرایا ہے۔

12 - بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْخَالِ

۱۲۔ باب: ماموں کی میراث کا بیان

2103 ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَي أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَى مَنْ لا مَوْلَى لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لا وَارِثَ لَهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ، وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ق/الفرائض ٩ (٢٧٣٧) (تحفة الأشراف: ١٠٣٨٤) (صحيح)

۲۱۰۳۔ ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "اللہ اور اس کے رسول ولی (سرپرست) ہیں جس کا کوئی ولی (سرپرست) نہیں ہے اور ماموں اس آدمی کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں ہے۔" امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ام المومنین عائشہ اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2104 ـ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ)).

وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَقَدْ أَرْسَلَهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ.

وَاخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَوَرَّثَ بَعْضُهُمُ الْخَالَ وَالْخَالَةَ وَالْعَمَّةَ وَإِلَي هٰذَا الْحَدِيثِ ذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَوْرِيثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ، وَأَمَّا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَلَمْ يُوَرِّثْهُمْ وَجَعَلَ الْمِيرَاثَ فِي

بَيْتِ الْمَالِ .

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرى) (تحفة الأشراف: ١٦١٥٩) (صحيح)

۲۱۰۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ماموں اس آدمی کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) بعض لوگوں نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے اور اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے کا ذکر نہیں کیا۔ (۳) اس مسئلے میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے، بعض لوگوں نے ماموں، خالہ اور پھوپھی کو وارث ٹھہرایا ہے۔ ذوی الارحام (قرابت داروں) کو وارث بنانے کے بارے میں اکثر اہل علم اسی حدیث کی طرف گئے ہیں۔ (۴) لیکن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بھی انھیں وارث نہیں ٹھہرایا ہے یہ میراث کو بیت المال میں رکھنے کے قائل ہیں۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَمُوتُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ

۱۳۔ باب: اس آدمی کا بیان جس کا موت کے بعد کوئی وارث نہ ہو

2105۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ الْأَصْبِهَانِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَهُوَ ابْنُ وَرْدَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ؟)) قَالُوا: لَا، قَالَ: ((فَادْفَعُوهُ إِلَى بَعْضِ أَهْلِ الْقَرْيَةِ)). وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: د/الفرائض ٨ (٢٩٠٢)، ق/الفرائض ٧ (٢٧٣٣) (تحفة الأشراف: ١٦٣٨١)، وحم (٦/١٣٧، ١٨١) (صحيح)

۲۱۰۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ کا ایک آزاد کردہ غلام کھجور کی ٹہنی سے گرا اور مر گیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو، کیا اس کا کوئی وارث ہے؟'' صحابہ نے عرض کی: نہیں، آپ نے فرمایا: ''اس کا مال اس کے گاؤں کے کچھ لوگوں کو دے دو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

14۔ بَابٌ فِي مِيرَاثِ الْمَوْلَى الْأَسْفَلِ

۱۴۔ باب: غلام کی میراث کا بیان

2106۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَوْسَجَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلاً مَاتَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا عَبْدًا هُوَ أَعْتَقَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ مِيرَاثَهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هٰذَا الْبَابِ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ، وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً أَنَّ مِيرَاثَهُ يُجْعَلُ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ.

تخريج: د/الفرائض ٨ (٢٩٠٥)، ق/الفرائض ١١ (٢٧٤١) (تحفة الأشراف: ٦٣٢٦) (ضعيف)

(سند میں عوسجہ مجہول راوی ہیں)

۲۱۰۶۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی مرگیا اور اپنے پیچھے کوئی وارث نہیں چھوڑا سوائے ایک غلام کے جس کو اس نے آزاد کیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اسی غلام کو اس کی میراث دے دی۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اس باب میں اہل علم کا عمل ہے کہ جب کوئی آدمی مرجائے اور اپنے پیچھے کوئی عصبہ نہ چھوڑے تو اس کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کیا جائے گا۔

15- بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ الْمِيرَاثِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ

۱۵۔ باب: مسلمان اور کافر کے درمیان وراثت باطل ہونے کا بیان

2107- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَانِ الْمَخْزُومِيُّ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلاَ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)).

تخريج: خ/المغازي ٤٨ (٤٢٨٣)، والفرائض ٢٦ (٦٧٦٤)، م/الفرائض ١ (١٦١٤)، د/الفرائض ١٠ (٢٩٠٩)، ق/الفرائض ٦ (٢٧٣٠) (تحفة الأشراف: ١١٣) (صحيح)

2107/ م- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَ هٰذَا. وَرَوَى مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. وَحَدِيثُ مَالِكٍ وَهْمٌ وَهِمَ فِيهِ مَالِكٌ. وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِكٍ، فَقَالَ: عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، وَأَكْثَرُ أَصْحَابِ مَالِكٍ، قَالُوا: عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ هُوَ مَشْهُورٌ مِنْ وَلَدِ عُثْمَانَ، وَلاَ يُعْرَفُ عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَاخْتَلَفَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ، فَجَعَلَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمُ الْمَالَ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، و قَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ يَرِثُهُ وَرَثَتُهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لاَ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ)) وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۱۰۷۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ کافر

مسلمان کا وارث ہوگا۔'' ❶

۲۱۰۷/م اس سند سے بھی اسامہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے، مالک نے اسے "عن الزهري، عن علي بن حسين، عن عمر بن عثمان، عن أسامة بن زيد، عن النبي ﷺ" کی سند سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے، مالک کی روایت میں وہم ہے اور یہ وہم مالک سے سرزد ہوا ہے، بعض لوگوں نے اس حدیث کی مالک سے روایت کرتے ہوئے "عن عمرو بن عثمان" کہا ہے، جب کہ مالک کے اکثر شاگردوں نے "عن مالك، عن عمر بن عثمان" کہا ہے۔ (۳) اور عمرو بن عثمان بن عفان مشہور ہیں، عثمان کے لڑکوں میں سے ہیں اور عمر بن عثمان معروف آدمی نہیں ہیں۔ (۴) اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۵) اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ (۶) بعض اہل علم نے مرتد کی میراث کے بارے میں اختلاف کیا ہے، اکثر اہل علم صحابہ اور دوسرے لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اس کا مال اس کے مسلمان وارثوں کا ہوگا۔ (۷) بعض لوگوں نے کہا ہے: اس کے مسلمان وارث اس کے مال کا وارث نہیں ہوں گے، ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ (کی اسی حدیث) "لا يرث المسلم الكافر" (یعنی مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا ہے) سے استدلال کیا ہے شافعی کا یہی قول ہے۔

فائدہ ❶: ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کسی مرنے والے کافر رشتہ دار کا وارث نہیں ہوسکتا اور نہ ہی کافر اپنے مسلمان رشتہ دار کا وارث ہوگا، جمہور علما کی یہی رائے ہے۔

16۔ بَابُ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ

۱۶۔ باب: دو مذہب کے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے

2108۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۲۹۳۸) (صحيح)

(سند میں محمد بن ابی لیلیٰ ضعیف راوی ہیں، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے)

۲۱۰۸۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دو مختلف مذہب کے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: ہم اس حدیث کو صرف ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے جانتے ہیں جسے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

فائدہ ❶: ...... دو مختلف ملت و مذہب سے مراد بعض لوگوں نے کفر و اسلام کو لیا ہے اور بعض نے اسے عام رکھا

ہے، ایسی صورت میں عیسائی یہودی کا اور یہودی عیسائی کا وارث نہیں ہوگا، پہلا ہی قول راجح ہے، کیوں کہ کفر کی ساری ملتیں "ملة واحدة" ایک ہی ملت ہیں۔

17۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ مِيرَاثِ الْقَاتِلِ

۱۷۔ باب: قاتل کی میراث باطل ہونے کا بیان

2109۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْقَاتِلُ لا يَرِثُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لا يَصِحُّ، لا يُعْرَفُ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ أَبِي فَرْوَةَ قَدْ تَرَكَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ، مِنْهُمْ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْقَاتِلَ لا يَرِثُ، كَانَ الْقَتْلُ عَمْدًا أَوْ خَطأً. و قَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا كَانَ الْقَتْلُ خَطأً فَإِنَّهُ يَرِثُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ.

تخريج: ق/الديات ١٤ (٢٦٤٥)، والفرائض ٨ (٢٧٣٥) (تحفة الأشراف: ١٢٢٨٦) (صحيح)

(سند میں اسحاق بن ابی فروہ ضعیف راوی ہے، لیکن حدیث عمر، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور ابن عباس کے شواہد کی بنا پر صحیح لغیرہ ہے، الإرواء: ١٦٧٠، ١٦٧١، ١٦٧٢)

۲۱۰۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قاتل (مقتول کا) وارث نہیں ہوگا''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح نہیں ہے، یہ صرف اسی سند سے جانی جاتی ہے۔ (۲) اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ (کی روایت) کو بعض محدثین نے ترک کر دیا ہے، احمد بن حنبل انھیں لوگوں میں سے ہیں۔ (۳) اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ قاتل وارث نہیں ہوگا، خواہ قتل قتلِ عمد ہو یا قتل خطا۔ (۴) بعض اہل علم کہتے ہیں: جب قتل قتلِ خطا ہو تو وہ وارث ہوگا۔

18۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

۱۸۔ باب: شوہر کی دیت میں سے بیوی کی وارثت کا بیان

2110۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اَلدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ، وَلا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا، فَأَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلابِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثْ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٤١٥ (صحيح)

۲۱۱۰۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: دیت عاقلہ [1] پر واجب ہے اور بیوی اپنے شوہر کی دیت میں سے کسی چیز کی وارث نہیں ہوگی، (یہ سن کر) ضحاک بن سفیان کلابی رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو لکھا: ''اَشیم ضبابی کی بیوی کو

اس کے شوہر کی دیت میں سے حصہ دو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... وہ رشتہ دار جو باپ کی طرف سے ہوں۔

19- بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَمْوَالَ لِلْوَرَثَةِ وَالْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ

۱۹- باب: مال وارثوں کا ہے اور دیت عصبہ پر ہے

2111- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ عَقْلَهَا عَلَى عَصَبَتِهَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَى يُونُسُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلٌ.

تخريج: خ/الفرائض ١١ (٦٧٤٠)، والديات ٢٦ (٦٩٠٩، ٦٩١٠)، م/القسامة (الحدود) ١١ (١٦٨١)، د/الديات ٢١ (٤٥٧٧)، ن/القسامة ٣٩ (٤٨٢١) (تحفة الأشراف: ١٣٢٢٥)، وحم (٢/٢٣٦، ٥٣٩) (وانظر ماتقدم برقم ١٤١٠) (صحيح)

۲۱۱۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی ایک عورت کے بارے میں جس کا حمل ساقط ہو کر بچہ مرگیا تھا ایک غرہ، یعنی غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ کیا، (حمل گرانے والی مجرمہ ایک عورت تھی) پھر جس عورت کے بارے میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ وہ (بطورِ دیت) غرہ (غلام) دے، مرگئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ ''اس کی میراث اس کے لڑکوں اور شوہر میں تقسیم ہوگی اور اس پر عائد ہونے والی دیت اس کے عصبہ کے ذمے ہوگی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یونس نے یہ حدیث ''عن الزهری، عن سعيد بن المسيب و المسيب و أبی سلمة، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ'' کی سند سے اسی جیسی روایت کی ہے۔ (۲) مالک نے یہ حدیث ''عن الزهری عن أبي سلمة عن أبي هريرة'' کی سند سے روایت کی ہے اور مالک نے ''عن الزهری عن سعيد بن المسيب عن النبي ﷺ'' کی سند سے جو حدیث روایت کی ہے وہ مرسل ہے۔

20- بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الَّذِي يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ

۲۰- باب: اس آدمی کی میراث کا بیان جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہو

2112- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ،

قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ، وَيُقَالُ: ابْنُ مَوْهَبٍ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، وَقَدْ أَدْخَلَ بَعْضُهُمْ بَيْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ وَبَيْنَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ وَلاَ يَصِحُّ، رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِيهِ: قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَهُوَ عِنْدِي لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: يُجْعَلُ مِيرَاثُهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ، وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّ الْوَلاَءَ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

تخريج: خ/الفرائض ٢٢ (تعليقات في ترجمة الباب) د/الفرائض ١٣ (٢٩١٨)، ق/الفرائض ١٨ (٢٧٥٢) (تحفة الأشراف: ٢٠٥٢)، وحم (١٠٢/٤، ١٠٣)، ود/الفرائض ٣٤ (٢٠٧٦) (حسن صحيح)

۲۱۱۲۔ تمیم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اس مشرک کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام لائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (مسلمان) اس (نومسلم) کی زندگی اور موت میں تمام لوگوں سے زیادہ حق دار ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ہم اس حدیث کو صرف عبداللہ بن وہب کی روایت سے جانتے ہیں، ان کو ابن موہب بھی کہاجاتا ہے، یہ تمیم داری سے روایت کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے عبداللہ بن وہب اور تمیم داری کے درمیان قبیصہ بن ذؤیب کو داخل کیا ہے جو صحیح نہیں، یحیی بن حمزہ نے عبدالعزیز بن عمر سے یہ حدیث روایت کی ہے اور اس کی سند میں قبیصہ بن ذؤیب کا اضافہ کیا ہے۔ (۲) بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے، میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں ہے۔ (۳) بعض لوگوں نے کہا ہے: اس کی میراث بیت المال میں رکھی جائے گی، شافعی کا یہی قول ہے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ کی (اس) حدیث سے استدلال کیا ہے "إن الـولاء لـمـن أعتـق" (حق ولاء (میراث) اس شخص کو حاصل ہے جو آزاد کرے)۔

21۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ مِيرَاثِ وَلَدِ الزِّنَا

۲۱۔ باب: ولدزنا کی میراث باطل ہونے کا بیان

2113۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ، فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنَا لاَ يَرِثُ وَلاَ يُورَثُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى غَيْرُ ابْنِ لَهِيعَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ وَلَدَ الزِّنَا لاَ يَرِثُ مِنْ أَبِيهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٧٣١) (حسن صحيح)

(سند میں عبداللہ بن لہیعہ ضعیف راوی ہیں، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۲۱۱۳۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی آزاد عورت یا کسی لونڈی کے ساتھ زنا کرے تو (اس سے پیدا ہونے والا) لڑکا ولدِ زنا ہوگا، نہ وہ (اس زانی کا) وارث ہوگا۔ نہ زانی (اس کا) وارث ہوگا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن لہیعہ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔ (۲) اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ ولدِ زنا اپنے باپ کا وارث نہیں ہوگا۔

22۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَرِثُ الْوَلَاءَ

۲۲۔ باب: ولاء کا وارث کون ہوگا؟

2114۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٧٣٢) (ضعيف)

(سند میں ابن لہیعہ ضعیف ہیں اور کوئی شاہد نہیں)

۲۱۱۴۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولاء کا وارث وہی ہوگا جو مال کا وارث ہوگا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث کی سند زیادہ قوی نہیں ہے۔

23۔ بَابُ مَا جَاءَ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ

۲۳۔ باب: ولاء میں سے عورتوں کی میراث کا بیان

2115۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ أَبُو مُوسَى الْمُسْتَمْلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ النَّصْرِيِّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَرْأَةُ تَحُوزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ: عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَاعَنَتْ عَلَيْهِ)).

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ.

تخريج: د/الفرائض ٩ (٢٩٠٦)، ق/الفرائض ١٢ (٢٧٤٢) (تحفة الأشراف: ١١٧٤٤) (ضعيف)

(سند میں ''عمر بن رؤبہ'' ضعیف ہیں)

۲۱۱۵۔ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت تین قسم کی میراث اکٹھا کرتی ہے: اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کی میراث، اس لڑکے کی میراث جسے راستے سے اٹھا کر اس کی پرورش کی ہو اور اس لڑکے کی میراث جس کو لعان کر کے اپنے ساتھ لے گئی ہو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث اس سند سے صرف محمد بن حرب کی روایت سے معروف ہے۔

28 - كِتَابُ الْوَصَايَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
وصیت کے احکام ومسائل
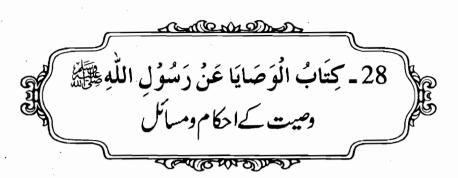
1 - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ
۱۔ باب: ایک تہائی مال کی وصیت کے جواز کا بیان

2116ــ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَأَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ لِي مَالاً كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: ((لَا))، قُلْتُ: فَثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: ((لَا)). قُلْتُ: فَالشَّطْرُ قَالَ: ((لَا)). قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: ((الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ إِنْ تَدَعْ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً، يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ فِيهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي؟ قَالَ: ((إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلاً تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً، وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ)). اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ)) يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُوصِيَ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ. وَقَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ)).

تخريج: انظر حديث رقم: ٩٧٥ (تحفة الأشراف: ٣٨٩٠) (صحيح)

۲۱۱۶۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فتح مکہ کے سال میں ایسا بیمار پڑا کہ موت کے قریب پہنچ گیا، رسول اللہ ﷺ میری عیادت کو آئے تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے پاس بہت مال ہے اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث

نہیں ہے، کیا میں اپنے پورے مال کی وصیت کردوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: دوتہائی مال کی؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: آدھے مال کی؟ آپ ﷺ نے کہا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: ایک تہائی کی؟ آپ نے فرمایا: ''ایک تہائی کی وصیت کرو اور ایک تہائی بھی بہت ہے، ❶ تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑو یہ اس بات سے بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج وغریب چھوڑ کر جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں، تم جو بھی خرچ کرتے ہو اس پر تم کو ضرور اجر ملتا ہے، یہاں تک کہ اس لقمے پر بھی جس کو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں تو اپنی ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ''تم میرے بعد زندہ رہ کر اللہ کی رضامندی کی خاطر جو بھی عمل کرو گے اس کی وجہ سے تمھارے درجات میں بلندی اور اضافہ ہوتا جائے گا، شاید کہ تم میرے بعد زندہ رہو یہاں تک کہ تم سے کچھ قومیں نفع اٹھائیں گی اور دوسری نقصان اٹھائیں گی، ❷ (پھر آپ نے دعا کی) ''اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت برقرار رکھ اور ایڑیوں کے بل انھیں نہ لوٹا دینا'' لیکن بیچارے سعد بن خولہ جن پر رسول اللہ ﷺ افسوس کرتے تھے، (ہجرت کے بعد) مکہ ہی میں ان کی وفات ہوئی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) سعد بن ابی وقاص سے یہ حدیث کئی سندوں سے آئی ہے۔ (۳) اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ (۴) اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کرنا آدمی کے لیے جائز نہیں ہے۔ (۴) بعض اہل علم ایک تہائی سے کم کی وصیت کرنے کو مستحب سمجھتے ہیں اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔''

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صاحب مال ورثا کو محروم رکھنے کی کوشش نہ کرے، اس لیے وہ زیادہ سے زیادہ اپنے تہائی مال کی وصیت کرسکتا ہے، اس سے زیادہ کی وصیت نہیں کرسکتا ہے، البتہ ورثا اگر زائد کی اجازت دیں تو پھر کوئی حرج کی بات نہیں ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ ورثا کا مالدار رہنا اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچنا بہت بہتر ہے۔

فائدہ ❷ :...... آپ ﷺ نے سعد بن ابی وقاص کے متعلق جس امید کا اظہار کیا تھا وہ پوری ہوئی، چنانچہ سعد اس مرض سے شفایاب ہوئے اور آپ کے بعد کافی لمبی عمر پائی، ان سے ایک طرف مسلمانوں کو فائدہ پہنچا تو دوسری جانب کفار کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا، ان کا انتقال مشہور قول کے مطابق ۵۰ ھ میں ہوا تھا۔

2۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الضِّرَارِ فِي الْوَصِيَّةِ

۲۔ باب: وصیت کرنے میں ورثا کو نقصان نہ پہنچانے کا بیان

2117۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّينَ سَنَةً، ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ،

فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ أَبُوهُرَيْرَةَ: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ-إِلَي قَوْلِهِ- ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ . (النساء: ١٢-١٣) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ . وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الَّذِي رَوَى عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ جَابِرٍ هُوَ جَدُّ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ .

تخريج: د/الوصايا ٣ (٢٨٦٧)، ق/الوصايا ٣ (٢٧٣٤) (تحفة الأشراف: ١٣٤٩٥) (ضعيف)

(سند میں شہر بن حوشب ضعیف راوی ہیں)

۲۱۱۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مرد اور عورت ساٹھ سال تک اللہ کی اطاعت کرتے ہیں، پھر ان کی موت کا وقت آتا ہے اور وہ وصیت کرنے میں (ورثا کو) نقصان پہنچاتے ہیں، ① جس کی وجہ سے ان دونوں کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے، پھر ابو ہریرہ نے ﴿مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ﴾ سے ﴿ذلك الفوز العظيم﴾ ② تک آیت پڑھی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) نصر بن علی جنہوں نے اشعث بن جابر سے روایت کی ہے وہ نصر بن علی جہضمی کے دادا ہیں۔

فائدہ ①:......نقصان پہنچانے کی صورت یہ ہے کہ تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کر دی یا ورثا میں سے کسی ایک کو سارا مال ہبہ کر دیا یا وصیت سے پہلے وہ جھوٹ کا سہارا لے کر اپنے اوپر دوسروں کا قرض ثابت کرے، ظاہر ہے ان تمام صورتوں میں ورثا نقصان سے دوچار ہوں گے، اس لیے اس کی سزا بھی سخت ہے۔

فائدہ ②:......اس وصیت کے بعد جو تم کر گئے ہو اور قرض کی ادائیگی کے بعد جب کہ اوروں کا نقصان نہ کیا گیا ہو یہ مقرر کیا ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ دانا ہے بردبار ہے، یہ حدیں اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اسے اللہ جنتوں میں لے جائے گا، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (النساء: ١٢-١٣)

3۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

۳۔ باب: وصیت کی ترغیب کا بیان

2118۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

تخريج: انظر حديث رقم ٩٧٤ (تحفة الأشراف: ٧٥٤٠) (صحيح)

۲۱۱۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مسلمان کو اس بات کا حق نہیں کہ وہ دو راتیں ایسی حالت میں گزارے کہ وہ کوئی وصیت کرنا چاہتا ہو اور اس کے پاس وصیت تحریری شکل میں موجود نہ ہو۔''[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث ''عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر، عن النبي ﷺ'' کی سند سے اسی طرح مروی ہے۔

فائدہ [1]: ...... آیتِ میراث کے نزول سے پہلے وصیت کرنا لازمی اور ضروری تھا، لیکن اس آیت کے نزول کے بعد ورثا کے حصے متعین ہو گئے اس لیے ورثا سے متعلق وصیت کا سلسلہ بند ہو گیا، البتہ ان کے علاوہ کے لیے تہائی مال میں وصیت کی جا سکتی ہے اور یہ وصیت اس حدیث کی روشنی میں تحریری شکل میں موجود رہنی چاہیے۔

4- بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُوصِ

۴۔ باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کوئی مالی) وصیت نہیں کی

2119ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، قَالَ: قُلْتُ لابْنِ أَبِي أَوْفَى: أَوْصَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: لا، قُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَتِ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ.

تخريج: خ/الوصايا ۱ (۲۷۱۰)، والمغازي ۸۳ (٤٤٦٠)، وفضائل القرآن ۱۸ (۵۰۲۲)، م/الوصايا ۵ (۱٦۳٤)، ق/الوصايا ۲ (۳٦۵۰)، ق/الوصايا ۱ (۲٦۹٦)، (تحفة الأشراف: ۵۱۷۰)، وحم (٤/۳۵٤، ۳۵۵، ۳۸۱) (صحيح)

۲۱۱۹۔ طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی؟ انھوں نے کہا: نہیں [1] میں نے پوچھا: پھر وصیت کیسے لکھی گئی اور آپ نے لوگوں کو کس چیز کا حکم دیا؟ ابن ابی اوفی نے کہا: آپ نے کتاب اللہ پر عمل پیرا ہونے کی وصیت کی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، ہم اسے صرف مالک بن مغول کی روایت سے جانتے ہیں۔

فائدہ [1]: ...... ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا کہ یہ سوال کسی خاص وصیت کے تعلق سے ہے، اسی لیے نفی میں جواب دیا، اس سے مطلق وصیت کی نفی مقصود نہیں ہے، بلکہ اس نفی کا تعلق مالی وصیت یا علی رضی اللہ عنہ سے متعلق کسی مخصوص وصیت سے ہے، ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی جیسا کہ خود ابن ابی اوفی نے بیان کیا۔

5- بَابُ مَا جَاءَ لا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

۵۔ باب: وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں

2120ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَهَنَّادٌ قَالا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ

الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطَى لِكُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا))، قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَلَا الطَّعَامَ؟ قَالَ: ((ذٰلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا))، ثُمَّ قَالَ: ((اَلْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ وَأَنَسٍ وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْرُوِيَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ، وَرِوَايَةُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَأَهْلِ الْحِجَازِ لَيْسَ بِذٰلِكَ فِيمَا تَفَرَّدَ بِهِ لِأَنَّهُ رَوَى عَنْهُمْ مَنَاكِيرَ وَرِوَايَتُهُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ أَصَحُّ، هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ. قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ: قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ أَصْلَحُ حَدِيثًا مِنْ بَقِيَّةَ، وَلِبَقِيَّةَ أَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ عَنِ الثِّقَاتِ و سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَانِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُولُ: قَالَ أَبُوإِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ: خُذُوا عَنْ بَقِيَّةَ مَا حَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا تَأْخُذُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَا حَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا عَنْ غَيْرِ الثِّقَاتِ.

تخريج: د/الوصايا ٦ (٢٨٧٠)، والبيوع ٩٠ (٣٥٦٥)، ق/الوصايا ٦ (٢٧١٣) (تحفة الأشراف: ٤٨٨٢)، وحم (٥/٢٦٧) (صحيح)

۲۱۲۰۔ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے سال خطبے میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے، کسی وارث کے لیے وصیت جائز نہیں، لڑکا (ولدِ زنا) بستر والے کی طرف منسوب ہوگا (نہ کہ زانی کی طرف) اور زانی رجم کا مستحق ہے اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسری طرف نسبت کی یا اپنے موالی کے علاوہ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کیا اس پر قیامت کے دن تک جاری رہنے والی لعنت ہو، کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔'' عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کھانا بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ ہمارے مالوں میں سب سے بہتر ہے۔'' (یعنی اس کی زیادہ حفاظت ہونی چاہیے) پھر آپ نے فرمایا: ''عاریۃ (منگنی) لی ہوئی چیز واپس لوٹائی جائے گی، منیحہ [1] واپس کی جائے گی، قرض ادا کیا جائے گا اور ضامن ذمہ دار ہے۔'' [2]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابوامامہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث دوسری سند سے بھی آئی ہے۔ (۳) اسماعیل بن عیاش کی وہ روایت جسے وہ اہلِ عراق اور اہلِ شام سے روایت کرنے میں منفرد ہیں، قوی نہیں ہے۔ اس لیے کہ انھوں نے ان سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں، اہلِ شام سے ان کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

اسی طرح محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا۔ (۴) احمد بن حنبل کہتے ہیں: اسماعیل بن عیاش حدیث روایت کرنے کے اعتبار سے بقیہ سے زیادہ صحیح ہیں، بقیہ نے ثقہ راویوں سے بہت سی منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔ (۵) ابواسحاق فزاری کہتے ہیں: ثقہ راویوں سے بقیہ جو حدیثیں بیان کریں اسے لے لو اور اسماعیل بن عیاش کی حدیثیں مت لو، خواہ وہ ثقہ سے روایت کریں یا غیر ثقہ سے۔ (۶) اس باب میں عمرو بن خارجہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... وہ دودھ والا جانور جو کسی کو صرف دودھ سے فائدہ اٹھانے کے لیے دیا جاتا ہے۔

فائدہ ❷:...... یعنی ضامن نے جس چیز کی ذمہ داری لی ہے، اس کا ذمہ دار وہ خود ہوگا۔

2121۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ عَلَى نَاقَتِهِ، وَأَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا، وَهِيَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَإِنَّ لُعَابَهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ، وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَمَنِ ادَّعَى إِلَي غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَي غَيْرِ مَوَالِيهِ رَغْبَةً عَنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)). قَالَ: و سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ: قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: لَا أُبَالِي بِحَدِيثِ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ فَوَثَّقَهُ، وَقَالَ: إِنَّمَا يَتَكَلَّمُ فِيهِ ابْنُ عَوْنٍ، ثُمَّ رَوَى ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ن/الوصايا ٥ (٣٦٧١)، ق/الوصايا ٦ (٢٧١٢) (تحفة الأشراف: ١٠٧٣١)، وحم (٤/١٨٦، ١٨٧، ٢٣٨، ٢٣٩) (صحيح)

۲۱۲۱۔ عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر خطبہ دے رہے تھے، اس وقت میں اس کی گردن کے نیچے تھا، وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان بہہ رہا تھا، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کا حق دے دیا ہے، کسی وارث کے لیے وصیت جائز نہیں، لڑکا (ولد زنا) بستر والے کی طرف منسوب ہوگا اور زانی رجم کا مستحق ہے، جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کی طرف نسبت کرے یا (غلام) اپنے مالکوں کے علاوہ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے انھیں ناپسند کرتے ہوئے اس پر اللہ کی لعنت ہے، اللہ ایسے شخص کی نہ نفلی عبادت قبول کرے گا نہ فرضی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) احمد بن حنبل کہتے ہیں: میں شہر بن حوشب کی حدیث کی پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ (۳) امام ترمذی کہتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل سے شہر بن حوشب کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے توثیق کی اور کہا: ان کے بارے میں ابن عون نے کلام کیا ہے، پھر ابن عون نے خود ہلال بن ابوزینب کے واسطے سے شہر

بن حوشب سے روایت کی ہے۔

6۔ بَابُ مَا جَاءَ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

٦۔ باب: قرض کا ادا کرنا وصیت پر مقدم ہے

2122۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ، وَأَنْتُمْ تَقْرَءُونَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ.

تخريج: انظر حديث رقم ٢٠٩٤ (حسن)

۲۱۲۲۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وصیت (کے نفاذ) سے پہلے قرض کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا، جب کہ تم (قرآن میں) قرض سے پہلے وصیت پڑھتے ہو۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: عام اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ وصیت سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا۔

فائدہ ❶: ......اس سے اشارہ قرآن کریم کی اس آیت: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾ (النساء: ١٢) کی طرف ہے۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ أَوْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

۷۔ باب: مرتے وقت صدقہ کرنے والے اور غلام آزاد کرنے والے کا بیان

2123۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ، قَالَ: أَوْصَى إِلَيَّ أَخِي بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ، فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَخِي أَوْصَى إِلَيَّ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ، فَأَيْنَ تَرَى لِي وَضْعَهُ فِي الْفُقَرَاءِ أَوِ الْمَسَاكِينِ أَوِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِينَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَثَلُ الَّذِي يَعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/العتق ١٥ (٣٩٦٨)، ن/الوصايا ١ (٣٦١٦) (تحفة الأشراف: ١٠٩٧٠)، وحم (٥/١٩٧)، (٦/٤٤٧) (ضعيف) (سند میں ابوحبیبہ لین الحدیث ہیں)

۲۱۲۳۔ ابوحبیبہ طائی کہتے ہیں: میرے بھائی نے اپنے مال کے ایک حصے کی میرے لیے وصیت کی، میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا: میرے بھائی نے اپنے مال کے ایک حصے کی میرے لیے وصیت کی ہے، آپ کی کیا رائے ہے؟ میں اسے کہاں خرچ کروں، فقرا میں، مسکینوں میں یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں میں؟ انھوں نے کہا: میری بات یہ ہے کہ اگر تمھاری جگہ میں ہوتا تو مجاہدین کے برابر کسی کو نہ سمجھتا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جو شخص مرتے وقت غلام آزاد کرتا ہے، اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو آسودہ ہونے کے بعد ہدیہ کرتا

ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2124۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ لِي وَلَاؤُكِ فَعَلْتُ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا، فَأَبَوْا، وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَلْتَفْعَلْ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ: ((ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ))، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ.

تخريج: خ/الصلاة ٧٠ (٤٥٦)، والزكاة ٦١ (١٤٩٣)، والبيوع ٦٧ (٩٢١٥٥، ٧٣ (٢١٦٨)، والعتق ١٠ (٢٥٣٦)، والمكاتب ١ (٢٥٦٠)، و ٢ (٢٥٦١)، و ٣ (٢٥٦٣)، و ٤ (٢٥٦٤)، و ٥ (٢٥٦٥)، والهبة ٧ (٢٥٧٨)، والشروط ٧ (٢٧١٧)، و ١٠ (٢٧٢٦)، و١٣ (٢٧٢٩) و ١٧ (٢٧٣٥)، والطلاق ١٧ (٥٢٨٤)، والأطعمة: ٣١ (٥٤٣٠)، والكفارات ٨ (٦٧١٧)، والفرائض ٢٠ (٦٧٥٤)، و ٢٢ (٦٧٥٨)، م/العتق ٢ (١٥٠٤)، د/الفرائض ١٢ (٢٩١٥، ٢٩١٦)، والعتق ٢ (٣٩٢٩)، ن/الزكاة ٩٩ (٢٦١٥)، والطلاق ٢٩ (٣٤٧٨)، و ٣٠ (٣٤٧٩، ٣٤٨٠)، و ٣١ (٣٤٨١، ٣٤٨٤)، والبيوع ٧٨ (٤٦٤٦-٤٦٤٨) (تحفة الأشراف: ١٦٥٨٠)، وحم (٦/٤٢، ٤٦، ١٧٠، ١٧٢، ١٧٥) (صحيح)

۲۱۲۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ اپنے زرِ کتابت کے بارے میں ان سے تعاون مانگنے آئیں اور زرِ کتابت میں سے کچھ نہیں ادا کیا تھا۔ ام المومنین عائشہ نے ان سے کہا: تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں کہ میں تمھاری زرِ کتابت ادا کر دوں اور تمھاری ولاء (میراث) کا حق مجھے حاصل ہو تو میں ادا کر دوں گی۔ بریرہ نے اپنے گھر والوں سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے انکار کر دیا اور کہا: اگر وہ چاہتی ہوں کہ تمھیں آزاد کر کے ثواب حاصل کریں اور تمھارا حقِ ولاء (میراث) ہمارے لیے ہو تو وہ تمھیں آزاد کر دیں۔ ام المومنین عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اسے خریدو اور آزاد کر دو اس لیے کہ حقِ ولاء (میراث) اسی کو حاصل ہے جو آزاد کرے پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں موجود نہیں؟ جو شخص کوئی ایسی شرط لگائے جو اللہ کی کتاب (قرآن) میں موجود نہیں تو وہ اس کا مستحق نہیں ہوگا، اگرچہ وہ سو بار شرط لگائے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث کئی سندوں سے آئی ہے۔ (۳) اہلِ علم کا اسی پر عمل ہے کہ آزاد کرنے والے ہی کو حقِ ولاء (میراث) حاصل ہے۔

29 ـ كِتَابُ الْوَلَاءِ وَالْهِبَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
ولاء اور ہبہ کے احکام ومسائل
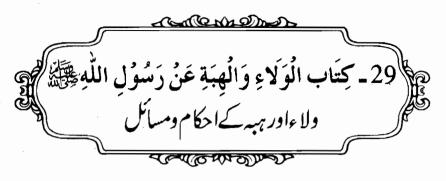
1 ـ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ
۱۔ باب: ولاء (میراث) کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہے

2125ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ أَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخريج: انظر ما قبله، وكذا رقم: ١٢٥٦ (تحفة الأشراف: ١٥٩٩٢) (صحيح)

۲۱۲۵۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے بریرہ کو خریدنے (اور آزاد کرنے) کا ارادہ کیا تو بریرہ کے گھر والوں نے ولاء (میراث) کی شرط رکھی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ولاء (میراث) کا حق اسی کو حاصل ہے جو قیمت ادا کرے یا آزاد کرنے کی نعمت کا مالک ہو۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

فائدہ ❶ :...... ولاء سے مراد وہ حقوق ہیں جو آزاد کرنے والے کو آزاد کیے ہوئے کی نسبت سے حاصل ہیں۔

2 ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ
۲۔ باب: ولاء کے بیچنے اور اسے ہبہ کرنے کی ممانعت کا بیان

2126ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ. وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، وَيُرْوَى عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: لَوَدِدْتُ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ دِينَارٍ حِينَ حَدَّثَ

بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَذِنَ لِي حَتّٰى كُنْتُ أَقُومُ إِلَيْهِ فَأُقَبِّلُ رَأْسَهُ. وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ وَهْمٌ، وَهِمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، وَالصَّحِيحُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَتَفَرَّدَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٢٣٦ (صحيح)

۲۱۲۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ولاء کے بیچنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ہم اسے صرف عبداللہ بن دینار کے واسطے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے ولاء بیچنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ شعبہ، سفیان ثوری اور مالک بن انس نے بھی یہ حدیث عبداللہ بن دینار سے روایت ہے۔ شعبہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا: میری خواہش تھی کہ عبداللہ بن دینار اس حدیث کو بیان کرتے وقت مجھے اجازت دے دیتے اور میں کھڑا ہو کر ان کا سر چوم لیتا۔ (۳) یحییٰ بن سلیم نے اس حدیث کی روایت کرتے وقت سند یوں بیان کی ہے "عن عبيد الله بـن عمر، عن عمر، عن نافع، عن ابن عمر، عن النبي ﷺ" لیکن اس سند میں وہم ہے اور یہ وہم یحییٰ بن سلیم کی جانب سے ہوا ہے، صحیح سند یوں ہے "عـن عبيـدالله بن عمر، عن عبدالله بن دينار، عن ابن عمر، عن النبي ﷺ" ❶ عبیداللہ بن عمر سے اسی طرح کئی لوگوں نے روایت کی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: عبیداللہ بن دینار اس حدیث کی روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی نافع کی جگہ عبداللہ بن دینار کا واسطہ صحیح ہے۔

3- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ أَوِ ادَّعَى إِلَي غَيْرِ أَبِيهِ

۳- باب: آزاد کرنے والے کے علاوہ دوسرے کو مالک بنانے اور دوسرے کے باپ کی طرف نسبت کرنے والے کا بیان

2127- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ، فَقَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةَ، صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْنَانُ الإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ، وَقَالَ فِيهَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَي ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، وَمَنِ ادَّعَى إِلَي غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: خ/العلم ٣٩ (١١١)، وفضائل المدينة ١ (١٨٦٧)، والجهاد ١٧١ (٣٠٤٧)، والجزية ١٠ (٣١٧٢)، والفرائض ٢١ (٦٧٥٥)، والديات ٢٤ (٦٩٠٣)، والاعتصام ٥ (٧٣٠٠)، م/الحج ٨٥ (١٣٧٠)، د/المناسك ٩٩ (٢٠٣٤)، ن/القسامة ٩، ١٠ (٤٧٤٨)، ق/الديات ٢١ (٢٦٥٨) (تحفة الأشراف: ١٠٣١٧)، وحم (١/١٢٢، ١٢٦، ١٥١)، ود/الديات ٥ (٢٤٠١)، وانظر أيضا ما تقدم برقم: ١٤١٢ (صحيح)

۲۱۲۷۔ یزید بن شریک تیمی کہتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان خطبہ دیا اور کہا: جو کہتا ہے کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس صحیفے، جس کے اندر اونٹوں کی عمر اور جراحات (زخموں) کے احکام ہیں، کے علاوہ کوئی اور چیز ہے جسے ہم پڑھتے ہیں تو وہ جھوٹ کہتا ہے ❶ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس صحیفے میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عیر سے لے کر ثور تک مدینہ حرم ہے ❷ جو شخص اس کے اندر کوئی بدعت ایجاد کرے یا بدعت ایجاد کرنے والے کو پناہ دے، اس پر اللہ، اس کے فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس آدمی کی نہ کوئی فرض عبادت قبول کرے گا اور نہ نفل اور جو شخص دوسرے کے باپ کی طرف اپنی نسبت کرے یا اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ کو اپنا مالک بنائے اس کے اوپر اللہ، اس کے فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اس کی نہ فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل، مسلمانوں کی طرف سے دی جانے والی پناہ ایک ہے ان کا معمولی شخص بھی اس پناہ کا مالک ہے۔“ ❸

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) بعض لوگوں نے ”عن الأعمش، عن إبراهيم التيمي، عن الحارث بن سويد، عن علی“ کی سند سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔ (۳) یہ حدیث کئی سندوں سے علی کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے آئی ہے۔

فائدہ ❶: ...... علی رضی اللہ عنہ کی اس تصریح سے روافض اور شیعہ کے اس قول کی واضح طور پر تردید ہو رہی ہے جو کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے علی رضی اللہ عنہ کو کچھ ایسی خاص باتوں کی وصیت کی تھی جن کا تعلق دین وشریعت کے اسرار ورموز سے ہے، کیوں کہ صحیح حدیث میں یہ صراحت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ما عندنا شيء إلا كتاب الله وهذه الصحيفة عن النبي ﷺ۔“

فائدہ ❷: ...... عیر اور ثور دو پہاڑ ہیں: ثور جبل احد کے پیچھے ایک چھوٹا پہاڑ ہے۔ جب کہ عیر ذوالحلیفہ (ابیارِ علی) کے پاس ہے اور یہ دونوں پہاڑ مدینے کے شمالاً جنوباً ہیں اور مدینے کے شرقاً غرباً کالے پتھروں والے دو میدان ہیں، مملکتِ سعودیہ نے پوری نشان دہی کر کے مدینہ منورہ کے حرم کی حد بندی محراب نما بُرجیوں کے ذریعے کر دی ہے، جزاهم الله خيراً.

فائدہ ③ :......یعنی اس کی دی ہوئی پناہ بھی قابلِ احترام ہوگی۔

4- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهِ

۴- باب: باپ اپنے بچے کا انکار کردے تو اس کے حکم کا بیان

2128- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ الْعَطَّارُ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَانِ الْمَخْزُومِيُّ قَالاَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلاَمًا أَسْوَدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَمَا أَلْوَانُهَا؟)) قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: ((فَهَلْ فِيهَا أَوْرَقُ؟)) قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا. قَالَ: ((أَنَّى أَتَاهَا ذَلِكَ؟)) قَالَ: لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا. قَالَ: ((فَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الطلاق ٢٦ (٥٣٠٥)، والحدود ٤١ (٦٨٤٧)، والاعتصام ١٢ (٧٣١٤)، م/اللعان ١ (١٥٠٠)، د/الطلاق ٢٨ (٢٢٦٠)، ن/الطلاق ٤٦ (٣٥٠٩)، ق/النكاح ٥٨ (٢٠٠٢) (تحفة الأشراف: ١٣١٢٩)، حم (٢/٢٣٤، ٢٣٩، ٤٠٩) (صحيح)

۲۱۲۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بنی فزارہ کے ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر عرض کی: اللہ کے رسول! میری بیوی سے ایک کالا بچہ پیدا ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تمھارے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: ہاں، آپ نے پوچھا: ''وہ کس رنگ کے ہیں؟'' اس نے کہا: سرخ۔ آپ نے پوچھا: ''کیا اس میں کوئی مٹیلے رنگ کا بھی ہے؟'' اس نے کہا: ہاں، اس میں ایک خاکستری رنگ کا بھی ہے۔ آپ نے پوچھا: ''وہ کہاں سے آیا؟'' اس نے کہا: شاید وہ کوئی خاندانی رگ کھینچ لایا ہوگا، ① آپ نے فرمایا: ''اس لڑکے نے بھی شاید کوئی خاندانی رگ کھینچ لائی ہو اور کالے رنگ کا ہو۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ① :......یعنی اس کے باپ دادا میں سے کوئی اس رنگ کا ہوگا۔

5- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَافَةِ

۵- باب: نسب میں قیافہ شناسی کے حکم کا بیان

2129- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ: ((أَلَمْ تَرَىْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَي زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ، فَقَالَ: هٰذِهِ الأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ؟)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَزَادَ فِيهِ: ((أَلَمْ تَرَىْ أَنَّ مُجَزِّزًا مَرَّ عَلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

قَدْغَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ؟))

تخريج: خ/المناقب ٢٣ (٣٥٥٥)، وفضائل الصحابة ١٧ (٣٧٣١)، والفرائض ٣١ (٦٧٧٠)، م/الرضاع ١١ (١٤٥٩)، د/الطلاق ٣١ (٢٢٦٧، ٢٢٦٨)، ن/الطلاق ٥١ (٣٥٢٣، ٣٥٢٤)، ق/الأحكام ٢١ (٢٣٤٩) (تحفة الأشراف: ١٦٥٨١)، حم (٦/٢٢٦٨٢) (صحيح)

2129/ م۔ وَهَكَذَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَانِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي إِقَامَةِ أَمْرِ الْقَافَةِ .

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۲۱۲۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم ﷺ خوشی خوشی ان کے پاس تشریف لائے، آپ کے چہرے کے خطوط چمک رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: "تم نے دیکھا نہیں، ابھی ابھی مجزز نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھ کر کہا ہے کہ یہ قدم (یعنی ان کا رشتہ) ایک دوسرے سے ہیں۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابن عیینہ نے یہ حدیث "عن الزهری، عن عروة، عن عائشة" کی سند سے روایت کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے، آپ نے فرمایا: "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز، زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، اس وقت وہ دونوں اپنا سر ڈھانپے ہوئے تھے اور ان کے پیر کھلے ہوئے تھے تو اس نے کہا: ان قدموں (کا رشتہ) ایک دوسرے سے ہے۔ (۳) اسی طرح ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی لوگوں نے یہ حدیث "عن سفيان بن عيينة، عن الزهری، عن عروة، عن عائشة" کی سند سے بیان کی ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۴) بعض اہل علم نے اس حدیث سے قیافہ کے معتبر ہونے پر استدلال کیا ہے۔

فائدہ ❶: ...... اہلِ جاہلیت زید اور ان کے بیٹے اسامہ کے نسب میں طعنہ زنی کرتے تھے، کیوں کہ زید گورے تھے جب کہ اسامہ کالے اور سیاہ رنگ کے تھے، جب مجزز جیسے قیافہ شناس نے دونوں کے پیر دیکھ کر کہہ دیا کہ ان کا آپس میں نسب ثابت ہے تو آپ ﷺ بہت خوش ہوئے، کیوں کہ طعنہ زنی کرنے والوں کی، جن کے نزدیک قیافہ شناسی معتبر تھی، اس قیافہ شناس کی بات سے تکذیب ہوگئی اور ان دونوں کے نسب کی تصدیق ہوگئی، یہ صرف مشرکین کے عرف سے اس طعنے کی تردید کی وجہ سے تھا، ورنہ آپ ﷺ بذریعہ وحی اس حقیقت سے واقف تھے۔

6۔ بَابٌ فِي حَثِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى التَّهَادِي

۶۔ باب: ہدیہ دینے پر نبی اکرم ﷺ کی ترغیب کا بیان

2130۔ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، حَدَّثَنَا أَبُومَعْشَرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَاتَحْقِرَنَّ جَارَةٌ

لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَأَبُو مَعْشَرٍ اسْمُهُ: نَجِيحٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٣٠٧٢) (ضعیف) (سند میں ابومعشر سندی ضعیف راوی ہیں، لیکن حدیث کا آخری ٹکڑا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے صحیحین میں مروی ہے، دیکھیے: خ/الأدب ٣٠ (٦٠١٧)، م/الزكاة ٣٠ (١٠٣٠)

۲۱۳۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگ ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، اس لیے کہ ہدیہ دل کی کدورت کو دور کرتا ہے، کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیے کو حقیر نہ سمجھے اگر چہ وہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ (۲) ابومعشر کا نام نجیح ہے وہ بنی ہاشم کے (آزاد کردہ) غلام ہیں، ان کے حافظے کے تعلق سے بعض اہل علم نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

فائدہ ❶:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجنا چاہیے، کیونکہ اس سے آپس میں دلی محبت اور قلبی لگاؤ میں اضافہ ہوتا ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ ہدیہ خوش دلی سے قبول کرنا چاہیے، اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ، بلکہ وہ ہدیہ جو مقدار میں کم ہو زیادہ بہتر ہے کیوں کہ اس میں ہدیہ بھیجنے والے کو زیادہ تکلف نہیں کرنا پڑتا۔

7- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ

۷۔ باب: ہدیہ دے کر واپس لینے کی کراہت کا بیان

2131- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُكَتِّبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَالْكَلْبِ أَكَلَ حَتّٰى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِي قَيْئِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو.

تخريج: انظر حديث رقم ١٢٩٩ (صحيح)

۲۱۳۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہدیہ دے کر پھر واپس لے لے اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو کھاتا رہے یہاں تک کہ جب وہ آسودہ ہو جائے تو قے کرے، پھر اسے چاٹ لے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2132- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِي طَاوُسٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ قَالَ: لَايَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ

يُعْطِى عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ. وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتّٰى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: لَا يَحِلُّ لِمَنْ وَهَبَ هِبَةً أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيمَا أَعْطَى وَلَدَهُ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٢٩٩ (صحيح)

٢١٣٢۔عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ کوئی ہدیہ دے، پھر اسے واپس لے لے، سوائے باپ کے جو اپنے بیٹے کو دیتا ہے (وہ اسے واپس لے سکتا ہے) اور جو شخص کوئی عطیہ دے پھر واپس لے لے اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو کھاتا رہے یہاں تک کہ جب آسودہ ہو جائے تو قے کرے، پھر اپنا قے کھالے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔(۲) شافعی کہتے ہیں: کسی ہدیہ دینے والے کے لیے جائز نہیں کہ ہدیہ واپس لے لے سوائے باپ کے، کیوں کہ اس کے لیے جائز ہے کہ جو ہدیہ اپنے بیٹے کو دیا ہے اسے واپس لے لے، انھوں نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے۔

30- كِتَابُ الْقَدَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
تقدیر کے احکام ومسائل
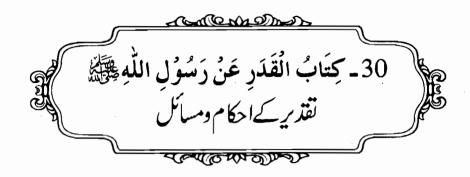
1- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ
ا۔ باب: تقدیر کے مسئلے میں بحث وتکرار بڑی بری بات ہے

2133- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ، فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ، حَتّٰى كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ، فَقَالَ: ((أَبِهٰذَا أُمِرْتُمْ أَمْ بِهٰذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ؟ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَنَازَعُوا فِي هٰذَا الْأَمْرِ، عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَلَّا تَتَنَازَعُوا فِيهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ وَصَالِحٌ الْمُرِّيُّ لَهُ غَرَائِبُ يَنْفَرِدُ بِهَا لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٥٣٠) (حسن)

۲۱۳۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: (ایک دن) رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے، اس وقت ہم سب تقدیر کے مسئلے میں بحث ومباحثہ کررہے تھے، آپ غصہ ہوگئے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور ایسا نظر آنے لگا گویا آپ کے گالوں پر انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں اسی کا حکم دیا گیا ہے، یا میں اسی واسطے تمھاری طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں؟ بے شک تم سے پہلی امتیں ہلاک ہوگئیں جب انھوں نے اس مسئلے میں بحث ومباحثہ کیا، میں تمھیں قسم دلاتا ہوں کہ اس مسئلے میں بحث ومباحثہ نہ کرو۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے اس سند سے صرف صالح مری کی روایت سے جانتے ہیں اور صالح مری کے بہت سارے غرائب ہیں جن کی روایت میں وہ منفرد ہیں، کوئی ان کی متابعت نہیں کرتا۔ (۳) اس باب میں عمر، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے، یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ بندوں کے اچھے اور برے اعمال کا خالق اللہ

تعالیٰ ہے اوران کا ظہور اللہ کے قضا وقدر اور اس کے ارادے ومشیت پر ہے اور اس کا علم اللہ کو پوری طرح ہے، لیکن ان امور کا صدور خود بندے کے اپنے اختیار سے ہوتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ اچھے اعمال کو پسند کرتا ہے اور برے اعمال کو ناپسند کرتا ہے اور اسی اختیار کی بنیاد پر جزا وسزا دیتا ہے، تقدیر کے مسئلے میں عقل سے غور وخوض اور بحث ومباحثہ جائز نہیں، کیوں کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں، بلکہ الٹا گمراہی کا خطرہ ہے۔

2- بَابُ مَا جَاءَ فِي حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَام

۲- باب: تقدیر کے مسئلے میں آدم اور موسیٰ علیہما السلام کے درمیان مناظرے کا بیان

2134ــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ! أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ؟ أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ ، قَالَ: فَقَالَ آدَمُ: وَأَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ ، أَتَلُومُنِي عَلَى عَمَلٍ عَمِلْتُهُ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ ، قَالَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجُنْدَبٍ ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ . وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ . و قَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

تخريج: خ/أحاديث الأنبياء ٣١ (٣٤٠٩)، وتفسير طه ١ (٤٧٣٦)، و ٢ (٤٧٣٨)، والقدر ١١ (٦٦٤١)، والتوحيد ٣٧ (٧٥١٥)، م/القدر ٢ (٢٦٥٢)، د/السنة ١٧ (٤٧٠١)، ق/المقدمة ١٠ (٨٠) (تحفة الأشراف: ١٢٣٨٩)، و ط/القدر ١ (١)، وحم (٢/٢٤٨، ٢٦٨، ٣٩٨) (صحيح)

۲۱۳۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آدم اور موسیٰ نے باہم مناظرہ کیا، موسیٰ نے کہا: آدم! آپ وہی تو ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کے اندر اپنی روح پھونکی ❶ پھر آپ نے لوگوں کو گمراہ کیا اور ان کو جنت سے نکالا؟ آدم نے اس کے جواب میں کہا: آپ وہی موسیٰ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے گفتگو کرنے کے لیے منتخب کیا، کیا آپ میرے ایسے کام پر مجھے ملامت کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کرنے سے پہلے میرے اوپر لازم کر دیا تھا؟، آدم موسیٰ سے دلیل میں جیت گئے۔'' ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث اس سند سے، یعنی سلیمان تیمی کی روایت سے ہے جسے وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں۔ (۳) اعمش کے بعض شاگردوں نے ''عن الأعمش ، عن أبي صالح ، عن أبي هريرة ، عن النبي ﷺ'' کی سند سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے اور بعض نے اس کی سند یوں بیان کی ہے

"عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي سعيد، عن النبي ﷺ۔" (۴) کئی اور سندوں سے یہ حدیث ابو ہریرہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔ (۵) اس باب میں عمر اور جندب رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:......یعنی وہ روح جو اللہ کی پیدا کردہ ہے اور جس کا ہر ذی روح حاجت مند ہے۔

فائدہ ❷:......صحیح مسلم میں اس کی تصریح ہے کہ آدم اور موسیٰ کا یہ مباحثہ اللہ رب العالمین کے سامنے ہوا۔ (واللہ أعلم)

3- بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ

۳- باب: اچھی اور بری تقدیر (قسمت) کا بیان

2135- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَرَأَيْتَ مَا نَعْمَلُ فِيهِ أَمْرٌ مُبْتَدَعٌ أَوْ مُبْتَدَأٌ أَوْ فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟ فَقَالَ: ((فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ.)) قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَأَنَسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٧٦٤) (صحيح)

۲۱۳۵- عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! جو عمل ہم کرتے ہیں اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، وہ نیا شروع ہونے والا امر ہے یا ایسا امر ہے جس سے فراغت ہو چکی ہے؟ ❶ آپ نے فرمایا: ''ابن خطاب! وہ ایسا امر ہے جس سے فراغت ہو چکی ہے اور ہر آدمی کے لیے وہ امر آسان کر دیا گیا ہے (جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے)، چنانچہ جو آدمی سعادت مندوں میں سے ہے وہ سعادت والا کام کرتا ہے اور جو بدبختوں میں سے ہے وہ بدبختی والا کام کرتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علی، حذیفہ بن اسید، انس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:......یعنی جو عمل ہم کرتے ہیں کیا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے علم میں آتا ہے؟ یا وہ پہلے سے لکھا ہوا ہے اور اللہ کے علم میں ہے؟۔

2136- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَانِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَي السَّمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ عَلِمَ. وَقَالَ

وَكِيعٌ، ((إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ)) قَالُوا: أَفَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَا، اِعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجنائز ٨٢ (١٣٦٢)، وتفسير سورة والليل إذا يغشى ٣ (٤٩٤٥)، والأدب ١٢٠ (٦٢١٧)، والقدر ٤ (٦٦٠٥)، والتوحيد ٥٤ (٧٥٥٢)، م/القدر ١ (٢٦٤٧)، د/السنة ١٧ (٤٦٩٤)، ق/المقدمة ١٠ (٧٨)، ويأتي عند المؤلف برقم ٣٣٤٤) (تحفة الأشراف: ١٠١٦٧)، وحم (١٣٢/١) (صحيح)

۲۱۳۶۔علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ زمین کرید رہے تھے کہ اچانک آپ نے آسمان کی طرف اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جس کا حال معلوم نہ ہو، (وکیع کی روایت میں ہے: تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں جس کی جنت یا جہنم کی جگہ نہ لکھ دی گئی ہو)، صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم لوگ (تقدیر کے لکھے ہوئے پر) بھروسہ نہ کر لیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، تم لوگ عمل کرو اس لیے کہ ہر آدمی کے لیے وہ چیز آسان کر دی گئی ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيمِ

۴۔ باب: خاتمہ والے اعمال معتبر ہونے کا بیان

2137۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ إِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ: يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْسَعِيدٌ، فَوَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ، و سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ بِعَيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ.

تخريج: خ/بدء الخلق ٦ (٣٢٠٨)، وأحاديث الأنبياء ١ (٣٣٩٣)، م/القدر ١ (٢٦٤٣)، د/السنة ١٧ (٤٧٠٨)، ق/المقدمة ١٠ (٧٦) (تحفة الأشراف : ٩٢٢٨)، وحم (١/٣٨٢، ٤١٤) (صحيح)

2137/ م۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدٍ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۱۳۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے صادق ومصدوق رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا: ❶ ''تم میں سے ہرآدمی اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی شکل میں رہتا ہے، پھراتنے ہی دن تک علقہ (یعنی جمے ہوئے خون) کی شکل میں رہتا ہے، پھراتنے ہی دن تک مضغہ (یعنی گوشت کے لوتھڑے) کی شکل میں رہتا ہے، پھراللہ تعالیٰ اس کے پاس فرشتہ بھیجتا ہے جواس کے اندر روح پھونکتا ہے، پھراسے چار چیزوں (کے لکھنے) کا حکم کیا جاتا ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے: اس کا رزق، اس کی موت، اس کا عمل اور یہ چیز کہ وہ شقی (بدبخت) ہے یا سعید (نیک بخت)، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، تم میں سے کوئی آدمی جنتیوں کا عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے، پھراس کے اوپر لکھی ہوئی تقدیر غالب آتی ہے اور جہنمیوں کے عمل پراس کا خاتمہ کیا جاتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہوجاتا ہے اورتم میں سے کوئی آدمی جہنمیوں کا عمل کرتا رہتا ہے پھراس کے اوپر لکھی ہوئی تقدیر غالب آتی ہے اور جنتیوں کے عمل پراس کا خاتمہ کیا جاتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہوتا ہے۔

۲۱۳۷/ (م۱) اس سند سے بھی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث حسن صحیح ہے، شعبہ اور ثوری نے بھی اعمش سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔ (۳) اس باب میں ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

۲۱۳۷/ (م۲) اس سند سے بھی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی سچے ہیں اور سچی بات آپ کی طرف وحی کی جاتی ہے۔

5۔ بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

۵۔ باب: ہر بچہ فطرتِ (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے

2138۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَبِيعَةَ الْبُنَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْمِلَّةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُشَرِّكَانِهِ))، قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ! فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ بِهِ)).

تخريج: خ/الجنائز ٩٢ (١٣٨٣)، والقدر ٣ (٦٥٩٢)، م/القدر ٦ (٢٦٥٨)، د/السنة ١٨ (٤٧١٤) (تحفة الأشراف: ١٢٤٧٦)، و ط/الجنائز ١٦ (٥٢)، وحم (٢/٢٤٤، ٢٥٣، ٢٥٩، ٢٦٨، ٣١٥، ٣٤٧، ٣٩٣،

٤٧١، ٤٨٨، ٥١٨) (صحيح)

2138/ م- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ، وَقَالَ: يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ)).

وَفِي الْبَابِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۲۱۳۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بچہ فطرتِ (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، ❶ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی، یا مشرک بناتے ہیں'' عرض کی گئی: اللہ کے رسول! جو اس سے پہلے ہی مرجائے؟ ❷ آپ نے فرمایا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرتے تھے۔''

۲۱۳۸/م اس سند سے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، (لیکن) اس میں ''یولد علی الملة'' کی بجائے ''الفطرة'' (فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے) کے الفاظ ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اسے شعبہ اور دوسرے لوگوں نے بھی ''عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي ﷺ'' کی سند سے روایت کی ہے، اس روایت میں بھی ''یولد علی الفطرة'' کے الفاظ ہیں۔ (۳) اس باب میں اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :......فطرت اسلام پر پیدا ہونے کی علما نے یہ تاویل کی ہے کہ چونکہ ''ألست بربکم'' کا عہد جس وقت اللہ رب العالمین اپنی مخلوق سے لے رہا تھا تو اس وقت سب نے اس عہد اور اس کی وحدانیت کا اقرار کیا تھا، اس لیے ہر بچہ اپنے اسی اقرار پر پیدا ہوتا ہے، یہ اور بات ہے کہ بعد میں وہ ماں باپ کی تربیت یا لوگوں کے بہکاوے میں آ کر یہودی، نصرانی اور مشرک بن جاتا ہے۔

فائدہ ❷ :......یعنی بچپن ہی میں جس کا انتقال ہو جائے، اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟۔

6- بَابُ مَا جَاءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ

۶۔ باب: صرف دعا ہی تقدیر ٹال سکتی ہے

2139ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ، عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَسِيدٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَلْمَانَ،

لَانَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ الضُّرَيْسِ ، وَأَبُو مَوْدُودٍ اثْنَانِ: أَحَدُهُمَا يُقَالُ لَهُ فِضَّةُ ، وَهُوَ الَّذِي رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ اسْمُهُ: فِضَّةُ بَصْرِيٌّ ، وَالآخَرُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَحَدُهُمَا بَصْرِيٌّ وَالآخَرُ مَدَنِيٌّ وَكَانَا فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ.

تخريج: تفرد به مؤالف (تحفة الأشراف: ٤٥٠٢) (حسن)

۲۱۳۹۔سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''دعا کے سوا کوئی چیز تقدیر کو نہیں ٹالتی ہے [1] اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کرتی ہے۔'' [2]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث سلمان کی روایت سے حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابواسید سے بھی روایت ہے۔ (۳) ہم اسے صرف یحییٰ بن ضریس کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۴) ابومودود دو راویوں کی کنیت ہے، ایک کو فضہ کہا جاتا ہے اور یہ وہی ہیں جنہوں نے یہ حدیث روایت کی ہے، ان کا نام فضہ ہے اور دوسرے ابومودود کا نام عبدالعزیز بن ابوسلیمان ہے، ان میں سے ایک بصرے کے رہنے والے ہیں اور دوسرے مدینے کے، دونوں ایک ہی دور میں تھے۔

فائدہ [1] :......قضا سے مراد امرِ مقدر ہے، کچھ لوگوں کا کہنا ہے: مفہوم یہ ہے کہ بلا و مصیبت کے ٹالنے میں دعا بے حد موثر ہے، یہاں تک کہ اگر قضاء کا کسی چیز سے لوٹ جانا ممکن ہوتا تو وہ دعا ہوتی، جب کہ بعض لوگوں کا کہنا ہے: مراد یہ ہے کہ دعا سے قضا کا سہل و آسان ہو جاتا ہے، گویا دعا کرنے والے کو یہ احساس ہوگا کہ قضا نازل ہی نہیں ہوئی، اس کی تائید ترمذی کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں دعا جو کچھ قضا نازل ہو چکی ہے اس کے لیے اور جو نازل نہیں ہوئی ہے اس کے لیے بھی نفع بخش ثابت ہوتی ہے۔

فائدہ [2] :......عمر میں اضافہ اگر حقیقت کے اعتبار سے ہے تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ اضافہ اس فرشتے کے علم کے مطابق ہے جو انسان کی عمر پر مقرر ہے، نہ کہ اللہ کے علم کی طرف نسبت کے اعتبار سے ہے، مثلاً: لوح محفوظ میں اگر یہ درج ہے کہ فلاں کی عمر اس کے حج اور عمرہ کرنے کی صورت میں ساٹھ سال کی ہوگی اور حج وعمرہ نہ کرنے کی صورت میں چالیس سال کی ہوگی تو یہ اللہ کے علم میں ہے کہ وہ حج وعمرہ کرے گا یا نہیں اور علمِ الٰہی میں رد و بدل اور تغیر نہیں ہو سکتا جب کہ فرشتے کے علم میں جو ہے اس میں تبدیلی کا امکان ہے۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أُصْبُعَي الرَّحْمٰنِ

۷۔ باب: لوگوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں

2140ــ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ)) فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِاللهِ بْنِ

عَـمْـرٍو وَعَائِشَةَ ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ، وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَنَسٍ . وَرَوَى بَعْضُهُمْ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَحَدِيثُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ أَصَحُّ .

تخريج : ق/الدعاء ٢ (٣٨٣٤) (تحفة الأشراف : ٩٢٤) (صحيح)

٢١٤٠۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے "يا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك" ''اے دلوں کے الٹنے پلٹنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول ! ہم لوگ آپ پر اور آپ کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لے آئے، کیا آپ کو ہمارے سلسلے میں اندیشہ رہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، لوگوں کے دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جیسا چاہتا ہے انھیں الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث حسن ہے۔ (٢) کئی لوگوں نے اسی طرح "عن الأعمش عن أبي سفيان عن أنس" کی سند سے روایت کی ہے۔ بعض لوگوں نے "عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر عن النبي ﷺ" کی سند سے روایت کی ہے، لیکن ابوسفیان کی حدیث جو انس سے مروی ہے زیادہ صحیح ہے۔ (٣) اس باب میں نواس بن سمعان، ام سلمہ، عبداللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

8۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

٨۔ باب: اللہ تعالیٰ نے جنتیوں اور جہنمیوں کو اپنی کتاب میں لکھ رکھا ہے

2141ــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ ، عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَفِي يَدِهِ كِتَابَانِ ، فَقَالَ: ((أَتَدْرُونَ مَاهٰذَانِ الْكِتَابَانِ؟)) فَقُلْنَا: لَا ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا ، فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الْيُمْنَى: ((هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ، ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا)) ، ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ: ((هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ، ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا)) ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟ فَقَالَ: ((سَدِّدُوا وَقَارِبُوا ، فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ ، وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ)) ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ، ثُمَّ قَالَ: ((فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ)) .

تخريج : تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرىٰ) (تحفة الأشراف : ٨٨٢٥)، وحم (٢/١٦٧) (حسن)

2141/ أ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ نَحْوَهُ .

تخريج: انظر ماقبله (حسن)

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.
وَأَبُو قَبِيلٍ اسْمُهُ: حُيَيُّ بْنُ هَانِئٍ.

۲۱۴۱۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ایک بار) ہماری طرف نکلے اس وقت آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں۔ آپ نے پوچھا: ''تم لوگ جانتے ہو یہ دونوں کتابیں کیا ہیں؟'' ہم لوگوں نے کہا: نہیں، سوائے اس کے کہ آپ ہمیں بتادیں۔ داہنے ہاتھ والی کتاب کے بارے میں آپ نے فرمایا: ''یہ رب العالمین کی کتاب ہے، اس کے اندر جنتیوں، ان کے آباء واجداد اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر آخر میں ان کا میزان ذکر کر دیا گیا ہے۔ ان میں نہ تو کسی کا اضافہ ہوگا اور نہ ان میں سے کوئی کم ہوگا۔'' پھر آپ نے بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا: ''یہ رب العالمین کی کتاب ہے، اس کے اندر جہنمیوں، ان کے آباء واجداد اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں اور آخر میں ان کا میزان ذکر کر دیا گیا ہے، اب ان میں نہ تو کسی کا اضافہ ہوگا اور نہ ان میں سے کوئی کم ہوگا۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! پھر عمل کس لیے کریں جب کہ اس معاملے سے فراغت ہو چکی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''سیدھی راہ پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو، اس لیے کہ جنتی کا خاتمہ جنتی کے عمل پہ ہوگا، اگر چہ اس سے پہلے وہ جو بھی عمل کرے اور جہنمی کا خاتمہ جہنمی کے عمل پہ ہوگا اگر چہ اس سے پہلے وہ جو بھی عمل کرے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا، پھر ان دونوں کتابوں کو پھینک دیا اور فرمایا: ''تمھارا رب بندوں سے فارغ ہو چکا ہے، ایک فریق جنت میں جائے گا اور ایک فریق جہنم میں جائے گا۔''

۲۱۴۱/م اس سند سے بھی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

2142۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ)) فَقِيلَ: كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: ((يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٥٨٩) (صحيح)

۲۱۴۲۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے عمل کراتا ہے، عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کیسے عمل کراتا ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''موت سے پہلے اسے عمل صالح کی توفیق دیتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

9۔ بَابُ مَا جَاءَ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ

۹۔ باب: چھوت چھات، الو اور صفر کے مہینے کی نحوست کی نفی کا بیان

2143۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَاحِبٌ لَنَا عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَا يُعْدِي شَيْءٌ شَيْئًا)). فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! اَلْبَعِيرُ الْجَرِبُ الْحَشَفَةُ بِذَنَبِهِ فَتَجْرَبُ الإِبِلُ كُلُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَمَنْ أَجْرَبَ الْأَوَّلَ؟ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ، خَلَقَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ، وَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرِزْقَهَا وَمَصَائِبَهَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ، قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو ابْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيَّ الْبَصْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُولُ: لَوْ حَلَفْتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ أَنِّي لَمْ أَرَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ مَهْدِيٍّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٦٤٠)، وانظر حم (١/٤٤٠) (صحيح)

(شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، سند میں ایک راوی "صاحب لنا" مبہم ہے اور ہوسکتا ہے کہ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں، ابو زرعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، نیز مسند احمد (۲/۳۲۷) میں یہ حدیث بواسطہ ابوزرعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موجود ہے)

۲۱۴۳۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''کسی کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی۔'' ایک اعرابی (بدوی) نے عرض کی: اللہ کے رسول! خارشی شرمگاہ والے اونٹ سے (جب اسے باڑہ میں لاتے ہیں) تو تمام اونٹ (کھجلی والے) ہوجاتے ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر پہلے کو کس نے کھجلی دی؟ کسی کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی ہے اور نہ ماہِ صفر کی نحوست کی کوئی حقیقت ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا ہے اور اس کی زندگی، رزق اور مصیبتوں کو لکھ دیا ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں ابو ہریرہ، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس باب میں زمانۂ جاہلیت کی تین باتوں کی نفی کی گئی ہے۔ نیز اس حدیث میں متعدی مرض اور صفر کے سلسلے میں موجود بداعتقادی پر نکیر ہے۔ اہلِ جاہلیت کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور فیصلے کے بغیر بیماری خود سے متعدی ہوتی ہے، یعنی خود سے پھیل جاتی ہے، اسلام نے ان کے اس اعتقادِ باطل کو غلط ٹھہرایا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لا عدویٰ" یعنی بیماری خود سے متعدی نہیں ہوتی اور اس کے لیے ''سب سے پہلے اونٹ کو کھجلی کی بیماری کیسے لگی؟'' کی بات کہہ کر سمجھایا اور بتایا کہ کسی بیماری کا لاحق ہونا اور اس بیماری سے شفا دینا یہ سب اللہ رب العالمین کے حکم سے ہے، وہی مسبب الاسباب ہے۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی بنائی ہوئی تقدیر سے ہوتا ہے، البتہ بیماریوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اسباب کو اپنانا مستحب ہے۔ ہامہ، یعنی الو کا ذکر باب

میں ہے، اس حدیث میں نہیں ہے، بلکہ دوسری احادیث میں آیا ہے۔ الو کو دن میں دکھائی نہیں دیتا ہے، تو وہ رات کو نکلتا ہے اور اکثر ویرانوں میں رہتا ہے، عرب لوگ اس کو منحوس جانتے تھے اور بعض یہ سمجھتے تھے کہ مقتول کی روح الو بن کر پکارتی پھرتی ہے، جب اس کا بدلہ لے لیا جاتا ہے تو وہ اڑ جاتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اس خیال کو باطل قرار دیا اور فرمایا: "ولا هامة" آج بھی الو کی نحوست کا اعتقادِ باطل بہت سے لوگوں کے یہاں پایا جاتا ہے، جو جاہلیت کی بداعتقادی ہے۔ اسی طرح صفر کے مہینے کو جاہلیت کے زمانے میں لوگ منحوس قرار دیتے تھے، اور جاہلِ عوام اب تک اسے منحوس جانتے ہیں، صفر کے مہینے کے پہلے تیرہ دن جس میں رسول اکرم ﷺ بیمار ہوئے تھے ان ایام کو تیرہ تیزی کہتے ہیں، ان میں عورتیں کوئی بڑا کام، جیسے: شادی بیاہ وغیرہ کرنے نہیں دیتیں، یہ بھی لغو ہے، صفر کا مہینہ اور مہینوں کی طرح ہے، کچھ فرق نہیں ہے۔ یہ بھی آتا ہے کہ عرب ماہِ محرم کی جگہ صفر کو حرمت والا مہینہ بنا لیتے تھے، اسلام میں یہ بھی باطل ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ عربوں کے اعتقاد میں پیٹ میں ایک سانپ ہوتا تھا جس کو صفر کہا جاتا ہے، بھوک کے وقت وہ پیدا ہوتا ہے اور آدمی کو ایذا پہنچاتا ہے اور ان کے اعتقاد میں یہ متعدی مرض تھا تو اسلام نے اس کو باطل قرار دیا (ملاحظہ ہو: النهاية في غريب الحديث: مادہ: صفر، نیز ان مسائل پر ہم نے سنن ابن ماجہ (کتاب الطب: باب نمبر ۴۳، حدیث نمبر ۳۵۳۶،۳۵۴۱) میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے، اس کا مطالعہ مفید ہوگا۔

10۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الإِيمَانِ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

۱۰۔ باب: اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانے کا بیان

2144۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَيُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو. وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لاَنَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ. وَعَبْدُاللهِ بْنُ مَيْمُونٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢٦١٤) (صحيح)

۲۱۴۴۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لے آئے اور یہ یقین کر لے کہ جو کچھ اسے لاحق ہوا ہے چوکنے والا نہ تھا اور جو کچھ چوک گیا ہے اسے لاحق ہونے والا نہ تھا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف عبداللہ بن میمون کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) عبداللہ بن میمون منکر الحدیث ہیں۔ (۳) اس باب میں عبادہ، جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2145۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: يَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ، وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ)).

تخريج: ق/المقدمة ١٠ (٨١) (تحفة الأشراف: ١٠٠٨٩) (صحيح)

2145/ م۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ رِبْعِيٌّ: عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ النَّضْرِ، وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ. حَدَّثَنَا الْجَارُودُ قَالَ: سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ: بَلَغَنَا أَنَّ رِبْعِيًّا لَمْ يَكْذِبْ فِي الإِسْلامِ كِذْبَةً.

۲۱۴۵۔علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بندہ چار چیزوں پر ایمان لائے بغیر مومن نہیں ہوسکتا: (۱) گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ (۲) موت پر ایمان لائے۔ (۳) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے۔ (۴) تقدیر پر ایمان لائے۔''

۲۱۴۵/م اس سند سے بھی علی رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، مگر اس میں سند یوں بیان کیا ہے ''ربعی عن رجل'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوداود کی شعبہ سے مروی حدیث میرے نزدیک نضر کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے، اسی طرح کئی لوگوں نے ''عن منصور، عن ربعی، عن علی'' کی سند سے روایت کی ہے۔ (۲) وکیع کہتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ربعی بن خراش نے اسلام میں ایک بار بھی جھوٹ نہیں بولا ہے۔

فائدہ [1]:......یعنی نضر بن شمیل نے ربعی اور علی کے درمیان ''عن رجل'' کا اضافہ کیا ہے۔

11۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّفْسَ تَمُوتُ حَيْثُ مَا كُتِبَ لَهَا

۱۱۔ باب: موت اسی جگہ آتی ہے جہاں مقدر ہوتی ہے

2146۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا قَضَى اللهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بِأَرْضٍ، جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٢٨٤) (صحيح)

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عَزَّةَ، وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَلا يُعْرَفُ لِمَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرُ هَذَا الْحَدِيثِ.

2146/ أ- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ وَأَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۱۴۶۔ مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی موت کے لیے کسی زمین کا فیصلہ کر دیتا ہے تو وہاں اس کی کوئی حاجت وضرورت پیدا کر دیتا ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) مطر بن عکامس کی نبی اکرم ﷺ سے اس حدیث کے علاوہ کوئی دوسری حدیث نہیں معلوم ہے۔ (۳) اس باب میں ابوعزہ سے بھی روایت ہے۔

۲۱۴۶/أ اس سند سے بھی مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

فائدہ ❶:...... چنانچہ بندہ اپنی ضرورت کی تکمیل کے لیے زمین کے اس حصے کی جانب سفر کرتا ہے جہاں اللہ نے اس کی موت اس کے لیے مقدر کر رکھی ہے، پھر وہاں پہنچ کر اس کی موت ہوتی ہے، ﴿وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾ (لقمان: ٣٤) (اور کسی جان کو اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ اُس کی موت کی سرزمین میں آئے گی) اسی طرف اشارہ ہے کہ زمین کے کس حصے میں موت آئے گی کسی کو کچھ خبر نہیں۔

2147- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي عَزَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا قَضَى اللهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً)) أَوْ قَالَ: ((بِهَا حَاجَةً)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. وَأَبُو عَزَّةَ لَهُ صُحْبَةٌ وَاسْمُهُ يَسَارُ بْنُ عَبْدٍ، وَأَبُو الْمَلِيحِ اسْمُهُ: عَامِرُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيُّ وَيُقَالُ: زَيْدُ بْنُ أُسَامَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٨٣٤) (صحيح)

۲۱۴۷۔ ابوعزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی موت کے لیے کسی زمین کا فیصلہ کر دیتا ہے تو وہاں اس کی کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) ابوعزہ کو شرفِ صحبت حاصل ہے اور ان کا نام یسار بن عبد ہے۔ (۳) راوی ابوملیح کا نام عامر بن اسامہ بن عمیر ہذلی ہے۔ انھیں زید بن اسامہ بھی کہا جاتا ہے۔

12- بَابُ مَا جَاءَ لَا تَرُدُّ الرُّقَى وَلَا الدَّوَاءُ مِنْ قَدَرِ اللهِ شَيْئًا

۱۲۔ باب: جھاڑ پھونک اور دوا، اللہ کی تقدیر میں سے کچھ بھی رد نہیں کر سکتی

2148- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَانِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي خُزَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: ((هِيَ مِنْ قَدَرِ اللهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي خُزَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ وَهٰذَا أَصَحُّ، هَكَذَا قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي خُزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ.

تخريج: انظر حديث رقم: ٢٠٦٥ (ضعيف)

۲۱۴۸۔ ابوخزامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی نے آکر عرض کی: اللہ کے رسول! یہ دم جن سے ہم جھاڑ پھونک کرتے ہیں، دوائیں جن سے علاج کرتے ہیں اور بچاؤ کی چیزیں جن سے بچاؤ کرتے ہیں، آپ بتایئے کیا یہ اللہ کی تقدیر میں سے کچھ لوٹا سکتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ سب بھی تو اللہ کی تقدیر سے ہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ہم اس حدیث کوصرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں، کئی لوگوں نے یہ حدیث "عن سفيان عن الزهري عن أبي خزامة عن أبيه" کی سند سے روایت کی ہے، یہ زیادہ صحیح ہے۔ اسی طرح کئی لوگوں نے "عن الزهري عن أبي خزامة عن أبيه" کی سند سے روایت کی ہے۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَدَرِيَّةِ

۱۳۔ باب: فرقہ قدریہ کا بیان

2149۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ وَعَلِيُّ بْنُ نِزَارٍ، عَنْ نِزَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الإِسْلامِ نَصِيبٌ: الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ)).

تخريج: ق/المقدمة ٩ (٧٣) (تحفة الأشراف: ٦٢٢٢) (ضعيف)

(سند میں ''نزار بن حیان اسدی'' ضعیف ہیں)

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

2149/ م1۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ٦١٣٢) (ضعيف)

(سند میں ''سلام بن ابی عمرہ'' ضعیف ہیں)

2149/ م2۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نِزَارٍ، عَنْ نِزَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر حديث رقم ٢١٤٩ (ضعيف)

۲۱۴۹۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے دو قسم کے لوگوں کے لیے اسلام

میں کوئی حصہ نہیں ہے: (۱) مرجئہ (۲) قدریہ۔'' [1]
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں عمر، ابن عمر اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔
۲۱۴۹/م ۱ اس سند سے بھی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔
۲۱۴۹/م ۲ اس سند بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔
فائدہ [1] :...... مرجئہ: باطل اور گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے جو یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ بندہ کو اپنے افعال کے سلسلے میں کچھ بھی اختیار حاصل نہیں، جمادات کی طرح وہ مجبورِ محض ہے، اُن کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جس طرح کفر کے ساتھ اطاعت وفرمانبرداری کچھ بھی مفید نہیں اسی طرح ایمان کے ساتھ معصیت ذرہ برابر نقصان دہ نہیں۔
قدریہ: وہ فرقہ ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے اس میں اللہ کے ارادہ ومشیت کا کچھ بھی دخل نہیں، یہ فرقہ تقدیر کا سرے سے منکر ہے۔ یہ بات تو درست ہے کہ یہ دونوں فرقے افراط وتفریط کا شکار ہیں، مگر مذکورہ بالا سب مرفوع روایات ضعیف درجے کی ہیں، اگر انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تک موقوف تسلیم کیا جائے تو درست ہے۔

14۔ بابٌ

۱۴۔ باب

2150۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَإِلَي جَنْبِهِ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتَّى يَمُوتَ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَأَبُو الْعَوَّامِ هُوَ عِمْرَانُ وَهُوَ ابْنُ دَاوَرَ الْقَطَّانُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٥٣٥٢) (حسن)

۲۱۵۰۔ عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ابنِ آدم کی مثال ایسی ہے کہ اس کے پہلو میں ننانوے آفتیں ہیں اگر وہ ان آفتوں سے بچ گیا تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جائے گا یہاں تک کہ اسے موت آجائے گی۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔
فائدہ [1] :...... مفہوم یہ ہے کہ انسان پیدائش سے لے کر بڑھاپے تک مختلف قسم کے آفات ومصائب سے گھرا ہوا ہے، اگر وہ ان آفات سے کسی طرح بچ نکلا تو بڑھاپے جیسی آفت سے وہ نہیں بچ سکے گا اور بالآخر موت اسے آدبوچے گی، گویا یہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے سبز وسنہرا باغ ہے، اسی لیے مومن کو اللہ کے ہر فیصلے پر صبر کرنا چاہیے اور اللہ نے اس کے لیے جو کچھ مقدر کر رکھا ہے اس پر راضی رہنا چاہیے۔

15- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّضَا بِالْقَضَاءِ

۱۵- باب: اللہ کے فیصلے پر راضی ہونے کا بیان

2151- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي حُمَيْدٍ، وَيُقَالُ لَهُ أَيْضًا حَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، وَهُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْمَدَنِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٩٣٤) (ضعیف) (سند میں ''محمد بن أبی حمید'' ضعیف ہیں)

۲۱۵۱- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے فیصلے پر راضی ہونا ابن آدم کی سعادت (نیک بختی) ہے، اللہ سے خیر طلب نہ کرنا ابن آدم کی شقاوت (بدبختی) ہے اور اللہ کے فیصلے پر ناراض ہونا ابن آدم کی شقاوت (بدبختی) ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف محمد بن ابی حمید کی روایت سے جانتے ہیں، انھیں حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے، ان کی کنیت ابوابراہیم ہے اور مدینے کے رہنے والے ہیں، یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

16- بَابٌ

۱۶- باب: قدریہ سے متعلق ایک اور باب

2152- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْ فِي أُمَّتِي- الشَّكُّ مِنْهُ- خَسْفٌ أَوْ مَسْخٌ أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. وَأَبُو صَخْرٍ اسْمُهُ: حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ.

تخريج: ق/الفتن ٢٩ (٤٠٦١) (تحفة الأشراف: ٧٦٥١) (حسن)

۲۱۵۲- نافع کا بیان ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: فلاں شخص نے آپ کو سلام عرض کی ہے، اس سے ابن عمر نے کہا: مجھے خبر ملی ہے کہ اس نے دین میں نیا عقیدہ ایجاد کیا ہے، اگر اس نے دین میں نیا عقیدہ ایجاد کیا ہے تو اسے میرا سلام نہ پہنچانا، اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''اس امت میں یا میری امت میں،

(یہ شک راوی کی طرف سے ہوا ہے) تقدیر کا انکار کرنے والوں پر خسف، مسخ یا قذف کا عذاب ہوگا۔" ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) ابوصخر کا نام حمید بن زیاد ہے۔

فائدہ ❶: ......خسف: زمین میں دھنسانے، مسخ: صورتیں تبدیل کرنے اور قذف: پتھروں کے عذاب کو کہتے ہیں۔

2153ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَذَلِكَ فِي الْمُكَذِّبِينَ بِالْقَدَرِ)).

تخريج: انظر ماقبله (حسن)

۲۱۵۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں خسف اور مسخ کا عذاب ہوگا اور یہ عذاب تقدیر کے جھٹلانے والوں پر آئے گا۔"

17۔ بابٌ

۱۷۔ باب: تقدیر سے متعلق ایک اور باب

2154ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي الْمُزَنِيُّ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ كَانَ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللهِ، وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوتِ لِيُعِزَّ بِذَلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللهُ وَيُذِلَّ مَنْ أَعَزَّ اللهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحُرُمِ اللهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً، وَهَذَا أَصَحُّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (لم يذكره المزي ولايوجد في أكثر نسخ الترمذي و شروح الجامع) (ضعيف)

(سند میں "عبیداللہ بن عبدالرحمن" ضعیف ہیں)

۲۱۵۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "چھ قسم کے لوگ ایسے ہیں جن پر میں نے، اللہ تعالیٰ نے اور تمام انبیا نے لعنت بھیجی ہے: اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا، اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا، طاقت کے ذریعے غلبہ حاصل کرنے والا تاکہ اس کے ذریعے اسے عزت دے جسے اللہ نے ذلیل کیا ہے اور اسے ذلیل کرے جسے اللہ نے عزت بخشی ہے، اللہ کی محرمات کو حلال سمجھنے والا، میرے کنبے میں سے اللہ کی محرمات کو حلال سمجھنے والا اور میری سنت ترک کرنے والا۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابوموالی نے یہ حدیث اسی طرح "عن عبيدالله بن عبدالرحمن بن موهب عن عمرة عن عائشة عن النبي ﷺ" کی سند سے روایت کی ہے۔ سفیان ثوری، حفص بن غیاث اور کئی لوگوں نے اسے "عن عبيدالله بن عبدالرحمن بن موهب عن علي بن حسن عن النبي ﷺ" کی سند سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

2155ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ، فَلَقِيتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُولُونَ فِي الْقَدَرِ، قَالَ: يَا بُنَيَّ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاقْرَأِ الزُّخْرُفَ. قَالَ: فَقَرَأْتُ: ﴿حم وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ﴾ فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا أُمُّ الْكِتَابِ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهُ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَقَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْأَرْضَ، فِيهِ إِنَّ فِرْعَوْنَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَفِيهِ: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾. قَالَ عَطَاءٌ: فَلَقِيتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ مَاكَانَ وَصِيَّةُ أَبِيكَ عِنْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: دَعَانِي أَبِي فَقَالَ لِي: يَا بُنَيَّ! اتَّقِ اللّٰهَ، وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، فَإِنْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ: اكْتُبْ، فَقَالَ: مَاأَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبِ الْقَدَرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٥١١٩) (صحيح)

۲۱۵۵۔ عبدالواحد بن سلیم کہتے ہیں کہ میں مکہ گیا تو عطا بن ابی رباح سے ملاقات کی اور ان سے کہا: ابو محمد! بصرہ والے تقدیر کے سلسلے میں (برسبیلِ انکار) کچھ گفتگو کرتے ہیں، انھوں نے کہا: بیٹے! کیا تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، انھوں نے کہا: سورت زخرف پڑھو، میں نے پڑھا: ﴿حم وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ﴾ [1] پڑھی، انھوں نے کہا: جانتے ہو اُم الکتاب کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، انھوں نے کہا: وہ ایک کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے لکھا ہے، اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ فرعون جہنمی ہے اور اس میں ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾ [2] بھی لکھا ہوا ہے۔ عطا کہتے ہیں: پھر میں ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ملا (ولید کے والد عبادہ بن صامت صحابی رسول تھے) اور ان سے سوال کیا: مرتے وقت آپ کے والد کی کیا وصیت تھی؟ کہا: میرے والد نے مجھے بلایا اور کہا: بیٹے! اللہ سے ڈرو اور یہ جان لو کہ تم اللہ سے ہرگز نہیں ڈر سکتے جب تک تم اللہ پر اور تقدیر کی اچھائی اور برائی پر ایمان نہ لاؤ، اگر اس کے سوا دوسرے عقیدہ پر تمھاری موت آئے گی تو جہنم میں جاؤ گے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا

ہے: ''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرمایا: ''لکھو'' قلم نے عرض کی: کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تقدیر لکھو جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ہمیشہ تک ہونے والا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

فائدہ ❶: ......حم قسم ہے اس واضح کتاب کی، ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے کہ تم سمجھ لو، یقیناً یہ لوحِ محفوظ میں ہے اور ہمارے نزدیک بلند مرتبہ حکمت والی ہے۔ (الزخرف: ١-٤)

فائدہ ❷: ......ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ (خود) ہلاک ہو گیا (تبت: ١)۔

18۔ بَابٌ

۱۸۔ باب: تقدیر سے متعلق ایک اور باب

2156۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْبَاهِلِيُّ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي أَبُو هَانِءٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاعَبْدِالرَّحْمَانِ الْحُبُلِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: م/القدر ٢ (٢٦٥٣) (تحفة الأشراف: ٨٨٥) (صحيح)

۲۱۵۶۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے تقدیر کو زمین و آسمان کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے لکھا تھا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

19۔ بابٌ

۱۹۔ باب: تقدیر سے متعلق ایک اور باب

2157۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ إِلَي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُخَاصِمُونَ فِي الْقَدَرِ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ [القمر: 48-49]. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/القدر ٤ (٢٦٥٦)، ق/المقدمة ١٠ (٨٣)، ويأتي برقم (٣٢٩٠) (تحفة الأشراف: ١٤٥٨٩)، وحم (٢/٤٤٤، ٤٧٦) (صحيح)

۲۱۵۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مشرکین قریش تقدیر کے بارے میں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) مذکورہ حدیث مجھ سے قبیصہ نے بیان کی، وہ کہتے ہیں: مجھ سے عبدالرحمن بن زید نے بیان کی۔

فائدہ ❶: ...... یعنی جس دن وہ جہنم میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے (تو اُن سے کہا جائے گا) تم لوگ جہنم کا مزہ چکھو، ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا ہے۔ (القمر: ٤٨-٤٩)۔

31۔ كِتَاب الْفِتَنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
ایام فتن کے احکام اور امت میں واقع ہونے والے فتنوں کی پیش گوئیاں

1۔ بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ

ا۔ باب: تین صورتوں کے سوا کسی مسلمان کا خون حلال نہیں

2158۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ، فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوِ ارْتِدَادٍ بَعْدَ إِسْلَامٍ، أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهِ)) فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ، وَلَا فِي إِسْلَامٍ، وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُونَنِي؟. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَرَفَعَهُ، وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَأَوْقَفُوهُ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَرْفُوعًا.

تخريج: د/الديات ٣ (٤٥٠٢)، ن/المحاربة ٥ (٤٠٢٤)، ق/الحدود ١ (٢٥٣٣) (تحفة الاشراف: ٩٧٨٢)، وحم (١/٦١، ٦٢، ٦٥، ٧٠) (صحيح)

۲۱۵۸۔ ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب باغیوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا تو انھوں نے اپنے گھر کی چھت پر آ کر کہا: میں تمھیں اللہ تعالی کی قسم دیتا ہوں، کیا تم نہیں جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین صورتوں کے سوا کسی مسلمان کا خون حلال نہیں: شادی کے بعد زنا کرنا، یا اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جانا، یا کسی کو ناحق قتل کرنا جس کے بدلے میں قاتل کو قتل کیا جائے'' اللہ کی قسم! میں نے نہ جاہلیت میں زنا کیا ہے نہ اسلام میں، نہ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے کے بعد میں مرتد ہوا ہوں اور نہ ہی اللہ کے حرام کردہ کسی نفس کا قاتل ہوں، پھر (آخر) تم لوگ کس وجہ سے مجھے قتل کر رہے ہو؟

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اسے حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید کے واسطے سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور یحییٰ بن سعید قطان اور دوسرے کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید سے یہ حدیث روایت کی ہے، لیکن یہ موقوف ہے نہ کہ مرفوع۔ (۳) اس باب میں ابن مسعود، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۴) اور یہ حدیث عثمان کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے کئی دیگر سندوں بھی سے مرفوعاً مروی ہے۔

2۔ بَابُ مَا جَاءَ دِمَاؤُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ

۲۔ باب: مسلمان کی جان اور مال کی حرمت کا بیان

2159۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ: ((أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟)) قَالُوا: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ، قَالَ: ((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ، أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ، أَلَا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ مِنْ أَنْ يُعْبَدَ فِي بِلَادِكُمْ هٰذِهِ أَبَدًا، وَلٰكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تَحْتَقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضَى بِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَحِذْيَمِ بْنِ عَمْرٍو السَّعْدِيِّ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَرَوَى زَائِدَةُ عَنْ شَبِيبِ ابْنِ غَرْقَدَةَ نَحْوَهُ، وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ.

تخريج: د/البيوع ٥ (٣٣٣٤)، ق/المناسك ٧٦ (٣٠٥٥)، ويأتي عند المؤلف في تفسير التوبة (٣٠٨٧) (تحفة الأشراف: ١٠٦٩١) (صحيح)

۲۱۵۹۔ عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کو لوگوں سے خطاب کرتے سنا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' لوگوں نے کہا: حج اکبر کا دن ہے، ❶ آپ نے فرمایا: ''تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری عزت وآبرو تمھارے درمیان اسی طرح حرام ہیں جیسے تمھارے اس شہر میں تمھارے اس دن کی حرمت وتقدس ہے، خبردار! جرم کرنے والے کا وبال خود اسی پر ہے، خبردار! باپ کے قصور کا مواخذہ بیٹے سے اور بیٹے کے قصور کا مواخذہ باپ سے نہ ہو گا، سن لو! شیطان ہمیشہ کے لیے اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمھارے اس شہر میں اس کی پوجا ہوگی، البتہ ان چیزوں میں اس کی کچھ اطاعت ہوگی جن کو تم حقیر عمل سمجھتے ہو، وہ اسی سے خوش رہے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) زائدہ نے بھی شبیب بن غرقدہ سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے، ہم اس حدیث کو صرف شبیب بن غرقدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) اس باب میں ابوبکرہ، ابن عباس، جابر، حذیم بن عمرو السعدی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ یومِ حجِ اکبر سے مراد یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) ہے، کیوں کہ اسی

دن منیٰ میں کفار ومشرکین سے برات کا اعلان سنایا گیا، یاحجِ اکبر کہنے کی یہ وجہ ہے کہ اس دن حج کے سب سے زیادہ اور اہم اعمال ادا کیے جاتے ہیں یا عوام عمرہ کو حجِ اصغر کہتے تھے، اس اعتبار سے حج کو حجِ اکبر کہا گیا، عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ اگر یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو تو وہ حج حجِ اکبر ہے، اس کی کچھ بھی اصل نہیں ہے۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا

۳۔ باب: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو ڈرانا دھمکانا ناجائز ہے

2160۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَأْخُذْ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ لَاعِبًا أَوْ جَادًّا فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَجَعْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، وَالسَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ لَهُ صُحْبَةٌ، قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَحَادِيثَ وَهُوَ غُلَامٌ، وَقُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ، وَوَالِدُهُ يَزِيدُ ابْنُ السَّائِبِ لَهُ أَحَادِيثُ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالسَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ هُوَ ابْنُ أُخْتِ نَمِرٍ.

تخريج: د/الأدب ۹۳ (۵۰۰۳) (تحفة الاشراف: ۱۱۸۲۷)، وحم (۴/۲۲۱) (صحيح لغيره)

۲۱۶۰۔ یزید بن سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کھیل کود میں ہو یا سنجیدگی میں اپنے بھائی کی لاٹھی نہ لے اور جو اپنے بھائی کی لاٹھی لے، تو وہ اسے واپس کردے''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف ابن ابی ذئب ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) سائب بن یزید کو شرفِ صحبت حاصل ہے، بچپن میں انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے کئی حدیثیں سنی ہیں، نبی اکرم ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر سات سال تھی، ان کے والد یزید بن سائب ❶ کی بہت ساری حدیثیں ہیں، وہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں اور نبی اکرم ﷺ سے حدیثیں روایت کی ہیں، سائب بن یزید، نمر کی بہن کے بیٹے ہیں۔ (۳) اس باب میں ابن عمر، سلیمان بن صرد، جعدہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......ان کا نام یزید بن سعید ہے، انھیں یزید بن سائب رضی اللہ عنہ بھی کہا جاتا ہے۔

2161۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَجَّ يَزِيدُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ.

فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَبْتًا صَاحِبَ حَدِيثٍ، وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ جَدَّهُ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ يَقُولُ: حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ وَهُوَ جَدِّي مِنْ قِبَلِ أُمِّي:

تخريج: انظر رقم ٩٢٦ (إسناده حسن)

۲۱۶۱۔ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (میرے والد) یزید رضی اللہ عنہ نے حجۃ الوداع کیا، اس وقت میں سات سال کا تھا۔

یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں: محمد بن یوسف ثبت اور صاحبِ حدیث ہیں، سائب بن یزید ان کے نانا تھے، محمد بن یوسف کہتے تھے: مجھ سے سائب بن یزید نے حدیث بیان کی ہے اور وہ میرے نانا ہیں۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِشَارَةِ الْمُسْلِمِ إِلَي أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ

۴۔ باب: مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرنے کا بیان

2162۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، وَرَوَاهُ أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَزَادَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ.

تخريج: م/البر والصلة ٣٥ (٢٦١٦) (تحفة الاشراف: ١٤٤٦٤) (صحيح)

2162/ م۔ قَالَ: وأَخْبَرَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الاشراف: ١٤٤٣٦) (صحيح)

۲۱۶۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرے تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) یہ خالد حذا کی روایت سے غریب سمجھی جاتی ہے۔ (۳) ایوب نے محمد بن سیرین کے واسطے سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے، لیکن اسے مرفوعاً نہیں بیان کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے "وإن كان أخاه لأبيه وأمه" (اگرچہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو)، (۴) اس باب میں ابوبکرہ، ام المومنین عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

5۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُولاً

۵۔ باب: ننگی تلوار لینے کی ممانعت کا بیان

2163۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولاً.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، وَرَوَى ابْنُ لَهِيعَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ بَنَّةَ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدِيثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدِي أَصَحُّ.

تخريج: د/الجهاد ٧٣ (٢٥٨٨) (تحفة الاشراف: ٢٦٩٠)، وحم (٣/٣٠٠، ٣٦١) (صحيح)

۲۱۶۳۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ننگی تلوار لینے اور دینے سے منع فرمایا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حماد بن سلمہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ (۲) ابن لہیعہ نے یہ حدیث "عن أبي الزبير، عن جابر وعن بنته الجهني، عن النبي ﷺ" کی سند سے روایت کی ہے۔ (۳) میرے نزدیک حماد بن سلمہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ (۴) اس باب میں ابوبکرہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶: ...... یہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ ننگی تلوار سے بسا اوقات خود صاحبِ تلوار بھی زخمی ہوسکتا ہے اور دوسروں کو اس سے تکلیف پہنچنے کا بھی اندیشہ ہے۔

6۔ بَابُ مَا جَاءَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ

۶۔ باب: فجر پڑھ لینے والا اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے

2164۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ، فَلَا يُتْبِعَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدَبٍ وَابْنِ عُمَرَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الاشراف: ١٤١٣٨) (صحيح)

(سند میں معدی بن سلیمان ضعیف راوی ہیں، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے)

۲۱۶۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے فجر پڑھ لی وہ اللہ کی پناہ میں ہے، پھر (اس بات کا خیال رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تمھارے درپے نہ ہو جائے اس کی پناہ توڑنے کی وجہ سے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں جندب اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی فجر کی صلاۃ کا خاص خیال رکھو اور اسے پابندی کے ساتھ ادا کرو، نہ ادا کرنے کی صورت میں رب العالمین کا وہ عہد جو تمھارے اور اس کے درمیان امان سے متعلق ہے ٹوٹ جائے گا۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ

۷۔ باب: مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ہمیشہ رہنے کا بیان

2165۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قُمْتُ فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِينَا، فَقَالَ: ((أُوصِيكُمْ بِأَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ، وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدَ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الاثْنَيْنِ أَبْعَدُ، مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ، فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذَلِكُمُ الْمُؤْمِنُ.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: ق/الأحكام ۲۷ (۲۳٦۳) (والنسائي في الكبرىٰ) وحم (۱/۱۸، ۲٦) (تحفة الاشراف: ۱۰۵۳۰)

(صحيح) (ويأت الإشارة إليه برقم: ۲۳۰۳)

۲۱٦۵۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مقام جابیہ میں (میرے والد) عمر رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوے، انھوں نے کہا: لوگو! میں تمھارے درمیان اسی طرح (خطبہ دینے کے لیے) کھڑا ہوا ہوں جیسے رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں اپنے صحابہ کی پیروی کی وصیت کرتا ہوں، پھر ان کے بعد آنے والوں (یعنی تابعین) کی پھر ان کے بعد آنے والوں (یعنی تبع تابعین) کی، پھر جھوٹ عام ہو جائے گا، یہاں تک کہ قسم کھلائے بغیر آدمی قسم کھائے گا اور گواہ گواہی طلب کیے جانے سے پہلے ہی گواہی دے گا، خبردار! جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے، تم لوگ جماعت کو لازم پکڑو اور پارٹی بندی سے بچو، کیوں کہ شیطان اکیلے آدمی کے ساتھ رہتا ہے، دو کے ساتھ اس کا رہنا نسبۃً زیادہ دور کی بات ہے، جو شخص جنت کے درمیانی حصہ میں جانا چاہتا ہو وہ جماعت سے لازمی طور پر جڑا رہے اور جسے اپنی نیکی سے خوشی ملے اور گناہ سے غم لاحق ہو حقیقت میں وہی مومن ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اسے ابن مبارک نے بھی محمد بن سوقہ سے روایت کیا ہے۔ (۳) یہ حدیث کئی سندوں سے عمر کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے آئی ہے۔

2166۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ)).

وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الاشراف: ۵۷۲٤) (صحيح)

۲۱٦٦۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا ہاتھ (اس کی مدد ونصرت) جماعت کے

ساتھ ہوتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

2167ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنِي الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ لا يَجْمَعُ أُمَّتِي - أَوْ قَالَ: أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ - عَلَى ضَلالَةٍ، وَيَدُ اللهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شُذَّ إِلَي النَّارِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَسُلَيْمَانُ الْمَدَنِيُّ هُوَ عِنْدِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ، وَقَدْ رَوَى عَنْهُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَتَفْسِيرُ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ هُمْ أَهْلُ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ وَالْحَدِيثِ، قَالَ: و سَمِعْتُ الْجَارُودَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ، يَقُولُ: سَأَلْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ مَنِ الْجَمَاعَةُ؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، قِيلَ لَهُ: قَدْ مَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، قَالَ: فُلانٌ وَفُلانٌ، قِيلَ لَهُ: قَدْ مَاتَ فُلانٌ وَفُلانٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَبُو حَمْزَةَ السُّكَّرِيُّ جَمَاعَةٌ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَأَبُو حَمْزَةَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ وَكَانَ شَيْخًا صَالِحًا، وَإِنَّمَا قَالَ: هٰذَا فِي حَيَاتِهِ عِنْدَنَا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الاشراف: ٧١٨٨) (صحیح) (سند میں ''سلیمان مدنی'' ضعیف ہیں، لیکن ''من شذ إلى النار'' کے سوا دیگر ٹکڑوں کے صحیح شواہد موجود ہیں، دیکھیے: ظلال الجنة رقم: ٨٠)

٢١٦٧۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی میری امت کو، یا یہ فرمایا: محمد ﷺ کی امت کو، گمراہی پر اکٹھا نہیں کرے گا، اللہ کا ہاتھ (اس کی مدد ونصرت) جماعت کے ساتھ ہے، جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں گرا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ (٢) سلیمان مدنی میرے نزدیک سلیمان بن سفیان ہی ہیں، ان سے ابوداود طیالسی، ابوعامر عقدی اور کئی اہل علم نے روایت کی ہے۔ (٣) اہل علم کے نزدیک ''جماعت'' سے مراد اصحاب فقہ اور اصحاب علم اور اصحاب حدیث ہیں۔ (٤) علی بن حسین کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا: جماعت سے کون لوگ مراد ہیں؟ انھوں نے کہا: ابوبکر وعمر، ان سے کہا گیا: ابوبکر وعمر تو وفات پا گئے، انھوں نے کہا: فلاں اور فلاں، ان سے کہا گیا: فلاں اور فلاں بھی تو وفات پا چکے ہیں تو عبداللہ بن مبارک نے کہا: ابوحمزہ سکری جماعت ہیں۔ ❶ (٥) ابوحمزہ کا نام محمد بن میمون ہے، وہ صالح اور نیک شیخ تھے، عبداللہ بن مبارک نے یہ بات ہم سے اس وقت کہی تھی جب ابوحمزہ باحیات تھے۔

فائدہ ❶: ......یعنی اگر ایک آدمی بھی صحیح عقیدہ ومنہج پر ہو تو وہ اکیلے بھی جماعت ہے، اصل معیار صحیح عقیدہ ومنہج پر ہونا ہے، نہ کہ بڑی تعداد میں ہونا، اس لیے تقلید کے شیدائیوں کا یہ کہنا کہ تقلید پر امت کی اکثریت متفق ہے، اس لیے

مقلدین ہی سوادِ اعظم ہیں، سراسر مغالطہ ہے۔

8- بَابُ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْعَذَابِ إِذَا لَمْ يُغَيِّرِ الْمُنْكَرُ

۸- باب: منکر سے نہ روکنے پر عذاب نازل ہونے کا بیان

2168- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، أَنَّهُ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ)).

تخريج: د/السلام ١٧ (٤٣٣٨)، ق/الفتن ٢٠ (٤٠٠٥)، ويأتي عند المؤلف في تفسير المائدة (٣٠٥٧) (تحفة الاشراف: ٦٦١٥)، وحم (١/٢، ٥، ٧، ٩) (صحيح)

2168/ م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَعَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ، وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ، وَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَأَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۱۶۸- ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ [1] میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جب لوگ ظالم کو دیکھ کر اس کا ہاتھ نہ پکڑیں (یعنی ظلم سے نہ روک دیں) تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا عذاب لوگوں پر عام کردے۔'' [2]

۲۱۶۸/م اس سند سے بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) کئی لوگوں نے اسی طرح اسماعیل سے یزید کی حدیث جیسی حدیث روایت کی ہے۔ (۳) اسماعیل سے روایت کرتے ہوئے بعض لوگوں نے اسے مرفوعاً اور بعض لوگوں نے موقوفاً بیان کیا ہے۔ (۴) اس باب میں عائشہ، ام سلمہ، نعمان بن بشیر، عبداللہ بن عمر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ 1 :...... اے ایمان والو! اپنی فکر کرو گمراہ ہونے والا تمھیں کوئی ضرر نہیں پہنچائے گا جب تم نے ہدایت پالی۔ (المائدہ: ۱۰۵)

فائدہ 2 :...... ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ذہن میں جب یہ بات آئی کہ بعض لوگوں کے ذہن میں آیت: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ (المائدة: ۱۰۵) سے متعلق یہ شبہ پیدا ہوا ہے کہ اپنی اصلاح اگر کر لی جائے تو یہی کافی ہے، امر بالمعروف و نہی عن المنکر ضروری نہیں ہے، تو اسی شبہ کے ازالے کے

لیے آپ نے فرمایا: لوگو! تم آیت کو غلط جگہ استعمال کررہے ہو، میں نے تو نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، پھر آپ نے یہ حدیث بیان کی، گویا آیت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ تمھارے سمجھانے کے باوجود اگر لوگ نیکی کا راستہ اختیار نہ کریں اور برائی سے باز نہ آئیں تو تمھارے لیے یہ نقصان دہ نہیں ہے، جب کہ تم خود نیکی پر قائم اور برائی سے بچتے رہو، کیوں کہ امر بالمعروف کا فریضہ بھی نہایت اہم ہے، اگر کوئی مسلمان یہ فریضہ ترک کردے تو وہ ہدایت پر قائم رہنے والا کب رہے گا جب کہ قرآن ﴿إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ کی شرط لگا رہا ہے۔

9- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

۹- باب: معروف (بھلائی) کا حکم دینے اور منکر (برائی) سے روکنے کا بیان

2169- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الاشراف: ٣٣٦٦) (صحيح)

(سند میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن اشہلی انصاری لین الحدیث ہیں، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے)

۲۱۶۹- حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم معروف (بھلائی) کا حکم دو اور منکر (برائی) سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب بھیج دے پھر تم اللہ سے دعا کرو اور تمھاری دعا قبول نہ کی جائے۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ [1]:...... اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ جب تک لوگ انجام دیتے رہیں گے اس وقت تک ان پر عمومی عذاب نہیں آئے گا اور جب لوگ اس فریضے کو چھوڑ بیٹھیں گے اس وقت رب العالمین کا ان پر ایسا عذاب آئے گا کہ اس کے بعد پھر ان کی دعائیں نہیں سنی جائیں گی۔ اگر ایک محدود علاقے کے لوگ اس امر بالمعروف اور نہی عن المنکر والے کام سے کلی طور پر رک جائیں تو وہاں اکیلے صرف اُن پر بھی عام عذاب آ سکتا ہے۔

2170- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِاللهِ- وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ الْأَشْهَلِيُّ- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ، وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ، وَيَرِثَ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو.

تخريج: ق/الفتن ٢٥ (٤٠٤٣) (تحفة الاشراف: ٣٣٦٥)، وحم (٥/٣٨٩) (ضعيف)

(سند میں عبداللہ بن عبدالرحمن اشہلی ضعیف راوی ہیں)

۲۱۷۰۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اپنے امام کو قتل نہ کردو، اپنی تلواروں سے ایک دوسرے کو قتل نہ کرو اور برے لوگ تمھاری دنیا کے وارث نہ بن جائیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) ہم اسے صرف عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے جانتے ہیں۔

10۔ بابٌ

۱۰۔ باب

2171ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِمْ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: لَعَلَّ فِيهِمُ الْمُكْرَهُ، قَالَ: ((إِنَّهُمْ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: ق/الفتن ۳۰ (٤٠٦٥) (تحفة الاشراف: ١٨٢١٦) (صحيح)

۲۱۷۱۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس لشکر کا ذکر کیا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، تو ام سلمہ نے عرض کی: ہوسکتا ہے اس میں کچھ مجبور لوگ بھی ہوں، آپ نے فرمایا: ''وہ اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔''[1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے، یہ حدیث ''عن نافع بن جبیر عن عائشة عن النبي ﷺ'' کی سند سے بھی آئی ہے۔

فائدہ [1] :...... یعنی دنیاوی عذاب میں تو مجبور اور بے بس لوگ بھی مبتلا ہو جائیں گے مگر آخرت میں وہ اپنے اعمال کے موافق اٹھائے جائیں گے۔

11۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ أَوْ بِاللِّسَانِ أَوْ بِالْقَلْبِ

۱۱۔ باب: ہاتھ، زبان یا دل سے منکر (بری باتوں) کو روکنے کا بیان

2172ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ، فَقَامَ رَجُلٌ: فَقَالَ لِمَرْوَانَ: خَالَفْتَ السُّنَّةَ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ! تُرِكَ مَا هُنَالِكَ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الإيمان ٢٠ (١٧٧)، د/الصلاة ٢٤٨ (١١٤٠)، والملاحم ١٧ (٤٣٤٠)، ن/الأيمان ١٧ (٥٠١٢)، ق/المقدمة ١٥٥ (١٢٧٥) (تحفة الأشراف: ٤٠٨٥)، وحم (٣/١٠، ٢٠، ٤٠، ٥٢، ٥٣، ٥٤، ٩٢) (صحيح)

۲۱۷۲۔ طارق بن شہاب کہتے ہیں: سب سے پہلے (عید کے دن) خطبے کو صلاۃ پر مقدم کرنے والے مروان تھے، ایک آدمی نے کھڑے ہو کر مروان سے کہا: آپ نے سنت کی مخالفت کی ہے، مروان نے کہا: اے فلاں! چھوڑ دی گئی وہ سنت جسے تم ڈھونڈھتے ہو (یہ سن کر) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شخص نے اپنا فرض پورا کر دیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''جو شخص کوئی برائی دیکھے تو چاہیے کہ اس برائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے، جسے اتنی طاقت نہ ہو وہ اپنی زبان سے اسے بدل دے اور جسے اس کی طاقت بھی نہ ہو وہ اپنے دل میں اسے برا جانے [1] یہ ایمان کا سب سے کمتر درجہ ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... یعنی: خود اس برائی سے الگ ہو جائے، اس کے ارتکاب کرنے والوں کی جماعت سے نکل جائے (اگر ممکن ہو)

12- بَابٌ مِنْهُ

۱۲۔ باب: معروف ومنکر سے متعلق ایک اور باب

2173- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللهِ وَالْمُدْهِنِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فِي الْبَحْرِ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلاهَا، وَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا يَصْعَدُونَ فَيَسْتَقُونَ الْمَاءَ، فَيَصُبُّونَ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلاهَا، فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَعْلاهَا: لا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُونَ فَتُؤْذُونَنَا، فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا: فَإِنَّا نَنْقُبُهَا مِنْ أَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِي، فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ فَمَنَعُوهُمْ نَجَوْا جَمِيعًا، وَإِنْ تَرَكُوهُمْ غَرِقُوا جَمِيعًا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الشركة ٦ (٢٤٩٣)، والشهادات ٣٠ (٢٦٨٦) (تحفة الأشراف: ١١٦٢٨)، وحم (٤/٢٦٨، ٢٧٠، ٢٧٣) (صحيح)

۲۱۷۳۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے حدود پر قائم رہنے والے (یعنی اس کے احکام کی پابندی کرنے والے) اور اس کی مخالفت کرنے والوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے، جو قرعہ اندازی کے ذریعے ایک کشتی میں سوار ہوئی، بعض لوگوں کو کشتی کے بالائی طبقے میں جگہ ملی اور بعض لوگوں کو نچلے حصے میں، نچلے طبقے والے اوپر

چڑھ کر پانی لیتے تھے تو بالائی طبقے والوں پر پانی گر جاتا تھا، بالائی حصے والوں نے کہا: ہم تمھیں اوپر نہیں چڑھنے دیں گے تاکہ ہمیں تکلیف پہنچاؤ (یہ سن کر) نچلے حصے والوں نے کہا: ہم کشتی کے نیچے سوراخ کر کے پانی لیں گے، اب اگر بالائی طبقہ والے ان کے ہاتھ پکڑ کر روکیں گے تو تمام نجات پا جائیں گے اور اگر انھیں ایسا کرنے سے منع نہیں کریں گے تو تمام کے تمام ڈوب جائیں گے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

۱۳۔ باب: ظالم بادشاہ کے سامنے حق کہنا سب سے بہتر جہاد ہے

2174۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مُصْعَبٍ أَبُويَزِيدَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: د/الملاحم ١٧ (٤٣٤٤)، ق/الفتن ٢٠ (٤٠١١)، وحم ٣/١٩، ٦١) (تحفة الأشراف: ٤٢٣٤) (صحیح) (متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''عطیہ عوفی'' ضعیف ہیں دیکھیے: الصحيحة: ٤٩١)

۲۱۷۴۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ظالم بادشاہ کے سامنے حق کہنا سب سے بہتر جہاد ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابوامامہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶: ...... یہ سب سے بہتر جہاد اس وجہ سے ہے کہ دشمن سے مقابلے کے وقت جو ڈر سوار رہتا ہے، وہ اپنے اندر جیتنے اور ہارنے سے متعلق دونوں صفتوں کو سمیٹے ہوئے ہے، جب کہ کسی جابر بادشاہ کے سامنے حق بات کہنے میں صرف مغلوبیت کا خوف طاری رہتا ہے، اسی لیے اسے سب سے بہتر جہاد کہا گیا۔

14۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي سُؤَالِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا فِي أُمَّتِهِ

۱۴۔ باب: امت کے لیے نبی اکرم ﷺ کی تین دعاؤں کا بیان

2175۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً، فَأَطَالَهَا، قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيهَا، قَالَ: ((أَجَلْ إِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيهَا ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيهَا.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ.

تخریج: ن/قیام اللیل ۱۶ (۱۶۳۹) (تحفۃ الأشراف : ۳۵۱۶)، وحم (۵/۱۰۸) (صحیح)

۲۱۷۵۔ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار کافی لمبی صلاۃ پڑھی، صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے ایسی صلاۃ پڑھی ہے کہ اس سے پہلے ایسی صلاۃ نہیں پڑھی تھی، آپ نے فرمایا: ''ہاں، یہ امید وخوف کی صلاۃ تھی، میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگی ہیں، جن میں سے اللہ تعالیٰ نے دو کو قبول کرلیا اور ایک کو نہیں قبول کیا، میں نے پہلی دعا یہ مانگی کہ میری امت کو عام قحط میں ہلاک نہ کرے، اللہ نے میری یہ دعا قبول کرلی، میں نے دوسری دعا یہ کی کہ ان پر غیروں میں سے کسی دشمن کو نہ مسلط کرے، اللہ نے میری یہ دعا بھی قبول کرلی، میں نے تیسری دعا یہ مانگی کہ ان میں آپس میں ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ نہ چکھا تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول نہیں فرمائی۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں سعد اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... یعنی میری دو دعائیں میری امت کے حق میں مقبول ہوئیں اور تیسری دعا مقبول نہیں ہوئی، گویا یہ امت ہمیشہ اپنے لوگوں کے پھیلائے ہوئے فتنہ وفساد سے دوچار رہے گی اور اس امت کے لوگ خود آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک اور قتل کریں گے اور حدیث کا مقصد یہ ہے کہ امت کے لوگ اپنے آپ کو اس کا مستحق نہ بنالیں۔

2176ــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِيَ الأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الأَحْمَرَ وَالأَبْيَضَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لا يُرَدُّ، وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا۔ أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا۔ حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: م/الفتن ۵ (۲۸۸۹)، د/الفتن ۱ (۴۲۵۲)، ق/الفتن ۹ (۳۹۵۲) (تحفۃ الاشراف : ۲۱۰۰) (صحیح)

۲۱۷۶۔ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی تو میں نے مشرق (پورب) ومغرب (پچھم) کو دیکھا یقیناً میری امت کی حکمرانی وہاں تک پہنچ کر رہے گی جہاں تک میرے لیے زمین سمیٹی گئی اور مجھے سرخ وسفید دو خزانے دیے گئے، میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لیے دعا کی کہ ان کو کسی عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور نہ ان پر غیروں میں سے کوئی ایسا دشمن مسلط کرے جو انھیں جڑ سے مٹا دے، میرے رب نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کرلیتا ہوں تو اسے بدلتا نہیں، تیری امت کے حق میں تیری یہ دعا میں نے قبول کی کہ

میں اسے عام قحط سے ہلاک و برباد نہیں کروں گا اور نہ ہی ان پر کوئی ایسا دشمن مسلط کروں گا جو ان میں سے نہ ہو اور جو انھیں جڑ سے مٹا دے، گو ان کے خلاف تمام روئے زمین کے لوگ جمع ہو جائیں، البتہ ایسا ہو گا کہ انھیں میں سے بعض لوگ بعض کو ہلاک کریں گے، اور بعض کو قیدی بنائیں گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

15۔ بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي الْفِتْنَةِ

۱۵۔ باب: فتنہ کے وقت آدمی کو کیسا ہونا چاہیے؟

2177۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ، قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِتْنَةً، فَقَرَّبَهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا؟ قَالَ: ((رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ، وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخِيفُونَهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الاشراف: ۱۸۳۵۵) (صحيح)

(سند میں ایک راوی مبہم ہے، لیکن شواہد کی بنا پر حدیث صحیح لغیرہ ہے)

۲۱۷۷۔ ام مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا اور فرمایا: ''وہ بہت جلد ظاہر ہوگا۔'' میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس وقت سب سے بہتر کون شخص ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ایک وہ آدمی جو اپنے جانوروں کے درمیان ہو اور ان کا حق ادا کرنے کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرتا ہو اور دوسرا وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہو، وہ دشمن کو ڈراتا ہو اور دشمن اسے ڈراتے ہوں۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (۲) لیث بن ابی سلیم نے بھی یہ حدیث ''عن طاؤس عن أم مالك البهزية عن النبي ﷺ'' کی سند سے روایت کی ہے۔ (۳) اس باب میں ام مبشر، ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی فتنہ کے ظہور کے وقت ایسا آدمی سب سے بہتر ہوگا جو فتنے کی جگہوں سے دور رہ کر اپنے جانوروں کے پالنے پوسنے میں مشغول ہو اور ان کی وجہ سے اس پر جو شرعی واجبات وحقوق ہیں، مثلاً: زکاۃ وصدقات کی ادائیگی میں ان کا خاص خیال رکھتا ہو، ساتھ ہی رب العالمین کی اس کے حکم کے مطابق عبادت بھی کرتا ہو۔ اسی طرح وہ آدمی بھی بہتر ہے جو اپنے گھوڑے کے ساتھ کسی دور دراز جگہ میں رہ کر وہاں موجود دشمنوں کا مقابلہ کرتا ہو، انھیں خوف وہراس میں مبتلا رکھتا ہو اور خود بھی ان سے خوف کھاتا ہو۔

16۔ بابٌ

۱۶۔ باب: فتنہ وفساد سے متعلق ایک اور باب

2178۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سِيمِينَ كُوشَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((تَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ، قَتْلاهَا فِي النَّارِ، اَللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: لا يُعْرَفُ لِزِيَادِ بْنِ سِيمِينَ كُوشَ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيثِ، رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ فَرَفَعَهُ، وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَأَوْقَفَهُ.

تخريج: د/الفتن ۳ (٤٢٦٥)، ق/الفتن ۱۲ (۳۹٦۷) (تحفة الاشراف: ۸٦۳۱)، وحم (۲/۲۱۲) (ضعيف)
(سند میں لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہیں اور زیاد بن سیمین گوش لین الحدیث)

۲۱۷۸۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک فتنہ ایسا ہوگا جو تمام عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا، اس کے مقتول جہنمی ہوں گے، اس وقت زبان کھولنا تلوار مارنے سے زیادہ سخت ہوگا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا: زیاد بن سیمین کوش کی اس کے علاوہ دوسری کوئی حدیث نہیں معلوم ہے۔ (۳) حماد بن سلمہ نے اسے لیث سے روایت کرتے ہوئے مرفوعاً بیان کیا ہے اور حماد بن زید نے اسے لیث سے روایت کرتے ہوئے موقوفاً بیان کیا ہے۔

17۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَمَانَةِ

۱۷۔ باب: امانت کے اٹھا لیے جانے کا بیان

2179۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ، قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الآخَرَ، حَدَّثَنَا: ((أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ، فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ، وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ))، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ: ((يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ، فَنَفَطَتْ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ))، ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلَى رِجْلِهِ، قَالَ: ((فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لا يَكَادُ أَحَدُهُمْ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلاً أَمِينًا، وَحَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهُ وَأَظْرَفَهُ وَأَعْقَلَهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ)) قَالَ: وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيُّكُمْ بَايَعْتُ فِيهِ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ، وَلَئِنْ كَانَ

يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِأُبَايِعَ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الرقاق ٣٥ (٦٤٩٧)، والفتن ١٣ (٧٠٨٦)، والاعتصام ٣ (٧٢٧٦)، م/الإيمان ٦٤ (١٤٣)

(تحفة الاشراف: ٣٣٢٨) (صحيح)

۲۱۷۹- حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دو حدیثیں بیان کیں، جن میں سے ایک کی حقیقت تو میں نے دیکھ لی، ❶ اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں، آپ نے فرمایا: ''امانت لوگوں کے دلوں کے جڑ میں اتری پھر قرآن کریم اترا اور لوگوں نے قرآن سے اس کی اہمیت جانی اور سنت رسول سے اس کی اہمیت جانی، ❷ پھر آپ نے ہم سے امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''آدمی (رات کو) سوئے گا اور اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی (اور جب وہ صبح کو اٹھے گا) تو اس کا تھوڑا سا اثر ایک نقطے کی طرح دل میں رہ جائے گا، پھر جب دوسری بار سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی اور اس کا اثر کھال موٹا ہونے کی طرح رہ جائے گا ❸، جیسے تم اپنے پاؤں پر چنگاری پھیرو تو آبلہ (پھپھولا) پڑ جاتا ہے، تم اسے پھولا ہوا پاتے ہو، حالانکہ اس میں کچھ نہیں ہوتا۔'' پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک کنکری لے کر اپنے پاؤں پر پھیرنے لگے اور فرمایا: ''لوگ اس طرح ہو جائیں گے کہ خرید وفروخت کریں گے، لیکن ان میں کوئی امانت دار نہ ہوگا، یہاں تک کہ کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک امانت دار آدمی ہے اور کسی آدمی کی تعریف میں یہ کہا جائے گا: کتنا مضبوط شخص ہے! کتنا ہوشیار اور عقل مند ہے! حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔'' حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے اوپر ایک ایسا وقت آیا کہ خرید وفروخت میں کسی کی پروا نہیں کرتا تھا، اگر میرا فریق مسلمان ہوتا تو اس کی دینداری میرا حق لوٹا دیتی اور اگر یہودی یا نصرانی ہوتا تو اس کا سردار میرا حق لوٹا دیتا، جہاں تک آج کی بات ہے تو میں تم میں سے صرف فلاں اور فلاں سے خرید وفروخت کرتا ہوں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی اس کا ظہور ہو چکا ہے اور قرآن وسنت کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس امانت سے متعلق لوگوں کے دلوں میں مزید پختگی پیدا ہوئی اور اس سے متعلق ایمانداری اور بڑھ گئی ہے۔

فائدہ ❷: ......اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کی تشریح وتفسیر خود قرآن سے اور پھر سنت وحدیث نبوی سے سمجھنی چاہیے، اسی طرح قرآن کے سمجھنے میں تیسرا درجہ فہم صحابہ ہے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ چوتھے درجے میں تابعین وتبع تابعین ہیں، جیسا کہ پیچھے حدیث (۲۱۵۶) سے بھی اس کا معنی واضح ہوتا ہے۔

فائدہ ❸: ......یعنی جس طرح جسم پر نکلے ہوئے پھوڑے کی کھال اس کے اچھا ہونے کے وقت موٹی ہو جاتی ہے اسی طرح امانت کا حال ہوگا، گویا اس امانت کا درجہ اس امانت سے کہیں کم تر ہے جو ایک نقطے کے برابر رہ گئی تھی، کیوں کہ یہاں صرف نشان باقی رہ گیا ہے۔

18۔ بَابُ مَا جَاءَ لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

۱۸۔ باب: امت محمد یہ گزری امتوں کے نقش قدم پر چلے گی

2180۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ، مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ يُقَالُ لَهَا: ذَاتُ أَنْوَاطٍ، يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! اِجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى: اِجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ: اَلْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرىٰ) (تحفة الاشراف : ١٥٥١٦) (صحيح)

۲۱۸۰۔ ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ حنین کے لیے نکلے تو آپ کا گزر مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے ہوا جسے ذات انواط کہا جاتا تھا، اس درخت پر مشرکین اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے، ❶ صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول ! ہمارے لیے بھی ایک ذاتِ انواط مقرر فرما دیجیے جیسا کہ مشرکین کا ایک ذاتِ انواط ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! یہ تو وہی بات ہے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ ہمارے لیے بھی معبود بنا دیجیے جیسا ان مشرکوں کے لیے ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم گزشتہ امتوں کی پوری پوری پیروی کرو گے ❷ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔ (۳) اس باب میں ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... ذاتِ انواط نامی درخت جھاؤ کی قسم سے تھا، مشرکین بطورِ حاجت برآری اس پر اپنا ہتھیار لٹکاتے اور اس درخت کے اردگرد اعتکاف کرتے تھے۔

فائدہ ❷:...... مفہوم یہ ہے کہ تم خلافِ شرع نافرمانی کے کاموں میں اپنے سے پہلے کی امتوں کے نقشِ قدم پر چلو گے۔ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے مطابق آج مسلمانوں کا حال حقیقت میں ایسا ہی ہے، چنانچہ یہود و نصاری اور مشرکین کی کون سی عادات و اطوار ہیں جنھیں مسلمانوں نے نہ اپنایا ہو۔

19۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ السِّبَاعِ

۱۹۔ باب: درندوں کے انسانوں سے گفتگو کرنے کا بیان

2181۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا أَبُونَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ، وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ، وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ

مِنْ بَعْدِهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، لانَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ، وَالْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الاشراف: ٤٣٧١)، وحم (٣/٨٣-٨٤) (صحيح)

٢١٨١۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ درندے انسانوں سے گفتگو نہ کرنے لگیں، آدمی سے اس کے کوڑے کا کنارہ گفتگو کرنے لگے، اس کے جوتے کا تسمہ گفتگو کرنے لگے اور اس کی ران اس کام کی خبر دینے لگے جو اس کی بیوی نے اس کی غیر حاضری میں انجام دیا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، ہم اسے صرف قاسم بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) قاسم بن فضل محدثین کے نزدیک ثقہ اور مامون ہیں، یحیی بن سعید قطان اور عبدالرحمن بن مہدی نے ان کی توثیق کی ہے۔ (۳) اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

20۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

۲۰۔ باب: چاند کے شق (دوٹکڑے) ہونے کا بیان

2182۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اِشْهَدُوا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/صفات المنافقين ٨ (٢٨٠١) (تحفة الأشراف: ٧٣٩٠) (صحيح)

٢١٨٢۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چاند دوٹکڑوں میں ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ گواہ رہو'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن مسعود، انس اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... چاند کا دوٹکڑوں میں بٹ جانا نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہوا، اس معجزے کا ظہور اہلِ مکہ کے مطالبے پر ہوا تھا۔ صحیحین میں ہے کہ چاند کے دوٹکڑے ہوگئے، یہاں تک کہ لوگوں نے حرا پہاڑ کو اس کے درمیان دیکھا، اس کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا اس سے نیچے تھا، یہ آپ ﷺ کے واضح معجزات میں سے ہے، ایسی متواتر احادیث سے اس کا ثبوت ہے جو صحیح سندوں سے ثابت ہیں، جمہور علما اس معجزے کے قائل ہیں۔

21- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَسْفِ

۲۱- باب: زمین دھنسنے کا بیان

2183- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ: أَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَرَوْا عَشْرَ آيَاتٍ: طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَالدَّابَّةَ، وَثَلاَثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ تَسُوقُ النَّاسَ أَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ، فَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا)).

تخريج: م/الفتن ١٣ (٢٩٠١)، د/الملاحم ١٢ (٤٣١١)، ق/الفتن ٢٨ (٤٠٤١) (تحفة الاشراف: ٣٣٩٧)، وحم (٤/٧) (صحيح)

2183/ م١- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ فُرَاتٍ نَحْوَهُ، وَزَادَ فِيهِ الدُّخَانَ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

2183/ م٢- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ، عَنْ سُفْيَانَ.

تخريج: انظر رقم ٢١٨٣ (صحيح)

2183/ م٣- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ وَالْمَسْعُودِيِّ سَمِعَا مِنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ فُرَاتٍ، وَزَادَ فِيهِ الدَّجَّالَ أَوِالدُّخَانَ.

تخريج: انظر رقم ٢١٨٣ (صحيح)

2183/ م4- حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْعِجْلِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ فُرَاتٍ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَزَادَ فِيهِ: قَالَ: ((وَالْعَاشِرَةُ إِمَّا رِيحٌ تَطْرَحُهُمْ فِي الْبَحْرِ وَإِمَّا نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ)).

تخريج: انظر رقم ٢١٨٣ (صحيح)

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ.

وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۸۳- حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف اپنے کمرے سے جھانکا، اس وقت ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے، تو آپ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو! مغرب (پچھم) سے سورج کا نکلنا، یاجوج ماجوج کا نکلنا، دابہ (جانور) کا نکلنا، تین بار زمین کا دھنسنا: ایک پورب میں، ایک پچھم میں اور ایک جزیرۂ عرب میں، عدن کے اندر سے آگ کا نکلنا جو لوگوں کو ہانکے یا اکٹھا کرے گی، جہاں لوگ رات گزاریں گے وہیں رات گزارے گی اور جہاں لوگ قیلولہ کریں گے وہیں قیلولہ کرے گی۔''

۲۱۸۳/م۱ اس سند سے بھی حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے اور اس میں ''الدخان'' (دھواں) کا اضافہ کیا ہے۔

۲۱۸۳/م۲ اس سند سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، جیسی وکیع نے سفیان سے روایت کی ہے۔

۲۱۸۳/م۳ اس سند سے بھی اسی جیسی حدیث مروی ہے، جیسی عبدالرحمٰن نے ''عن سفیان ، عن فرات'' کی سند سے روایت کی ہے اور اس میں دجال یا دخان (دھواں) کا اضافہ کیا ہے۔

۲۱۸۳/م۴ اس سند سے بھی اسی جیسی حدیث مروی ہے جیسی ابوداود نے شعبہ سے روایت کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دسویں نشانی ہوا کا چلنا ہے جو انھیں سمندر میں پھینک دے گی یا عیسیٰ بن مریم کا نزول ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علی، ابوہریرہ، ام سلمہ اور صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ❶

فائدہ ❶: ......دس نشانیوں یہ ہیں: (۱) پچھم سے سورج کا نکلنا۔ (۲) یاجوج ماجوج کا نکلنا۔ (۳) دابہ (جانور) کا نکلنا۔ (۴)، (۵) تین بار زمین کا دھنسنا، (پورب میں، پچھم میں اور جزیرۂ عرب میں)۔ (۶) عدن سے آگ کا نکلنا۔ (۷) دھواں نکلنا۔ (۸) دجال کا نکلنا۔ (۹) عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانِ دنیا سے نزول، یعنی زمین پر اُترنا، ایک اور نشانی کا ذکر ہے، یعنی ہوا کا شاید اس سے مراد دخان (دھواں) ہو۔

2184- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْمُرْهِبِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ صَفِيَّةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتَّى يَغْزُوَ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ- أَوْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ- خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ)) قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ق/الفتن ۳۰ (٤٠٦٤) (تحفة الاشراف: ١٥٩٠٢) (صحيح)

۲۱۸۴- ام المومنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ (اللہ کے) اس گھر پر حملہ کرنے

سے باز نہیں آئیں گے، یہاں تک کہ ایک ایسا لشکر لڑائی کرنے کے لیے آئے گا کہ جب اس لشکر کے لوگ مقامِ بیدا میں ہوں گے، تو ان کے آگے والے اور پیچھے والے دھنسا دیے جائیں گے اور ان کے بیچ والے بھی نجات نہیں پائیں گے (یعنی تمام لوگ دھنسا دیے جائیں گے) میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ان میں سے جو نا پسند کرتے رہے ہوں ان کے افعال کو وہ بھی؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان کی نیتوں کے مطابق انھیں اٹھائے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2185۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا صَيْفِيُّ بْنُ رِبْعِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُونُ فِي آخِرِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ)) قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ تَكَلَّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الاشراف: ١٧٥٤٢) (صحيح)

٢١٨٥۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس امت کے آخری عہد میں یہ واقعات ظاہر ہوں گے: زمین کا دھنسنا، صورت تبدیل ہونا اور آسمان سے پتھر برسنا۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک کر دیے جائیں گے، حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب فسق و فجور عام ہو جائے گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث عائشہ کی روایت سے غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) راوی عبداللہ بن عمر عمری کے حفظ کے تعلق سے یحییٰ بن سعید نے کلام کیا ہے۔

22۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

۲۲۔ باب: مغرب (پچھم) سے سورج نکلنے کا بیان

2186۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ، فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا: اطْلُعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا)) قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا﴾ قَالَ: وَذٰلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي مُوسَى، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/بدء الخلق ٤ (٣١٩٩)، والتوحيد ٢٢ (٧٤٢٤)، م/الإيمان ٧٢ (١٥٩)، ويأتي في تفسير يسين برقم: ٣٢٢٧) (تحفة الاشراف: ١١٩٩٣) (صحيح)

۲۱۸۶۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سورج ڈوبنے کے بعد میں مسجد میں داخل ہوا، اس وقت نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے پوچھا: ابوذر! جانتے ہو سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''وہ سجدے کی اجازت لینے جاتا ہے، اسے اجازت مل جاتی ہے، لیکن ایک وقت اس سے کہا جائے گا: اسی جگہ سے نکلو جہاں سے آئے ہو، وہ پچھم سے نکلے گا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَذَلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا﴾ (یہ اس کا ٹھکانا ہے) راوی کہتے ہیں: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت یہی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں صفوان بن عسال، حذیفہ، اسید، انس اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

23۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

۲۳۔ باب: یاجوج ماجوج کے خروج کا بیان

2187۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَتْ: اِسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نَوْمٍ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ، وَهُوَ يَقُولُ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ)) يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ((وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ)) وَعَقَدَ عَشْرًا، قَالَتْ زَيْنَبُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ جَوَّدَ سُفْيَانُ هَذَا الْحَدِيثَ، هَكَذَا رَوَى الْحُمَيْدِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ نَحْوَ هَذَا، و قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَفِظْتُ مِنَ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَرْبَعَ نِسْوَةٍ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ وَهُمَا رَبِيبَتَا النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجَيِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهَكَذَا رَوَى مَعْمَرٌ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ: عَنْ حَبِيبَةَ، وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ ابْنِ عُيَيْنَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ: عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ.

تخريج: خ/أحاديث الانبياء ٧ (٣٣٤٦)، والمناقب ٢٥ (٣٥٩٨)، والفتن ٤ (٧٠٥٩)، و ٢٨ (٧١٣٥)، م/الفتن ١ (٢٨٨٠)، ق/الفتن ٩ (٣٩٥٢) (تحفة الاشراف: ١٥٨٨٠)، وحم (٦/٤٢٨، ٤٢٩) (صحيح)

۲۱۸۷۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سو کر اٹھے تو آپ کا چہرۂ مبارک سرخ تھا اور آپ فرما رہے ہے

تھے: لا إله إلا الله (اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں) آپ نے اسے تین بار دہرایا، پھر فرمایا: اس شر (فتنہ) سے عرب کے لیے تباہی ہے جو قریب آ گیا ہے، آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے اور آپ نے (ہاتھ کی انگلیوں سے) دس کی گرہ لگائی، ❶ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک کر دیے جائیں گے، حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب برائی زیادہ ہو جائے گی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) (سند میں چار عورتوں کا تذکرہ کرکے) سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث اچھی طرح بیان کی ہے۔ حمیدی، علی بن مدینی اور دوسرے کئی محدثین نے یہ حدیث سفیان بن عیینہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ (۳) حمیدی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے اس حدیث کی سند میں زہری سے چار عورتوں کا واسطہ یاد کیا ہے: ''عن زينب بنت أبي سلمة، عن حبيبة، عن أم حبيبة، عن زينب بنت جحش۔'' زینب بنت ابی سلمہ اور حبیبہ نبی اکرم ﷺ کی سوتیلی لڑکیاں ہیں اور ام حبیبہ اور زینب بنت جحش نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں۔ (۴) معمر اور کئی لوگوں نے یہ حدیث زہری سے اسی طرح روایت کی ہے، مگر اس میں ''حبیبہ'' کے واسطے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ابن عیینہ کے بعض شاگردوں نے ابن عیینہ سے یہ حدیث روایت کرتے وقت اس میں ''ام حبیبہ'' کے واسطے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے اس سوراخ کی مقدار بتائی۔

24- بَابٌ فِي صِفَةِ الْمَارِقَةِ

۲۴- باب: خوارج کی پہچان

2188- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقْرَءُ ونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي ذَرٍّ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَيْثُ وَصَفَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ ((الَّذِينَ يَقْرَءُ ونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ إِنَّمَا هُمُ الْخَوَارِجُ الْحَرُورِيَّةُ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْخَوَارِجِ)).

تخريج: ق/المقدمة ١٢ (١٦٨) (تحفة الاشراف: ٩٢١٠)، وحم (١/٤٠٤) (صحيح)

۲۱۸۸- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخری زمانے ❶ میں ایک قوم نکلے گی جس کے افراد نوعمر اور سطحی عقل والے ہوں گے، وہ قرآن پڑھیں گے، لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، قرآن کی

بات کریں گے، لیکن وہ دین سے اسی طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر آر پار نکل جاتا ہے۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) دوسری حدیث میں نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے جس میں آپ نے انھیں لوگوں کی طرح اوصاف بیان کیا کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے، مگر ان کے گلے کے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے ایسے ہی نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے، ان سے مقام حرورا کی طرف منسوب خوارج اور دوسرے خوارج مراد ہیں۔ (۳) اس باب میں علی، ابوسعید اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :.......اس سے مراد خلافتِ راشدہ کا اخیر زمانہ ہے، اس خلافت کی مدت تیس سال ہے، خوارج کا ظہور علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا، جب خلافتِ راشدہ کے دو سال باقی تھے تو علی رضی اللہ عنہ نے نہروان کے مقام پران سے جنگ کی اور انھیں قتل کیا۔ خوارج میں نوعمر اور غیر پختہ عقل کے لوگ تھے جو پرفریب نعروں کا شکار ہوگئے تھے اور رسول اکرم ﷺ کی یہ پیش گوئی ہر زمانے میں ظاہر ہو رہی ہے آج کے پرفتن دور میں اس کا مظاہرہ جگہ جگہ نظر آ رہا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ دے اور ہر طرح کے فتنوں سے محفوظ رکھے، آمین!

25- بَابٌ فِي الْأَثَرَةِ

۲۵- باب: ترجیح دینے کا بیان

2189- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/مناقب الأنصار ٨ (٣٧٩٢)، والفتن ٢ (٧٠٥٧)، م/الإمارة ١١ (١٨٤٥)، ن/آداب القضاة ٤(٥٣٨٥) (تحفة الاشراف: ١٤٨)، وحم (٤/٣٥١، ٣٥٢) (صحيح)

۲۱۸۹- اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے فلاں کو عامل بنادیا اور مجھے عامل نہیں بنایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ میرے بعد (غلط) ترجیح دیکھوگے، تم اس پر صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے حوض کوثر پر ملو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2190- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا)) قَالَ: فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللهَ الَّذِي لَكُمْ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/المناقب ٢٥ (٣٦٠٣)، والفتن ٢ (٧٠٥٢)، م/الإمارة ١٠ (١٨٤٣) (تحفة الاشراف: ٩٢٢٩)،

وحم (١/ ٣٨٤، ٣٨٧، ٤٣٣) (صحيح)

۲۱۹۰۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے بعد عنقریب (غلط) ترجیح اور ایسے امور دیکھو گے جنھیں تم برا جانو گے۔'' لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ایسے وقت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم حکام کا حق ادا کرنا (ان کی اطاعت کرنا) اور اللہ سے اپنا حق مانگو۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]: ......یعنی حکام اگر ایسے لوگوں کو دوسروں پر ترجیح دیں جو قابلِ ترجیح نہیں ہیں تو تم صبر سے کام لیتے ہوئے ان کی اطاعت کرو اور اپنا معاملہ اللہ کے حوالے کرو، کیوں کہ اللہ نیکو کاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

26۔ بَابُ مَا جَاءَ مَا أَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَي يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۲۶۔ باب: قیامت تک واقع ہونے والی چیزوں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی پیش گوئی

2191ـ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ الْقُرَشِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا صَلاَةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُونُ إِلَي قِيَامِ السَّاعَةِ إِلاَّ أَخْبَرَنَا بِهِ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، وَكَانَ فِيمَا قَالَ: ((إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ)) وَكَانَ فِيمَا قَالَ: ((أَلا لا يَمْنَعَنَّ رَجُلاً هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ)) قَالَ: فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ، فَقَالَ: قَدْوَاللهِ! رَأَيْنَا أَشْيَاءَ فَهِبْنَا، فَكَانَ فِيمَا قَالَ: ((أَلا إِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ، وَلا غَدْرَةَ أَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ إِمَامِ عَامَّةٍ، يُرْكَزُ لِوَاؤُهُ عِنْدَ اسْتِهِ))، فَكَانَ فِيمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ: ((أَلا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى، فَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَا مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَا كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَا مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَا كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا، أَلا وَإِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيءَ الْغَضَبِ، سَرِيعَ الْفَيْءِ، وَمِنْهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ، أَلا وَإِنَّ مِنْهُمْ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ أَلا وَخَيْرُهُمْ بَطِيءُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ، أَلا وَشَرُّهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ بَطِيءُ الْفَيْءِ، أَلا وَإِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ، وَمِنْهُمْ سَيِّءُ الْقَضَاءِ حَسَنُ الطَّلَبِ، وَمِنْهُمْ حَسَنُ الْقَضَاءِ سَيِّءُ الطَّلَبِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ، أَلا وَإِنَّ مِنْهُمُ السَّيِّءَ الْقَضَاءِ السَّيِّءَ الطَّلَبِ، أَلا وَخَيْرُهُمُ الْحَسَنُ الْقَضَاءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ، أَلا وَشَرُّهُمْ سَيِّءُ الْقَضَاءِ سَيِّءُ الطَّلَبِ، أَلا وَإِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ أَمَا رَأَيْتُمْ إِلَي حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ، وَانْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالأَرْضِ)) قَالَ:

وَجعَلْنَا نَلْتَفِتُ إِلَي الشَّمْسِ ، هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مَرْيَمَ وَأَبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَدَّثَهُمْ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَي أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخریج: ق/الفتن ۱۹ (۴۰۰۰) (تحفة الاشراف: ۴۳۶۶) (ضعیف) (سند میں ''علی بن زید بن جدعان'' ضعیف ہیں، اس لیے یہ حدیث اس سیاق سے ضعیف ہے، لیکن اس حدیث کے کئی ٹکڑوں کے صحیح شواہد موجود ہیں، دیکھیے: الصحیحة : ۴۸۶، و۹۱۱)

۲۱۹۱۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کچھ پہلے پڑھائی پھر خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور آپ نے قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کے بارے میں ہمیں خبر دی، یاد رکھنے والوں نے اسے یاد رکھا اور بھولنے والے بھول گئے، آپ نے جو باتیں بیان فرمائیں اس میں سے ایک بات یہ بھی تھی: ''دنیا میٹھی اور سرسبز ہے، اللہ تعالیٰ تمھیں اس میں خلیفہ بنائے گا، ❶ پھر دیکھے گا کہ تم کیسا عمل کرتے ہو؟ خبردار! دنیا سے اور عورتوں سے بچ کے رہو'' ❷، آپ نے یہ بھی فرمایا: ''خبردار! حق جان لینے کے بعد کسی آدمی کو لوگوں کا خوف اسے بیان کرنے سے نہ روک دے، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے بہت ساری چیزیں دیکھی ہیں اور (بیان کرنے سے) ڈر گئے۔ آپ نے یہ بھی بیان فرمایا: ''خبردار! قیامت کے دن ہر عہد توڑنے والے کے لیے اس کے عہد توڑنے کے مطابق ایک جھنڈا ہوگا اور امامِ عام کے عہد توڑنے سے بڑھ کر کوئی عہد توڑنا نہیں، اس عہد کے توڑنے والے کا جھنڈا اس کے سرین کے پاس نصب کیا جائے گا۔'' اس دن کی جو باتیں ہمیں یاد رہیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی: ''جان لو! انسان مختلف درجے کے پیدا کیے گئے ہیں: کچھ لوگ پیدائشی مومن ہوتے ہیں، مومن بن کر زندگی گزارتے ہیں اور ایمان کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوتے ہیں، کچھ لوگ کافر پیدا ہوتے ہیں، کافر بن کر زندگی گزارتے ہیں اور کفر کی حالت میں مرتے ہیں، کچھ لوگ مومن پیدا ہوتے ہیں، مومن بن کر زندگی گزارتے ہیں اور کفر کی حالت میں ان کی موت آتی ہے، کچھ لوگ کافر پیدا ہوتے ہیں، کافر بن کر زندہ رہتے ہیں اور ایمان کی حالت میں ان کی موت آتی ہے، کچھ لوگوں کو غصہ دیر سے آتا ہے اور جلد ٹھنڈا ہو جاتا ہے، کچھ لوگوں کو غصہ جلد آتا ہے اور جلد ٹھنڈا ہوتا ہے، یہ دونوں برابر ہیں، جان لو! کچھ لوگ ایسے ہیں جنھیں جلد غصہ آتا ہے اور دیر سے ٹھنڈا ہوتا ہے، جان لو! ان میں سب سے بہتر وہ ہیں جو دیر سے غصہ ہوتے ہیں اور جلد ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور سب سے برے وہ ہیں جو جلد غصہ ہوتے ہیں اور دیر سے ٹھنڈے ہوتے ہیں، جان لو! کچھ لوگ اچھے ڈھنگ سے قرض ادا کرتے ہیں اور اچھے ڈھنگ سے قرض وصول کرتے ہیں، کچھ لوگ بدسلوکی سے قرض ادا کرتے ہیں اور بدسلوکی سے وصول کرتے ہیں، جان لو! ان میں سب سے اچھا وہ ہے جو اچھے ڈھنگ سے قرض ادا کرتا ہے اور اچھے ڈھنگ سے وصول کرتا ہے اور سب سے برا وہ ہے جو برے ڈھنگ سے ادا کرتا ہے اور

بدسلوکی سے وصول کرتا ہے، جان لو! غصہ انسان کے دل میں ایک چنگاری ہے، کیا تم غصہ ہونے والے کی آنکھوں کی سرخی اور اس کی گردن کی رگوں کو پھولتے ہوئے نہیں دیکھتے ہو؟ جس شخص کو غصہ کا احساس ہو وہ زمین سے چپک جائے۔" ابوسعید خدری کہتے ہیں: ہم لوگ سورج کی طرف مڑ کر دیکھنے لگے کہ کیا ابھی ڈوبنے میں کچھ باقی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جان لو! دنیا کے گزرے ہوئے حصے کی بہ نسبت اب جو حصہ باقی ہے وہ اتنا ہی ہے جتنا حصہ آج کا تمھارے گزرے ہوئے دن کی بہ نسبت باقی ہے۔" ❸

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے، (۲) اس باب میں حذیفہ، ابومریم، ابوزید بن اخطب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں، ان لوگوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے قیامت تک ہونے والی چیزوں کو بیان فرمایا۔

فائدہ ❶: ......یعنی تم کو پچھلی قوموں کا وارث و نائب بنائے گا، یہ نہیں کہ انسان اللہ کا خلیفہ و نائب ہے، یہ غلط بات ہے، بلکہ اللہ خود انسان کا خلیفہ ہے جیسا کہ خضر کی دعا میں ہے "والخلیفة بعد"

فائدہ ❷: ......یعنی تمھارے دین کے کاموں کے لیے دنیا جس قدر مفید اور معاون ہو اسی قدر اس کی چاہت کرو اور عورتوں کی مکاری اور ان کی چالبازی سے ہوشیار رہو۔

فائدہ ❸: ......اس حدیث سے بہت سارے فوائد حاصل ہوئے: (۱) کھڑے ہو کر وعظ و نصیحت کرنا مسنون ہے۔ (۲) انسان بھول چوک کا شکار ہوتا ہے، یہاں تک کہ صحابہ کرام بھی اس سے محفوظ نہ رہے۔ (۳) اظہار حق کے لیے لوگوں کا ڈر و خوف مانع نہ ہو۔ (۴) دنیا اور عورتوں سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ (۵) عہد توڑنا قیامت کے دن رسوائی کا باعث ہوگی۔ (۶) انسان پیدائش سے لے کر مرنے تک ایمان و کفر کی آزمائش سے گزرتا ہے۔ (۷) غصے کے مختلف مراحل ہیں۔ (۸) قرض کا لین دین، کس انداز سے ہو۔ (۹) غصے کی حالت میں انسان کیا کرے؟ (۱۰) دنیا سے اس کا کس قدر حصہ باقی رہ گیا ہے۔

27- بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّامِ

۲۷۔ باب: سرزمین شام کا بیان

2192ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ، لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ق/المقدمة ١ (٦) (تحفة الأشراف: ١١٠٨١)، وحم (٥/٣٤، ٣٥) (صحيح)

2192/ م- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْنَ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: ((هَا هُنَا)) وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الاشراف : ١١٣٩٠) (صحيح)

۲۱۹۲۔ قرہ بن ایاس المزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ملک شام والوں میں خرابی پیدا ہو جائے گی تو تم میں کوئی اچھائی باقی نہیں رہے گی، میری امت کے ایک گروہ کو ہمیشہ اللہ کی مدد حاصل رہے گی، اس کی مدد نہ کرنے والے قیامت تک اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن حوالہ، ابن عمر، زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا کہ علی بن مدینی نے کہا: ان سے مراد اہل حدیث ہیں۔

۲۱۹۲/م معاویۃ بن حیدۃ قشیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس وقت آپ ہمیں کہاں جانے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے ملک شام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ''وہاں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی یہ گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، اللہ کی نصرت و مدد سے سرفراز رہے گا، اس کی نصرت و تائید نہ کرنے والے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ امام نووی کہتے ہیں: یہ گروہ اقطارِ عالم میں منتشر ہوگا، جس میں بہادر قسم کے جنگجو، فقہا، محدثین، زہدا اور معروف و منکر کا فریضہ انجام دینے والے لوگ ہوں گے۔

28- بَابُ مَا جَاءَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۲۸۔ باب: نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ مبارک میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کی گردن نہ مارنا

2193- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَرِيرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَكُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَوَاثِلَةَ وَالصُّنَابِحِيِّ ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الحج ١٣٢ (١٧٣٩)، والفتن ٨ (٧٠٧٩) (تحفة الأشراف : ٦١٨٥)، وحم (١/٢٣٠، ٤٠٢) (صحيح)

۲۱۹۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کی گردنیں

مت مارنا۔“ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن مسعود، جریر، ابن عمر، کرز بن علقمہ، واثلہ اور صنابحی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی کفار سے مشابہت مت اختیار کرنا اور کفریہ اعمال کو نہ اپنانا۔ اس حدیث میں کافر کا لفظ زجر و توبیخ کے طور پر ہے۔

29۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ

۲۹۔ باب: اس فتنے کا بیان جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا

2194۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ إِلَيَّ لِيَقْتُلَنِي، قَالَ: ((كُنْ كَابْنِ آدَمَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَخَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي وَاقِدٍ وَأَبِي مُوسَى وَخَرَشَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ، وَزَادَ فِي هٰذَا الإِسْنَادِ رَجُلاً. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٨٤٦) (صحيح)

۲۱۹۴۔ بسر بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہونے والے فتنے کے وقت کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب ایک ایسا فتنہ ہوگا جس میں بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔“ میں نے عرض کی: آپ بتائیے اگر کوئی میرے گھر میں گھس آئے اور قتل کرنے کے لیے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”آدم کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جانا۔“

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) بعض لوگوں نے اسے لیث بن سعد سے روایت کرتے ہوئے سند میں ”رجلا“ (ایک آدمی) کا اضافہ کیا ہے۔ (۳) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت سے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث دوسری سند سے بھی آئی ہے۔ (۴) اس باب میں ابوہریرہ، خباب بن ارت، ابوبکرہ، ابن مسعود، ابوواقد، ابوموسیٰ اشعری اور خرشہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

30۔ بَابُ مَا جَاءَ سَتَكُونُ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

۳۰۔ باب: ان فتنوں کا بیان جو سخت تاریک رات کی طرح ہوں گے

2195۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوا بِالأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ أَحَدُهُمْ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الإيمان ٥١ (١١٨) (تحفة الأشراف: ١٤٠٧٥) (صحيح)

۲۱۹۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ نیک اعمال کی طرف جلدی کرو، ان فتنوں کے خوف سے جو سخت تاریک رات کی طرح ہیں، جس میں آدمی صبح کے وقت مومن اور شام کے وقت کافر ہوگا، شام کے وقت مومن اور صبح کے وقت کافر ہوگا، دنیاوی ساز و سامان کے بدلے آدمی اپنا دین بیچ دے گا''۔[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]: ...... یعنی قرب قیامت کے وقت بکثرت فتنوں کا ظہور ہوگا، ہر ایک دنیا کا طالب ہوگا، لوگوں کی نگاہ میں دین و ایمان کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہے گی، انسان مختلف قسم کے روپ اختیار کرے گا، یہاں تک کہ دنیوی مفادات کی خاطر اپنا دین و ایمان فروخت کر بیٹھے گا، اس حدیث میں ایسے حالات میں اہل ایمان کو استقامت کی اور بلا تاخیر اعمالِ صالحہ بجالانے کی تلقین کی گئی ہے۔

2196۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ! مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ، يَارُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الآخِرَةِ)). هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/العلم ٤٠ (١١٥)، والتهجد ٥ (١١٢٦)، والمناقب ٢٥ (٣٥٩٩)، واللباس ٣١ (٥٨٤٤)، والأدب ١٢١ (٦٢١٨)، والفتن ٦ (٧٠٦٩) (تحفة الأشراف: ١٨٢٩٠)، وحم (٦/٢٩٧) (صحيح)

۲۱۹۶۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک رات بیدار ہوئے اور فرمایا: ''سبحان اللہ! آج کی رات کتنے فتنے اور کتنے خزانے نازل ہوئے! حجرہ والیوں (امہات المومنین) کو کوئی جگانے والا ہے؟ سنو! دنیا میں کپڑا پہننے والی بہت سی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی''۔[1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]: ...... اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو بے انتہا باریک لباس پہنتی ہیں، یا وہ عورتیں مراد ہیں جن کے لباس مالِ حرام سے بنتے ہیں، یا وہ عورتیں ہیں جو بطورِ زینت بہت سے کپڑے استعمال کرتی ہیں، لیکن عریانیت سے

اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھتیں۔

2197- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ أَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجُنْدَبٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَبِي مُوسَى، وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المولف (تحفة الأشراف: ٨٥٠) (حسن صحيح)

۲۱۹۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے سخت تاریک رات کی طرح فتنے (ظاہر) ہوں گے، جن میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام میں کافر ہو جائے گا، شام میں مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا، دنیاوی ساز وسامان کے بدلے کچھ لوگ اپنا دین بیچ دیں گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، جندب، نعمان بن بشیر اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2198- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ: يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، قَالَ: يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُحَرِّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُمْسِي مُسْتَحِلاًّ لَهُ وَيُمْسِي مُحَرِّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلاًّ لَهُ.

تخريج: تفرد به المولف (لم يذكره المزي) (صحيح الإسناد)

۲۱۹۸۔ حسن بصری کہتے ہیں کہ اس حدیث: صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا'' کا مطلب یہ ہے کہ آدمی صبح کو اپنے بھائی کی جان، عزت اور مال کو حرام سمجھے گا اور شام کو حلال سمجھے گا، شام کو اپنے بھائی کی جان، عزت اور مال کو حرام سمجھے گا اور صبح کو حلال سمجھے گا۔

2199- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَرَجُلٌ سَأَلَهُ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَمْنَعُونَا حَقَّنَا وَيَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اِسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الإمارة ١٢ (١٨٤٦) (تحفة الأشراف: ١١٧٧٢) (صحيح)

٢١٩٩۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، اس وقت آپ سے ایک آدمی سوال کرتے ہوئے کہہ رہا تھا: آپ بتائیے اگر ہمارے اوپر ایسے حکام حکمرانی کریں جو ہمارا حق نہ دیں اور اپنے حق کا مطالبہ کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان کا حکم سنو اور ان کی اطاعت کرو، اس لیے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کے جواب دہ ہیں اور تم اپنی ذمہ داریوں کے جواب دہ ہو۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ : ......مفہوم یہ ہے کہ اگر حکام مالِ غنیمت وغیرہ میں سے تمھارا حق نہ دیں، پھر بھی تم ان کی اطاعت کرو، ان کے خلاف سرمت اٹھاؤ، تمھارا حق تمھیں آخرت میں ایسے ہی ملے گا جس طرح ان ظالم حکمرانوں کو ان کے ظلم کی سزا ملے گی۔

31۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْهَرْجِ وَالْعِبَادَةِ فِيهِ

٣١۔ باب: قتل وخوں ریزی اور اس وقت کی عبادت کا بیان

2200۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ)) قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: ((اَلْقَتْلُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الفتن ٥ (٧٠٦٢—٧٠٦٤)، م/العلم ٥ (٢٦٧٢)، ق/الفتن ٢٦ (٤٠٥١) (تحفة الأشراف: ٩٠٠٠) (صحيح)

٢٢٠٠۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے بعد ایسے دن آنے والے ہیں جن میں علم اٹھا لیا جائے گا اور ہرج زیادہ ہو جائے گی۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہرج کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''قتل وخوں ریزی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، خالد بن ولید اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2201۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ إِلَي مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَدَّهُ إِلَي مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَالْهِجْرَةِ إِلَيَّ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْمُعَلَّى.

تخريج: م/الفتن ٢٦ (٢٩٤٨)، ق/الفتن ١٤ (٣٩٨٥) (تحفة الأشراف: ١١٤٧٦)، وحم (٥/٢٥) (صحيح)

٢٢٠١۔ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قتل وخوں ریزی کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کے مانند ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف حماد بن

زید کی روایت سے جانتے ہیں، جسے وہ معلّی سے روایت کرتے ہیں۔

فائدہ ❶ :......قتل وخوں ریزی یعنی فتنے کے زمانے میں فتنے سے دور زمانے رہ کر عبادت میں مشغول رہنا مدینے کی طرف ہجرت کرنے کے مثل ہے۔

32۔ بَابٌ

۳۲۔ باب: فتنہ سے متعلق ایک اور پیش گوئی

2202۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَي يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الفتن ۱ (۴۲۵۲)، ق/الفتن ۹ (۳۹۵۲) والفتن (۲۱۰۸)، وحم (۵/۲۷۸، ۲۸۴) (كلهم: ۱۷۳۴) (صحيح)

۲۲۰۲۔ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب میری امت میں تلوار چل پڑے گی تو وہ قیامت تک نہ رکے گی۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی جب وہ آپس میں لڑنے لگیں گے تو قیامت تک یہ لڑائی چلتی رہے گی۔

33۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ سَيْفٍ مِنْ خَشَبٍ فِي الْفِتْنَةِ

۳۳۔ باب: فتنے کے زمانے میں لکڑی کی تلوار بنانے کا بیان

2203۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ أُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيٍّ الْغِفَارِيِّ، قَالَتْ: جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَي أَبِي، فَدَعَاهُ إِلَي الْخُرُوجِ مَعَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ إِلَيَّ إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ أَنْ أَتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ، فَقَدِ اتَّخَذْتُهُ، فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهِ مَعَكَ، قَالَتْ: ((فَتَرَكَهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ.

تخريج: ق/الفتن ۱۰ (۳۹۶۰) (تحفة الأشراف: ۱۷۳۴) (حسن صحيح)

۲۲۰۳۔ عدیسہ بنت اہبان غفاری کہتی ہیں کہ میرے والد کے پاس علی رضی اللہ عنہ آئے اور ان کو اپنے ساتھ لڑائی کے لیے نکلنے کو کہا، ان سے میرے والد نے کہا: میرے دوست اور آپ کے چچازاد بھائی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے وصیت کی کہ ''جب لوگوں میں اختلاف ہو جائے تو میں لکڑی کی تلوار بنالوں۔'' میں نے بنالی ہے، اگر آپ چاہیں تو اسے لے کر آپ کے ساتھ نکلوں، عدیسہ کہتی ہیں: چنانچہ علی نے میرے والد کو چھوڑ دیا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف عبداللہ بن عبید اللہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) اس باب میں محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :......لکڑی کی تلوار بنانے کا مطلب فتنے کے وقت قتل وخوں ریزی سے اپنے آپ کو دور رکھنا ہے۔

2204۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّـهُ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ: ((كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ ، وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ ، وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ ، وَعَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ ثَرْوَانَ هُوَ أَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ .

تخريج: د/الفتن ٢ (٤٢٥٩)، ق/الفتن ١٠ (٣٩٦١) (تحفة الأشراف : ٩٠٣٢) (صحيح)

۲۲۰۴۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فتنے کے بارے میں فرمایا: ''اس وقت تم اپنی کمانیں توڑ ڈالو، کمانوں کی تانت کاٹ ڈالو، اپنے گھروں کے اندر چپکے بیٹھے رہواور آدم کے بیٹے (ہابیل) کے مانند ہو جاؤ۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... ہابیل نے اپنے بھائی قابیل سے کہا تھا: ﴿لَئِن بَسَطتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَاْ بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ إِنِّي أُرِيدُ أَن تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ﴾ (المائدة: ٢٨-٢٩).

''گوتو میرے قتل کے لیے دست درازی کرے لیکن میں تیرے قتل کی طرف اپنے ہاتھ نہ بڑھاؤں گا، میں تو اللہ رب العالمین سے خوف کھاتا ہوں، میں تو چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ اور اپنا گناہ اپنے سر پر رکھ لے۔'' (المائدة: ٢٨-٢٩)

34۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

۳۴۔ باب: علاماتِ قیامت کا بیان

2205۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ، أَنَّهُ قَالَ: أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لاَ يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةٍ قَيِّمٌ وَاحِدٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/العلم ٢١ (٨٠، ٨١)، والنكاح ١١٠ (٥٢٣١)، والأشربة ١ (٥٥٧٧)، م/العلم ٥ (٢٦٧١)،

ق/الفتن ٢٥ (٤٠٤٥) (تحفة الأشراف : ١٢٤٠) (صحيح)

۲۲۰۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں تم لوگوں سے ایک ایسی حدیث بیان کر رہا ہوں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میرے بعد تم سے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث کوئی نہیں بیان کرے گا، ❶ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے: علم کا اٹھایا جانا، جہالت کا پھیل جانا، زنا کا عام ہو جانا، شراب نوشی، عورتوں کی کثرت اور مردوں کی قلت یہاں تک کہ پچاس عورتوں پر ایک نگراں ہوگا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوموسیٰ اشعری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... انس رضی اللہ عنہ وہ آخری صحابی ہیں جن کا انتقال بصرہ میں ہوا ہے، ممکن ہے یہ بات انھوں نے اپنی زندگی کے آخری دور میں کہی ہو، ظاہر ہے اس وقت گنے چنے ایسے صحابہ موجود ہوں گے جنھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث نہیں سنی ہوگی

35۔ بَابٌ مِنْهُ

۳۵۔ باب: فتنوں کے پھیلنے سے متعلق ایک پیش گوئی

2206۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الفتن ٦ (٧٠٦٨) (تحفة الأشراف: ٨٣٦) (صحيح)

۲۲۰۶۔ زبیر بن عدی کہتے ہیں کہ ہم لوگ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر گئے اور ان سے حجاج کے مظالم کی شکایت کی، تو انھوں نے کہا: ''آنے والا ہر سال (گذرے ہوئے سال سے) برا ہوگا، یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو'' اسے میں نے تمھارے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2207۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اَللَّهُ اَللَّهُ.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٧٥٤) (صحيح)

2207/ م۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٤٠) (صحیح)

۲۲۰۷- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک روئے زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا''۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲۰۷/م اس سند سے انس رضی اللہ عنہ سے موقوفا اسی جیسی حدیث مروی ہے یہ پہلی حدیث (روایت) سے زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ......حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت اس وقت قائم ہوگی جب روئے زمین پر اللہ کا نام لینے والا کوئی باقی نہیں رہے گا، صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو مخلوق میں سب سے بدتر ہوں گے، کیوں کہ یمن کی جانب سے ایک ہوا ایسی چلے گی جو مومنوں کی روحوں کو قبض کر لے گی، صرف غیر مومن رہ جائیں گے۔

36- بَابٌ مِنْهُ

۳۶- باب: فتنوں سے متعلق مزید پیش گوئی

2208- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، قَالَ: فَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ: فِي مِثْلِ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِي وَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ: فِي هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ: فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخریج: م/الزكاة ١٨ (١٠١٣) (تحفة الأشراف: ١٣٤٢٢) (صحیح)

۲۲۰۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(قیامت کے قریب) زمین اپنے جگر گوشے، یعنی کھمبے کی طرح سونا اور چاندی اُگلے گی، اس وقت چور آئے گا اور کہے گا: اسی کے لیے میرا ہاتھ کاٹا گیا ہے، قاتل آئے گا اور کہے گا: اسی کے لیے میں نے قتل کیا ہے، رشتہ ناطہ توڑنے والا آئے گا اور کہے گا: اسی کے لیے میں نے رشتہ ناطہ توڑا تھا، پھر وہ لوگ اسے چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ نہیں لیں گے''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

37- بَابٌ مِنْهُ

۳۷- باب: فتنوں سے متعلق ایک اور باب

2209- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، قَالَ: ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ-وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ الْأَشْهَلِيُّ-، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٣٦٧) (صحيح)

(شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''عبداللہ بن عبدالرحمن اشہلی'' ضعیف ہیں)

۲۲۰۹۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک بیوقوفوں کی اولاد دنیا میں سب سے زیادہ خوش نصیب نہ ہو جائیں۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے، ہم اسے صرف عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے جانتے ہیں۔

فائدہ ❶:...... مفہوم یہ ہے کہ ایسے بیوقوفوں، لئیموں اور غلاموں کو امارت اور تونگری حاصل ہوگی جن میں غلامی، بیوقوفی اور حماقت نسل درنسل چلی آ رہی ہے۔

38۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي عَلَامَةِ حُلُولِ الْمَسْخِ وَالْخَسْفِ

۳۸۔ باب: زمین دھنسنے اور صورت تبدیل ہونے کی علامت کا بیان

2210۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ أَبُو فَضَالَةَ الشَّامِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ))، فَقِيلَ: وَمَا هُنَّ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ، وَبَرَّ صَدِيقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ، وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ، وَلُبِسَ الْحَرِيرُ، وَاتُّخِذَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ أَوْخَسْفًا وَمَسْخًا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الانْصَارِيِّ غَيْرَ الْفَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ، وَالْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ، وَقَدْ رَوَاهُ عَنْهُ وَكِيعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٢٧٣) (ضعيف)

(سند میں ''فرج بن فضالۃ'' ضعیف ہیں اور ''محمد بن عمرو بن علی'' مجہول ہیں)

۲۲۱۰۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب میری امت پندرہ چیزیں کرنے لگے تو اس پر مصیبت نازل ہوگی۔'' عرض کی گئی: اللہ کے رسول! وہ کون کون سی چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جب مالِ غنیمت کو دولت، امانت کو غنیمت اور زکاۃ کو تاوان سمجھا جائے، آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے

گا، اپنے دوست پر احسان کرے اور اپنے باپ پر ظلم کرے، مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں، رذیل آدمی قوم کا لیڈر بن جائے گا، شر کے خوف سے آدمی کی عزت کی جائے، شراب پی جائے، ریشم پہنا جائے، (گھروں میں) گانے والی لونڈیاں اور باجے رکھے جائیں اور اس امت کے آخر میں آنے والے پہلے والوں پر لعنت بھیجیں تو اس وقت تم سرخ آندھی یا زمین دھنسنے اور صورت تبدیل ہونے کا انتظار کرو۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے علی بن ابوطالب کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) ہم فرج بن فضالہ کے علاوہ دوسرے کسی کو نہیں جانتے جس نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی ہو اور فرج بن فضالہ کے بارے میں کچھ محدثین نے کلام کیا ہے اور ان کے حافظے کی تعلق سے انھیں ضعیف کہا ہے، ان سے وکیع اور کئی ائمہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

2211ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رُمَيْحٍ الْجُذَامِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَأَدْنَى صَدِيقَهُ، وَأَقْصَى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٨٩٥) (ضعيف) (سند میں "رمیح جذامی" مجہول ہیں)

۲۲۱۱ـ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب مالِ غنیمت کو دولت، امانت کو مالِ غنیمت اور زکاۃ کو تاوان سمجھا جائے، دین کی تعلیم کسی دوسرے مقصد سے حاصل کی جائے، آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے، اپنے دوست کو قریب کرے اور اپنے باپ کو دور کرے گا، مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں، فاسق و فاجر آدمی قبیلے کا سردار بن جائے، گھٹیا اور رذیل آدمی قوم کا لیڈر بن جائے گا، شر کے خوف سے آدمی کی عزت کی جائے گی، گانے والی عورتیں اور باجے عام ہو جائیں، شراب پی جائے اور اس امت کے آخر میں آنے والے اپنے سے پہلے والوں پر لعنت بھیجیں گے تو اس وقت تم سرخ آندھی، زلزلے، زمین دھنسنے، صورت تبدیل ہونے، پتھر برسنے اور مسلسل ظاہر ہونے والی علامتوں کا انتظار کرو، جو اس پرانی لڑی کی طرح مسلسل نازل ہوں گی جس کا دھاگہ ٹوٹ گیا ہو۔" امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

2212۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْقُدُّوسِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَتٰى ذَاكَ؟ قَالَ: ((إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلٌ، وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٨٦٤) (حسن)

۲۲۱۲۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس امت میں خسف، مسخ اور قذف واقع ہو گا۔'' ❶ ایک مسلمان نے عرض کی: اللہ کے رسول! ایسا کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''جب ناچنے والیاں اور باجے عام ہو جائیں گے اور شراب خوب پی جائے گی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ''عن الأعمش، عن الرحمن بن سابط، عن النبي ﷺ'' کی سند سے مرسلاً مروی ہے۔ (۲) یہ حدیث غریب ہے۔

فائدہ ❶: ...... خسف: زمین کا دھنسا، مسخ: صورتوں کا تبدیل ہونا، قذف: پتھروں کی بارش ہونا۔

39۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى

۳۹۔ باب: نبی اکرم ﷺ کا فرمان: ''میری بعثت اور قیامت کے درمیان اتنی دوری ہے جتنی دوری شہادت اور بیچ والی انگلی کے درمیان ہے''

2213۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ الْأَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْأَرْحَبِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بُعِثْتُ فِي نَفَسِ السَّاعَةِ، فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهِ هٰذِهِ لِأُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٢٦٢) (ضعیف) (سند میں ''مجالد بن سعید'' ضعیف ہیں)

۲۲۱۳۔ مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں قیامت کے زمانے ہی میں بھیجا گیا پھر میں اس پر سبقت لے گیا، جیسے یہ انگلی اس انگلی پر سبقت لے گئی اور آپ نے اپنی شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث مستورد بن شداد کی روایت سے غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

فائدہ ❶: ...... اس سے اشارہ قیامت کے قریب ہونے کی طرف ہے، گویا آپ کی بعثت اور قیامت کے

درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہے، جس طرح شہادت اور بیچ کی انگلی کے درمیان کوئی دوسری انگلی نہیں ہے، اس کا یہ بھی مطلب بیان کیا جاتا ہے کہ میرے اور قیامت کے درمیان کوئی دوسرا نبی آنے والا نہیں ہے۔

2214ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) وَأَشَارَ أَبُو دَاوُدَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى فَمَا فَضَلَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الرقاق ٣٩ (٦٥٠٥)، م/الفتن ٢٧ (٢٩٥١) (تحفة الأشراف: ١٢٥٣)، وحم (٣/١٢٤، ١٣٠، ١٣١، ١٩٣، ٢٣٧، ٢٧٥، ٢٨٣، ٣١٩) (صحيح)

۲۲۱۴۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں'' (یہ بتانے کے لیے) ابوداود نے شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کیا، چنانچہ ان دونوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

40ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي قِتَالِ التُّرْكِ

۴۰۔ باب: تُرکوں سے لڑائی کا بیان

2215ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاَءِ قَالاَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ وَمُعَاوِيَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجهاد ٩٥ (٢٩٢٨)، و ٩٦ (٢٩٢٩)، والمناقب ٢٥ (٣٥٨٧، ٣٥٩٠)، م/الفتن ١٨ (٢٩١٢)، د/الملاحم ٩ (٤٣٠٣، ٤٣٠٤)، ن/الجهاد ٤٢ (٣١٩٧)، ق/الفتن ٣٦ (٤٠٩٦) (تحفة الأشراف: ١٣١٢٥)، وحم (٢/٢٣٩، ٣٠٠، ٣١٩، ٣٣٨، ٤٧٥، ٤٩٣، ٥٣٠) (صحيح)

۲۲۱۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے لڑو جس کے جوتے بال کے ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے لڑو جس کے چہرے تہہ بہ تہہ جمی ہوئی ڈھالوں کے مانند ہوں گے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوبکر صدیق، بریدہ، ابوسعید، عمرو بن تغلب اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

41- بَابُ مَا جَاءَ إِذَا ذَهَبَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ

۴۱- باب: کسریٰ کی ہلاکت کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہیں ہوگا

2216- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/المناقب ٢٥ (٣٦١٨)، والأيمان والنذور ٣ (٦٦٣٠)، م/الفتن ١٨ (٢٩١٨) (تحفة الأشراف: ١٣١٤٣)، وحم (٢/٢٣٣، ٢٤٠) (صحيح)

۲۲۱۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا، جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ان کے خزانے کو اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے، (اور یہ واقع ہو چکا ہے)۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

42- بَابُ مَا جَاءَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

۴۲- باب: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ حجاز کی طرف سے آگ نکلے

2217- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ أَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ)) قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٧٦٥) (صحيح)

۲۲۱۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے حضرموت یا حضرموت کے سمندر کی طرف سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی، صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس وقت آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟'' آپ نے فرمایا: ''تم شام چلے جانا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں حذیفہ بن اسید، انس، ابوہریرہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

43۔ بَابُ مَا جَاءَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ

۴۳۔ باب: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ کذاب (جھوٹے) نکلیں

2218۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْبَعِثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/المناقب ٢٥ (٣٦٠٩)، والفتن ٢٥ (٧١٢١)، م/الفتن ١٨ (١٥٧/٨٤)، د/الملاحم ١٦ (٤٣٣٣، ٤٣٣٤) (تحفة الأشراف: ١٤٧١٩)، وحم (٢/٢٣٧، ٣١٣، ٤٢٩، ٤٥٠، ٤٥٧، ٥٣٠) (صحيح)

۲۲۱۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تقریباً تیس دجال اور کذاب نکلیں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں جابر بن سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، شجاح، بہاء اللہ، باب اللہ اور مرزا غلام احمد قادیانی انھیں کذابوں میں سے ہیں۔

2219۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتّٰى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢١٠٩) (صحيح)

۲۲۱۹۔ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبیلے مشرکین سے مل جائیں اور بتوں کی پرستش کریں اور میری امت میں عنقریب تیس جھوٹے (دعویدار) نکلیں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی (دوسرا) نبی نہیں ہوگا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

44۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَ مُبِيرٌ

۴۴۔ باب: قبیلہ بنوثقیف میں ایک جھوٹا اور ایک ہلاک کرنے والا ہوگا

2220۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُصْمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: يُقَالُ: اَلْكَذَّابُ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، وَالْمُبِيرُ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ.

تخريج: تفرد به المؤلف، وأعاده في المناقب ٧٤ (٣٩٤٤) (تحفة الأشراف: ٧٢٨٣) (صحيح)

2220/ م1۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: أَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا، فَبَلَغَ مِائَةَ أَلْفٍ وَعِشْرِينَ أَلْفَ قَتِيلٍ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٩٥٠٨) (صحيح الإسناد)

2220/ م2۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ نَحْوَهُ بِهٰذَا الإِسْنَادِ.
وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ وَشَرِيكٌ يَقُولُ: عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُصْمٍ وَإِسْرَائِيلُ يَقُولُ: عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ.

تخريج: انظر رقم ٢٢٢٠ (صحيح)

۲۲۲۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنوثقیف میں ایک جھوٹا اور ہلاک کرنے والا ہوگا۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: کہا جاتا ہے کذاب اور جھوٹے سے مراد مختار بن ابی عبید ثقفی اور ہلاک کرنے والے سے مراد حجاج بن یوسف ہے۔ [1]

۲۲۲۰/م۱ اس سند سے ہشام بن حسان سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حجاج نے جن لوگوں کو باندھ کر قتل کیا تھا انھیں شمار کیا گیا تو ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچی تھی۔
امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں اسما بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

۲۲۲۰/م۲ اس سند سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے اور یہ حدیث ابن عمر کی روایت سے حسن غریب ہے۔ شریک نے اپنے استاذ کا نام عبداللہ بن عصم بیان کیا ہے، جب کہ اسرائیل نے عبداللہ بن عصمہ بیان کیا ہے۔

فائدہ [1] :...... مختار بن ابوعبید بن مسعود ثقفی کی شہرت اس وقت ہوئی جب اس نے حادثہ حسین کے بعد ان کے خون کا بدلہ لینے کا اعلان محض اس غرض سے کیا کہ لوگوں کو اپنی جانب مائل کر سکے اور امارت (حکومت) کے حصول کا راستہ آسان بنا سکے، علم وفضل میں پہلے یہ بہت مشہور تھا، آگے چل کر اس نے اپنی شیطنت کا اظہار کچھ اس طرح کیا کہ اس کے عقیدے اور دین کا بگاڑ لوگوں پر واضح ہو گیا، یہ امارت اور دنیا کا طالب تھا، بالآخر ۶۷ھ میں مصعب بن

زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مارا گیا۔

حجاج بن یوسف ثقفی اپنے ظلم، قتل اور خون ریزی میں ضرب المثل ہے، یہ عبدالملک بن مروان کا گورنر تھا، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا اندوہناک حادثہ اسی کے ہاتھ پیش آیا، مقام واسط پر ۹۵ھ میں اس کا انتقال ہوا۔

45۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَرْنِ الثَّالِثِ

۴۵۔ باب: خیر کے تین عہد اور زمانے کا بیان

2221۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُونَ وَيُحِبُّونَ السِّمَنَ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوهَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَلِيَّ بْنَ مُدْرِكٍ.

تخريج: خ/الشهادات ٩ (٢٦٥١)، و فضائل الصحابة ١ (٣٦٥٠)، والرقاق ٧ (٦٤٢٨)، والإيمان ٧ (٦٦٩٦)، م/فضائل الصحابة ٥٢ (٢٥٣٥)، د/السنة ١٠ (٤٦٥٧)، ن/الأيمان والنذور ٢٩ (٢٣٠٢) (تحفة الأشراف: ١٠٨٦٦)، وحم (٤/٤٢٦، ٤٢٧، ٤٣٦، ٤٤٠) (صحيح)

2221/ م۔ قَالَ: وحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

وَهٰذَا أَصَحُّ عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۲۲۲۱۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "تمام لوگوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر ان کے بعد آنے والے، پھر ان کے بعد آنے والے، پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو موٹے تازے ہوں گے، موٹاپا پسند کریں گے اور گواہی طلب کرنے سے پہلے ہی گواہی دیتے پھریں گے۔" [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: محمد بن فضیل نے یہ حدیث اسی طرح "عن الأعمش، عن علی بن مدرك، عن هلال ابن يساف" کی سند سے روایت کی ہے، کئی حفاظ نے اسے "عن الأعمش، عن هلال بن يساف" کی سند سے روایت کی ہے، اس میں علی بن مدرک کے واسطے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

۲۲۲۱/م اس سند سے بھی عمران بن حصین سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ میرے نزدیک محمد بن فضیل کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث کئی سندوں سے عمران بن حصین کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔

فائدہ ❶: ...... چونکہ یہ لوگ دین وایمان کی فکر سے خالی ہوں گے، کسی کے سامنے جواب دہی کا کوئی خوف ان کے دلوں میں باقی نہیں رہے گا اور عیش وآرام کی زندگی کی مستیاں لے رہے ہوں گے، اس لیے موٹا پا ان میں عام ہوگا۔

2222۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) قَالَ: وَلَا أَعْلَمُ ذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا، ((ثُمَّ يَنْشَأُ أَقْوَامٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَفْشُو فِيهِمُ السِّمَنُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ١٠٨٢٤) (صحيح)

۲۲۲۲۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کے درمیان میں بھیجا گیا ہوں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے بعد ہوں گے، عمران بن حصین کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے تیسرے زمانے کا ذکر کیا یا نہیں، ''پھر اس کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن سے گواہی نہیں طلب کی جائے گی پھر بھی گواہی دیتے رہیں گے، خیانت کریں گے امانت دار نہیں ہوں گے اور ان میں موٹا پا عام ہو جائے گا۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

46۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلَفَاءِ

۴۶۔ باب: خلفا کا بیان

2223۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَكُونُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا)) قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ، فَسَأَلْتُ الَّذِي يَلِينِي فَقَالَ: ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢١٩٣) (صحيح)

2223/ م۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ. وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو.

تخريج (م): انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ٢٢٠٩) (صحيح)

۲۲۲۳۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد بارہ امیر (خلیفہ) ہوں گے۔'' پھر آپ نے کوئی ایسی بات کہی جسے میں نہیں سمجھ سکا، میں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے آدمی سے سوال کیا تو اس نے کہا کہ آپ نے فرمایا: ''یہ بارہ کے بارہ (خلیفہ) قبیلۂ قریش سے ہوں گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۲۳/م اس سند سے بھی جابر بن سمرہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) جابر بن سمرہ سے کئی سندوں سے یہ حدیث مروی ہے۔ (۲) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، جابر بن سمرہ سے ابوبکر بن ابوموسیٰ کی روایت کی وجہ سے غریب ہے۔ (۳) اس باب میں ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

47۔ بابٌ

۴۷۔ باب: حاکم کی توہین اللہ کی اہانت ہے

2224ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ، وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ: انْظُرُوا إِلَي أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللّٰهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٦٧٤) (حسن) (سند میں ''زیاد بن کسیب'' لین الحدیث (مقبول) ہیں، لیکن باب میں ابوبکرہ کی حدیث کے شاہد کی بنا پر یہ حدیث حسن ہے، تفصیل دیکھیے: الصحيحة رقم: ٢٢٩٧، تراجع الألباني ٢٢٣)

۲۲۲۴۔ زیاد بن کسیب عدوی کہتے ہیں: میں ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے نیچے تھا اور وہ خطبہ دے رہے تھے، ان کے بدن پر باریک کپڑا تھا، ابوبلال نے کہا: ہمارے امیر کو دیکھو فاسقوں کا لباس پہن رکھا ہے، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خاموش رہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''جو شخص زمین پر اللہ کے بنائے ہوئے سلطان (حاکم) کو ذلیل کرے تو اللہ اسے ذلیل کرے گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

48۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِلَافَةِ

۴۸۔ باب: خلافت کا بیان

2225ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَوِ اسْتَخْلَفْتَ، قَالَ: إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ

اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ، وَإِنْ لَمْ أَسْتَخْلِفْ لَمْ يَسْتَخْلِفْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ، وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

تخريج: خ/الأحكام ٥١ (٧٢١٨)، م/الإمارة ٢ (١٨٢٣)، د/الخراج الإمارة ٨ (٢٩٣٩) (تحفة الأشراف: ١٠٥٢١)، وحم (١/٤٣) (صحيح)

۲۲۲۵۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کاش! آپ کسی کو خلیفہ نامزد کردیتے، انھوں نے کہا: اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کروں تو ابوبکر نے خلیفہ مقرر کیا ہے اور اگر کسی کو خلیفہ نہ مقرر کروں تو رسول اللہ ﷺ نے خلیفہ نہیں مقرر کیا ہے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث میں ایک قصہ بھی مذکور ہے۔ ❷ (۲) یہ حدیث صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عمر سے مروی ہے۔

فائدہ ❶:......یعنی اگر میں کسی کو خلافت کے لیے نامزد کردوں تو اپنے پیش رو کی اقتدا میں ایسا ہوسکتا ہے اور اگر نہ مقرر کروں تو یہ رسول اکرم ﷺ کی اقتدا ہے کہ آپ ﷺ نے کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا تھا۔

فائدہ ❷:......یہ قصہ صحیح مسلم میں کتاب الإمارہ کے شروع میں مذکور ہے۔

2226ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَفِينَةُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذٰلِكَ))، ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينَةُ: أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: وَخِلَافَةَ عُمَرَ، وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ، ثُمَّ قَالَ لِي: أَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ، قَالَ: فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً، قَالَ سَعِيدٌ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْخِلَافَةَ فِيهِمْ، قَالَ: كَذَبُوا بَنُو الزَّرْقَاءِ، بَلْ هُمْ مُلُوكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوكِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ قَالَا: لَمْ يَعْهَدِ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْخِلَافَةِ شَيْئًا، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ.

تخريج: د/السنة ٩ (٤٦٤٦، ٤٦٤٧) (تحفة الأشراف: ٤٤٨٠)، وحم (٥/٢٢١) (صحيح)

۲۲۲۶۔سعید بن جمہان کہتے ہیں کہ ہم سے سفینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں تیس سال تک خلافت رہے گی، پھر اس کے بعد ملوکیت آجائے گی۔'' پھر مجھ سے سفینہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت، عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت، عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت اور علی رضی اللہ عنہ کی خلافت، شمار کرو۔ ❶ راوی حشرج بن نباتہ کہتے ہیں کہ ہم نے اسے تیس سال پایا۔ سعید بن جمہان کہتے ہیں کہ میں نے سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا: بنوامیہ یہ سمجھتے ہیں کہ خلافت ان میں ہے؟ کہا: بنو زرقا جھوٹ اور غلط کہتے ہیں، بلکہ ان کا شمار تو بدترین بادشاہوں میں ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) کئی لوگوں نے یہ حدیث سعید بن جمہان سے روایت کی ہے، ہم اسے صرف سعید بن جمہان ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) اس باب میں عمر اور علی رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں کہ نبی

اکرم ﷺ نے خلافت کے بارے میں کسی چیز کی وصیت نہیں فرمائی۔

فائدہ ❶ : ...... مسند احمد میں سفینہ رضی اللہ عنہ سے ہر خلیفہ کے دور کی تصریح موجود ہے، اس تصریح کے مطابق ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت دوسال، عمر رضی اللہ عنہ کی دس سال، عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ سال اور علی رضی اللہ عنہ کی چھے سال ہے۔

49۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَي أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

۴۹۔ باب: قیامت تک خلفا قریش سے ہوں گے

2227۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ، يَقُولُ: كَانَ نَاسٌ مِنْ رَبِيعَةَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ لَتَنْتَهِيَنَّ قُرَيْشٌ أَوْ لَيَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الأَمْرَ فِي جُمْهُورٍ مِنَ الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: كَذَبْتَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((قُرَيْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِلَي يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٧٣٦) (صحيح)

۲۲۲۷۔ عبداللہ بن ابی ہذیل کہتے ہیں: قبیلہ ربیعہ کے کچھ لوگ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، قبیلہء بکر بن وائل کے ایک آدمی نے کہا: قریش باز رہیں، ❶ ورنہ اللہ تعالی خلافت کو ان کے علاوہ جمہور عرب میں کر دے گا۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جھوٹ اور غلط کہہ رہے ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''قریش قیامت تک خیر (اسلام) وشر (جاہلیت) میں لوگوں کے حاکم ہیں۔'' ❷ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن مسعود، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ : ...... یعنی فسق وفجور سے قریش باز رہیں۔

فائدہ ❷ : ...... یعنی زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں قریش حاکم وخلیفہ ہیں اور قیامت تک خلافت انھیں میں باقی رہنی چاہیے، یہ الگ بات ہے کہ مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم نہیں مانا، جیسے دوسرے فرمانِ رسول کو نہیں مان رہے ہیں۔

50۔ بَابٌ

۵۰۔ باب: جہجاہ نامی غلام کی حکمرانی کے بارے میں پیش گوئی

2228۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: م/الفتن ١٨ (٢٩١١) (تحفة الأشراف: ١٤٢٦٧)، وحم (٢/٣٢٩) (صحيح)

۲۲۲۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات اور دن اس وقت تک باقی رہیں گے (یعنی قیامت نہیں آئے گی) یہاں تک کہ جہجاہ نامی ایک غلام بادشاہت کرے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

51- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ

۵۱- باب: گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا بیان

2229- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ))، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ يَخْذُلُهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُولُ، وَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ)) فَقَالَ عَلِيٌّ: هُمْ أَهْلُ الْحَدِيثِ.

تخريج: م/الإمارة ٥٣ (١٩٢٠)، ق/المقدمة ١ (١٠) (تحفة الأشراف: ٢١٠٢)، وحم (٥/٢٧٩) (كلهم بالشطر الثاني فحسب) (صحيح)

۲۲۲۹- ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنی امت پر گمراہ کن اماموں (حاکموں) سے ڈرتا ہوں'' ❶ نیز فرمایا: ''میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی، ان کی مدد نہ کرنے والے انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے سنا کہ میں نے علی بن مدینی کو کہتے سنا کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث ''میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی'' ذکر کی اور کہا: وہ اہل حدیث ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی یہ حکمران ایسے ہوں گے جو بدعت اور فسق و فجور کے داعی ہوں گے۔

52- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَهْدِيِّ

۵۲- باب: مہدی کا بیان

2230- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/المهدي ١ (٤٢٨٢) (تحفة الأشراف: ٩٢٠٨) (حسن صحيح)

۲۲۳۰۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے گھرانے کا ایک آدمی جو میرا ہم نام ہوگا عرب کا بادشاہ نہ بن جائے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علی، ابوسعید خدری، ام سلمہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2231۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي)). قَالَ عَاصِمٌ: وَأَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَلِيَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله (حسن صحيح)

۲۲۳۱۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے گھرانے کا ایک آدمی جو میرا ہم نام ہوگا حکومت کرے گا۔''

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی رہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کردے گا یہاں تک کہ وہ آدمی حکومت کرلے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

53۔ بابٌ

۵۳۔ باب: مہدی سے متعلق ایک اور باب

2232۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدًا الْعَمِّيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الصِّدِّيقِ النَّاجِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَشِينَا أَنْ يَكُونَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ، فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيَّ، يَخْرُجُ يَعِيشُ خَمْسًا۔ أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا))۔ زَيْدٌ الشَّاكُّ، قَالَ: قُلْنَا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: ((سِنِينَ))، قَالَ: ((فَيَجِيءُ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَيَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ! أَعْطِنِي أَعْطِنِي))، قَالَ: ((فَيَحْثِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبُو الصِّدِّيقِ النَّاجِيُّ اسْمُهُ: بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ: بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ.

تخریج: ق/الفتن ٢٤ (٤٠٨٣) (تحفة الأشراف : ٣٩٧٦) (حسن)

۲۲۳۲۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم اس بات سے ڈرے کہ ہمارے نبی کے بعد کچھ حادثات پیش آئیں، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''میری امت میں مہدی ہیں جو نکلیں گے اور پانچ، سات یا نو تک زندہ رہیں گے۔'' (اس گنتی میں) زید العمی کی طرف سے شک ہوا ہے، راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: ان گنتیوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر ان کے پاس ایک آدمی آئے گا اور کہے گا: مہدی! مجھے دیجیے، مجھے دیجیے، آپ نے فرمایا: ''وہ اس آدمی کے کپڑے میں (دینار و درہم) اتنا رکھ دیں گے کہ وہ اٹھا نہ سکے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) ابوسعید خدری کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے یہ حدیث مروی ہے۔

54۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَّام

۵۴۔ باب: عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول کا بیان

2233۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/البيوع ١٠٢ (٢٢٢٢)، والمظالم ٣١ (٢٤٧٦)، والأنبيا ٤٩ (٣٤٤٨)، م/الإيمان ٧٠ (١٥٥)، ق/الفتن ٣٣ (٤٠٧٨) (تحفة الأشراف : ١٣٢٢٨)، وحم (٢/٢٣٠، ٢٧٢، ٣٩٤، ٤٨٢، ٥٣٨) (صحيح)

۲۲۳۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! عنقریب تمھارے درمیان عیسیٰ بن مریم حاکم اور منصف بن کر اتریں گے، وہ صلیب کو توڑیں گے، سور کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور مال کی زیادتی اس طرح ہو جائے گی کہ اسے کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ......علما کا کہنا ہے کہ دیگر انبیا کو چھوڑ کر عیسیٰ علیہ السلام کے نزول میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ اس نزول سے یہود کے اس زعم کو کہ انھوں نے عیسیٰ کو قتل کیا ہے، باطل کرنا مقصود ہے، چنانچہ نزولِ عیسیٰ سے ان کے جھوٹ کی قلعی کھل جائے گی۔

55۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّجَّالِ

۵۵۔ باب: دجال کا بیان

2234۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ، وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ))، فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي)) قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزَيٍّ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ.

تخريج: د/السنة ٢٩ (٤٧٥٦) (تحفة الأشراف: ٥٠٤٦) (ضعيف)

(سند میں ''عبداللہ بن سراقہ'' کا سماع ''ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ'' سے نہیں ہے، یعنی سند میں انقطاع ہے۔)

۲۲۳۴۔ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تمہیں اس سے ڈرا رہا ہوں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم سے اس کا حال بیان کیا اور فرمایا: ''ہوسکتا ہے مجھے دیکھنے والے یا میری بات سننے والے کچھ لوگ اسے پالیں۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس دن ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''آج کی طرح یا اس سے بہتر۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ابوعبیدہ بن جراح کی روایت سے حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن بُسر، عبداللہ بن حارث بن جزی، عبداللہ بن مغفل اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

56۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي عَلَامَةِ الدَّجَّالِ

۵۶۔ باب: دجال کی نشانیوں کا بیان

2235۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: ((إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ، وَلَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ، تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ)) قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَتَهُ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ حَتَّى يَمُوتَ، وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك في ر يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجهاد ١٧٨ (٣٠٥٧)، وأحاديث الأنبيا ٣ (٣٣٣٧)، والمغازي ٧٧ (٤٤٠٢)، والأدب ٩٧ (٦١٧٥)، والفتن ٢٦ (٧١٢٧)، م/الفتن ١٩ (٢٩٣١)، د/السنة ٢٩ (٤٧٥٧) (تحفة الأشراف: ٦٩٣٢)، وحم (٢/١٣٥، ١٤٩) (صحيح)

۲۲۳۵۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی شان کے لائق اس کی تعریف کی پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: ''میں تمھیں دجال سے ڈرا رہا ہوں اور تمام نبیوں نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا ہے، نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے، لیکن میں اس کے بارے میں تم سے ایک ایسی بات کہہ رہا ہوں جسے کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی، تم لوگ اچھی طرح جان لوگے کہ وہ کانا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔'' زہری کہتے ہیں: ہمیں عمر بن ثابت انصاری نے خبر دی کہ انھیں نبی اکرم ﷺ کے بعض صحابہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ جس دن لوگوں کو دجال کے فتنے سے ڈرا رہے تھے (اس دن) آپ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ کوئی آدمی اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتا اور اس کی آنکھوں کے درمیان ''ک، ف، ر'' لکھا ہوگا، اس کے عمل کو ناپسند سمجھنے والے اسے پڑھ لیں گے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی دجال دنیا میں ربوبیت کا دعویدار ہوگا اور ساتھ ہی کانا بھی ہوگا، جب کہ لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ رب تعالیٰ کو کوئی مرنے سے قبل دنیا میں نہیں دیکھ سکتا، وہ ہر عیب سے پاک ہے، دجال کے کفر سے وہی لوگ آگاہ ہوں گے جو اس کے عمل سے بیزار ہوں گے۔

2236۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ)) . قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٩٦١) (صحيح)

۲۲۳۶۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود تم سے لڑیں گے اور تم ان پر غالب ہو جاؤ گے یہاں تک کہ پتھر کہے گا: اے مسلمان! میرے پیچھے یہ یہودی ہے اسے قتل کر دو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......دیگر احادیث کے مطالعے سے اس ضمن میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایسا مہدی اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے دور میں جاری جہاد کے وقت ہوگا۔

57۔ بَابُ مَا جَاءَ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

۵۷۔باب: دجال کہاں سے نکلے گا؟

2237۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ، يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُاللهِ بْنُ شَوْذَبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، وَلا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي التَّيَّاحِ.

تخريج: ق/الفتن ٣٣ (٤٠٧٢) (تحفة الأشراف: ٦٦١٤) (صحيح)

۲۲۳۷۔ ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: ''دجال مشرق (پورب) میں ایک جگہ سے نکلے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے، اس کے پیچھے ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) عبداللہ بن شوذب اور کئی لوگوں نے اسے ابوالتیاح سے روایت کیا ہے، ہم اسے صرف ابوتیاح کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) اس باب میں ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی دجال کی پیروی کرنے والے چوڑے چہرے اور ابھرے رخسار والے ہوں گے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ (ملکِ ایران کے شہر) اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کا لشکر بن کر نکلیں گے اور ان پر کالے لباس ہوں گے۔

58۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي عَلَامَاتِ خُرُوجِ الدَّجَّالِ

۵۸۔ باب: خروجِ دجال کی نشانیوں کا بیان

2238۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ صَاحِبِ مُعَاذٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ وَعَبْدِاللهِ بْنِ بُسْرٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: د/الملاحم ٤ (٤٢٩٥)، ق/الفتن ٣٥ (٤٠٩٢) (تحفة الأشراف: ١١٣٢٨) (ضعيف)

(سند میں دو راوی ''ابوبکر بن ابی مریم'' اور ''ولید بن سفیان غسانی'' ضعیف اور ''یزید بن قطیب'' لین الحدیث ہیں)

۲۲۳۸۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ملحمہ عظمیٰ (بڑی لڑائی)، فتح قسطنطنیہ اور خروجِ دجال (یہ تینوں واقعات) سات مہینے کے اندر ہوں گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۳) اس باب میں صعب بن جثامہ، عبداللہ بن بسر، عبداللہ بن مسعود اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2239۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ، قَالَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ.

قَالَ مَحْمُودٌ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْقُسْطَنْطِينِيَّةُ هِيَ مَدِينَةُ الرُّومِ تُفْتَحُ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ، وَالْقُسْطَنْطِينِيَّةُ قَدْ فُتِحَتْ فِي زَمَانِ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٦٦٣) (صحيح الاسناد)

۲۲۳۹۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قسطنطنیہ قیامت کے قریب فتح ہوگا۔

محمود بن غیلان کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

قسطنطنیہ روم کا ایک شہر ہے، جو خروجِ دجال کے وقت فتح ہوگا، قسطنطنیہ نبی اکرم ﷺ کے بعض صحابہ کے زمانے میں ایک بار فتح ہو چکا ہے۔

59۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

۵۹۔ باب: دجال کے فتنے کا بیان

2240۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي حَدِيثِ الآخَرِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلابِيِّ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، قَالَ: فَانْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَيْهِ فَعَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكُمْ؟)) قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ، حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، قَالَ: ((غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُ لِي عَلَيْكُمْ، إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ، عَيْنُهُ طَافِئَةٌ شَبِيهٌ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ رَآهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُورَةِ أَصْحَابِ الْكَهْفِ۔ قَالَ، يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَشِمَالاً، يَا عِبَادَ اللّٰهِ! اثْبُتُوا))، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((أَرْبَعِينَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ)) قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِي كَالسَّنَةِ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: ((لا وَلٰكِنِ اقْدُرُوا لَهُ)) قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَمَا سُرْعَتُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ، فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيُكَذِّبُونَهُ، وَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَتَتْبَعُهُ أَمْوَالُهُمْ وَيُصْبِحُونَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَيُصَدِّقُونَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ كَأَطْوَلِ مَا كَانَتْ

ذُرًا وَأَمَدِّهِ خَوَاصِرَ وَأَدَرِّهِ ضُرُوعًا)) قَالَ: ((ثُمَّ يَأْتِي الْخَرِبَةَ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ، فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا فَيَتْبَعُهُ كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلاً شَابًّا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هَبَطَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَم بِشَرْقِيِّ دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَّانٌ كَاللُّؤْلُؤِ))، قَالَ: ((وَلاَ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ يَعْنِي أَحَدًا إِلاَّ مَاتَ، وَرِيحُ نَفْسِهِ مُنْتَهَى بَصَرِهِ))، قَالَ: ((فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلَهُ)) قَالَ: ((فَيَلْبَثُ كَذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ)) قَالَ: ((ثُمَّ يُوحِي اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ حَوِّزْ عِبَادِي إِلَي الطُّورِ، فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لاَ يَدَانِ لأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ)) قَالَ: ((وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَهُمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ: ﴿مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ﴾)) قَالَ: ((فَيَمُرُّ أَوَّلُهُمْ بِبُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ، فَيَشْرَبُ مَا فِيهَا، ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا آخِرُهُمْ، فَيَقُولُ: لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ، ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَي جَبَلِ بَيْتِ مَقْدِسٍ، فَيَقُولُونَ: لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الأَرْضِ، فَهَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ، فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَي السَّمَاءِ، فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مُحْمَرًّا دَمًا، وَيُحَاصَرُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ يَوْمَئِذٍ خَيْرًا لأَحَدِهِمْ مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ)) قَالَ: ((فَيَرْغَبُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَي اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ)) قَالَ: ((فَيُرْسِلُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى مَوْتَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ)) قَالَ: ((وَيَهْبِطُ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَلاَ يَجِدُ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلاَّ وَقَدْ مَلأَتْهُ زَهَمَتُهُمْ وَنَتَنُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ)) قَالَ: ((فَيَرْغَبُ عِيسَى إِلَي اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ)) قَالَ: ((فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ)) قَالَ: ((فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ)) قَالَ: ((وَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لاَ يُكَنُّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ وَلاَ مَدَرٍ)) قَالَ: ((فَيَغْسِلُ الأَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلَفَةِ)) قَالَ: ((ثُمَّ يُقَالُ لِلأَرْضِ أَخْرِجِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقَحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الإِبِلِ، وَإِنَّ الْقَبِيلَةَ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ، وَإِنَّ الْفَخِذَ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْغَنَمِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا فَقَبَضَتْ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ، وَيَبْقَى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ كَمَا تَتَهَارَجُ الْحُمُرُ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ جَابِرٍ.

تخريج: م/الفتن ٢٠ (٢٩٣٧)، د/الملاحم ١٤ (٤٣٢١)، ق/الفتن ٣٣ (٤٠٧٥) (تحفة الأشراف:

(۱۱۷۱۱)، وحم (۴/۱۸۱) (صحيح)

۲۲۴۰۔ نوّاس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا، تو آپ نے (اس کی حقارت اور اس کے فتنے کی سنگینی بیان کرتے ہوئے دورانِ گفتگو میں) آواز کو بلند اور پست کیا [1] حتی کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ (مدینے کی) کھجوروں کے جھنڈ میں ہے، پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے واپس آ گئے، (جب بعد میں) پھر آپ کے پاس گئے تو آپ نے ہم پر دجال کے خوف کا اثر جان لیا اور فرمایا: ''کیا معاملہ ہے؟'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے صبح دجال کا ذکر کرتے ہوئے (اس کی حقارت اور سنگینی بیان کرتے ہوئے) اپنی آواز کو بلند اور پست کیا یہاں تک کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہ وہ کھجوروں کے درمیان ہے۔

آپ نے فرمایا: ''دجال کے علاوہ دوسری چیزوں سے میں تم پر زیادہ ڈرتا ہوں، اگر وہ نکلے اور میں تمھارے بیچ موجود ہوں تو میں تمھاری جگہ خود اس سے نمٹ لوں گا اور اگر وہ نکلے اور میں تمھارے بیچ موجود نہ رہوں تو ہر آدمی خود اپنے نفس کا دفاع کرے گا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ (جانشیں) ہے، [2] دجال گھنگھریالے بالوں والا جوان ہوگا، اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح ابھری ہوئی ہوگی گویا کہ میں اسے عبدالعزی بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں، پس تم میں سے جو شخص اسے پالے اسے چاہیے کہ وہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، وہ شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا، اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔''

ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! روئے زمین پر ٹھہرنے کی اس کی مدت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''چالیس دن، ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، ایک دن ایک مہینے کے برابر ہوگا، ایک دن ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی دن تمھارے دنوں کی طرح ہوں گے۔'' ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! بتائیے وہ ایک دن جو ایک سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ایک دن کی صلاۃ کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''نھیں بلکہ اس کا اندازہ کرکے پڑھنا۔''

ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! زمین میں وہ کتنی تیزی سے اپنا کام کرے گا؟ آپ نے فرمایا: ''اس بارش کی طرح کہ جس کے پیچھے ہوا لگی ہوتی ہے (اور وہ بارش کو نہایت تیزی سے پورے علاقے میں پھیلا دیتی ہے)، وہ کچھ لوگوں کے پاس آئے گا، انھیں دعوت دے گا تو وہ اس کو جھٹلائیں گے اور اس کی بات رد کر دیں گے، وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا مگر اس کے پیچھے پیچھے ان (انکار کرنے والوں) کے مال بھی چلے جائیں گے، ان کا حال یہ ہوگا کہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں رہے، پھر وہ کچھ دوسرے لوگوں کے پاس جائے گا، انھیں دعوت دے گا اور اس کی دعوت قبول کریں گے اور اس کی تصدیق کریں گے، تب وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا۔

''آسمان بارش برسائے گا، وہ زمین کو غلہ اگانے کا حکم دے گا، زمین غلہ اُگائے گی، ان کے چرنے والے جانور شام کو جب (چراگاہ سے) واپس آئیں گے، تو ان کے کوہان پہلے سے کہیں زیادہ لمبے ہوں گے، ان کی کوکھیں زیادہ کشادہ ہوں گی اور ان کے تھن کامل طور پر (دودھ سے) بھرے ہوں گے، پھر وہ کسی ویران جگہ میں آئے گا اور اس سے کہے گا: اپنا

خزانہ نکال، پھر وہاں سے واپس ہوگا تو اس زمین کے خزانے شہد کی مکھیوں کے سرداروں کی طرح اس کے پیچھے لگ جائیں گے، پھر وہ ایک بھرپور اور مکمل جوان کو بلائے گا اور تلوار سے مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا۔

''پھر اسے بلائے گا اور وہ روشن چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آجائے گا، پس دجال اسی حالت میں ہوگا کہ اسی دوران میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دمشق کی مشرقی جانب سفید مینار پر زرد کپڑوں میں ملبوس دو فرشتوں کے بازو پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو پانی ٹپکے گا اور جب اٹھائیں گے تو اس سے موتی کی طرح چاندی کی بوندیں گریں گی، ان کی سانس کی بھاپ جس کافر کو بھی پہنچے گی وہ مر جائے گا اور ان کی سانس کی بھاپ ان کی حدِ نگاہ تک محسوس کی جائے گی، وہ دجال کو ڈھونڈیں گے یہاں تک کہ اسے بابِ لُد [3] کے پاس پالیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔

''اسی حالت میں اللہ تعالیٰ جتنا چاہے گا عیسیٰ علیہ السلام ٹھہریں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس وحی بھیجے گا کہ میرے بندوں کو طور کی طرف لے جاؤ، اس لیے کہ میں نے کچھ ایسے بندے اتارے ہیں جن سے لڑنے کی کسی میں تاب نہیں ہے، اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ویسے ہی ہوں گے جیسا اللہ تعالیٰ نے کہا ہے: ﴿مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ﴾ (الأنبياء: ٩٦) (ہر بلندی سے پھیل پڑیں گے) ان کا پہلا گروہ (شام کی) بحیرہ طبریہ (نامی جھیل) سے گزرے گا اور اس کا تمام پانی پی جائے گا، پھر اس سے ان کا دوسرا اگر وہ گزرے گا تو کہے گا: اس میں کبھی پانی تھا ہی نہیں، پھر وہ لوگ چلتے رہیں گے یہاں تک کہ جبل بیت المقدس تک پہنچیں گے تو کہیں گے: ہم نے زمین والوں کو قتل کر دیا اب آؤ آسمان والوں کو قتل کریں، چنانچہ وہ لوگ آسمان کی طرف اپنے تیر چلائیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو خون سے سرخ کر کے ان کے پاس واپس کر دے گا، (اس عرصے میں) عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور ان کے ساتھی گھرے رہیں گے، یہاں تک کہ (شدید قحط سالی کی وجہ سے) اس وقت بیل کی ایک سری ان کے لیے تمھارے سو دینار سے بہتر معلوم ہوگی (چیزیں اس قدر مہنگی ہوں گی)، پھر عیسیٰ بن مریم اور ان کے ساتھی اللہ کی طرف متوجہ ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا، جس سے وہ سب دفعتاً ایک جان کی طرح مر جائیں گے، عیسیٰ اور ان کے ساتھی (پہاڑ سے) اتریں گے تو ایک بالشت بھی ایسی جگہ نہ ہوگی جو ان کی لاشوں کی گندگی، سخت بدبو اور خون سے بھری ہوئی نہ ہو، پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ کی طرف متوجہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ایسے بڑے پرندوں کو بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گی، وہ لاشوں کو اٹھا کر گڑھوں میں پھینک دیں گے، مسلمان ان کے کمان، تیر اور ترکش سے سات سال تک ایندھن جلائیں گے۔ [4]

''پھر اللہ تعالیٰ ان پر ایسی بارش برسائے گا جسے کوئی کچا اور پکا گھر نہیں روک پائے گا، یہ بارش زمین کو دھو دے گی اور اسے آئینے کی طرح صاف شفاف کر دے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنا پھل نکال اور اپنی برکت واپس لا، چنانچہ اس وقت ایک انار ایک جماعت کے لیے کافی ہوگا، اس کے چھلکے سے یہ جماعت سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں ایسی برکت ہوگی کہ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کے لیے ایک دودھ دینے والی اونٹنی کافی ہوگی اور دودھ دینے والی ایک گائے

لوگوں کے ایک قبیلے کو کافی ہوگی اور دودھ دینے والی ایک بکری لوگوں میں سے ایک گھرانے کو کافی ہوگی، لوگ اسی حال میں (کئی سالوں تک) رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو سارے مومنوں کی روح قبض کر لے گی اور باقی لوگ گدھوں کی طرح کھلے عام زنا کریں گے، پھر انھیں لوگوں پر قیامت ہوگی۔''❺

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کی روایت سے جانتے ہیں۔

فائدہ ❶:...... ''فخفض فیه و رفع'' کے معنی ومطلب کے بارے میں دو قول ہیں: ایک خفض، ''حقر'' کے معنی میں، یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں وہ ذلیل وحقیر ہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا میں کانا پیدا کیا، نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ دجال اللہ رب العزت کے یہاں اس سے زیادہ ذلیل ہے، یعنی وہ اس ایک آدمی کے علاوہ کسی اور کو قتل کرنے پر قدرت نہیں رکھے گا، بلکہ ایسا کرنے سے عاجز ہوگا، اس کا معاملہ کمزور پڑ جائے گا اور اس کے بعد اس کا اور اس کے اتباع ومویدین کا قتل ہو جائے گا اور ''رفع'' کے معنی اس کے شر اور فتنے کی وسعت ہے اور یہ کہ اس کے پاس جو خرقِ عادت چیزیں ہوں گی وہ لوگوں کے لیے ایک بڑا فتنہ ہوں گی، یہی وجہ ہے کہ ہر نبی نے اپنی قوم کو اس کے فتنے سے ڈرایا، دوسرا معنی اس جملے کا یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کا تذکرہ اتنا زیادہ کیا کہ لمبی گفتگو کے بعد آپ کی آواز کم ہوگئی تا کہ دورانِ گفتگو میں آپ آرام فرمالیں، پھر سب کو اس فتنے سے آگاہ کرنے کے لیے آپ کی آواز بلند ہوگئی۔

فائدہ ❷:......یعنی میری زندگی کے بعد فتنۂ دجال کے وقت میری امت کا نگران اللہ رب العالمین ہے۔

فائدہ ❸:......لُد: بیت المقدس کے قریب ایک شہر ہے، النہایہ فی غریب الحدیث میں ہے کہ لُد ملکِ شام میں ایک جگہ ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ فلسطین میں ایک جگہ ہے، (یہ آج کل اسرائیل کا ایک فوجی اڈہ ہے)

فائدہ ❹:......اُن کے اسلحے کی مقدار اس قدر زیادہ ہوگی، یا مسلمانوں کی تعداد اُس وقت اس قدر کم ہوگی۔

فائدہ ❺:......اس حدیث میں علاماتِ قیامت، خروجِ دجال، نزولِ عیسیٰ بن مریم، یاجوج وماجوج کا ظہور اور ان کے مابین ہونے والے اہم واقعات کا تذکرہ ہے۔ دجال کی فتنہ انگیزیوں، یاجوج وماجوج کے ذریعے پیدا ہونے والے مصائب اور عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں اور ان کی دعاؤں سے ان کے خاتمے کا بیان ہے۔

60۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الدَّجَّالِ

۶۰۔ باب: دجال کے حلیے کا بیان

2241۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالِ، فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلَا وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَحُذَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ وَأَبِي بَكْرَةَ وَعَائِشَةَ

وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَلَتَانِ بْنِ عَاصِمٍ .
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ .

تخريج: خ/أحاديث الأنبيا ٤٨ (٣٤٣٩)، والفتن ٢٦ (٧١٣٣)، والتوحيد ١٧ (٧٤٠٧)، م/الفتن ٢٠ (١٦٩/١٠٠) وانظر أيضًا ما تقدم برقم ٢٢٣٥ (تحفة الأشراف: ٨١٢١) (صحيح)

۲۲۴۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے دجال کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''سنو! تمھارا رب کانا نہیں ہے، جبکہ دجال کانا ہے، اس کی داہنی آنکھ انگور کی طرح ابھری ہوئی ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں سعد، حذیفہ، ابوہریرہ، اسماء، جابر بن عبداللہ، ابوبکرہ، عائشہ، انس، ابن عباس اور فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

61۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّجَّالِ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ

۶۱۔ باب: مدینے میں دجال داخل نہ ہو سکے گا

2242۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَأْتِي الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ، فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)).
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَمِحْجَنٍ .
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الفتن ٢٧ (٧١٣٤)، والتوحيد ٣١ (٧٤٧٣) (تحفة الأشراف: ١٢٦٩)، وحم (٣/١٢٣، ٢٠٢، ٢٠٦، ٢٢٩، ٢٧٧، ٣٩٣) (صحيح)

۲۲۴۲۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال مدینہ (کے قریب) آئے گا تو فرشتوں کو اس کی نگرانی کرتے ہوئے پائے گا، اللہ نے چاہا تو اس میں دجال اور طاعون نہیں داخل ہوگا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، فاطمہ بنت قیس، اسامہ بن زید، سمرہ بن جندب اور محجن رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2243۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْكُفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، وَالسَّكِينَةُ لِأَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْخَيْلِ وَأَهْلِ الْوَبَرِ، يَأْتِي الْمَسِيحُ إِذَا جَاءَ دُبُرَ أُحُدٍ صَرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلَكُ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/بدء الخلق ١٥ (٣٣٠١)، والمناقب ١ (٣٤٩٩)، والمغازي ٧٤ (٤٣٨٨)، م/الإيمان ٢١ (٥٢/٨٥، ٨٦) (تحفة الأشراف : ١٤٠٧٨)، وحم (٢/٢٥٨، ٥٤١) (صحيح)

۲۲۴۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایمان یمن کی طرف سے نکلا ہے اور کفر مشرق (پورب) کی طرف سے، سکون واطمینان والی زندگی بکری والوں کی ہے اور فخر وریا کاری فدادین، یعنی گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے، جب مسیح دجال احد کے پیچھے آئے گا تو فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور شام ہی میں وہ ہلاک ہوجائے گا۔" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

62- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ

۶۲۔ باب: عیسیٰ بن مریم کا دجال کو قتل کرنے کا بیان

2244- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمِّي مُجَمِّعَ بْنَ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَنَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِي بَرْزَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَكَيْسَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَجَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الاشراف : ١١٢١٥) (صحيح)

۲۲۴۴۔ مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "ابن مریم علیہ السلام دجال کو بابِ لُد کے پاس قتل کریں گے۔" امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عمران بن حصین، نافع بن عتبہ، ابوبرزہ، حذیفہ بن اسید، ابوہریرہ، کیسان، عثمان، جابر، ابوامامہ، ابن مسعود، عبداللہ بن عمرو، سمرہ بن جندب، نواس بن سمعان، عمرو بن عوف اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2245- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كـ ف ر)).

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الفتن ٢٦ (٧١٣١)، والتوحيد ١٧ (٧٤٠٧)، م/الفتن ٢٠ (٢٩٣٣)، د/الملاحم ١٤ (٤٣١٦)

(تحفة الاشراف : ۱۴۱ ۲) (صحیح)

۲۲۴۵۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی نبی ایسا نہیں تھا جس نے اپنی امت کو کانے اور جھوٹے (دجال) سے نہ ڈرایا ہو، سنو! وہ کانا ہے، جب کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ ''ک، ف، ر'' لکھا ہوا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

63۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ ابْنِ صَائِدٍ

۶۳۔ باب: ابن صائد (ابن صیاد) کا بیان

2246ـ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: صَحِبَنِي ابْنُ صَائِدٍ إِمَّا حُجَّاجًا وَإِمَّا مُعْتَمِرِينَ، فَانْطَلَقَ النَّاسُ وَتُرِكْتُ أَنَا وَهُوَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ بِهِ اقْشَعْرَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ، فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَهُ: ضَعْ مَتَاعَكَ حَيْثُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَأَبْصَرَ غَنَمًا فَأَخَذَ الْقَدَحَ، فَانْطَلَقَ فَاسْتَحْلَبَ، ثُمَّ أَتَانِي بِلَبَنٍ، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا سَعِيدٍ! اِشْرَبْ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَشْرَبَ مِنْ يَدِهِ شَيْئًا لِمَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هٰذَا الْيَوْمُ يَوْمٌ صَائِفٌ وَإِنِّي أَكْرَهُ فِيهِ اللَّبَنَ، قَالَ لِي: يَا أَبَا سَعِيدٍ! هَمَمْتُ أَنْ آخُذَ حَبْلاً فَأُوثِقَهُ إِلَي شَجَرَةٍ، ثُمَّ أَخْتَنِقَ لِمَا يَقُولُ النَّاسُ لِي وَفِيَّ، أَرَأَيْتَ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثِي فَلَنْ يَخْفَى عَلَيْكُمْ، أَلَسْتُمْ أَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّهُ كَافِرٌ؟)) وَأَنَا مُسْلِمٌ، أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّهُ عَقِيمٌ لا يُولَدُ لَهُ؟)) وَقَدْ خَلَّفْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ، أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لا يَدْخُلُ أَوْلا تَحِلُّ لَهُ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ؟)) أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَهُوَ ذَا أَنْطَلِقُ مَعَكَ إِلَي مَكَّةَ؟ فَوَاللهِ! مَا زَالَ يَجِيءُ بِهٰذَا حَتّٰى قُلْتُ: فَلَعَلَّهُ مَكْذُوبٌ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! وَاللهِ! لَأُخْبِرَنَّكَ خَبَرًا حَقًّا، وَاللهِ! إِنِّي لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ وَالِدَهُ وَأَعْرِفُ أَيْنَ هُوَ السَّاعَةَ مِنَ الْأَرْضِ، فَقُلْتُ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الفتن ۱۹ (۲۹۲۷/۹۱) (تحفة الاشراف : ۴۳۲۸) (صحیح)

۲۲۴۶۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حج یا عمرے میں ابن صائد (ابن صیاد) میرے ساتھ تھا، لوگ آگے چلے گئے اور ہم دونوں پیچھے رہ گئے، جب میں اس کے ساتھ اکیلے رہ گیا تو لوگ اس کے بارے میں جو کہتے تھے اس کی وجہ سے میرے رونگٹے کھڑے ہونے لگے اور اس سے مجھے خوف محسوس ہونے لگا، چنانچہ جب میں سواری سے اترا تو اس سے کہا: اس درخت کے پاس اپنا سامان رکھ دو، پھر اس نے کچھ بکریوں کو دیکھا تو پیالہ لیا اور جا کر دودھ نکال لایا، پھر میرے پاس دودھ لے آیا اور مجھ سے کہا: ابوسعید! پیو، لیکن میں نے اس کے ہاتھ کا کچھ بھی پینا پسند نہیں کیا، اس وجہ سے جو لوگ اس

کے بارے میں کچھ کہتے تھے (یعنی دجال ہے) چنانچہ میں نے اس سے کہا: آج کا دن سخت گرمی کا ہے اس لیے میں آج دودھ پینا بہتر نہیں سمجھتا، اس نے کہا: ابوسعید! میں نے ارادہ کیا ہے کہ ایک رسی سے اپنے آپ کو اس درخت سے باندھ لوں اور گلا گھونٹ کر مر جاؤں، یہ اس وجہ سے کہ لوگ جو میرے بارے میں کہتے ہیں، بدگمانی کرتے ہیں، آپ بتائیے لوگوں سے میری باتیں بھلے ہی چھپی ہوں مگر آپ سے تو نہیں چھپی ہیں؟ انصار کی جماعت! کیا آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے سب سے بڑے جانکار نہیں ہیں؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے (دجال کے بارے میں) یہ نہیں فرمایا ہے کہ وہ کافر ہے؟ جب کہ میں مسلمان ہوں، کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ بانجھ ہے؟ اس کی اولاد نہیں ہوگی، جب کہ میں نے مدینے میں اپنی اولاد چھوڑی ہے، کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ مدینے اور مکے میں داخل نہیں ہوگا؟ کیا میں مدینہ کا نہیں ہوں؟ اور اب آپ کے ساتھ چل کر مکہ جا رہا ہوں، ابوسعید خدری کہتے ہیں: اللہ کی قسم! وہ ایسی ہی دلیلیں پیش کرتا رہا یہاں تک کہ میں کہنے لگا: شاید لوگ اس کے متعلق جھوٹ بولتے ہیں، پھر اس نے کہا: ابوسعید! اللہ کی قسم! اس کے بارے میں آپ کو سچی بات بتاؤں؟ اللہ کی قسم! میں دجال کو جانتا ہوں، اس کے باپ کو جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت زمین کے کس خطے میں ہے تب میں نے کہا: تمھارے لیے تمام دن تباہی ہو۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ : ......یعنی جو دلائل تم نے پیش کیے ان کی بنیاد پر تمھارے متعلق میں نے جو حسنِ ظن قائم کیا تھا تمھاری اس آخری بات کو سن کر میرا حسنِ ظن جاتا رہا اور مجھے تجھ سے بدگمانی ہوگئی (شاید یہ اس کے ذہنی مریض ہونے کی وجہ سے تھا، یہی وجہ ہے کہ لوگ اس کو اس کی اول فول باتوں کی وجہ سے دجال تک سمجھنے لگے)

2247ـ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ابْنَ صَائِدٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَاحْتَبَسَهُ، وَهُوَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ، وَلَهُ ذُؤَابَةٌ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) فَقَالَ: أَتَشْهَدُ أَنْتَ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا تَرَى)) قَالَ: أَرَى عَرْشًا فَوْقَ الْمَاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ فَوْقَ الْبَحْرِ))، قَالَ: ((فَمَا تَرَى؟)) قَالَ: أَرَى صَادِقًا وَكَاذِبِينَ أَوْ صَادِقِينَ وَكَاذِبًا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لُبِسَ عَلَيْهِ)) فَدَعَاهُ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَحَفْصَةَ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: م/الفتن ١٩ (٢٩٢٥/٨٧) (تحفة الاشراف: ٤٣٢٩) (صحيح)

۲۲۴۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ابن صائد سے مدینے کے کسی راستے میں ملے، آپ نے اسے

پکڑلیا، وہ ایک یہودی لڑکا تھا، اس کے سر پر ایک چوٹی تھی، اس وقت آپ کے ساتھ ابو بکر اور عمر بھی تھے، آپ نے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' اس نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور یوم آخرت پر ایمان لا یا ہوں۔'' نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: ''تم کیا دیکھتے ہو؟'' ❶ اس نے کہا: پانی کے اوپر ایک عرش دیکھتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم سمندر کے اوپر ابلیس کا عرش دیکھتے ہو۔'' آپ نے فرمایا: ''اور بھی کچھ دیکھتے ہو؟'' اس نے کہا: ایک سچا اور دو جھوٹے یا دو جھوٹے اور ایک سچے کو دیکھتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس پر معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے۔'' پھر آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اس باب میں عمر، حسین بن علی، ابن عمر، ابوذر، ابن مسعود، جابر اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......یعنی جو لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے اور جس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے، اس میں سے کیا دیکھتے ہو؟

2248ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَمْكُثُ أَبُو الدَّجَّالِ وَأُمُّهُ ثَلاثِينَ عَامًا، لا يُولَدُ لَهُمَا وَلَدٌ، ثُمَّ يُولَدُ لَهُمَا غُلامٌ أَعْوَرُ أَضَرُّ شَيْءٍ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلا يَنَامُ قَلْبُهُ)) ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبَوَيْهِ، فَقَالَ: ((أَبُوهُ طِوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَأَنَّ أَنْفَهُ مِنْقَارٌ، وَأُمُّهُ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيلَةُ الْيَدَيْنِ))، فَقَالَ أَبُوبَكْرَةَ: فَسَمِعْنَا بِمَوْلُودٍ فِي الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ ابْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلَى أَبَوَيْهِ، فَإِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيهِمَا، فَقُلْنَا: هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالا: مَكَثْنَا ثَلاثِينَ عَامًا لا يُولَدُ لَنَا وَلَدٌ، ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلامٌ أَعْوَرُ أَضَرُّ شَيْءٍ، وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلا يَنَامُ قَلْبُهُ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا، فَإِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ، وَلَهُ هَمْهَمَةٌ، فَتَكَشَّفَ عَنْ رَأْسِهِ، فَقَالَ: مَا قُلْتُمَا؟ قُلْنَا: وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، تَنَامُ عَيْنَايَ وَلا يَنَامُ قَلْبِي.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الاشراف: ١١٦٨٨) (ضعيف)

(سند میں ''علی بن زید بن جدعان'' ضعیف ہیں)

۲۲۴۸۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کے باپ اور ماں تیس سال تک اس حال میں رہیں گے کہ ان کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہو گا، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہو گا جس میں نقصان زیادہ اور فائدہ کم ہو گا، اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر دل نہیں سوئے گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے والدین کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''اس کا

باپ دراز قد اور دبلا ہوگا اور اس کی ناک چونچ کی طرح ہوگی، اس کی ماں بھاری بھرکم اور لمبے ہاتھ والی ہوگی۔'' ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے مدینے کے اندر یہود میں ایک ایسے ہی لڑکے کے بارے میں سنا، چنانچہ میں اور زبیر بن عوام چلے یہاں تک کہ اس کے والدین کے پاس گئے تو وہ ویسے ہی تھے، جیسا رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا، ہم نے پوچھا: کیا تمھارا کوئی لڑکا ہے؟ انھوں نے کہا: ہمارے ہاں تیس سال تک کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا، پھر ہم سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس میں نقصان زیادہ اور فائدہ کم ہے، اس کی آنکھیں سوتی ہیں مگر اس کا دل نہیں سوتا، ہم ان کے پاس سے نکلے تو وہ لڑکا دھوپ میں ایک موٹی چادر پر لیٹا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا، پھر اس نے اپنے سر سے کپڑے کو ہٹایا اور پوچھا: تم دونوں نے کیا کہا ہے؟ ہم نے کہا: ہم نے جو کہا ہے کیا تم نے اسے سن لیا؟ اس نے کہا: ہاں، میری آنکھیں سوتی ہیں، مگر دل نہیں سوتا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

2249ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَان عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ الْأُمِّيِّينَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَتَشْهَدُ أَنْتَ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ))، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا يَأْتِيكَ؟)) قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا وَخَبَأَ لَهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ)) فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِئْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ يَكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَا يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ)) قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ: يَعْنِي الدَّجَّالَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجنائز ۷۹ (۱۳۵٤)، والجهاد ۱۷۸ (۳۰۵۵)، والأدب ۹۷ (٦٦١٨)، م/الفتن ۱۹ (۲۹۳۰)، د/الملاحم ۱٦ (٤۳۲۹) (تحفة الأشراف: ٦۹۳۲)، وحم (۲/۱٤۸) (صحيح)

۲۲۴۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ، جس میں عمر بن خطاب بھی تھے، ابن صیاد کے پاس سے گزرے، اس وقت وہ بچوں کے ساتھ بنی مغالہ کے ٹیلوں کے پاس کھیل رہا تھا، وہ ایک چھوٹا بچہ تھا اس لیے اسے آپ کی آمد کا احساس اس وقت تک نہ ہوسکا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کی پیٹھ پر مارا، پھر فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھ کر

کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے رسول ہیں، پھر ابن صیاد نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں،'' پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کی: ''تمھارے پاس (غیب کی) کون سی چیز آتی ہے؟'' ابن صیاد نے کہا: میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا آتا ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے اوپر تیرا معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھارے لیے (دل میں) ایک بات چھپاتا ہوں اور آپ نے آیت: ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ [1] چھپالی، ابنِ صیاد نے کہا: وہ (چھپی ہوئی چیز) دخ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھٹکار ہو تجھ پر تو اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکے گا۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ حقیقی دجال ہے تو تم اس پر غالب نہیں آ سکتے اور اگر وہ نہیں ہے تو اسے قتل کرنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔'' عبدالرزاق کہتے ہیں: ''حقا'' سے آپ کی مراد دجال ہے۔ [2]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ 1 :...... آپ اس دن کے منتظر رہیں جب کہ آسمان ظاہر دھواں لائے گا۔

فائدہ 2 :...... بعض صحابہ کرام یہ سمجھتے تھے کہ یہی وہ مسیح دجال ہے جس کے متعلق قربِ قیامت میں ظہور کی خبر دی گئی ہے، لیکن فاطمہ بنت قیس کی روایت سے جس میں تمیم داری نے اپنے سمندری سفر کا حال بیان کیا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ قطعیت اس بات میں ہے کہ ابن صیاد دجال اکبر نہیں، بلکہ کوئی اور ہے۔ ابن صیاد تو ان دجاجلہ، کذابین میں سے ایک ہے جن کے ظہور کی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی اور ان میں سے اکثر کا ظہور ہو چکا ہے، رہے وہ صحابہ جنھوں نے وثوق کے ساتھ قسم کھا کر ابن صیاد کو دجال کہا، حتی کہ آپ ﷺ کے سامنے بھی اسے دجال کہا گیا اور آپ خاموش رہے تو یہ سب تمیم داری والے واقعہ سے پہلے کی باتیں ہیں۔

64- بَابٌ

۶۴- باب: یہ پیشین گوئی کہ سو سال کے بعد آج کا کوئی آدمی زندہ نہ بچے گا

2250- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ يَعْنِي الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ)). قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَبُرَيْدَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف، وانظر م/فضائل الصحابة ٥٣ (٢٥٣٨) (تحفة الأشراف: ٢٣٣١)، وحم (٣/٣٠٥، ٣١٤، ٣٢٢، ٣٤٥، ٣٨٥) (صحيح)

۲۲۵۰- جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج روئے زمین پر جو بھی زندہ ہے سو سال بعد نہیں رہے گا۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عمر، ابوسعید خدری اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی

احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی ایک قرن ختم ہو جائے گا اور دوسرا قرن شروع ہو جائے گا۔

2251۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَهِلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَهُ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ، وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ)) يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَنْخَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/العلم ٤١ (١١٦)، والمواقيت الصلاة ٢٠ (٦٠١)، م/فضائل الصحابة ٥٣ (٢٥٣٧)، د/الملاحم ١٨ (٤٣٤٨) (تحفة الأشراف: ٦٩٣٤) (صحيح)

۲۲۵۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنی آخری عمر میں ایک رات ہمیں عشا پڑھائی، جب آپ سلام پھیر چکے تو کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا اس وقت جتنے بھی آدمی اس روئے زمین پر ہیں سو سال گزر جانے کے بعد ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔''
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: یہ سن کر لوگ مغالطے میں پڑ گئے کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ سے ایسی حدیث بیان کرتے ہیں کہ سو سال کے بعد قیامت آ جائے گی، حالاں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ جو آج باقی ہیں ان میں سے کوئی روئے زمین پر باقی نہیں رہے گا، یعنی اس نسل اور قرن کے لوگ ختم ہو جائیں گے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

65۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيَاحِ
۶۵۔ باب: ہوا کو گالی دینا منع ہے

2252۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ، وَخَيْرِ مَا فِيهَا، وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ)).
قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ. قَالَ

أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: ن/عمل اليوم والليلة ٢٧١ (٩٣٣، ٩٣٦) (تحفة الأشراف: ٥٦)، وحم (٥/١٢٣) (صحيح)

٢٢٥٢۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہوا کو گالی مت دو، اگر اس میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھو تو یہ دعا پڑھو "اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ۔" [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عائشہ، ابوہریرہ، عثمان، انس، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]:......یعنی اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بہتری مانگتے ہیں اور وہ بہتری جو اس میں ہے اور وہ بہتری جس کی یہ مامور ہے اور تیری پناہ مانگتے ہیں اس ہوا کی شر سے اور اس شر سے جو اس میں ہے اور اس شر سے جس کی یہ مامور ہے۔

66۔ بابٌ

٦٦۔ باب: جساسہ کا بیان

2253۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَضَحِكَ، فَقَالَ: ((إِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ فَفَرِحْتُ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ، حَدَّثَنِي أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ رَكِبُوا سَفِينَةً فِي الْبَحْرِ، فَجَالَتْ بِهِمْ حَتّٰى قَذَفَتْهُمْ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ، فَإِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَاشِرَةٍ شَعْرَهَا، فَقَالُوا: مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، قَالُوا: فَأَخْبِرِينَا، قَالَتْ: لَا أُخْبِرُكُمْ وَلَا أَسْتَخْبِرُكُمْ، وَلٰكِنِ ائْتُوا أَقْصَى الْقَرْيَةِ، فَإِنَّ ثَمَّ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ، فَأَتَيْنَا أَقْصَى الْقَرْيَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ بِسِلْسِلَةٍ، فَقَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ، قُلْنَا: مَلْأَى تَدْفُقُ، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنِ الْبُحَيْرَةِ، قُلْنَا: مَلْأَى تَدْفُقُ، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِي بَيْنَ الْأُرْدُنِّ وَفِلَسْطِينَ هَلْ أَطْعَمَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: أَخْبِرُونِي كَيْفَ النَّاسُ إِلَيْهِ؟ قُلْنَا سِرَاعٌ، قَالَ: فَنَزَا نَزْوَةً حَتّٰى كَادَ، قُلْنَا: فَمَا أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الدَّجَّالُ، وَإِنَّهُ يَدْخُلُ الْأَمْصَارَ كُلَّهَا إِلَّا طَيْبَةَ، وَطَيْبَةُ الْمَدِينَةُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ .

تخريج: م/الفتن ٢٤ (٢٦٤٢)، د/الملاحم ١٥ (٤٣٢٦)، ق/الفتن ٣٣ (٤٠٧٤) (تحفة الأشراف: ١٨٠٢٤)، وحم (٦/٣٧٤، ٤١٨) (صحيح)

۲۲۵۳۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے، ہنسے پھر فرمایا: ''تمیم داری نے مجھ سے ایک بات بیان کی ہے جس سے میں بے حد خوش ہوں اور چاہتا ہوں کہ تم سے بھی بیان کروں، انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ فلسطین کے کچھ لوگ سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوئے، وہ کشتی (طوفان میں پڑنے کی وجہ سے) کسی اور طرف چلی گئی حتی کہ انھیں سمندر کے کسی جزیرہ میں ڈال دیا، اچانک ان لوگوں نے بہت کپڑے پہنے ایک رینگنے والی چیز کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، ان لوگوں نے پوچھا: تم کیا ہو؟ اس نے کہا: میں جساسہ (جاسوسی کرنے والی) ہوں، ان لوگوں نے کہا: ہمیں (اپنے بارے میں) بتاؤ، اس نے کہا: نہ میں تم لوگوں کو کچھ بتاؤں گی اور نہ ہی تم لوگوں سے کچھ پوچھوں گی، البتہ تم لوگ بستی کے آخر میں جاؤ وہاں ایک آدمی ہے، جو تم کو بتائے گا اور تم سے پوچھے گا، چنانچہ ہم لوگ بستی کے آخر میں آئے تو وہاں ایک آدمی زنجیر میں بندھا ہوا تھا اس نے کہا: مجھے زغر (ملک شام کی ایک بستی کا نام ہے) کے چشمے کے بارے میں بتاؤ، ہم نے کہا: بھرا ہوا ہے اور چھلک رہا ہے، اس نے کہا: مجھے بحیرہ کے بارے میں بتاؤ، ہم نے کہا: بھرا ہوا ہے اور چھلک رہا ہے، اس نے کہا: مجھے بیسان کے کھجوروں کے بارے میں بتاؤ جو اردن اور فلسطین کے درمیان ہے، کیا اس میں پھل آیا؟ ہم نے کہا: ہاں، اس نے کہا: مجھے نبی (آخر الزماں ﷺ) کے بارے میں بتاؤ کیا وہ مبعوث ہوئے؟ ہم نے کہا: ہاں، اس نے کہا: بتاؤ لوگ ان کی طرف کیسے جاتے ہیں؟ ہم نے کہا: تیزی سے، اس نے زور سے چھلانگ لگائی حتی کہ آزاد ہونے کے قریب ہو گیا، ہم نے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ وہ دجال ہے اور طیبہ کے علاوہ تمام شہروں میں داخل ہوگا، طیبہ سے مراد مدینہ ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث شعبہ کے واسطے سے قتادہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اسے کئی لوگوں نے شعبی کے واسطے سے فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے۔ [1]

فائدہ [1] :...... حدیث جساسہ کی تفصیل کے لیے صحیح مسلم میں ''کتاب الفتن'' کا مطالعہ کریں۔

67۔ بابٌ

۶۷۔ باب: آدمی کو اپنے سے کسی مصیبت میں نہیں پڑنا چاہیے

2254۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدَبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ)) قَالُوا: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: ((يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: ق/الفتن ۲۱ (۴۰۱۶) (تحفة الأشراف: ۳۳۰۵)، وحم (۵/۴۰۵) (صحيح)

۲۲۵۴۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے۔'' صحابہ نے عرض کی: اپنے نفس کو کیسے ذلیل کرے گا؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے آپ کو ایسی مصیبت سے

دوچار کرے جسے جھیلنے کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

68- بَابٌ

٦٨- باب: ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرنے کا بیان

2255- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتِبُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا)) قُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! نَصَرْتُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: ((تَكُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ، فَذَاكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/المظالم ٤ (٢٤٤٣، ٢٤٤٤)، والإكراه ٧ (٦٩٥٢)، (تحفة الأشراف: ٧٥١)، وحم (٣/٩٩، ٢٠١، ٢٢٤) (صحيح)

٢٢٥٥- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے مظلوم ہونے کی صورت میں تو اس کی مدد کی، لیکن ظالم ہونے کی صورت میں اس کی مدد کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اسے ظلم سے باز رکھو، اس کے لیے یہی تمھاری مدد ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

69- باب

٦٩- باب: فتنوں میں پڑنے والی چیزوں کا بیان

2256- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا، وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنْ أَتَى أَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتَتَنَ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.

تخريج: د/الصيد ٤ (٢٨٥٩)، ن/الصيد ٢٤ (٤٣١٤) (تحفة الأشراف: ٦٥٣٩)، وحم (١/٣٥٧) (صحيح)

٢٢٥٦- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بادیہ (صحراء و بیابان) کی سکونت اختیار کی وہ سخت طبیعت والا ہو گیا، جس نے شکار کا پیچھا کیا وہ غافل ہو گیا اور جو بادشاہ کے دروازے پر آیا وہ فتنوں کا شکار ہو گیا۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے، ہم اسے صرف ثوری کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :......معلوم ہوا کہ صحراء و بیابان کی سکونت اختیار کرنے والا اگر جمعہ و جماعت میں حاضر نہیں ہوتا ہے اور علما کی مجالس سے دور رہتا ہے تو ایسا شخص تمدن و تہذیب سے دور، سخت طبیعت والا ہوگا، اسی طرح جو لہو ولعب کی غرض سے شکار کا عادی ہوا وہ غفلت میں مبتلا ہو جائے گا، البتہ جو رزق کی خاطر شکار کا ارادہ رکھتا ہو تو یہ عمل اس کے لیے جائز ہے، کیوں کہ بعض صحابہ کرام نے بھی یہ عمل اپنایا ہے۔ بادشاہوں کے دربار میں حاضری دینے والا اگر مداہنت سے کام لیتا ہے تو فتنہ میں پڑ جائے گا، البتہ جو بادشاہوں کے پاس رہ کر انھیں نصیحت کرے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے تو یہ اس کے لیے افضل جہاد ہے۔

70۔ بَابٌ

۷۰۔ باب: کچھ اور پیشین گوئیاں

2257۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّكُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللهَ، وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرى) (تحفة الأشراف: ۹۳۵۹) (ويأتي الجزء الأخير منه برقم: ۲٦٥۹) (صحيح)

۲۲۵۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''(دشمنوں پر) تمھاری مدد کی جائے گی، تمھیں مال و دولت ملے گی اور تمھارے لیے قلعے کے دروازے کھولے جائیں گے، پس تم میں سے جو شخص ایسا وقت پائے اسے چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈرے، بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

71۔ بَابٌ

۷۱۔ باب: سمندر کی موج کی طرح کے فتنے کا ذکر

2258۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ وَحَمَّادٍ وَعَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ سَمِعُوا أَبَا وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا، قَالَ حُذَيْفَةُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَسْتُ عَنْ هٰذَا أَسْأَلُكَ، وَلَكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ، قَالَ: يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ

عُمَرُ: أَيُفْتَحُ أَمْ يُكْسَرُ؟ قَالَ: بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: إِذًا لا يُغْلَقُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَبُو وَائِلٍ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ: فَقُلْتُ لِمَسْرُوقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: عُمَرُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/المواقيت ٤ (٥٢٥)، والزكاة ٢٣ (١٤٣٥)، والصوم ٣ (١٨٩٥)، والمناقب ٢٥ (٣٥٨٦)، والفتن ١٧ (٧٠٩٦)، م/الإيمان ٦٥ (١٤٤)، والفتن ٧ (١٤٤/٢٦)، ق/الفتن ٩ (٣٩٥٥) (تحفة الأشراف: ٣٣٣٧)، وحم (٣٨٦/٥) (صحيح)

۲۲۵۸۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے فتنے کے بارے میں جو فرمایا ہے اسے کس نے یاد رکھا ہے؟ حذیفہ نے کہا: میں نے یاد رکھا ہے، حذیفہ نے بیان کی: ''آدمی کے لیے جو فتنہ اس کے اہل، مال، اولاد اور پڑوسی کے سلسلے میں ہوگا اسے صلاۃ، صوم، زکاۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مٹا دیتے ہیں۔'' [1] عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم سے اس کے بارے میں نہیں پوچھ رہا ہوں، بلکہ اس فتنے کے بارے میں پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح موجیں مارے گا، انھوں نے کہا: امیر المومنین! آپ کے اور اس فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، عمر نے پوچھا: کیا وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا؟ انھوں نے کہا: توڑ دیا جائے گا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تب تو قیامت تک بند نہیں ہوگا۔

حماد کی روایت میں ہے کہ ابووائل شقیق بن سلمہ نے کہا: میں نے مسروق سے کہا کہ حذیفہ سے اس دروازہ کے بارے میں پوچھو انھوں نے پوچھا تو کہا: وہ دروازہ عمر ہیں۔ [2]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... معلوم ہوا کہ گھر کی ذمہ داری سنبھالنے والے سے اس کے اہل، مال، اولاد اور پڑوسی کے سلسلے میں ادائے حقوق کے ناتے سے جو کوتاہیاں ہو جاتی ہیں تو صلاۃ، روزہ، صدقہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر وغیرہ یہ سب کے سب ان کے لیے کفارہ بنتے ہیں۔

فائدہ [2] :...... حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ بیان کیا، عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حقیقت میں اسی طرح پیش آیا، یعنی فتنوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ چل پڑا اور امن و امان نام کی کوئی چیز دنیا میں باقی نہیں رہی، چنانچہ ہر کوئی سکون واطمینان کا متلاشی ہے۔

72۔ بَابٌ

۷۲۔ باب: خراب حاکم سے متعلق پیش گوئی

2259۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ، وَأَرْبَعَةٌ أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ، وَالآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ، فَقَالَ:

((اسْـمَـعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَيكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ، فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَأَعَانَهُمْ عَـلَـى ظُلْمِهِمْ، فَلَيْس مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ، وَلَيْس بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِـنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مِسْعَرٍ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: ن/البيعة ٣٥ (٤٢١٢)، و ٣٦ (٤٢١٣) (تحفة الأشراف: ١١١١٠)، وحم (٤/٢٤٣) (صحيح)

2259/ م1- قَـالَ هَـارُونُ: فَـحَـدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

2259/ م2- قَـالَ هَـارُونُ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَلَيْسَ بِالنَّخَعِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مِسْعَرٍ، قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الاشراف: ١١١٠٦) (صحيح)

۲۲۵۹۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور ہم لوگ نو آدمی تھے، پانچ اور چار، ان میں سے کوئی ایک گنتی والے عرب اور دوسری گنتی والے عجم تھے ❶ آپ نے فرمایا: ''سنو: کیا تم لوگوں نے سنا؟ میرے بعد ایسے امرا ہوں گے جو ان کے پاس جائے ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے، وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میں اس سے ہوں اور نہ وہ میرے حوض پر آئے گا اور جو شخص ان کے پاس نہ جائے، ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے اور نہ ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق کرے، وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے حوض پر آئے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ (۲) ہم اسے مسعر کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۲۵۹/م۱ ہارون کہتے ہیں: ہم سے محمد بن عبدالوہاب نے ''عن سفيان، عن أبي حصين، عن الشعبي، عن عاصم العدوي، عن كعب بن عجرة، عن النبي ﷺ'' کی سند سے اسی جیسی حدیث بیان کی ہے۔

۲۲۵۹/م۲ ہارون کہتے ہیں: ہم سے محمد نے ''عن سفيان عن زبيد عن إبراهيم، عن كعب بن عجرة عن النبي ﷺ'' کی سند سے مسعر کی حدیث جیسی حدیث بیان کی ہے اور ابراہیم سے مراد ابراہیم نخعی نہیں ہیں۔ اس باب میں حذیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی راوی کو شک ہے کہ عربوں کی تعداد پانچ تھی اور عجمیوں کی چار یا اس کے برعکس تھے۔

73- بَابٌ

۷۳- باب: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین پر جمے رہنا ہاتھ میں چنگاری رکھنے کی طرح ہوگا

2260- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ بْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ، عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، اَلصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَعُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ، قَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۱۰۷) (صحيح)

۲۲۶۰۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں اپنے دین پر صبر کرنے والا آدمی ایسا ہوگا جیسے ہاتھ میں چنگاری پکڑنے والا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ (۲) عمر بن شاکر ایک بصری شیخ ہیں، ان سے کئی اہلِ علم نے حدیث روایت کی ہے۔

فائدہ ❶: ......مفہوم یہ ہے کہ جس طرح ہاتھ پر آگ کا انگارہ رکھنے والا بے انتہا مشقت وتکلیف برداشت کرتا ہے اسی طرح اس زمانے میں اپنے دین کی حفاظت اسی وقت ممکن ہوگی جب ثابت قدمی اور صبرِ عظیم سے کام لیا جائے گا، کیوں کہ دین پر قائم رہنے والا ایسی مصیبت میں گرفتار ہوگا جیسے چنگاری کو ہاتھ پر رکھنے والا۔

74- بَابٌ

۷۴۔ باب: برے لوگ اچھے لوگوں پر غلبہ پالیں گے اس زمانے کا بیان

2261- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى ابْنُ عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي بِالْمُطَيْطِيَاءِ وَخَدَمَهَا أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلَى خِيَارِهَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۷۲۵۲) (صحيح)

(سند میں موسیٰ بن عبیدہ، ضعیف ہیں اگلی سند کی متابعت سے یہ حدیث بھی صحیح ہے)

2261/ م- حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَلَا يُعْرَفُ لِحَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَصْلٌ، إِنَّمَا الْمَعْرُوفُ حَدِيثُ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مُرْسَلاً، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الاشراف: ۷۲۶۰) (صحيح)

۲۲۶۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب میری امت اکڑ اکڑ کر چلنے لگے اور بادشاہوں کی

اولاد، یعنی فارس و روم کے بادشاہوں کی اولاد ان کی خدمت کرنے لگے تو اس وقت ان کے برے لوگ ان کے اچھے لوگوں پر مسلط کر دیے جائیں گے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ابومعاویہ نے بھی اسے یحییٰ بن سعید انصاری کے واسطے سے روایت کیا ہے۔

۲۲۶۱/م اس سند سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

ابومعاویہ کی حدیث جس کی سند یوں ہے "عن يحيىٰ بن سعيد، عن عبدالله بن دينار، عن ابن عمر" اس کی کوئی اصل نہیں ہے، موسیٰ بن عبیدہ کی حدیث (روایت) ہی معروف ہے۔ (۲) مالک بن انس نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید کے واسطے سے مرسل طریقے سے روایت کی ہے اور اس کی سند میں "عن عبدالله بن دينار، عن ابن عمر" کے واسطے کا ذکر نہیں کیا۔

75۔ بَابٌ

۷۵۔ باب: جس قوم کی حکمران عورت ہوگی وہ کامیابی سے ہرگز ہم کنار نہ ہوگی

2262۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: عَصَمَنِي اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا هَلَكَ كِسْرَى قَالَ: ((مَنِ اسْتَخْلَفُوا؟)) قَالُوا: ابْنَتَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً)) قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَصَمَنِي اللّٰهُ بِهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/المغازي ٨٢ (٤٤٢٥)، والتفن ١٨ (٧٠٩٩)، ن/آداب القضاة ٨ (٥٣٩٠) (تحفة الأشراف: ١١٦٦٠)، وحم (٥/٣٨، ٣٧٨) (صحيح)

۲۲۶۲۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک چیز سے بچالیا جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا تھا، جب کسریٰ ہلاک ہوگیا تو آپ نے پوچھا: ''ان لوگوں نے کسے خلیفہ بنایا ہے؟'' صحابہ نے کہا: اس کی لڑکی کو، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''وہ قوم ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتی جس نے عورت کو اپنا حاکم بنایا۔'' جب عائشہ رضی اللہ عنہا آئیں۔ یعنی بصرہ کی طرف تو اس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث یاد کی، [1] چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بچالیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... اس سے اشارہ جنگِ جمل کی طرف ہے جو قاتلینِ عثمان سے بدلہ لینے کی خاطر پیش آئی تھی، عثمان رضی اللہ عنہ جب شہید کر دیے گئے اور علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کر لی، پھر طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما مکے کی طرف روانہ ہوئے، وہاں ان کی ملاقات عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی جو حج کے ارادے سے گئی تھیں، پھر ان سب کی رائے متفق ہوگئی کہ عثمان کے خون کا بدلہ لینے کے لیے لوگوں کو آمادہ کرنے کی غرض سے بصرہ چلیں، علی رضی اللہ عنہ کو جب یہ خبر پہنچی تو وہ بھی پوری

تیاری کے ساتھ پہنچے، پھر حادثہ جمل پیش آیا۔

76۔ بَابٌ

۷۶۔ باب: اچھے اور برے کی پہچان کا بیان

2263۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ عَلَى أُنَاسٍ جُلُوسٍ، فَقَالَ: ((أَلا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟)) قَالَ: فَسَكَتُوا، فَقَالَ ذَلِكَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: بَلَى، يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا، قَالَ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلا يُؤْمَنُ شَرُّهُ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٠٧٦)، وانظر حم (٢/٣٦٨، ٣٧٨) (صحيح)

۲۲۶۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس آکر ٹھہرے اور فرمایا: ''کیا میں تمھارے اچھے لوگوں کو تمھارے برے لوگوں میں سے نہ بتادوں؟'' لوگ خاموش رہے، آپ نے تین مرتبہ یہی فرمایا، ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں؟ آپ ہمارے اچھے لوگوں کو برے لوگوں میں سے بتادیجیے، آپ نے فرمایا: ''تم میں بہتر وہ ہے جس سے خیر کی امید رکھی جائے اور جس کے شر سے مامون (بے خوف) رہا جائے اور تم میں سے برا وہ ہے جس سے خیر کی امید نہ رکھی جائے اور جس کے شر سے مامون (بے خوف) نہ رہا جائے۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

77۔ بَابٌ

۷۷۔ باب: اچھے اور برے حاکم کی پہچان

2264۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَلا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ أُمَرَائِكُمْ وَشِرَارِهِمْ؟ خِيَارُهُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتَدْعُونَ لَهُمْ وَيَدْعُونَ لَكُمْ، وَشِرَارُ أُمَرَائِكُمْ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدٌ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٣٩٩) (صحيح)

(سند میں محمد بن ابی حمید ضعیف راوی ہیں، لیکن شاہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، دیکھیے الصحیحة رقم: ۹۰۷)

۲۲۶۴۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں تمھارے اچھے حکمرانوں اور

برے حکمرانوں کے بارے میں نہ بتادوں؟ اچھے حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو گے اور وہ تم سے محبت کریں گے، تم ان کے لیے دعائیں کرو گے اور وہ تمھارے لیے دعائیں کریں گے، تمھارے برے حکمران وہ ہیں جن سے تم نفرت کرو گے اور وہ تم سے نفرت کریں گے تم ان پر لعنت بھیجو گے اور وہ تم پر لعنت بھیجیں گے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف محمد بن ابوحمید کی روایت سے جانتے ہیں اور محمد بن ابوحمید حافظے کے تعلق سے ضعیف قرار دیے گئے ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی کچھ ایسے حکمران ہوں گے جو عدل و انصاف سے کام لیں گے، ان کے اور تمھارے درمیان محبت قائم ہوگی وہ تمھارے خیر خواہ اور تم ان کے خیر خواہ ہوگے اور کچھ ایسے حکمران ہوں گے جو ظلم و زیادتی میں بے مثال ہوں گے، ان میں شر کا پہلو زیادہ غالب ہوگا، اسی لیے تم ان سے اور وہ تم سے بغض رکھیں گے۔

78۔ بَابٌ

۷۸۔ باب: حکمران جب تک صلاۃ کی پابندی کرے اس کی اطاعت کا بیان

2265۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةٌ تَعْرِفُونَ، وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ، وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)) فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا مَا صَلَّوْا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الإمارة (١٨٥٤)، د/السنة ٣٠ (٤٧٦٠) (تحفة الأشراف: ١٨١٦٦)، وحم (٦/٢٩٥) (صحيح)

۲۲۶۵۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب تمھارے اوپر ایسے حکمران ہوں گے جن کے بعض کاموں کو تم اچھا جانو گے اور بعض کاموں کو برا جانو گے، پس جو شخص ان کے برے اعمال پر نکیر کرے وہ مداہنت اور نفاق سے بری رہا اور جس نے دل سے براجانا تو وہ محفوظ رہا، لیکن جو ان سے راضی ہو اور ان کی اتباع کرے (وہ ہلاک ہوگیا)، عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ صلاۃ پڑھتے رہیں۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......منکر کا انکار اگر زبان سے ہے تو ایسا شخص نفاق سے بری ہے اور دل سے ناپسند کرنے والا اس منکر کے شر اور وبال سے محفوظ رہے گا، لیکن جو پسند کرے اور اس سے راضی ہو تو وہ منکر کرنے والوں کے ساتھ ہے، یعنی جس سزا کے وہ مستحق ہوں گے اس سزا کا یہ بھی مستحق ہوگا، منکر انجام دینے والے بادشاہوں سے اگر وہ صلاۃ کے پابند ہوں قتال کرنے سے اس لیے منع کیا گیا تاکہ فتنہ سے محفوظ رہ سکیں اور امت اختلاف و انتشار کا شکار نہ ہو، جب کہ صلاۃ کی پابندی نہ کرنے والا تو کافر ہے، اس لیے اس سے قتال جائز ہے۔

2266ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْقَرُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَا: حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ، وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ، وَأُمُورُكُمْ شُورَى بَيْنَكُمْ، فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا، وَإِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ، وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ، وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ، فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ، وَصَالِحٌ الْمُرِّيُّ فِي حَدِيثِهِ غَرَائِبُ يَنْفَرِدُ بِهَا لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا وَهُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٣٦٢٠) (ضعيف)

(سند میں صالح بن بشیر المری ضعیف راوی ہیں)

۲۲۶۶ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھارے حکمران، تمھارے اچھے لوگ ہوں اور تمھارے مال دار لوگ، تمھارے سخی لوگ ہوں اور تمھارے کام باہمی مشورے سے ہوں تو زمین کی پیٹھ تمھارے لیے اس کے پیٹ سے بہتر ہے اور جب تمھارے حکمران تمھارے برے لوگ ہوں اور تمھارے مال دار تمھارے بخیل لوگ ہوں اور تمھارے کام عورتوں کے ہاتھ میں چلے جائیں تو زمین کا پیٹ تمھارے لیے اس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف صالح المری کی روایت سے جانتے ہیں اور صالح المری کی حدیث میں ایسے غرائب ہیں جن کی روایت کرنے میں وہ منفرد ہیں، کوئی ان کی متابعت نہیں کرتا، حالاں کہ وہ بذاتِ خود نیک آدمی ہیں۔

79ـ بَابٌ

۷۹ـ باب: ایسے زمانے کی پیشین گوئی جس میں تھوڑی نیکی بھی باعثِ نجات ہوگی

2267ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا أُمِرَ بِهِ هَلَكَ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ بِعُشْرِ مَا أُمِرَ بِهِ نَجَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ نُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٣٧٢١) (صحیح) (شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی ''نعیم بن حماد'' حافظے کے سخت ضعیف ہیں، تفصیل کے لیے دیکھیے الصحيحة رقم: ٢٥١٠، وتراجع الألباني ٢٢٤)

۲۲۶۷ـ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ ایسے زمانے میں ہو کہ جو اس کا دسواں حصہ

چھوڑ دے جس کا اسے کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ ہلاک ہو جائے گا، پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ تم میں سے جو اس کے دسویں حصے پر عمل کرے جس کا اسے کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ نجات پا جائے گا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف نعیم بن حماد کی روایت سے جانتے ہیں، جسے وہ سفیان بن عیینہ سے روایت کرتے ہیں۔ (۲) اس باب میں ابوذر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... یعنی اس وقت جب کہ دین کا غلبہ ہے، اس کے معاونین کی کثرت ہے، ایسے وقت میں شرعی امور میں سے دسویں حصے کا ترک کرنا اور اسے چھوڑ دینا باعث ہلاکت ہے، لیکن وہ زمانہ جو فسق وفجور سے بھرا ہوا ہوگا، اسلام کمزور اور کفر غالب ہوگا، اس وقت دین کے معاونین قلت میں ہوں گے تو ایسے وقت میں احکامِ شرعیہ کے دسویں حصے پر عمل کرنے والا بھی کامیاب وکامران ہوگا، لیکن اس دسویں حصہ میں ارکانِ اربعہ ضرور شامل ہوں۔

2268ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: ((هَاهُنَا أَرْضُ الْفِتَنِ، وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ يَعْنِي حَيْثُ يَطْلُعُ جِذْلُ الشَّيْطَانِ ـ أَوْ قَالَ: قَرْنُ الشَّيْطَانِ ـ)).

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الفتن ١٦ (٧٠٩٢-٧٠٩٤)، م/الفتن ١٦ (٢٩٠٥) (تحفة الأشراف: ٦٩٣٩) (صحيح)

۲۲۶۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''فتنے کی سرزمین وہاں ہے اور آپ نے مشرق (پورب) کی طرف اشارہ کیا، یعنی جہاں سے شیطان کی شاخ یا سینگ نکلتی ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ...... مفہوم یہ ہے فتنے کا ظہور مدینے کی مشرقی جہت (عراق) سے ہوگا۔

2269ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُودٌ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتّٰى تُنْصَبَ بِإِيلِيَاءَ)). هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٢٨٩) (ضعيف الإسناد)

(سند میں رشدین بن سعد ضعیف راوی ہیں)

۲۲۶۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے، ان جھنڈوں کو کوئی چیز پھیر نہیں سکے گی یہاں تک کہ (فلسطین کے شہر) ایلیا میں یہ نصب کیے جائیں گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

32۔ كِتَابُ الرُّؤْيَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ
کتاب: خواب کے آداب واحکام
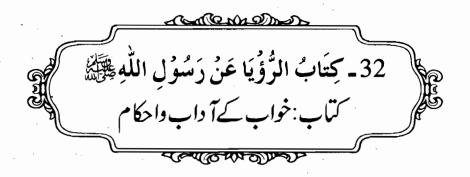
1۔ بَابٌ أَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ
ا۔ باب: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے

2270۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ، وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا، وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللهِ، وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِينِ الشَّيْطَانِ، وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيَتْفُلْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ))، قَالَ: ((وَأُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ، وَأَكْرَهُ الْغُلَّ)) الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ. قَالَ: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/التعبير ٢٦ (٧٠١٧)، م/الرؤيا ١ (٢٢٦٢)، د/الأدب ٩٦ (٥٠١٩)، ق/الرؤيا ٩ (٣٩١٧) (تحفة الأشراف: ١٤٤٤٤)، د/الرؤيا ٢ (٢١٨٣) (صحيح)

۲۲۷۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب زمانہ قریب ہو جائے گا ❶ تو مومن کے خواب کم ہی جھوٹے ہوں گے، ان میں سب سے زیادہ سچے خواب والا وہ ہوگا جس کی باتیں زیادہ سچی ہوں گی، مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے ❷ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: بہتر اور اچھے خواب اللہ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں، کچھ خواب شیطان کی طرف سے تکلیف ورنج کا باعث ہوتے ہیں اور کچھ خواب آدمی کے دل کے خیالات ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو کھڑا ہوکر تھوکے اور اسے لوگوں سے نہ بیان کرے۔'' آپ نے فرمایا: ''میں خواب میں قید (پیر میں بیڑی پہننا) پسند کرتا ہوں اور طوق کو ناپسند کرتا ہوں۔'' ❸ قید سے مراد دین پر ثابت قدمی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ...... زمانہ قریب ہونے کا مطلب تین طرح سے بیان کیا جاتا ہے: پہلا مطلب یہ ہے کہ اس سے مراد قربِ قیامت ہے اور اس وقت کا خواب کثرت سے صحیح اور سچ ثابت ہوگا، دوسرا مطلب یہ ہے کہ اس سے مراد دن اور

رات کا برابر ہوتا ہے، تیسرا مطلب یہ ہے کہ اس سے مراد زمانے کا چھوٹا ہونا ہے، یعنی ایک سال ایک ماہ کے برابر، ایک ماہ ہفتے کے برابر اور ایک ہفتہ ایک دن کے برابر اور ایک دن ایک گھڑی کے برابر ہو گا۔

فائدہ ❷ :...... اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں: پہلا مفہوم یہ ہے کہ مومن کا خواب صحیح اور سچ ہوتا ہے، دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ابتدائی دور میں چھ ماہ تک آپ کے پاس وحی خواب کی شکل میں آتی تھی، یہ مدت آپ کی نبوت کی کامل مدت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے، اس طرح سچا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ بنتا ہے۔

فائدہ ❸ :...... کیونکہ طوق پہننے سے اشارہ قرض دار رہنے، کسی کے مظالم کا شکار بننے اور محکوم علیہ ہونے کی جانب ہوتا ہے۔

2271ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا، يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ. قَالَ: وَحَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/التعبير ٤ (٦٩٨٧)، م/الرؤيا ١ (٢٦٦٤)، د/الأدب ٩٦ (٥٠١٨) (تحفة الأشراف: ٥٠٦٩)، ود/الرؤيا ٢ (٢١٨٣) (صحيح)

۲۲۷۱۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عبادہ کی حدیث صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، ابورزین عقیلی، ابوسعید خدری، عبداللہ بن عمرو، عوف بن مالک، ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2ـ بَابٌ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

۲۔ باب: نبوت کے ختم ہونے اور بشارتوں کے باقی رہنے کا بیان

2272ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ- يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ- حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ)) قَالَ: فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: ((لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ، وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ كُرْزٍ وَأَبِي أَسِيدٍ، قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ.

تخریج: تفرد بہ المؤلف، وانظر خ/التعبیر ۲ (۶۹۸۳)، (تحفۃ الأشراف: ۱۵۸۲)، وط/الرؤیا ۱ (۱)، وحم (۳/۶۷) (صحیح)

۲۲۷۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے، میرے بعد کوئی رسول اور کوئی نبی نہ ہوگا۔'' انس کہتے ہیں: یہ بات لوگوں پر گراں گزری تو آپ نے فرمایا: ''البتہ بشارتیں باقی ہیں۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! بشارتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مسلمان کا خواب اور یہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔''[1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے یعنی مختار بن فلفل کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابو ہریرہ، حذیفہ بن اسید، ابن عباس، ام کرز اور ابو اسید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... نبی اکرم ﷺ کی بعثت اس امت کے لیے سب سے عظیم بشارت تھی، اللہ رب العالمین نے نبی اکرم ﷺ کو مبعوث فرما کر جو احسان اس امت پر کیا ہے ایسا احسان کسی دوسری امت پر نہیں کیا، اسے اسلام جیسی نعمت سے سرفراز کیا، رب العالمین اپنے اس احسان کا ذکر کچھ اس طرح فرما رہا ہے: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ ....﴾ (آل عمران: ۱۶۴) آپ کی ذات گرامی اس امت کے لیے سراپائے بشارت ہی بشارت تھی، دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد آپ کے فرمان کے مطابق بشارتوں میں سے اچھے خواب کے علاوہ کوئی دوسری چیز باقی نہ رہ گئی۔

3۔ بَابُ قَوْلِهِ ﴿ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ﴾

۳۔ باب: آیتِ کریمہ: ''لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا'' (ان کے لیے دنیاوی زندگی میں بشارت ہے) کی تفسیر کا بیان

2273۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ فَقَالَ: مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ إِلاَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ أُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخریج: تفرد بہ المؤلف، وأعادہ في تفسیر یونس (۳۱۰۶) (تحفۃ الأشراف: ۱۰۹۷۷) (صحیح)

(سند میں ایک مبہم راوی ہے، لیکن متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، دیکھیے الصحیحہ رقم: ۱۷۸۶)

۲۲۷۳۔ عطاء بن یسار مصر کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ (یونس: ۶۴) (ان کے لیے دنیاوی زندگی میں بشارت ہے) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا ہے، تمھارے

سوا صرف ایک آدمی نے مجھ سے پوچھا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے اس کے بارے میں تمھارے سوا کسی نے نہیں پوچھا، اس سے مراد نیک اور اچھے خواب ہیں جسے مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اس باب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

2274۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٠٥٢)، وانظر د/الرؤيا ٩ (٢١٩٢) (ضعيف)
(سند میں دراج بن سمعان ابوالسمح کی ابوالہیثم سے روایت ضعیف ہے اور ابن لہیعہ بھی حافظے میں اختلاط (گڑبڑی) کی وجہ سے ضعیف ہیں)۔

۲۲۷۴۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سچے خواب وہ ہیں جو سحری (صبح) کے وقت آتے ہیں۔''

2275۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، وَعِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: نُبِّئْتُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ: ((هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْ تُرَى لَهُ)). قَالَ: حَرْبٌ فِي حَدِيثِهِ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: ق/الرؤيا ١ (٣٨٩٨) (تحفة الأشراف: ٥١٢٣) (صحيح) (ابن ماجہ کی سند متصل ہے)

۲۲۷۵۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے آیت کریمہ: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اس سے مراد اچھے اور نیک خواب ہیں جسے مومن دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) حرب نے اپنی حدیث میں یحییٰ بن ابی کثیر سے عنعنہ کے بجائے صیغہ تحدیث "حدثنی" کے صیغے کے ساتھ روایت کی ہے۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ "مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي"

۴۔ باب: نبی اکرم ﷺ کے فرمان: "مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي" کا بیان

2276۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ

الشَّيْطَانَ لا يَتَمَثَّلُ بِي)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ق/الرؤيا ٢ (٣٩٠٠) (تحفة الأشراف: ٩٥٠٩)، وحم (١/٣٧٥، ٤٠٠، ٤٤٠)، ود/الرؤيا ٤ (٢١٨٥) (صحيح)

٢٢٧٦۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا، اس لیے کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، ابوقتادہ، ابن عباس، ابوسعید خدری، جابر، انس، ابومالک اشجعی کے والد، ابوبکرہ اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

5۔ بَابٌ إِذَا رَأَى فِي الْمَنَامِ مَا يَكْرَهُ مَا يَصْنَعُ؟

۵۔ باب: خواب میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھنے پر کیا کرنا چاہیے؟

2277ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ، فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ، قَالَ: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/بدء الخلق ١١ (٣٢٩٢)، والتعبير ٤ (٦٩٨٦)، م/الرؤيا ١ (٢٢٦١)، د/الأدب ٩٦ (٥٠٢١)، ق/الرؤيا ٣ (٣٩٠٩) (تحفة الأشراف: ١٢١٣٥)، وط/الرؤيا ١ (٤)، ود/الرؤيا ٥ (٢١٨٧) (صحيح)

٢٢٧٧۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے، جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو تین بار اپنے بائیں طرف تھوکے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، ایسا کرنے پر وہ اسے نقصان نہیں پہنچاسکتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن عمرو، ابوسعید، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

6۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا

۶۔ باب: خواب کی تعبیر کا بیان

2278ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ عُدُسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((رُؤْيَا

الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَهِيَ عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يَتَحَدَّثْ بِهَا، فَإِذَا تَحَدَّثَ بِهَا سَقَطَتْ)) قَالَ: وَأَحْسَبُهُ، قَالَ: ((وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا إِلَّا لَبِيبًا أَوْ حَبِيبًا.))

تخريج: د/الأدب ٩٦ (٥٠٢٠)، ق/الرؤيا ٦ (٣٩١٤) (تحفة الأشراف: ١١١٧٤)، و د/الرؤيا ١١ (٢١٩٤) (صحيح)

۲۲۷۸۔ ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے اور خواب کی جب تک تعبیر نہ بیان کی جائے وہ ایک پرندے کے پنجے میں ہوتا ہے، پھر جب تعبیر بیان کر دی جاتی ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔'' ❶ ابورزین کہتے ہیں: میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا: ''خواب صرف اس سے بیان کرو جو عقل مند ہو یا جس سے تمھاری دوستی ہو۔''

فائدہ ❶: ...... یعنی اس خواب کی تعبیر جب تک بیان نہیں کی جاتی یہ خواب معلق رہتا ہے، اس کے لیے ٹھہراؤ نہیں ہوتا، تعبیر آ جانے کے بعد ہی اسے قرار حاصل ہوتا ہے۔

2279۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَهِيَ عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا، فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو رَزِينٍ الْعُقَيْلِيُّ اسْمُهُ: لَقِيطُ بْنُ عَامِرٍ، وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، فَقَالَ عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ، وَقَالَ شُعْبَةُ: وَأَبُو عَوَانَةَ وَهُشَيْمٌ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ وَهٰذَا أَصَحُّ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۲۷۹۔ ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے اور خواب کی جب تک تعبیر نہ بیان کی جائے وہ ایک پرندے کے پنجے میں ہوتا ہے، پھر جب تعبیر بیان کر دی جاتی ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔ (۳) حماد بن سلمہ نے اسے یعلی بن عطا سے روایت کرتے ہوئے ''وکیع بن حدس'' کہا ہے، جب کہ شعبہ ابوعوانہ اور ہشیم نے اسے یعلی بن عطا سے روایت کرتے ہوئے ''وکیع بن عدس'' کہا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

7۔ بَابٌ فِي تَأْوِيلِ الرُّؤْيَا مَا يُسْتَحَبُّ مِنْهَا وَمَا يُكْرَهُ

۷۔ باب: خوابوں کی تعبیر اور اچھے برے خواب کا بیان

2280۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ السَّلِيمِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ:

فَرُؤْيَا حَقٌّ، وَرُؤْيَا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ، وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ)) وَكَانَ يَقُولُ: ((يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ، اَلْقَيْدُ: ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ، وَكَانَ يَقُولُ: ((مَنْ رَآنِي فَإِنِّي أَنَا هُوَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِي)) وَكَانَ يَقُولُ: ((لَا تُقَصُّ الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَى عَالِمٍ أَوْ نَاصِحٍ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَى وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (وهو طرف من الحديث الأول في الكتاب رقم ٢٢٧٠) (تحفة الأشراف: ١٤٤٩٦) (صحيح)

۲۲۸۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خواب تین قسم کے ہوتے ہیں، ایک خواب وہ ہے جو سچا ہوتا ہے، ایک خواب وہ ہے کہ آدمی جو کچھ سوچتا رہتا ہے، اسی کو خواب میں دیکھتا ہے اور ایک خواب ایسا ہے جو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور غم وصدمہ کا سبب ہوتا ہے، جو شخص خواب میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اٹھ کر صلاۃ پڑھے، آپ ﷺ کہا کرتے تھے: ''مجھے خواب میں بیڑی کا دیکھنا اچھا لگتا ہے اور طوق دیکھنے کو میں ناپسند کرتا ہوں، بیڑی کی تعبیر دین پر ثابت قدمی (جمے رہنا) ہے۔'' آپ ﷺ کہا کرتے تھے: ''جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو وہ میں ہی ہوں، اس لیے کہ شیطان میری شکل نہیں اپنا سکتا ہے۔'' آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''خواب کسی عالم یا خیر خواہ سے ہی بیان کیا جائے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں انس، ابوبکرہ، ام العلاء، ابن عمر، عائشہ، ابوموسیٰ، جابر، ابوسعید خدری، ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

8- بَابٌ فِي الَّذِي يَكْذِبُ فِي حُلُمِهِ

۸۔ باب: خواب کے بارے میں جھوٹ بولنے والے کا بیان

2281۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيرَةٍ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠١٧٢)، وانظر حم (١/٧٦، ٩٠، ١٣١) (صحيح)

۲۲۸۱۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے، قیامت کے دن اسے جو کے درمیان گرہ لگانے پر مکلّف کیا جائے گا۔''

2282۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ

عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي شُرَيْحٍ وَوَاثِلَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۲۸۲۔ اس سند سے بھی علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے واسطے سے اسی جیسی حدیث روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ (۳) اس باب میں ابن عباس، ابوہریرہ، ابوشریح اور واثلہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2283۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/التعبير ٤٥ (٧٠٤٢)، د/الأدب ٩٦ (٥٠٢٤)، ق/الرؤيا ٨ (٣٩١٦) (تحفة الأشراف: ٥٩٨٦)، وحم (١/٢١٦، ٢٤٦، ٣٥٩) (وانظر تخريج حديث رقم ١٧٥١) (صحيح)

۲۲۸۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے تو قیامت کے دن دو جو کے درمیان گرہ لگانے پر مکلّف کیا جائے گا اور وہ ان دونوں کے درمیان گرہ ہرگز نہیں لگا سکے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

9- بَابٌ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ اللَّبَنَ وَالْقُمُصَ

۹۔ باب: نبی اکرم ﷺ کا خواب میں دودھ اور قمیص دیکھنے کا بیان

2284۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)) قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((الْعِلْمَ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَخُزَيْمَةَ وَالطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَجَابِرٍ، قَالَ: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/العلم ٢٢ (٨٢)، وفضائل الصحابة ٦ (٣٦٨١)، والتعبير ١٥ (٧٠٠٦)، و ١٦ (٧٠٠٧)، و ٣٤ (٧٠٢٧)، و ٣٧ (٧٠٣٢)، م/فضائل الصحابة ٢ (٢٣٩١)، ويأتي عند المؤلف في المناقب ١٨ (٣٦٨٧) (تحفة الأشراف: ٦٧٠٠) (صحيح)

۲۲۸۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''میں سویا ہوا تھا کہ اس دوران میں میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا، میں نے اس سے پیا، پھر اپنا جھوٹا عمر بن خطاب کو دے دیا، صحابہ نے عرض کی:

اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی؟'' فرمایا: ''علم سے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عمر کی حدیث صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، ابوبکرہ، ابن عباس، عبداللہ بن سلام، خزیمہ، طفیل بن سخبرہ، ابوامامہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......علم سے اس کی تعبیر بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح دودھ میں بکثرت فائدے ہیں اور رب العالمین اسے گوبر اور خون کے درمیان سے نکالتا ہے اسی طرح علم کے فوائد بے انتہا ہیں، اسے بھی رب العالمین شک اور جہالت کے درمیان سے نکالتا ہے، پھر اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس سے نوازتا ہے۔

2285۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرِيرِيُّ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ، وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ، فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ)) قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((الدِّينَ)).

تخريج: تفرد به المؤلف وانظر مابعده (تحفة الأشراف: ١٥٥٢٩) (صحيح)

۲۲۸۵۔ ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما بعض صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا تھا دیکھا: لوگ میرے سامنے پیش کیے جارہے ہیں اور وہ قمیص پہنے ہوئے ہیں، بعض کی قمیص چھاتی تک پہنچ رہی تھی اور بعض کی اس سے نیچے تک پہنچ رہی تھی، پھر میرے سامنے عمر کو پیش کیا گیا ان کے جسم پر جو قمیص تھی وہ اسے گھسیٹ رہے تھے۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی؟ آپ نے فرمایا: ''دین سے۔'' ❶

فائدہ ❶ :......یعنی عمر رضی اللہ عنہ اپنے دین میں اس طرح کامل ہیں اور اسے اس طرح مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے کہ عمر کا دین ان کے لیے اٹھتے، بیٹھتے، سوتے جاگتے ایک محافظ کی طرح ہے، جس طرح قمیص جسم کی حفاظت کرتی ہے گویا عمر دینی اعتبار سے اور لوگوں کی بنسبت بہت آگے ہیں اور ان کے دین سے جس طرح ان کی زندگی میں فائدہ پہنچ رہا ہے اسی طرح ان کے مرنے کے بعد لوگ ان کے دینی کاموں اور ان کے چھوڑے ہوئے اچھے آثار سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔

2286۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ، قَالَ وَهٰذَا أَصَحُّ.

تخريج: خ/الإيمان ١٥ (٢٣)، ومناقب الصحابة ٦ (٣٦٩١)، والتعبير ١٧ (٧٠٠٨)، و ١٨ (٧٠٠٩)، م/فضائل الصحابة ٢ (٢٣٩٠)، ن/الإيمان ١٨ (٥٠١٤) (تحفة الأشراف: ٣٩٦١)، وحم (٣/٨٦) (صحيح)

۲۲۸۶۔ اس سند سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے اسی جیسی اور اسی معنی کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ زیادہ صحیح ہے۔

10- بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ الْمِيزَانَ وَالدَّلْوَ

۱۰- باب: نبی اکرم ﷺ کا خواب میں ترازو اور ڈول دیکھنے کا بیان

2287- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ، فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ، فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ، وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ، فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: د/السنة ۹ (۴۶۳۴) (تحفة الأشراف: ۱۱۶۶۲)، وحم (۵/۴۴، ۵۰) (صحیح)

۲۲۸۷- ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن فرمایا: ''تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟'' ایک آدمی نے کہا: میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک ترازو اترا، آپ اور ابوبکر تولے گئے تو آپ ابوبکر سے بھاری نکلے، ابوبکر اور عمر تولے گئے، تو ابوبکر بھاری نکلے، عمر اور عثمان تولے گئے تو عمر بھاری نکلے پھر ترازو اٹھالیا گیا، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ...... ناگواری کا سبب یہ تھا کہ میزان کے اٹھالیے جانے کا مفہوم یہ نکلا کہ عمر کے بعد فتنوں کا آغاز ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

2288- حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ وَرَقَةَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: إِنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ وَلَكِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُرِيتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ، وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذَلِكَ)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَعُثْمَانُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِالْقَوِيِّ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۶۵۳۶) (ضعیف)

(سند میں عثمان بن عبدالرحمن متروک الحدیث راوی ہے، خود متن سے بھی اس حدیث کا منکر ہونا واضح ہے)

۲۲۸۸- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سے ورقہ (بن نوفل) کے بارے میں پوچھا گیا تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی تھی مگر وہ آپ کی نبوت کے ظہور سے پہلے وفات پا گئے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے خواب میں انھیں دکھایا گیا ہے، اس وقت ان کے جسم پر سفید کپڑے تھے، اگر وہ جہنمی ہوتے تو ان کے جسم پر کوئی دوسرا لباس ہوتا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) محدثین کے نزدیک عثمان بن عبدالرحمن قوی نہیں ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث میں دلیل ہے کہ اگر کوئی مسلمان خواب میں اپنے کسی مرے ہوئے مسلمان بھائی کے جسم پر سفید کپڑا دیکھے تو یہ اس کے حسن حال کی پیشین گوئی ہے کہ وہ جنتی ہے۔ ورقہ بن نوفل خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچیرے بھائی تھے انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سن کر آپ کی رسالت کی تصدیق کی تھی اور کہا تھا کہ جو فرشتہ تمھارے پاس آتا ہے وہ ناموس اکبر ہے، اپنے بڑھاپے پر افسوس کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر میں زندہ رہا تو اس وقت آپ کا ساتھ ضرور دوں گا جس وقت آپ کی قوم آپ کو گھر سے نکال دے گی۔

2289۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، قَالَ: ((رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ فِيهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرْيَهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

تخريج: خ/المناقب ٢٥ (٣٦٣٣)، وفضائل الصحابة ٥ (٣٦٧٦)، و ٦ (٣٦٨٢)، والتعبير ٢٨ (٧٠١٩)، و ٢٩ (٧٠٢٠)، م/فضائل الصحابة ٢ (٢٣٩٣) (تحفة الأشراف : ٧٠٢٢) (صحيح)

۲۲۸۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے بارے میں مروی ہے جس میں آپ نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا، آپ نے فرمایا: ''میں نے دیکھا کہ لوگ (ایک کنویں پر) جمع ہوگئے ہیں، پھر ابوبکر نے ایک یا دو ڈول کھینچے اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اللہ ان کی مغفرت کرے، پھر عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انھوں نے ڈول کھینچا تو وہ ڈول بڑے ڈول میں بدل گیا، میں نے کسی مضبوط اور طاقت ور شخص کو نہیں دیکھا جس نے ایسا کام کیا ہو، یہاں تک کہ لوگوں نے اپنی آرام گاہوں میں جگہ پکڑی'' (یعنی سب آسودہ ہوگئے)۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :......اس سے مراد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مضبوط خلافت وامارت کا دور ہے۔

2290۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَأَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِينَةِ يُنْقَلُ إِلَي الْجُحْفَةِ)). قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: خ/التعبير ٤١ (٧٠٣٨)، و ٤٢ (٧٠٣٩)، ٤٣ (٧٠٤٠)، ق/الرؤيا ١٠ (٣٩٢٤)، (تحفة الأشراف : ٧٠٢٣)، ود/الرؤيا ١٣ (٢٢٠٧) (صحيح)

۲۲۹۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم ﷺ کے خواب کے بارے میں روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے پراگندہ بالوں والی ایک کالی عورت کو دیکھا جو مدینے سے نکلی اور مہیعہ میں ٹھہر گئی (مہیعہ، جحفہ کا دوسرا نام ہے)، میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ وہ مدینے کی (بخار والی) وبا ہے جو جحفہ چلی جائے گی۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

2291ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فِي آخِرِ الزَّمَانِ لاتَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا، وَالرُّؤْيَا ثَلاَثٌ: اَلْحَسَنَةُ بُشْرَى مِنَ اللهِ، وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ، وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ)). قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ، اَلْقَيْدُ: ((ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ))، قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَيُّوبَ مَرْفُوعًا، وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَوَقَفَهُ.

تخريج: انظر حديث رقم ۲۲۷۰ و ۲۲۸۰ (صحيح)

۲۲۹۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آخر وقت میں مومن کے خواب کم ہی جھوٹے ہوں گے اور خواب ان لوگوں کا سچا ہوگا جن کی باتیں زیادہ سچی ہوں گی، خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: اچھے خواب جو اللہ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں، وہ خواب جسے انسان دل میں سوچتا رہتا ہے اور وہ خواب جو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور غم کا سبب ہوتا ہے، جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اسے کسی سے بیان نہ کرے، اسے چاہیے کہ اٹھ کر صلاۃ پڑھے۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں خواب میں قید دیکھنا اچھا سمجھتا ہوں اور بیڑی دیکھنا برا سمجھتا ہوں، قید کی تعبیر ثابت قدمی ہے۔'' ابوہریرہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے اور حماد بن زید نے ایوب سے اسے موقوفاً روایت کیا ہے۔

2292ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ، وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، وَهُوَ عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخَهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَاذِبَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي، يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخریج: خ/المناقب ٢٥ (٣٦٢١)، والمغازي ٧٠ (٤٣٧٤، ٤٣٧٥)، و ٧١ (٤٣٧٩)، والتعبير ٣٨ (٧٠٣٤)، و ٤٠ (٧٠٣٧)، م/الرؤيا ٤ (٢٢٧٤)، ق/الرؤيا ١٠ (٣٩٢٢) (تحفة الأشراف: ١٣٥٧٤)، وحم (٢/٣١٩، ٣٢٨، ٣٤٤) (صحيح)

٢٢٩٢۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دوکنگن ہیں، ان کے حال نے مجھے غم میں ڈال دیا، پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونکوں، میں نے پھونکا تو وہ دونوں اڑ گئے، میں نے ان دونوں کنگنوں کی تعبیر (نبوت کا دعویٰ کرنے والے) دو جھوٹوں سے کی جو میرے بعد نکلیں گے: ایک کا نام مسیلمہ ہوگا جو یمامہ کا رہنے والا ہوگا اور دوسرے کا نام عنسی ہوگا، جو صنعا کا رہنے والا ہوگا۔''[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

فائدہ [1] : ...... نبی اکرم ﷺ کا خواب میں یہ دیکھنا کہ آپ سونے کے دو کنگن پہنے ہوئے ہیں، جب کہ یہ عورتوں کا زیور ہے اس طرف اشارہ تھا کہ دو جھوٹے دعویدار ایسی بات کا دعویٰ کریں گے جس کے وہ حقدار نہ ہوں گے یعنی نبوت کا دعویٰ اور پھونک مارنے سے ان کا اڑ جانا اس سے اشارہ تھا کہ آپ کے کام کے سامنے ان کی باتوں کا کوئی وزن نہ ہوگا وہ لاشی کے مثل ہوں گے اور انھیں ختم کر دیا جائے گا۔

2293۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ ابْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقُونَ بِأَيْدِيهِمْ، فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلاً مِنَ السَّمَاءِ إِلَي الْأَرْضِ، وَأَرَاكَ يَارَسُولَ اللهِ! أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ فَقُطِعَ بِهِ، ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَيْ رَسُولَ اللهِ۔ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي۔ وَاللهِ! لَتَدَعَنِّي أَعْبُرُهَا، فَقَالَ: ((اعْبُرْهَا)) فَقَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الإِسْلاَمِ، وَأَمَّا مَايَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِينُهُ وَحَلاَوَتُهُ، وَأَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَي الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، فَأَخَذْتَ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ، ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو، أَيْ رَسُولَ اللهِ! لَتُحَدِّثَنِّي أَصَبْتُ أَوْ أَخْطَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا)) قَالَ: أَقْسَمْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَتُخْبِرَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تُقْسِمْ))

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الأيمان والنذور ١٣ (٣٢٦٨)، ق/الرؤيا ١٠ (٣٩١٨)، وانظر أيضا: خ/التعبير ١١ (٧٠٠٠)، و

٤٧ (٧٠٤٦)، وم/الرؤيا ٣ (٢٢٦٩) (تحفة الأشراف: ١٣٥٧٥) (صحيح)

۲۲۹۳۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے: ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہا: میں نے رات کو خواب میں بادل کا ایک ٹکڑا دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اور لوگوں کو میں نے دیکھا وہ اپنے ہاتھوں میں لے کر اسے پی رہے ہیں، کسی نے زیادہ پیا اور کسی نے کم اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک لٹک رہی تھی، اللہ کے رسول! اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ وہ رسی پکڑ کر اوپر چلے گئے، پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اسے پکڑ کر اوپر چلا گیا، پھر اس کے بعد ایک اور شخص نے پکڑا اور وہ بھی اوپر چلا گیا، پھر اسے ایک اور آدمی نے پکڑا تو رسی ٹوٹ گئی، پھر وہ جوڑ دی گئی تو وہ بھی اوپر چلا گیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! میرے باپ ماں آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم! مجھے اس کی تعبیر بیان کرنے کی اجازت دیجیے، آپ نے فرمایا: ”بیان کرو۔“ ابو بکر نے کہا: ابر کے ٹکڑے سے مراد اسلام ہے اور اس سے جو گھی اور شہد ٹپک رہا تھا وہ قرآن ہے اور اس کی شیرینی اور نرمی مراد ہے، زیادہ اور کم پینے والوں سے مراد قرآن حاصل کرنے والے ہیں اور آسمان سے زمین تک لٹکنے والی اس رسی سے مراد حق ہے جس پر آپ قائم ہیں، آپ اسے پکڑے ہوئے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اوپر اٹھا لے گا، پھر اس کے بعد ایک اور آدمی پکڑے گا اور وہ بھی پکڑ کر اوپر چڑھ جائے گا، اس کے بعد ایک اور آدمی پکڑے گا، تو وہ بھی پکڑ کر اوپر چڑھ جائے گا، پھر اس کے بعد ایک تیسرا آدمی پکڑے گا تو رسی ٹوٹ جائے گی، پھر اس کے لیے جوڑ دی جائے گی اور وہ بھی چڑھ جائے گا، اللہ کے رسول! بتائیے میں نے صحیح بیان کیا یا غلط؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم نے کچھ صحیح بیان کیا اور کچھ غلط۔“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے باپ ماں آپ پر قربان! میں قسم دیتا ہوں آپ بتائیے میں نے کیا غلطی کی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”قسم نہ دلاؤ۔“ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمانا کہ تم نے صحیح بیان کرنے کے ساتھ کچھ غلط بیان کیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے تعبیر بیان کرنے میں کیا غلطی ہوئی تھی اس سلسلے میں علما کے مختلف اقوال ہیں: بعض کا کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی اجازت کے بغیر انھوں نے تعبیر بیان کی یہ ان کی غلطی ہے، لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے انھیں بیان کرنے کی اجازت اپنے اس قول "اعبـرھـا" سے دے دی تھی، بعض کا کہنا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے آپ کے پوچھنے سے پہلے ہی تعبیر بیان کرنے کی خواہش ظاہر کر دی یہ ان کی غلطی تھی، بعض کا کہنا ہے تعبیر بیان کرنے میں غلطی واقع ہوئی تھی، صحیح بات یہ ہے کہ اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ اس خواب کی تعبیر کے لیے اپنے آپ کو پیش نہ کرتے تو شاید آپ ﷺ اس کی تعبیر خود بیان کرتے اور ظاہر ہے کہ آپ کی بیان کردہ تعبیر اس امت کے لیے ایک بشارت ثابت ہوتی اور اس سے جو علم حاصل ہوتا وہ یقینی ہوتا نہ کہ ظنی واجتہادی، اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قسم کو پورا کرنا اسی وقت ضروری ہے جب اس سے کسی شر وفساد کا خطرہ نہ ہو اور اگر بات ایسی ہے تو پھر قسم کو پورا کرنا ضروری نہیں۔

2294۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ

سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى بِنَا الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ وَقَالَ: ((هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَيُرْوَى هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَوْفٍ وَجَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِصَّةٍ طَوِيلَةٍ. قَالَ: وَهَكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ مُخْتَصَرًا.

تخريج: خ/الجنائز ٩٣ (١٣٨٦)، والتعبير ٤٨ (٧٠٤٧)، م/الرؤيا ٤ (٢٢٧٥) (تحفة الأشراف: ٤٦٣٠) (صحيح)

۲۲۹۴۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب ہمیں فجر پڑھا کر فارغ ہوتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: ''کیا تم میں سے کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے؟''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث ایک طویل قصے کے ضمن میں عوف اور جریر بن حازم سے مروی ہے، جسے یہ دونوں رجا سے، رجاء سمرہ سے اور سمرہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ (۳) محمد بن بشار نے اسی طرح یہ حدیث وہب بن جریر سے اختصار کے ساتھ روایت کی ہے۔

33۔ كِتَابُ الشَّهَادَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
کتاب: شہادت (گواہی) کے احکام ومسائل
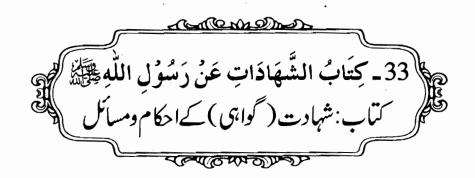
1۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّهَدَاءِ أَيُّهُمْ خَيْرٌ
ا۔ باب: سب سے اچھے گواہوں کا بیان

2295۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا)).

تخريج: م/الأقضية ٩ (١٧١٩)، د/الأقضية ١٣ (٣٥٩٦)، ق/الأحكام ٢٨ (٢٣٦٤) (تحفة الأشراف: ٣٧٥٤)، وط/الأقضية ٢ (٣) (صحيح)

۲۲۹۵۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں سب سے اچھے گواہ کے بارے میں نہ بتادوں؟ سب سے اچھا گواہ وہ آدمی ہے جو گواہی طلب کیے جانے سے پہلے گواہی دے۔'' ❶

فائدہ ❶:...... اس گواہی کی صورت یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی ایسا معاملہ درپیش ہے جس میں کسی گواہ کی ضرورت ہے اور اس کے علم کے مطابق اس معاملے کا کوئی گواہ نہیں ہے، پھر اچانک ایک دوسرا شخص آئے اور خود سے اپنے آپ کو پیش کرے اور اس معاملے کی گواہی دے تو اس حدیث میں ایسے ہی گواہ کو سب سے بہتر گواہ کہا گیا ہے، معلوم ہوا کہ کسی کے پاس اگر کوئی شہادت موجود ہے تو اسے قاضی کے سامنے حاضر ہو کر معاملے کے تصفیے کی خاطر گواہی دینی چاہیے اسے اس کے لیے طلب کیا گیا ہو یا نہ طلب کیا گیا ہو۔

2296۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ نَحْوَهُ، وقَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ.

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَأَكْثَرُ النَّاسِ يَقُولُونَ: عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، وَاخْتَلَفُوا عَلَى مَالِكٍ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ، وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ، وَهُوَ

عَبْدُالرَّحمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ ، وَهٰذَا أَصَحُّ ، لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ حَدِيثِ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيثِ ، وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ أَيْضًا ، وَأَبُو عَمْرَةَ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ وَلَهُ حَدِيثُ الْغُلُولِ وَأَكْثَرُ النَّاسِ يَقُولُونَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ .

تخريج : انظر ماقبله (صحيح)

۲۲۹۶۔ اس سند سے بھی اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اکثر لوگوں نے اپنی روایت میں عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کہا ہے۔ (۳) اس حدیث کی روایت کرنے میں مالک کے شاگردوں کا اختلاف ہے، بعض راویوں نے اسے ابی عمرہ سے روایت کیا ہے اور بعض نے ابن ابی عمرہ سے، ان کا نام عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری ہے، ابن ابی عمرہ زیادہ صحیح ہے، کیوں کہ مالک کے سوا دوسرے راویوں نے "عن عبدالرحمن بن أبی عمرة عن زید بن خالد" کہا ہے "عن ابن أبی عمرة عن زید بن خالد" کی سند سے اس کے علاوہ دوسری حدیث بھی مروی ہے اور وہ صحیح حدیث ہے، ابوعمرہ زید بن خالد جہنی کے آزاد کردہ غلام تھے اور ابوعمرہ کے واسطے سے خالد سے حدیث غلول مروی ہے، اکثر لوگ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ ہی کہتے ہیں۔ ❶

فائدہ ❶ :......مؤلف کے سوا ہر ایک کے یہاں "ابن أبی عمرة" ہی ہے۔

2297 — حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ بْنُ بِنْتِ أَزْهَرَ السَّمَّانِ ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَيْرُ الشُّهَدَاءِ مَنْ أَدَّى شَهَادَتَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا)) . قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .

تخريج : انظر ماقبله (صحیح) (سابقہ حدیث سے تقویت پا کر یہ حدیث صحیح لغیرہ)

۲۲۹۷۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''سب سے بہتر گواہ وہ ہے جو گواہی طلب کیے جانے سے پہلے اپنی گواہی کا فریضہ ادا کر دے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

2۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ

۲۔ باب: ان لوگوں کا بیان جن کی گواہی درست نہیں

2298 — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ

عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلا خَائِنَةٍ، وَلا مَجْلُودٍ حَدًّا وَلا مَجْلُودَةٍ، وَلا ذِي غِمْرٍ لِأَخِيهِ، وَلا مُجَرَّبِ شَهَادَةٍ، وَلا الْقَانِعِ أَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ، وَلا ظَنِينٍ فِي وَلَاءٍ وَلا قَرَابَةٍ)) قَالَ الْفَزَارِيُّ: اَلْقَانِعُ التَّابِعُ.

هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ، وَيَزِيدُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ، وَلا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: وَلا نَعْرِفُ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ، وَلا يَصِحُّ عِنْدِي مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ، وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هٰذَا أَنَّ شَهَادَةَ الْقَرِيبِ جَائِزَةٌ لِقَرَابَتِهِ، وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي شَهَادَةِ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ وَالْوَلَدِ لِوَالِدِهِ، وَلَمْ يُجِزْ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ شَهَادَةَ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ، وَلا الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ، و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِذَا كَانَ عَدْلاً فَشَهَادَةُ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ جَائِزَةٌ، وَكَذٰلِكَ شَهَادَةُ الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ، وَلَمْ يَخْتَلِفُوا فِي شَهَادَةِ الْأَخِ لِأَخِيهِ أَنَّهَا جَائِزَةٌ، وَكَذٰلِكَ شَهَادَةُ كُلِّ قَرِيبٍ لِقَرِيبِهِ، و قَالَ الشَّافِعِيُّ: لا تَجُوزُ شَهَادَةٌ لِرَجُلٍ عَلَى الآخَرِ، وَإِنْ كَانَ عَدْلاً، إِذَا كَانَتْ بَيْنَهُمَا عَدَاوَةٌ، وَذَهَبَ إِلَى حَدِيثِ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً "لا تَجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ إِحْنَةٍ" يَعْنِي صَاحِبَ عَدَاوَةٍ، وَكَذٰلِكَ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ حَيْثُ قَالَ: لا تَجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ غِمْرٍ لِأَخِيهِ يَعْنِي صَاحِبَ عَدَاوَةٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٦٦٩٠) (ضعيف)

(سند میں یزید بن زیاد دمشقی متروک الحدیث راوی ہے)

۲۲۹۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیانت کرنے والے مرد اور عورت کی گواہی درست اور مقبول نہیں ہے اور نہ ان مردوں اور عورتوں کی گواہی مقبول ہے جن پر حد نافذ ہو چکی ہے، نہ اپنے بھائی سے دشمنی رکھنے والے کی گواہی مقبول ہے، نہ اس آدمی کی جس کی ایک بار جھوٹی گواہی آزمائی جا چکی ہو، نہ اس شخص کی گواہی جو کسی کے زیر کفالت ہو اس کفیل خاندان کے حق میں (جیسے مزدور وغیرہ) اور نہ اس شخص کی جو ولاء یا رشتہ داری کی نسبت میں متہم ہو''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف یزید بن زیاد دمشقی کی روایت سے جانتے ہیں اور یزید ضعیف الحدیث ہیں، نیز یہ حدیث زہری کی روایت سے صرف اسی طریق سے جانی جاتی ہے۔ (۳) اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی حدیث مروی ہے۔ (۴) فزاری کہتے ہیں: ''قانع'' سے مراد ''تابع'' ہے۔ (۵) اس حدیث کا مطلب ہم نہیں سمجھتے اور نہ ہی سند کے اعتبار سے یہ میرے نزدیک صحیح ہے۔ (۶) اس بارے میں اہل علم کا عمل ہے کہ رشتہ دار کے لیے رشتہ کی گواہی درست ہے، البتہ بیٹے کے حق میں باپ کی گواہی یا باپ کے حق میں بیٹے کی گواہی کے

بارے میں اہلِ علم کا اختلاف ہے، اکثر اہلِ علم بیٹے کے حق میں باپ کی گواہی یا باپ کے حق میں بیٹے کی گواہی کو درست نہیں سمجھتے۔ (۷) بعض اہلِ علم کہتے ہیں: جب گواہی دینے والا عادل ہو تو باپ کی گواہی بیٹے کے حق میں اسی طرح باپ کے حق میں بیٹے کی گواہی درست ہے۔ (۸) بھائی کی گواہی کے جواز کے بارے میں اختلاف نہیں ہے۔ (۹) اسی طرح رشتہ دار کے لیے رشتہ دار کی گواہی میں بھی اختلاف نہیں ہے، ۱۰ امام شافعی کہتے ہیں: جب دو آدمیوں میں دشمنی ہو تو ایک کے خلاف دوسرے کی گواہی درست نہ ہوگی، گرچہ گواہی دینے والا عادل ہو، انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج کی حدیث سے استدلال کیا ہے جو نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً مروی ہے کہ دشمنی رکھنے والے کی گواہی درست نہیں ہے، اسی طرح اس (مذکورہ) حدیث کا بھی مفہوم یہی ہے، (جس میں) آپ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کے لیے دشمنی رکھنے والے کی گواہی درست نہیں ہے۔

3ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ
۳۔ باب: جھوٹی گواہی کی مذمت کا بیان

2299ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ فَاتِكِ ابْنِ فَضَالَةَ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ إِشْرَاكًا بِاللّٰهِ)) ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾ (الحج: ۳۰).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ، وَاخْتَلَفُوا فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ، وَلَا نَعْرِفُ لِأَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۷۴۸) (ضعيف)

(یہ مرسل ہے ایمن بن خریم تابعی ہیں، نیز اس کے راوی فاتک بن فضالہ مستور (مجہول الحال) ہیں)

۲۲۹۹۔ ایمن بن خریم سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ خطبے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''لوگو! جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾ (الحج: ۳۰) تو بتوں کی گندگی سے بچے رہو (ان کی پرستش نہ کرو) اور جھوٹ بولنے سے بچے رہو۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف سفیان بن زیاد کی روایت سے جانتے ہیں اور لوگوں نے سفیان بن زیاد سے اس حدیث کی روایت کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ (۳) نیز ہم ایمن بن خریم کا نبی اکرم ﷺ سے سماع بھی نہیں جانتے ہیں۔

2300ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ الْعُصْفُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْأَسَدِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى

صَلاةَ الصُّبْحِ ، فَلَمَّا انصرفَ قَامَ قَائِمًا ، فَقَالَ: ((عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالشِّرْكِ بِاللّٰهِ)) ثَلاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ تَلا هَذِهِ الآيَةَ: ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ إِلَي آخِرِ الآيَةِ﴾ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا عِنْدِي أَصَحُّ وَخُرَيْمُ بْنُ فَاتِكٍ لَهُ صُحْبَةٌ ، وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَادِيثَ وَهُوَ مَشْهُورٌ.

تخريج: ق/الأحكام ۳۲ (۲۳۷۲) (ضعيف)

(سند میں زیاد عصفری اور حبیب بن نعمان دونوں لین الحدیث یعنی ضعیف راوی ہیں)

۲۳۰۰۔ خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر پڑھائی، جب پلٹے تو خطبے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے، آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی، پھر آپ نے یہ مکمل آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ..﴾ (اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔ (۲) خریم بن فاتک کو شرف صحابیت حاصل ہے، نبی اکرم ﷺ سے انھوں نے کئی حدیثیں روایت کی ہیں اور مشہور صحابی ہیں۔

2301۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟)) قَالُوا: بَلَى ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((الإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ - أَوْ قَوْلُ الزُّورِ -)) قَالَ: فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو .

تخريج: انظر حديث رقم ۱۹۰۱) (صحيح)

۲۳۰۱۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں بڑے بڑے (کبیرہ) گناہوں کے بارے میں نہ بتادوں؟'' صحابہ نے عرض کی: کیوں نہیں؟ اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹی بات بولنا۔'' ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ آخری بات کو برابر دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم لوگوں نے دل میں کہا: کاش! آپ خاموش ہو جاتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث آئی ہے۔

4۔ بَابٌ مِنْهُ

۴۔ باب: سابقہ باب سے متعلق ایک اور باب

2302۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَيْرُ

النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) ، ثَلَاثًا ((ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَمَّنُونَ وَيُحِبُّونَ السِّمَنَ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوهَا)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ وَأَصْحَابُ الْأَعْمَشِ إِنَّمَا رَوَوْا عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ .

تخريج : انظر حديث رقم ٢٢٢١) (صحيح)

2302/ م- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ، وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، قَالَ: وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوهَا إِنَّمَا يَعْنِي شَهَادَةَ الزُّورِ ، يَقُولُ يَشْهَدُ أَحَدُهُمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسْتَشْهَدَ .

تخريج : انظر ماقبله (صحيح)

۲۳۰۲۔عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''سب سے اچھے لوگ میرے زمانے کے ہیں (یعنی صحابہ)، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے (یعنی تابعین)، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے (یعنی اتباع تابعین)، ❶ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی، ❷ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو موٹا ہونا چاہیں گے، موٹاپا پسند کریں گے اور گواہی طلب کیے جانے سے پہلے گواہی دیں گے۔'' ❸ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اعمش کے واسطے سے علی بن مدرک کی روایت سے غریب ہے۔ اعمش کے دیگر شاگردوں نے ''عن الأعمش ، عن هلال بن يساف ، عن عمران بن حصين'' کی سند سے روایت کی ہے۔

۲۳۰۲/م اس سند سے بھی عمران بن حصین سے اسی جیسی حدیث مروی ہے اور یہ محمد بن فضیل کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: حدیث کے الفاظ ''يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوهَا'' سے جھوٹی گواہی مراد ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ان کا کہنا ہے کہ گواہی طلب کیے بغیر وہ گواہی دیں گے۔

فائدہ ❶: ......اس سے صحابہ کرام کی فضیلت تابعین پر اور تابعین کی فضیلت اتباع تابعین پر ثابت ہوتی ہے۔

فائدہ ❷: ......ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ لفظ دو یا تین بار دہرایا، اگر تین بار دہرایا تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے خود اپنا زمانہ مراد لیا، پھر صحابہ کا پھر تابعین کا، پھر اتباع تابعین کا اور اگر آپ نے صرف دو بار فرمایا تو اس کا وہی مطلب ہے جو ترجمہ کے اندر قوسین میں واضح کیا گیا ہے۔

فائدہ ❸: ......اس حدیث سے از خود شہادت دینے کی مذمت ثابت ہوتی ہے، جب کہ حدیث نمبر ۲۱۹۵ سے اس کی مدح وتعریف ثابت ہے، تعارض اس طرح دفع ہو جاتا ہے کہ مذمت مطلقاً اور از خود شہادت پیش کرنے کی نہیں بلکہ

جلدی سے ایسی شہادت دینے کی وجہ سے ہے جس سے جھوٹ ثابت کرسکیں اور باطل طریقے سے کھا پی سکیں اور لوگوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈال کراسے ہضم کرسکیں۔ معلوم ہوا کہ حقوق کے تحفظ کے لیے دی گئی شہادت مقبول اور بہتر وعمدہ ہے، جب کہ حقوق کو ہڑپ کر جانے کی نیت سے دی گئی شہادت قبیح اور بری ہے۔

2303ـ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ، حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، وَيَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ)). وَمَعْنَى حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا هُوَ عِنْدَنَا إِذَا أُشْهِدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّيْءِ أَنْ يُؤَدِّيَ شَهَادَتَهُ، وَلَا يَمْتَنِعَ مِنَ الشَّهَادَةِ، هَكَذَا وَجْهُ الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخريج: انظر حديث رقم ٢١٦٥ (صحيح)

۲۳۰۳۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سب سے اچھے اور بہتر لوگ ہمارے زمانے والے ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے، پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ آدمی گواہی طلب کیے بغیر گواہی دے گا اور قسم کھلائے بغیر قسم کھائے گا۔''

اور نبی اکرم ﷺ کی وہ حدیث کہ سب سے بہتر گواہ وہ ہے، جو گواہی طلب کیے بغیر گواہی دے تو اس کا مفہوم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جب کسی سے کسی چیز کی گواہی (حق بات کی خاطر) دلوائی جائے تو وہ گواہی دے، گواہی دینے سے باز نہ رہے، بعض اہلِ علم کے نزدیک دونوں حدیثوں میں تطبیق کی یہی صورت ہے۔

34۔ كِتَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
کتاب: زہد، ورع، تقوی اور پرہیز گاری
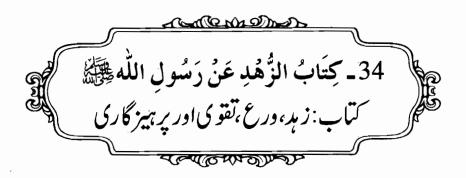
1 ـ بَابُ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ
ا۔ باب: تندرستی اور فرصت کی نعمتوں میں اکثر لوگ اپنا نقصان کرتے ہیں

2304۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَسُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ صَالِحٌ: حَدَّثَنَا و قَالَ سُوَيْدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ، الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ)).

تخريج: خ/الرقاق ۱ (٦٤١٢)، ق/الزهد ۱٥ (٤١٠) (تحفة الأشراف: ٥٦٦٦)، وحم (١/٢٥٨، ٣٤٤)، ود/الرقاق ٢ (٢٤٩) (صحيح)

2304/ م۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ . قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ . و قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، فَرَفَعُوهُ وَأَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ .

تخريج : انظر ماقبله (صحيح)

۲۳۰۴۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ اپنا نقصان کرتے ہیں۔“ ❶

۲۳۰۴/م اس سند سے بھی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس کو کئی اور لوگوں نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے مرفوعاً ہی روایت کیا ہے، جب کہ کچھ لوگوں نے عبداللہ بن سعید ہی کے واسطے سے (ابن عباس سے) موقوفاً روایت کیا ہے۔ (۳) اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی ان کی قدر نہیں کرتے ہیں، ایک تندرستی اور دوسری فراغت ہے، بلکہ یوں ہی انھیں ضائع کر

دیتے ہیں، جب کہ تندرستی کو بیماری سے پہلے اور فرصت کو مشغولیت سے پہلے غنیمت سمجھنا چاہیے۔

2- بَابُ مَنِ اتَّقَى الْمَحَارِمَ فَهُوَ أَعْبَدُ النَّاسِ

۲- باب: حرام چیزوں سے بچنے والا سب سے بڑا عابد ہے

2305- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي طَارِقٍ، عَنِ الْحَسَانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ يَأْخُذُ عَنِّي هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟)) فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: أَنَا، يَارَسُولَ اللهِ! فَأَخَذَ بِيَدِي، فَعَدَّ خَمْسًا، وَقَالَ: ((اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ، وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ شَيْئًا، هَكَذَا رُوِيَ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، قَالُوا: لَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَرَوَى أَبُو عُبَيْدَةَ النَّاجِيُّ عَنِ الْحَسَنِ هٰذَا الْحَدِيثَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۲۲٤۱)، وحم (۲/۳۱۰) (حسن) (متابعات کی بنا پر یہ حدیث حسن ہے، ورنہ اس کے راوی ''حسن بصری'' کا سماع ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے، نیز ''ابوطارق'' مجہول ہیں، نیز ملاحظہ ہو: الصحیحة ۹۳۰)

۲۳۰۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون ایسا شخص ہے جو مجھ سے ان کلمات کو سن کر ان پر عمل کرے یا ایسے شخص کو سکھلائے جو ان پر عمل کرے؟'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں ایسا کروں گا، تو رسول اکرم ﷺ نے ان پانچ باتوں کو گن کر بتلایا: ''تم حرام چیزوں سے بچو سب لوگوں سے زیادہ عابد ہو جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کے تقسیم شدہ رزق پر راضی رہو سب لوگوں سے زیادہ بے نیاز رہو گے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کرو پکے سچے مومن رہو گے اور دوسروں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو سچے مسلمان ہو جاؤ گے اور زیادہ نہ ہنسو اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) حسن بصری کا سماع ابوہریرہ سے ثابت نہیں۔ (۳) اسی طرح ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید سے مروی ہے ان سب کا کہنا ہے کہ حسن بصری نے ابوہریرہ سے نہیں سنا ہے۔ (۴) ابوعبیدہ ناجی نے اسے حسان بصری سے روایت کرتے ہوئے اس کو حسن بصری کا قول کہا ہے اور یہ نہیں ذکر کیا کہ یہ حدیث حسن بصری ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور ابوہریرہ نبی

اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

3- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ

۳- باب: اچھے کام میں سبقت کرنے کا بیان

2306- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنْ مُحْرِزِ بْنِ هَارُونَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا، هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا، أَوْغِنًى مُطْغِيًا، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، أَوِ الدَّجَّالَ، فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِ السَّاعَةَ، فَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ)).

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحْرِزِ ابْنِ هَارُونَ، وَقَدْ رَوَى بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحْرِزِ بْنِ هَارُونَ هٰذَا، وَقَدْ رَوَى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَقَالَ: تَنْتَظِرُونَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٣٩٥١) (ضعيف)

(سند میں ''محرر یا محرز بن ہارون'' متروک الحدیث راوی ہے)

۲۳۰۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو، تمھیں ایسے فقر کا انتظار ہے جو سب کچھ بھلا ڈالنے والا ہے؟ یا ایسی مالداری کا جو طغیانی پیدا کرنے والی ہے؟ یا ایسی بیماری کا جو مفسد ہے (یعنی اطاعتِ الٰہی میں خلل ڈالنے والی) ہے؟ یا ایسے بڑھاپے کا جو عقل کو کھو دینے والا ہے؟ یا ایسی موت کا جو جلدی ہی آنے والی ہے؟ یا اس دجال کا انتظار ہے جس کا انتظار سب سے برے غائب کا انتظار ہے؟ یا اس قیامت کا جو قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اعرج کی ابوہریرہ سے مروی حدیث ہم صرف محرز بن ہارون کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) بشر بن عمر اور ان کے علاوہ لوگوں نے بھی اسے محرز بن ہارون سے روایت کیا ہے۔ (۴) معمر نے ایک ایسے شخص سے سنا ہے جس نے بسند "سعيد مقبری عن ابی هريره عن النبي ﷺ" اسی جیسی حدیث روایت کی ہے اس میں "هل تنتظرون" کی بجائے "تنتظرون" ہے۔

4- بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ

۴- باب: موت کی یاد

2307- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ)) يَعْنِي الْمَوْتَ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

قَالَ: أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: ن/الجنائز ٣ (١٨٢٥)، ق/الزهد ٣١ (٤٢٥٨) (تحفة الأشراف: ١٥٠٨٠)، وحم (٢/٢٩٣) (حسن صحيح)

٢٣٠٧۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لذتوں کو توڑنے والی (یعنی موت) کو کثرت سے یاد کیا کرو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث حسن صحیح غریب۔ (٢) اس باب میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :......موت کی یاد اور اس کا تصور انسان کو دنیادی مشاغل سے دور اور معصیت کے ارتکاب سے باز رکھتا ہے، اس لیے بکثرت موت کو یاد کرنا چاہیے اور اس کے پیش آنے والے معاملات سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔

5۔بابٌ

۵۔ باب: قبر کی ہولنا کی کا بیان

2308ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ بَحِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ بَكَى، حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ، فَقِيلَ لَهُ: تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ)) قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلا الْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ)).

قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلا مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ يُوسُفَ.

تخريج: ق/الزهد ٣٢ (٤٢٦٧) (تحفة الأشراف: ٩٨٣٩)، وحم (١/٦٤) (حسن)

٢٣٠٨۔ ہانی مولی عثمان کہتے ہیں: عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبرستان پر ٹھہرتے تو اتنا روتے کہ آپ کی ڈاڑھی تر ہو جاتی، ان سے کسی نے کہا کہ جب آپ کے سامنے جنت وجہنم کا ذکر کیا جاتا ہے تو نہیں روتے ہیں اور قبر کو دیکھ کر اس قدر رو رہے ہیں؟ تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''آخرت کے منازل میں سے قبر پہلی منزل ہے، سو اگر کسی نے قبر کے عذاب سے نجات پائی تو اس کے بعد کے مراحل آسان ہوں گے اور جسے عذاب قبر سے اگر نجات نہ مل سکی تو اس کے بعد کے منازل سخت تر ہوں گے۔'' عثمان رضی اللہ عنہ نے مزید کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے گھبراہٹ اور سختی کے اعتبار سے قبر کی طرح کسی اور منظر کو نہیں دیکھا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، اسے ہم صرف ہشام بن یوسف کی روایت سے جانتے ہیں۔

فائدہ ❶ :......عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ حال کہ قبر کے عذاب کا اتنا خوف اور ڈر لاحق ہو کہ اسے دیکھ کر زار و قطار رونے لگیں، باوجودیکہ آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور ہمارا یہ حال ہے کہ اس عذاب کو بھولے ہوئے ہیں، حالانکہ یہ منازلِ

آخرت میں سے پہلی منزل ہے، اللہ رب العالمین ہم سب کو قبر کے عذاب سے بچائے، آمین!

6۔ بَابُ مَا جَاءَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

۶۔ باب: جس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے ملاقات کو پسند کیا

2309۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي مُوسَى، قَالَ: حَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٠٦٦ (صحيح)

۲۳۰۹ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند کرے گا''۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عبادہ کی حدیث صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، ام المومنین عائشہ، انس اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... نسائی کتاب الجنائز باب رقم ۱۰، حدیث رقم ۱۸۳۸ میں ہے: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ یہ موت کے وقت کا معاملہ ہے جب بینائی چھن جائے، جاں کنی کا عالم ہو اور رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو جس کو اللہ کی رحمت اور مغفرت کی بشارت دی جائے اس وقت جو اللہ سے ملنا چاہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہے گا اور جس کو اللہ کے عذاب کی وارننگ دی جائے وہ اللہ سے ملنا ناپسند کرے تو اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرے گا، یعنی مومن کو اللہ سے ملنے میں خوشی اور کافر کو گھبراہٹ اور ڈر لاحق ہوتا ہے۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْذَارِ النَّبِيِّ ﷺ قَوْمَهُ

۷۔ باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو ڈرانا

2310۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، هَكَذَا رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَ هَذَا، وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ.

تخريج: م/الإيمان ٨٩ (٢٠٥)، ن/الوصايا ٦ (٣٦٨) ويأت عند المؤلف برقم ٣١٨٤ (تحفة الأشراف: ١٢٣١٠)، وحم (٦/١٨) (صحيح)

۲۳۱۰۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب یہ آیت کریمہ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے عبدالمطلب کی بیٹی صفیہ!، اے محمد کی بیٹی فاطمہ! اے عبدالمطلب کی اولاد! اللہ کی طرف سے تم لوگوں کے نفع ونقصان کا مجھے کچھ بھی اختیار نہیں ہے، تم میرے مال میں سے تم سب کو جو کچھ مانگنا ہو وہ مجھ سے مانگ لو۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عائشہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ان میں سے بعض نے اسی طرح ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے اور بعض نے ''عن هشام، عن أبيه عن النبي ﷺ'' کی سند سے مرسلاً روایت کی ہے اور ''عن عائشة'' کا ذکر نہیں کیا۔ (۳) اس باب میں ابوہریرہ، ابن عباس اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :...... حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر اللہ تمھیں عذاب دینا چاہے تو میں تمھیں اس کے عذاب سے نہیں بچا سکتا، کیونکہ میں کسی کے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوں، البتہ دنیاوی وسائل جو مجھے اللہ کی جانب سے حاصل ہیں، ان میں سے جو چاہو تم لوگ مانگ سکتے ہو، میں دینے کے لیے تیار ہوں۔

8- بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

۸۔ باب: اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت کا بیان

2311- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، وَهُوَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ، رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٦٣٣ (صحيح)

۲۳۱۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے خوف اور ڈر سے رونے والا شخص جہنم میں نہیں جا سکتا جب تک کہ دودھ تھن میں واپس نہ پہنچ جائے اور اللہ کی راہ کا گرد وغبار اور جہنم کا دھواں دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوریحانہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) محمد بن عبدالرحمن آل طلحہ کے آزاد کردہ غلام ہیں مدنی ہیں، ثقہ ہیں، ان سے شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت کی ہے۔

فائدہ [1] :...... حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نہ کبھی دودھ تھن میں واپس ہوگا اور نہ ہی اللہ کے خوف سے رونے والا

جہنم میں ڈالا جائے گا، اسی طرح راہِ جہاد میں نکلنے والا بھی جہنم میں نہیں جا سکتا، کیونکہ جہاد مجاہد کے لیے جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے، معلوم ہوا کہ جہاد کی بڑی فضیلت ہے، لیکن یہ ثواب اس مجاہد کے لیے ہے جو کبیرہ گناہوں سے بچتا رہا ہو۔

9۔ بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا ﴾

۹۔ باب: نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ جو مجھے معلوم ہے وہ اگر تمہیں معلوم ہو جائے تو بہت کم ہنسو گے اور بہت زیادہ روؤ گے

2312ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ ، أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ ، وَاللّٰهِ! لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا ، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ ، وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ)) ، لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ ، قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ، وَيُرْوَى مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ .

تخريج: ق/الزهد ١٩ (٤١٩٠) (تحفة الأشراف: ١١٩٨٦) (حسن)

(حدیث میں "لوددت" کا جملہ مرفوع نہیں ہے، ابوذر رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے)

۲۳۱۲۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سن رہا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ بیشک آسمان چرچرا رہا ہے اور اسے چرچرانے کا حق بھی ہے، اس لیے کہ اس میں چار انگل کی بھی جگہ نہیں خالی ہے مگر کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی اللہ کے حضور رکھے ہوئے ہے، اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر وہ تم لوگ بھی جان لو تو ہنسو گے کم اور روؤ گے زیادہ اور بستروں پر اپنی عورتوں سے لطف اندوز نہ ہوگے اور یقیناً تم لوگ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے میدانوں میں نکل جاتے، (اور ابوذر) فرمایا کرتے تھے کہ" کاش میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔" امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس کے علاوہ ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے کہ ابوذر فرمایا کرتے تھے: کاش میں ایک درخت ہوتا کہ جسے لوگ کاٹ ڈالتے۔ (۳) اس باب میں ابوہریرہ، عائشہ، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2313ـ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْتَعْلَمُونَ مَاأَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا)). هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٠٤٩)، وانظر حم (٢/٢٥، ٣١٣) (صحيح)

۲۳۱۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو میں جانتا ہوں اگر تم لوگ جان لیتے تو ہنستے کم اور روتے زیادہ۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

10 ـ بَابُ فِيمَنْ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ يُضْحِكُ بِهَا النَّاسَ

۱۰۔ باب: غیر شرعی طور پر ہنسنے ہنسانے کی بات کرنے والے پر وارد وعید کا بیان

2314ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْـرَاهِيـمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لا يَرَى بِهَا بَأْسًا يَهْوِي بِهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ)).

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: خ/الرقاق ٢٣ (٦٤، ٦٤٨)، م/الزهد ٦ (٢٩٨٨) (تحفة الأشراف: ١٤٢٨٣)، وحم (٢/٢٣٦، ٣٥٥، ٣٩) (حسن صحيح)

۲۳۱۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کبھی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس میں وہ خود کوئی حرج نہیں سمجھتا، حالانکہ اس کی وجہ سے وہ ستر برس تک جہنم کی آگ میں گرتا چلا جائے گا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: اس سند سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فائدہ ❶: ...... ایک شخص دوسروں کو ہنسانے کے لیے اور ان کی دلچسپی کی خاطر اپنی زبان سے اللہ کی ناراضگی کی بات کہتا ہے یا بناوٹی اور جھوٹی بات کہتا ہے اور کہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ وہ باعثِ گناہ اور لائقِ سزا ہے، حالانکہ وہ اپنی اس بات کے سبب جہنم کی سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ دوسروں کو ہنسانے اور انھیں خوش کرنے کے لیے کوئی ایسی ہنسی کی بات نہیں کرنی چاہیے جو گناہ کی بات ہو اور باعث عذاب ہو۔

2315ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: د/الأدب ٨٨ (٤٩٩٠) (تحفة الأشراف: ١١٣٨١)، وحم (٥/٣)، ود/الاستئذان ٦٦ (٢٤٤) (حسن)

۲۳۱۵۔ معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''تباہی و بربادی ہے اس شخص کے لیے جو ایسی بات کہتا ہے کہ لوگ سن کر ہنسیں، حالانکہ وہ بات جھوٹی ہوتی ہے تو ایسے شخص کے لیے تباہی ہی تباہی ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶: ......معلوم ہوا کہ ہنسی کی وہ بات جو جھوٹی ہے قابلِ مذمت ہے، لیکن بات اگر سچی ہے تو اس کے ذریعے کبھی کبھار ہنسی کی فضا ہموار کرنا اس میں کوئی مضائقہ نہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے بعض مواقع پر ہنسی کی بات کرنا ثابت ہے، جیسے ایک بار آپ نے ایک بڑھیا سے فرمایا کہ کوئی بوڑھی عورت جنت میں نہیں جائے گی، اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت ہنسنے پر مجبور کر دیا جب آپ اپنی ازواج مطہرات سے ناراض تھے۔

11۔باب

۱۱۔ باب: لایعنی بات کے برے انجام کا بیان

2316۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: يَعْنِي رَجُلاً أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَلَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ)). قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۸۹۳) (صحیح) (امام ترمذی نے حدیث پر غریب ہونے کا حکم لگایا ہے اور ایسے ہی تحفۃ الأشراف میں ہے، نیز ترمذی نے لکھا ہے کہ اعمش کا سماع انس سے نہیں ہے (تحفۃ الأشراف) لیکن منذری کہتے ہیں کہ اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی نے فرمایا: حدیث حسن صحیح اور خود منذری نے کہا کہ سند کے رواۃ ثقات ہیں، دوسرے طرق اور شواہد کی بنا پر حدیث صحیح ہے، ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب ۲۸۸۲، ۲۸۸۳، وتراجع الألبانی ۵۱۱)

۲۳۱۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی کی وفات ہوگئی، ایک آدمی نے کہا: تجھے جنت کی بشارت ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شاید تمھیں نہیں معلوم کہ اس نے کوئی ایسی بات کہی ہو جو بے فائدہ ہو، یا ایسی چیز کے ساتھ بخل سے کام لیا ہو جس کے خرچ کرنے سے اس کا کچھ نقصان نہ ہوتا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

2317۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ قُرَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ)).

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخریج: ق/الفتن ۱۲ (۳۹۶) (تحفة الأشراف: ۱۵۲۳٤) (صحیح)

۲۳۱۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی اور فضول باتوں کو چھوڑ دے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اس حدیث کو ابوسلمہ کی روایت سے جسے وہ ابوہریرہ سے اور

ابو ہریرہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی جو باتیں اس سے متعلق نہیں ہیں اور نہ ہی جن سے دینی یا دنیاوی فائدہ حاصل ہوسکتا ہے ان کی ٹوہ میں نہ لگا رہے، بلکہ ان سے دور رہے یہی اس کے اسلام کی خوبی ہے۔

2318ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكَهُ مَا لَا يَعْنِيهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ مُرْسَلاً ، وَهٰذَا عِنْدَنَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (١٩١٣٤) (صحيح)

(علی بن حسین زین العابدین تابعی ہیں اس لیے یہ حدیث مرسل ہے، مگر سابقہ حدیث سے تقویت پا کر یہ صحیح لغیرہ ہے)

۲۳۱۸۔ علی بن حسین (زین العابدین) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ ایسی چیزوں کو چھوڑ دے جو اس سے غیر متعلق ہوں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) زہری کے شاگردوں میں سے کئی لوگوں نے اسی طرح ''عن الزهري، عن علي بن حسين عن النبي ﷺ'' کی سند سے مالک کی حدیث کی طرح مرسلا روایت کی ہے۔ (۲) ہمارے نزدیک یہ حدیث ابوسلمہ کی ابوہریرہ سے مروی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ❶ (۳) علی بن حسین (زین العابدین) کی ملاقات علی رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔

فائدہ ❶ :......اصل حدیث ثابت ہے، اس کی بحث ''زہد وکیع'' رقم ۳۶۴ میں دیکھیے۔

12 - بَابٌ فِي قِلَّةِ الْكَلَامِ

۱۲۔ باب: کم بولنے کی خوبی کا بیان

2319ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَال سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ ، فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ)).

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ، قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَهٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ هٰذَا ، قَالُوا: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ ،

وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ جَدِّهِ.

تخريج: ق/الفتن ١٢ (٣٩٦٩) (تحفة الأشراف: ٢٠٢٨) (صحيح)

۲۳۱۹۔صحابی رسول بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے کوئی اللہ کی رضامندی کی ایسی بات کہتا ہے جس کے بارے میں وہ نہیں جانتا کہ اس کی وجہ سے اس کا مرتبہ کہاں تک پہنچے گا، حالاں کہ اللہ تعالیٰ اس کی اس بات کی وجہ سے اس کے حق میں اس دن تک کے لیے اپنی خوشنودی اور رضامندی لکھ دیتا ہے جس دن وہ اس سے ملے گا اور تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی ایسی بات کہتا ہے جس کے بارے میں اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ اس کی وجہ سے اس کا وبال کہاں تک پہنچے گا، جب کہ اللہ اس کی اس بات کی وجہ سے اس کے حق میں اس دن تک کے لیے ہے جس دن وہ اس سے ملے گا اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اور اسے اسی طرح سے کئی لوگوں نے محمد بن عمرو سے اسی کے مثل روایت کیا ہے یعنی ''عن محمد بن عمرو، عن أبيه، عن جده عن بلال بن الحارث'' کی سند سے۔ (۳) اس حدیث کو مالک نے ''عن محمد بن عمرو، عن أبيه، عن بلال بن الحارث'' کی سند سے روایت کیا ہے لیکن اس میں ''عن أبيه'' کا ذکر نہیں ہے۔ (۴) اس باب میں ام حبیبہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فضول باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ حسب ضرورت مفید اور سچ بات زبان سے نکلے، بات کرتے وقت رضائے الٰہی پیش نظر رہے، کیونکہ وہ بات جو جھوٹی اور فضول ہوگی وہ اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوگی۔

13 - بَابُ مَا جَاءَ فِي هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۳۔ باب: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی حقارت کا بیان

2320۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: ق/الزهد ٣ (٤١١٠) (تحفة الأشراف: ٤٦٩٩) (صحيح)

۲۳۲۰۔سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی وقعت اگر ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے، بلکہ یہ حقیر سے حقیر چیز ہے،

اس کی حقارت کی دلیل یہ ہے کہ اگر اللہ کی نگاہ میں اس کی کوئی قدر و قیمت ہوتی تو اسے صرف اپنے محبوب بندوں کو نوازتا، جب کہ حال یہ ہے کہ اسے اپنے دشمنوں یعنی کفار و مشرکین کو دیتا ہے، یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ دینے والا اپنے دشمن کو وہ چیز دے جو اس کے نزدیک قدر و قیمت والی ہو، کافروں کو جنت کی ایک ادنیٰ نعمت سے اسی لیے محروم رکھا گیا ہے، کیونکہ جنت اللہ کے محبوب بندوں کے لیے ہے، نہ کہ اس کے دشمنوں کے لیے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے نزدیک دنیا اور اس کے مال و اسباب کی قطعاً کوئی اہمیت نہیں ہے، اہلِ ایمان کے نزدیک بھی اس کی زیادہ اہمیت نہیں ہونی چاہیے، بلکہ اسے آخرت کی زندگی سنوارنے کا ایک ذریعہ سمجھنا چاہیے۔

2321- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِينَ وَقَفُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيِّتَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَتَرَوْنَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا حِينَ أَلْقَوْهَا)) قَالُوا: مِنْ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: ((فَالدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا)). وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ، قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ الْمُسْتَوْرِدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: ق/الزهد ٣ (٤١١١) (تحفة الأشراف: ١١٢٥٨) وانظر حم (٢٢٩/٤، ٢٣٠) (صحيح)

۲۳۲۱- مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بھی ان سواروں کے ساتھ تھا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بکری کے مرے ہوئے بچے کے پاس کھڑے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم لوگ اسے دیکھ رہے ہو کہ جب یہ اس کے مالکوں کے نزدیک حقیر اور بے قیمت ہو گیا'' تو انھوں نے اسے پھینک دیا، صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس کے بے قیمت ہونے کی بنیاد ہی پر لوگوں نے اسے پھینک دیا ہے، آپ نے فرمایا: ''دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر اور بے وقعت ہے جتنا یہ اپنے لوگوں کے نزدیک حقیر اور بے وقعت ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) مستورد رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ (۲) اس باب میں جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

14- بَابٌ مِّنْهُ

۱۴- باب: دنیا کے ملعون اور حقیر ہونے کا بیان

2322- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتِبُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ قُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ ضَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ)). قَالَ: أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: ق/الزهد ٣ (٤١١٢) (تحفة الأشراف: ١٣٥٢) (حسن)

۲۳۲۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بیشک دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے، سوائے اللہ کی یاد اور اس چیز کے جس کو اللہ پسند کرتا ہے، یا عالم (علم والے) اور متعلم (علم سیکھنے والے) کے۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فائدہ [1] :...... حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں جو اللہ کی یاد سے غافل کر دینے والی ہوں سب کی سب اللہ کے نزدیک ملعون ہیں، گویا لعنت دنیا کی ان چیزوں پر ہے جو ذکر الٰہی سے غافل کر دینے والی ہوں، اس سے دنیا کی وہ نعمتیں اور لذتیں مستثنیٰ ہیں جو اس بری صفت سے خالی ہیں، مثلاً: مال اگر حلال طریقے سے حاصل ہو اور حلال مصارف پر خرچ ہو تو یہ اچھا ہے، بصورتِ دیگر یہی مال برا اور لعنت کے قابل ہے، وہ علم بھی اچھا ہے جو بندوں کو اللہ سے قریب کر دے بصورتِ دیگر یہ بھی برا ہے۔ اس حدیث سے علما اور طلبائے علوم دینیہ کی فضیلت ثابت ہے۔

15-بَابٌ مِّنْهُ

۱۵۔ باب: آخرت کے مقابلے میں دنیا سمندر کے ایک قطرے کی مانند ہے

2323۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا أَخَا بَنِي فِهْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَاذَا يَرْجِعُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ يُكْنَى أَبَاعَبْدِاللهِ وَوَالِدُ قَيْسٍ أَبُو حَازِمٍ اسْمُهُ: عَبْدُ ابْنُ عَوْفٍ وَهُوَ مِنَ الصَّحَابَةِ.

تخريج: م/صفة الجنة ١٤ (٢٨٥٨)، ق/الزهد ٣ (٤١٠٨) (تحفة الأشراف: ١١٢٥٥)، وحم (٤/٢٢٩، ٢٣٠) (صحيح)

۲۳۲۳۔ مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کی مثال آخرت کے سامنے ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے اور پھر دیکھے کہ اس کی انگلی سمندر کا کتنا پانی اپنے ساتھ لائی ہے۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اسماعیل بن ابی خالد کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ (۳) قیس کے والد ابوحازم کا نام عبد بن عوف ہے اور یہ صحابی ہیں۔

فائدہ [1] :...... اس حدیث میں آخرت کی نعمتوں اور اس کی دائمی زندگی کے مقابلے میں دنیا کی قدر و قیمت اور اس کی زندگی کا تناسب بیان کیا گیا ہے، یہ تناسب ایسے ہی ہے جیسے ایک قطرہ پانی اور سمندر کے پانی کے درمیان تناسب ہے۔

16 - بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

۱۶۔ باب: دنیا مومن کے لیے قید خانہ (جیل) اور کافر کے لیے جنت (باغ وبہار) ہے

2324ــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلدُّنْيَاسِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الزهد ۱ (۲۹۵٦)، ق/الزهد ۳ (٤١١٣) (تحفة الأشراف: ١٤٠٥٥)، وحم (٢/٣٢٣، ٣٨٩، ٤٨٥) (صحيح)

۲۳۲۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا مومن کے لیے قید خانہ (جیل) ہے اور کافر کے لیے جنت (باغ وبہار) ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶: ...... مفہوم یہ ہے کہ جس طرح قید خانے کا قیدی اس کے قواعد وضوابط کا پابند ہوتا ہے اسی طرح یہ دنیا مومن کے لیے ایک قید خانے کی مثل ہے، اس میں مومن شہوات وخواہشات نفس سے بچتا ہوا مومنانہ ومتقیانہ زندگی گزارتا ہے، اس کے برعکس کافر ہر طرح سے آزادرہ کر خواہشات وشہوات کی لذتوں میں مست رہتا ہے گویا دنیا اس کے لیے جنت ہے جب کہ مومن کے لیے قید خانہ ہے۔

17 - بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الدُّنْيَا مَثَلُ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ

۱۷۔ باب: دنیا کی مثال چار قسم کے لوگوں کی مانند ہے

2325ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ سَعِيدٍ الطَّائِيِّ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ الْأَنَّمَارِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((ثَلَاثَةٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ، قَالَ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً فَصَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ، قَالَ: إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيهِ حَقًّا فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيهِ حَقًّا فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف، وأخرج ابن ماجه نحوه في الزهد ٢٦ (٤٢٢٨) (تحفة الأشراف: ١٢١٤٥) (صحيح)

۲۳۲۵۔ ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں تین باتوں پر قسم کھاتا ہوں اور میں تم لوگوں سے ایک بات بیان کر رہا ہوں جسے یاد رکھو، کسی بندے کے مال میں صدقہ دینے سے کوئی کمی نہیں آتی (یہ پہلی بات ہے) اور کسی بندے پر کسی قسم کا ظلم ہو اور اس پر وہ صبر کرے تو اللہ اس کی عزت کو بڑھا دیتا ہے (دوسری بات ہے) اور اگر کوئی شخص مانگنے کے لیے سوال کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ اس کے لیے فقر ومحتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔'' (یا اسی کے ہم معنی آپ نے کوئی اور کلمہ کہا) (یہ تیسری بات ہے) اور تم لوگوں سے ایک اور بات بیان کر رہا ہوں اسے بھی اچھی طرح یاد رکھو: ''یہ دنیا چار قسم کے لوگوں کے لیے ہے: ایک بندہ وہ ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مال اور علم کی دولت دی، وہ اپنے رب سے اس مال کے کمانے اور خرچ کرنے میں ڈرتا ہے اور اس مال کے ذریعے صلہ رحمی کرتا ہے [1] اور اس میں سے اللہ کے حقوق کی ادائیگی کا بھی خیال رکھتا ہے [2] ایسے بندے کا درجہ سب درجوں سے بہتر ہے اور ایک وہ بندہ ہے جسے اللہ نے علم دیا، لیکن مال و دولت سے اسے محروم رکھا، پھر بھی اس کی نیت سچی ہے اور وہ کہتا ہے کہ کاش میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں اس شخص کی طرح عمل کرتا اسے اس کی سچی نیت کی وجہ سے پہلے شخص کی طرح اجر برابر ملے گا اور ایک وہ بندہ ہے جسے اللہ نے مال و دولت سے نوازا لیکن اسے علم سے محروم رکھا، وہ اپنے مال میں غلط روش اختیار کرتا ہے، اس مال کے کمانے اور خرچ کرنے میں اپنے رب سے نہیں ڈرتا ہے، نہ ہی صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی اس مال میں اللہ کے حق کا خیال رکھتا ہے تو ایسے شخص کا درجہ سب درجوں سے بدتر ہے اور ایک وہ بندہ ہے جسے اللہ نے مال و دولت اور علم دونوں سے محروم رکھا، وہ کہتا ہے کاش میرے پاس مال ہوتا تو فلاں کی طرح میں بھی عمل کرتا (یعنی: برے کاموں میں مال خرچ کرتا) تو اس کی نیت کا وبال اسے ملے گا اور دونوں کا عذاب اور بارِ گناہ برابر ہوگا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]: ......یعنی اسے اپنے رشتہ داروں میں خرچ کرتا ہے اور اعزا و اقربا کا خاص خیال رکھتا ہے۔

فائدہ [2]: ......یعنی فریضۂ زکاۃ کی ادائیگی کرتا ہے، اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے جو کچھ اس پر واجب ہوتا ہے خرچ کرتا ہے اور اس میں سے عام صدقات وخیرات بھی کرتا ہے۔

18- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْهَمِّ فِي الدُّنْيَا وَحُبِّهَا

۱۸۔ باب: دنیا سے محبت اور اس کے غم وفکر میں رہنے کا بیان

2326ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بَشِيرِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

((مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوشِكُ اللّٰهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: د/الزكاة ٢٩ (١٦٤٥) (تحفة الأشراف: ٩٣١٩)، وحم (١/٣٨٩) (صحيح) "بموت عاجل أو غنى عاجل" کے لفظ سے صحیح ہے۔ صحيح سنن ابی داود ١٤٥٢، الصحيحة ٢٨٨)

۲۳۲۶۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فاقہ کا شکار ہو اور اس پر صبر نہ کر کے لوگوں سے بیان کرتا پھرے ❶ تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہو گا اور جو فاقہ کا شکار ہو اور اسے اللہ کے حوالے کر کے اس پر صبر سے کام لے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیر یا سویر روزی دے۔'' ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ ❶:...... یعنی لوگوں سے اپنی محتاجی اور لاچاری کا تذکرہ کر کے ان کے آگے ہاتھ پھیلائے تو ایسے شخص کی ضرورت کبھی پوری نہیں ہو گی اور اگر وقتی طور پر پوری ہو بھی گئی تو پھر اس سے زیادہ سخت دوسری ضرورتیں اس کے سامنے آئیں گی جن سے نمٹنا اس کے لیے آسان نہ ہو گا۔

فائدہ ❷:...... چونکہ اس نے صبر سے کام لیا، اس لیے اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں رزق عطا فرمائے گا، یا آخرت میں اسے ثواب سے نوازے گا، معلوم ہوا کہ حاجت وضرورت کے وقت انسانوں کے بجائے اللہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

19۔ بابٌ

۱۹۔ باب: دنیا میں آدمی کے لیے صرف خادم اور جہاد کے لیے سواری کافی ہے

2327۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: جَاءَ مُعَاوِيَةُ إِلَي أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ، وَهُوَ مَرِيضٌ يَعُودُهُ فَقَالَ: يَا خَالُ مَا يُبْكِيكَ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا؟ قَالَ: كُلٌّ لا، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ، قَالَ: ((إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)) وَأَجِدُنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى زَائِدَةُ وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ، قَالَ: دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: ن/الزينة ١١٩ (٥٣٤)، ق/الزهد ١ (٤١٠٣) (تحفة الأشراف: ١٢١٨) وحم (٥/٢٩٠) (حسن)

۲۳۲۷۔ ابووائل شقیق بن سلمہ کہتے ہیں: معاویہ رضی اللہ عنہ ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ القرشی کی بیماری کے وقت ان کی عیادت کے لیے آئے اور کہا: اے ماموں جان! کیا چیز آپ کو رُلا رہی ہے؟ کسی درد سے آپ بے چین ہیں یا دنیا کی حرص ستا رہی

ہے، ابو ہاشم نے کہا: ایسی کوئی بات نہیں ہے، البتہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک وصیت کی تھی جس پر میں عمل نہ کرسکا۔ آپ نے فرمایا تھا: ''تمھارے لیے پورے سرمائے میں سے ایک خادم اور ایک سواری جو اللہ کی راہ میں کام آئے کافی ہے، جب کہ اس وقت میں نے اپنے پاس بہت کچھ جمع کرلیا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے ''منصور عن أبي وائل عن سمرة بن سهم'' کی سند سے روایت کی ہے جس میں یہ نقل کیا ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ ابو ہاشم کے پاس داخل ہوئے پھر اسی کے مانند حدیث ذکر کی۔ (۲) اس باب میں بریدہ اسلمی نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

20- بَابٌ مِنْهُ

۲۰۔ باب: زمین جائیداد نہ بناؤ کہ اس سے تمھیں دنیا کی رغبت ہو جائے گی

2328۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْأَخْرَمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۹۲۳۱) (صحيح)

۲۳۲۸۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جائیداد [1] کو مت بناؤ کہ اس کی وجہ سے تمھیں دنیا کی رغبت ہو جائے گی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ [1]: ......حدیث میں ''ضیعــــہ'' کا لفظ آیا ہے، اس سے مراد ایسی جائدادیں ہیں جو غیر منقولہ ہوں، مثلاً: باغ، کھیت اور گاؤں وغیرہ۔ کچھ لوگ کہتے ہیں: اس سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن پر انسان کی معاشی زندگی کا دارو مدار ہو، اگر یہ چیزیں انسان کو ذکر الٰہی سے غافل کر دینے والی ہوں اور انسان آخرت کو بھول بیٹھے اور اس کے دل میں پورے طورے پر دنیا کی رغبت پیدا ہو جائے تو اسے چاہیے کہ ان سے کنارہ کشی اختیار کرے اور خشیت الٰہی کو اپنائے۔

21- بَابُ مَا جَاءَ فِي طُولِ الْعُمُرِ لِلْمُؤْمِنِ

۲۱۔ باب: مومن کے حق میں لمبی عمر کے بہتر ہونے کا بیان

2329۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ خَيْرُ النَّاسِ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۵۱۹)، حم (۴/۱۸۸، ۱۹۰) (صحيح)

۲۳۲۹۔ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے عرض کی: اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے بہتر شخص کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس کی عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابو ہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... عمر لمبی ہوگی اور عمل اچھا ہوگا تو نیکیاں زیادہ ہوں گی، اس لیے یہ مومن کے حق میں بہتر ہے، اس کے برعکس اگر عمر لمبی ہو اور اعمال برے ہوں تو یہ اور برا معاملہ ہوگا، "أعاذنا الله منه۔"

22۔ بَابٌ مِنْهُ

۲۲۔ باب: لمبی عمر والا اچھے اعمال کے ساتھ سب سے اچھا آدمی ہے اور برے کام کے ساتھ سب سے برا

2330۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ)) قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٦٨٩) (صحيح)

(سند میں علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہیں، لیکن شواہد کی بنا پر جیسے سابقہ حدیث سے یہ حدیث صحیح ہے)

۲۳۳۰۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے بہتر شخص کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس کی عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہو۔'' اس آدمی نے پھر پوچھا کہ لوگوں میں سب سے بدتر شخص کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس کی عمر لمبی ہو اور عمل برا ہو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ...... ایک تاجر کی نگاہ میں رأس المال اور سرمایہ کی جو حیثیت ہے وہی حیثیت اور مقام وقت کا ہے، تاجر اپنے سرمایے کو ہمیشہ بڑھانے کا خواہشمند ہوتا ہے، اسی طرح لمبی مدت پانے والے کو چاہیے کہ اس کے اوقات زیادہ سے زیادہ نیکی کے کاموں میں گزریں، اگر اس نے اپنی زندگی کے اس سرمایے کو اسی طرح باقی رکھا تو جس طرح سرمایہ بڑھانے کا خواہشمند تاجر اکثر نفع کماتا ہے، اسی طرح یہ بھی فائدہ ہی حاصل کرتا رہے گا۔

23۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَعْمَارِ هَذِهِ الأُمَّةِ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ

۲۳۔ باب: امت محمدیہ کی اوسط عمر ساٹھ سے ستر برس کے درمیان ہے

2331۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلاَءِ، عَنْ

أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُمْرُ أُمَّتِي مِنْ سِتِّينَ سَنَةً إِلَي سَبْعِينَ سَنَةً)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: ق/الزهد٢ (٤٢٣٦)، ويأت عند المؤلف في الدعوات ١٠٢ (٣٥٥٠) (تحفة الأشراف: ١٢٨٦) (حسن صحيح) (یہ حدیث "أعمار أمتي مابين" کے لفظ سے صحیح ہے)

۲۳۳۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے اکثر لوگوں کی عمر ساٹھ سے ستر سال تک کے درمیان ہوگی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوصالح کی یہ حدیث جسے وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں حسن غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث ابوہریرہ سے اس کے علاوہ کئی اور سندوں سے بھی مروی ہے۔

24۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَارُبِ الزَّمَانِ وَقِصَرِ الْأَمَلِ

۲۴۔ باب: قرب قیامت زمانہ سمٹ جائے گا اور آرزوئیں کم ہو جائیں گی

2332۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُونُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُونُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٤٦) (صحيح)

۲۳۳۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ زمانہ قریب ہو جائے گا۔ ❶ سال ایک مہینہ کے برابر ہو جائے گا، جب کہ ایک مہینہ ایک ہفتے کے برابر اور ایک ہفتہ ایک دن کے برابر اور ایک دن ایک ساعت (گھڑی) کے برابر ہو جائے گا اور ایک ساعت (گھڑی) آگ سے پیدا ہونے والی چنگاری کے برابر ہو جائے گی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: اس سند سے یہ حدیث غریب ہے۔

فائدہ ❶: زمانہ قریب ہو جائے گا، اس کا مفہوم یہ ہے کہ یا تو اس کی برکتیں کم ہو جائیں گی اور فائدہ کی بجائے نقصانات زیادہ ہوں گے یا اس طرف اشارہ ہے کہ لوگ دنیاوی مشاغل میں اس قدر منہمک ومشغول ہوں گے کہ انھیں دن اور رات کے گزرنے کا احساس ہی نہ ہوگا۔ (دوسرے ٹکڑے سے متعلق حدیث اگلے باب میں آرہی ہے)

25۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي قِصَرِ الْأَمَلِ
۲۵۔ باب: آرزوئیں کم رکھنے کا بیان

2333۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِي، فَقَالَ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ فِي أَهْلِ الْقُبُورِ)) فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ غَدًا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ.

تخريج: خ/الرقاق ٣ (٦٤١٦)، ق/الزهد ٣ (٤١١٤) (تحفة الأشراف: ٣٨٦)، وحم (٢/٢٤، ١٣١) (صحيح)

2333/ م۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۳۳۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے بدن کے بعض حصے کو پکڑ کر فرمایا: "تم دنیا میں ایسے رہو گویا تم ایک مسافر یا راہ گیر ہو اور اپنا شمار قبر والوں میں کرو۔" مجاہد کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: جب تم صبح کرو تو شام کا یقین مت رکھو اور جب شام کرو تو صبح کا یقین نہ رکھو اور بیماری سے قبل صحت وتندرستی کی حالت میں اور موت سے قبل زندگی کی حالت میں کچھ کرلو، اس لیے کہ اللہ کے بندے! تمھیں نہیں معلوم کہ کل تمھارا نام کیا ہوگا۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: اعمش نے مجاہد سے، مجاہد نے ابن عمر سے اس حدیث کی اسی طرح سے روایت کی ہے۔

۲۳۳۳/م اس سند سے بھی ابن عمر سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

فائدہ [1]: ......اس حدیث میں دنیا سے بے رغبتی اور دنیاوی آرزوئیں کم رکھنے کا بیان ہے، مفہوم یہ ہے کہ جس طرح ایک مسافر دوران سفر کچھ وقت کے لیے کسی جگہ قیام کرتا ہے، تم دنیا کو اپنے لیے ایسا ہی سمجھو، بلکہ اپنا شمار قبر والوں میں کرو، گویا تم دنیا سے جا چکے، اسی لیے آگے فرمایا: صبح پالینے کے بعد شام کا انتظار مت کرو اور شام پالینے کے بعد صبح کا انتظار مت کرو بلکہ اپنی صحت وتندرستی کے وقت مرنے کے بعد والی زندگی کے لیے کچھ تیاری کرلو، کیونکہ تمھیں کچھ خبر نہیں کہ کل تمھارا شمار مردوں میں ہوگا یا زندوں میں۔

2334۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا ابْنُ آدَمَ، وَهٰذَا أَجَلُهُ،

وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ، ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ: وَثَمَّ أَمَلُهُ وَثَمَّ أَمَلُهُ وَثَمَّ أَمَلُهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

تخريج: ق/الزهد ٢ (٤٢٣٢) (تحفة الأشراف: ١٠٩) (صحيح)

۲۳۳۴۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ہے اور آپ نے اپنا ہاتھ اپنی گدی پر رکھا پھر اسے دراز کیا اور فرمایا: ''یہ اس کی امید ہے، یہ اس کی امید ہے، یہ اس کی امید ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶: ...... مفہوم یہ ہے کہ ابنِ آدم کی زندگی کی مدت بہت مختصر ہے، موت اس سے قریب ہے، لیکن اس کی خواہشیں اور آرزوئیں لامحدود ہیں، اس لیے آدمی کو چاہیے کہ دنیا میں رہتے ہوئے اپنی مختصر زندگی کو پیشِ نظر رکھے اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کی فکر کرے۔

2335۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا؟)) فَقُلْنَا: قَدْ وَهَى فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ، قَالَ: ((مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو السَّفَرِ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ يُحْمِدَ، وَيُقَالُ ابْنُ أَحْمَدَ الثَّوْرِيُّ.

تخريج: د/الأدب ١٦٩ (٥٢٣٥)، ق/الزهد ١٣ (٤١٦٠) (تحفة الأشراف: ٨٦٥٠) (صحيح)

۲۳۳۵۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے، ہم اپنا چھپر کا مکان درست کر رہے تھے، آپ نے پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' ہم نے عرض کی کہ یہ گھر بوسیدہ ہو چکا ہے، ہم اس کو ٹھیک کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں تو معاملے (موت) کو اس سے بھی زیادہ قریب دیکھ رہا ہوں۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ...... آپ کے ارشاد کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مکان کی لیپا پوتی اور اس کی اصلاح و مرمت نہ کی جائے، بلکہ مراد اس سے موت کی یاد دہانی ہے، تاکہ موت ہر وقت انسان کے سامنے رہے اور کسی وقت بھی اس سے غفلت نہ برتے۔

26۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ فِتْنَةَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِي الْمَالِ

۲۶۔ باب: امت محمدیہ کا فتنہ مال ہے

2336۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرى) (تحفة الأشراف: ١١١٢٩)، وحم (٤/١٦٠) (صحيح)

۲۳۳۶۔کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہر امت کی آزمائش کسی نہ کسی چیز میں ہے اور میری امت کی آزمائش مال میں ہے۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔(۲) اس حدیث کو ہم معاویہ بن صالح کی روایت ہی سے جانتے ہیں۔

فائدہ [1]:...... فتنہ سے مراد آزمائش ہے۔اس حدیث میں اس امت کو آگاہ کیا گیا ہے کہ وہ مال کی محبت میں اعتدال سے کام لے، ورنہ وہ اس آزمائش میں ناکام ہوسکتی ہے اور یہ مال جو اللہ کی نعمت ہے اس کے لیے شدید عذاب کا سبب بن سکتا ہے۔

27۔ بَابُ مَا جَاءَ لَوْ كَانَ لاِبْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا

۲۷۔ باب: آدمی کے پاس دو وادی بھر مال ہو تو وہ تیسری وادی کا خواہش مند ہوگا

2337۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: ((لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ ثَالِثٌ، وَلَا يَمْلأُ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي وَاقِدٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: خ/الرقاق ١٠ (٦٤٣٩)، م/الزكاة ٣٩ (١٠٤٨) (تحفة الأشراف: ١٥٠٨)، وحم (٣/١٢٢، ١٦٠، ١٩٢، ١٩٨، ٢٣٨، ٢٧٢)، ود/الرقاق ٦٢ (٢٨٢٠) (صحيح)

۲۳۳۷۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر آدمی کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو اسے ایک تیسری وادی کی خواہش ہوگی اور اس کا منہ کسی چیز سے نہیں بھرے گا سوائے مٹی سے اور اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس سے توبہ کرے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس سند سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔(۲) اس باب میں ابی بن کعب، ابوسعید خدری، عائشہ، ابن زبیر، ابوواقد، جابر، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]:...... اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ ابن آدم کے اندر دنیاوی حرص اس قدر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے کہ اس کے پاس مال کی بہتات ہو پھر بھی اسے آسودگی نہیں ہوتی یہاں تک کہ موت اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے، پھر قبر کی مٹی سے ہی وہ آسودہ ہوتا ہے، لیکن اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنھیں دنیا سے بے رغبتی ہوتی ہے، اسی لیے اللہ

تعالیٰ انھیں دنیاوی حرص سے محفوظ رکھتا ہے اور قناعت کی دولت سے وہ سب مالا مال ہوتے ہیں۔

28- بَابُ مَا جَاءَ فِي: "قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ"

۲۸- باب: دو چیز کی محبت میں بوڑھے کا دل جوان ہوتا ہے: عمر اور مال

2338- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: طُولِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ق/الزهد ٢ (٤٢٣٣) (تحفة الأشراف: ١٢٨٦٩)، وحم (٢/٣١، ٣٣٥، ٣٣٨، ٣٣٩، ٣٥٨، ٣٩، ٣٩٤، ٤٤٣، ٤٤) (حسن صحيح)

۲۳۳۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دو چیزوں کی محبت میں بوڑھے کا دل جوان رہتا ہے: لمبی زندگی کی محبت، دوسرے مال کی محبت۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶:......مطلب یہ ہے کہ بوڑھے کا دل لمبی عمر کی خواہش اور کثرتِ مال کی محبت سے سرشار ہوتا ہے، یعنی بوڑھا ہونے کے باوجود اس کے اندر مال کی ہوس اور عمر کی زیادتی کی تمنا یہ دونوں خواہشیں جوان ہوتی ہیں۔

2339- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: اَلْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الزكاة ٣٩ (١٠٤)، ق/الزهد ٢ (٤٢٣٤) (تحفة الأشراف: ١٤٣٤)، وحم (٣/١١٥، ١١٩، ١٦٩، ١٩٢، ٢٥٦، ٢٥) (صحيح)

۲۳۳۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے۔ البتہ اس کے اندر دو چیزیں جوان رہتی ہیں ایک (لمبی) زندگی کی خواہش، دوسرے مال کی حرص۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

29- بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

۲۹- باب: دنیا سے بے رغبتی کا بیان

2340- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَلْبَسٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلالِ، وَلا إِضَاعَةِ الْمَالِ، وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْثَقَ مِمَّا فِي يَدَيِ اللّٰهِ، وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أُصِبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ

أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

تخريج: ق/الزهد ١ (٤١٠٠) (تحفة الأشراف: ١١٩٢٥) (ضعيف جداً)

(سند میں عمرو بن واقد متروک الحدیث راوی ہے)

۲۳۴۰۔ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آدمی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرلے اور مال کو برباد کردے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو مال تمھارے ہاتھ میں ہے، اس پر تم کو اس مال سے زیادہ بھروسہ نہ ہو جو اللہ کے ہاتھ میں ہے اور تمھیں مصیبت کے ثواب کی اس قدر رغبت ہو کہ جب تم مصیبت میں گرفتار ہوجاؤ تو خواہش کرو کہ یہ مصیبت باقی رہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) راویِ حدیث عمرو بن واقد منکر الحدیث ہیں۔

30۔ بَابٌ مِنْهُ

۳۰۔ باب: سابقہ باب سے متعلق ایک اور باب

2341۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: حَدَّثَنِي حُمْرَانُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هَذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَسْكُنُهُ، وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ، وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهُوَ حَدِيثُ الْحُرَيْثِ بْنِ السَّائِبِ، وَسَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَلْمٍ الْبَلْخِيَّ يَقُولُ: قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: جِلْفُ الْخُبْزِ يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ إِدَامٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٩٠)، وانظر حم (١/٦٢) (ضعيف) (سند میں حریث وہم کا شکار ہوجایا کرتے تھے، اسی لیے اسرائیلی روایات کو انھوں نے مرفوع سمجھ کر روایت کردیا ہے، دیکھیے: الضعيفة رقم ١٠٦٣)

۲۳۴۱۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کی چیزوں میں سے ابنِ آدم کا حق سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ اس کے لیے ایک گھر ہو جس میں وہ زندگی بسر کرسکے اور اتنا کپڑا ہو جس سے وہ اپنا ستر ڈھانپ سکے اور روٹی اور پانی کے لیے برتن ہوں جن سے وہ کھانے پینے کا جتن کرسکے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث حریث بن سائب کی روایت سے ہے۔ (۳) میں نے ابوداود سلیمان بن سلم بلخی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نضر بن شمیل نے کہا: "جلف الخبز" کا مطلب ہے وہ روٹی ہے جس کے ساتھ سالن نہ ہو۔

31- بَابٌ مِنْهُ

۳۱۔ باب: سابقہ باب سے متعلق ایک اور باب

2342۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَي النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: ((يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي مَالِي ، وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلاَّ مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ يَأْتِي أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ ، أَوْلَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: م/الزهد ١ (٢٩٥٩)، ن/الوصايا ١ (٣٦٤٣)، ويأتي عند المؤلف في تفسير "التكاثر" (٣٣٤٩) (تحفة الأشراف: ٥٣٤٦)، وحم (٢٤/٤، ٢٦) (صحيح)

۲۳۴۲۔ عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور آپ ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ کی تلاوت کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ''ابن آدم کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال، حالاں کہ تمہارا مال صرف وہ ہے جو تم نے صدقہ کر دیا اور اسے آگے چلا دیا [1] اور کھایا اور اسے ختم کر دیا یا پہنا اور اسے پرانا کر دیا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :......مطلب یہ ہے کہ آدمی اس مال کو اپنا مال سمجھتا ہے جو اس کے پاس ہے، حالانکہ حقیقی مال وہ ہے جو حصول ثواب کی خاطر اس نے صدقہ کر دیا اور یوم جزاء کے لیے جسے اس نے باقی رکھ چھوڑا ہے، باقی مال کھاپی کر اسے ختم کر دیا یا پہن کر اسے بوسیدا اور پرانا کر دیا۔ صدقہ کیے ہوئے مال کے علاوہ کوئی مال آخرت میں اس کے کام نہیں آئے گا، اس حدیث میں مستحقین پر اور اللہ کی پسندیدہ راہوں پر خرچ کرنے کی ترغیب ہے۔

32- بَابٌ مِنْهُ

۳۲۔ باب: سابقہ باب سے متعلق ایک اور باب

2343۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ هُوَ الْيَمَامِيُّ ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِاللهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ ، وَإِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ وَلاَ تُلاَمُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَشَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يُكْنَى أَبَا عَمَّارٍ .

تخريج: م/الزكاة ٣٢ (١٠٣٦) (تحفة الأشراف: ٤٨٩)، وحم (٥/٢٦٢) (صحيح)

۲۳۴۳۔ ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم! اگر تو اپنی حاجت سے زائد مال اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا تو یہ تیرے لیے بہتر ہوگا اور اگر تو اسے روک رکھے گا تو یہ تیرے لیے برا ہوگا اور بقدرِ کفاف خرچ کرنے میں

تیری ملامت نہیں کی جائے گی اور صدقہ وخیرات دیتے وقت ان لوگوں سے شروع کر جن کی کفالت تیرے ذمہ ہے اور اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے ہاتھ (مانگنے والے) سے بہتر ہے۔''❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... مفہوم یہ ہے کہ اگر اللہ نے تمہیں مال و دولت سے نوازا ہے تو اس سے اپنی اور اپنے اہلِ وعیال کی ضرورت و حاجت کا خیال رکھو اور ضرورت سے زائد مال حاجت مندوں اور مستحقین کے درمیان تقسیم کر دو، کیونکہ جمع خوری کا نتیجہ دنیا اور آخرت دونوں جگہ صحیح نہیں، جمع خوری سے معاشرے میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور آخرت میں بخل کا جو انجام ہے وہ بالکل واضح ہے۔

33ـ بَابٌ فِي التَّوَكُّلِ عَلَى اللّٰهِ

۳۳۔ باب: اللہ پر توکل (بھروسہ) کرنے کا بیان

2344ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَأَبُو تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيُّ اسْمُهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ.

تخريج: ق/الزهد ١٤ (٤١٦٤) (تحفة الأشراف: ١٠٥٨٦)، وحم (١/٣٠، ٥٢) (صحيح)

۲۳۴۴۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم لوگ اللہ پر توکل (بھروسہ) کرو جیسا کہ اس پر توکل (بھروسہ) کرنے کا حق ہے تو تمہیں اسی طرح رزق ملے گا جیسا کہ پرندوں کو ملتا ہے کہ صبح کو وہ بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو آسودہ واپس آتے ہیں۔''❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے، اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

فائدہ ❶ :...... معلوم ہوا کہ مومن کی زندگی رزق و معیشت کی فکر سے خالی ہونی چاہیے اور اس کا دل پرندوں کی طرح ہونا چاہیے جو اپنے لیے کچھ جمع کر کے نہیں رکھتے، بلکہ ہر روز صبح تلاشِ رزق میں نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔

2345ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَالآخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٣٩) (صحیح)

٢٣٤٥۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو بھائی تھے، ان میں ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہتا تھا اور دوسرا محنت و مزدوری کرتا تھا، محنت و مزدوری کرنے والے نے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ''شاید تجھے اسی کی وجہ سے روزی ملتی ہو۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] : ...... محنت مزدوری کرنے والے نے یہ شکایت کی کہ یہ کمانے میں میرا تعاون نہیں کرتا اور میرے ساتھ کھاتا ہے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکایت کرنے والے کی یہ فہمائش کی کہ وہ علم دین سیکھنے کے لیے میرے پاس رہتا ہے، اس لیے یہ سمجھو کہ تم کو جو تمھاری کمائی سے روزی ملتی ہے اس میں اس کی برکت بھی شامل ہے، اس لیے تم گھمنڈ میں مت مبتلا ہو جاؤ۔ واضح رہے کہ دوسرا بھائی یونہی بے کار نہیں بیٹھا رہتا تھا، یا یونہی کام چوری نہیں کرتا تھا، علم دین کی تحصیل میں مشغول رہتا تھا، اس لیے اس حدیث سے بے کاری اور کام چوری کی دلیل نہیں نکالی جا سکتی، بلکہ اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اللہ کے راستے میں لگنے والوں کی تائید اور معاونت دیگر اہلِ خانہ کیا کریں۔

34۔ بابٌ

٣٤۔ باب: زہد و قناعت سے متعلق ایک اور باب

2346۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ وَمَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ، قَالا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُمَيْلَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخَطْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، وَحِيزَتْ جُمِعَتْ.

تخریج: ق/الزهد ٩ (٤١٤١) (تحفة الأشراف : ٩٣٩) (حسن)

2346/ م۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ نَحْوَهُ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

تخریج: انظر ماقبله (حسن)

٢٣٤٦۔ عبیداللہ بن محصن خطمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جس نے بھی صبح کی اس حال میں کہ وہ اپنے گھر یا قوم میں امن سے ہو اور جسمانی لحاظ سے بالکل تندرست ہو اور دن بھر کی روزی اس کے پاس موجود ہو تو گویا اس کے لیے پوری دنیا سمیٹ دی گئی۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے، اسے ہم صرف مروان بن معاویہ ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔
(۲) اور ''حیزت'' کا مطلب یہ ہے کہ جمع کی گئی۔
۲۳۴۶/م اس سند سے بھی عبیداللہ بن محصن خطمی رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔
اس باب میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ① :...... مفہوم یہ ہے کہ امن وصحت کے ساتھ ایک دن کی روزی والی زندگی دولت کے انبار والی اس زندگی سے کہیں بہتر ہے جو امن وصحت والی نہ ہو، گویا انسان کو مال ودولت کے پیچھے زیادہ نہیں بھاگنا چاہیے، بلکہ صبر وقناعت کا راستہ اختیار کرنا چاہیے، کیونکہ امن وسکون اور راحت وآسائش اسی میں ہے۔

35۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

۳۵۔ باب: بقدرِ کفاف (روزمرہ کے خرچ) پرصبر کی ترغیب

2347۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ ابْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلاَةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لاَ يُشَارُ إِلَيْهِ بِالأَصَابِعِ، وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ))، ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِهِ فَقَالَ: ((عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ قَلَّ تُرَاثُهُ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٩٠٩) (ضعیف) (یہ سند معروف ترین ضعیف سندوں میں سے ہے، عبيدالله بن زحر عن على بن يزيد عن القاسم سب ضعیف ہیں، نیز ملاحظہ ہو: تراجع الألبانی ٣٦٤)

2347/ م۔ وَبِهَذَا الإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا، قُلْتُ: لاَ يَا رَبِّ! وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا وَقَالَ ثَلاَثًا أَوْ نَحْوَ هَذَا فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ)).

قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَالْقَاسِمُ هَذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ، وَيُقَالُ أَيْضًا: يُكْنَى أَبَا عَبْدِالْمَلِكِ، وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، وَهُوَ شَامِيٌّ ثِقَةٌ، وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ، وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِالْمَلِكِ.

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف)

۲۳۴۷۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے دوستوں میں میرے نزدیک سب سے زیادہ رشک کرنے کے لائق وہ مومن ہے جو مال اور اولاد سے ہلکا پھلکا ہو، صلاۃ میں جسے راحت ملتی ہو، اپنے رب کی عبادت اچھے ڈھنگ سے کرنے والا ہو اور خلوت میں بھی اس کا مطیع وفرماں بردار رہا ہو، لوگوں کے درمیان ایسی گمنامی کی زندگی

گزار رہا ہو کہ انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ نہیں کیا جاتا اور اس کا رزق بقدر کفاف ہو، پھر بھی اس پر صابر رہے۔'' پھر آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور فرمایا: ''جلدی اس کی موت آئے تا کہ اس پر رونے والیاں تھوڑی ہوں اور اس کی میراث کم ہو۔''

۲۳۴۷/م اسی سند سے مزید روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے رب نے مجھ پر اس بات کو پیش کیا کہ مکہ کی کنکریلی زمین کو سونا بنا دے، لیکن میں نے کہا: نہیں اے میرے رب! میں تو چاہتا ہوں کہ ایک دن آسودہ رہوں اور ایک دن بھوکا، یا فرمایا: ''تین دن، یا اسی کے مانند کچھ اور فرمایا، پس جب میں بھوکا رہوں گا تو تیرے لیے عاجزی اور مسکنت ظاہر کروں گا اور تجھے یاد کروں گا اور جب آسودہ رہوں گا تو تیرا شکر ادا کروں گا اور تیری حمد بجا لاؤں گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے اور قاسم یہ قاسم بن عبدالرحمٰن ہیں جن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کی کنیت ابوعبدالملک ہے، یہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، شامی ہیں، ثقہ ہیں۔ (۳) علی بن یزید حدیث بیان کرنے میں ضعیف ہیں، ان کی کنیت ابوعبدالملک ہے۔

2348ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحمنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللهُ)).

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الزكاة ٤٣ (١٠٥٤)، ق/الزهد ٩ (٤١٣٨) (تحفة الأشراف: ٨٨٤٨)، وحم (١٦٨/٢، ١٣) (صحيح)

۲۳۴۸۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کامیاب ہوا وہ شخص جس نے اسلام قبول کیا اور بقدرِ کفاف اسے روزی حاصل ہوئی اور اللہ نے اسے (اپنے دیے ہوئے پر) قانع بنا دیا۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]:...... آخرت کی کامیابی کا دار و مدار صرف اور صرف اسلام ہے، اگر بدقسمتی سے کسی کا دامن دولتِ اسلام سے خالی رہا تو دنیا بھر کے خزانے اسے اخروی کامیابی سے ہمکنار نہیں کر سکتے، اسی طرح بقدرِ ضرورت اور برابر سرابر والی زندگی میں جو امن وسکون میسر ہے وہ زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی خواہش رکھنے والے انسان کو کبھی حاصل نہیں ہو سکتی، گویا بقدرِ کفاف روزی کے ساتھ قناعت واستغنا کامل جانا امن وسکون کی ضمانت ہے۔

2349ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ

سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ إِلَي الإِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ))، قَالَ: وَأَبُو هَانِيءٍ اسْمُهُ: حُمَيْدُ بْنُ هَانِءٍ.
قَالَ أَبُو عِيسٰى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرى) (تحفة الأشراف: ١١٠٣٣) (صحيح)

۲۳۴۹۔ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مبارکبادی ہو اس شخص کو جسے اسلام کی ہدایت ملی اور اسے بقدرِ کفاف روزی ملی، پھر وہ اسی پر قانع ومطمئن رہا۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

36۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ

۳۶۔ باب: فقر کی فضیلت کا بیان

2350۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ، حَدَّثَنَا شَدَّادٌ أَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، فَقَالَ: ((انْظُرْ مَاذَا تَقُولُ)) قَالَ: وَاللهِ! إِنِّي لأُحِبُّكَ، فَقَالَ: ((انْظُرْ مَاذَا تَقُولُ)) قَالَ: وَاللهِ! إِنِّي لأُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: ((إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَي مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَي مُنْتَهَاهُ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٦٤) (ضعیف) (سند میں ''جابر بن عمرو ابوالوازع'' وہم کے شکار ہو جایا کرتے تھے اور اسی لیے یہ منکر حدیث روایت کردی، دیکھیے الضعيفه رقم: ١٦٨١)

2350/ م۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شَدَّادٍ أَبِي طَلْحَةَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَأَبُو الْوَازِعِ الرَّاسِبِيُّ اسْمُهُ جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ بَصْرِيٌّ.

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف)

۲۳۵۰۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''جو کہہ رہے ہو اس کے بارے میں سوچ سمجھ لو۔'' اس نے پھر کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''جو کہہ رہے ہو اس کے بارے میں سوچ سمجھ لو۔'' اس نے پھر کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں، اسی طرح تین دفعہ کہا تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم مجھ سے واقعی محبت کرتے ہو تو فقر و محتاجی کا ٹاٹ تیار رکھو اس لیے کہ جو شخص مجھے دوست بنانا چاہتا ہے اس کی طرف فقر اتنی تیزی سے جاتا ہے کہ اتنا تیز سیلاب کا پانی بھی اپنے بہاؤ کے رخ پر نہیں جاتا۔''

۲۳۵۰/م اس سند سے بھی عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ابوالوازع راسبی کا نام جابر بن عمرو ہے اور یہ بصری ہیں۔

37۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ

۳۷۔ باب: مہاجر فقرا جنت میں مالدار مہاجرین سے پہلے جائیں گے

2351۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

تخريج: ق/الزهد ٦ (٤١٢٣) (تحفة الأشراف: ٤٢٠٧) (صحيح)

(سند میں عطیہ عوفی ضعیف راوی ہیں، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے)

۲۳۵۱۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجر فقرا جنت میں مالدار مہاجرین سے پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... یہ اس لیے کہ غریب مہاجرین کے پاس چونکہ مال کم تھا، اس لیے انھیں حساب و کتاب میں زیادہ تاخیر نہیں ہوگی، جب کہ مالدار مہاجرین کو مال کے حساب میں بہت تاخیر ہوگی، اس سے غریب کی فضیلت معلوم ہوئی۔ آخرت کا آدھا دن دنیا کے پانچ سو سال کے برابر ہوگا، اس لحاظ سے جس حدیث میں آدھے دن کا ذکر ہے اس سے آخرت کا آدھا دن مراد ہے۔

2352۔ حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَابِدُ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ اللَّيْثِيُّ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا، وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا، يَا عَائِشَةُ! لا تَرُدِّي الْمِسْكِينَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، يَا عَائِشَةُ! أَحِبِّي الْمَسَاكِينَ، وَقَرِّبِيهِمْ، فَإِنَّ اللَّهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٥١٩) (صحيح)

۲۳۵۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: ''اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' ❶ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا اللہ کے رسول!

ایسا کیوں؟ آپ نے فرمایا: ''اس لیے کہ مساکین جنت میں اغنیا سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے، اے عائشہ! کسی بھی مسکین کو دروازے سے واپس نہ کرو، اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی سہی، عائشہ! مسکینوں سے محبت کرو اور ان سے قربت اختیار کرو، بے شک اللہ تعالیٰ تم کو روزِ قیامت اپنے سے قریب کرے گا۔ ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

فائدہ ❶:...... یا اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں وفات دے اور قیامت کے روز مسکینوں کے زمرے میں اٹھا۔

فائدہ ❷:...... اس حدیث میں تواضع کے اپنانے اور کبر ونخوت سے دُور رہنے کی ترغیب ہے، ساتھ ہی فقرا مساکین سے محبت اور ان سے قربت اختیار کرنے کی تعلیم ہے۔

2353ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ)) . قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: ق/الزهد ٦ (٤١٢٢) (تحفة الأشراف : ١٥٠٢٩) (حسن صحيح)

۲۳۵۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فقرا جنت میں مالداروں سے پانچ سو برس پہلے داخل ہوں گے اور یہ قیامت کے آدھا دن کے برابر ہوگا۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶:...... اس حدیث میں پانچ سو سال کا ذکر ہے، جب کہ اس سے پہلے والی حدیث میں چالیس سال کا ذکر ہے، مدت میں فرق فقرا کے درجات و مراتب میں فرق کے لحاظ سے ہے، معلوم ہوا کہ کچھ فقرا اپنے مراتب و درجات کے لحاظ سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے جب کہ کچھ فقرا چالیس سال پہلے جائیں گے۔

2354ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ)) . وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف : ١٥٠٣٩) (حسن صحيح)

۲۳۵۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فقیر ومحتاج مسلمان جنت میں مالداروں سے آدھا دن پہلے داخل ہوں گے اور یہ آدھا دن پانچ سو برس کے برابر ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2355ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّورِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا)) . هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ .

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢٥٠٣)، وانظر حم (٣/٣٢٤) (صحیح)

(فقراء المہاجرین کے لفظ سے صحیح ہے)

۲۳۵۵۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''فقیر ومحتاج مسلمان جنت میں مالداروں سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

38 - بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَهْلِهِ

۳۸۔ باب: نبی اکرم ﷺ اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی معاشی زندگی کا بیان

2356۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِي بِطَعَامٍ، وَقَالَتْ: مَا أَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ، فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِلا بَكَيْتُ قَالَ: قُلْتُ لِمَ؟ قَالَتْ: أَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الدُّنْيَا، وَاللهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: تفرد به المؤلف، وانظر مايأتي بعده (تحفة الأشراف: ١٧٦٢٧) (ضعیف)

(سند میں مجالد بن سعید ضعیف ہیں، اگلی روایت صحیح ہے جس کا سیاق اس حدیث کے سیاق سے قدرے مختلف ہے)

۲۳۵۶۔ مسروق کہتے ہیں: میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے ہمارے لیے کھانا طلب کیا اور کہا کہ میں کسی کھانے سے سیر نہیں ہوتی ہوں کہ رونا چاہتی ہوں پھر رونے لگتی ہوں۔ میں نے سوال کیا: ایسا کیوں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس حالت کو یاد کرتی ہوں جس پر رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا، اللہ کی قسم! آپ روٹی اور گوشت سے ایک دن میں دوبار کبھی سیر نہیں ہوئے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2357۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَال: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا شَبِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخریج: م/الزهد ١ (٢٩٠)، ق/الأطعمة ٤٩ (٣٣٤٦) (تحفة الأشراف: ١٦٠١٤) (صحیح)

۲۳۵۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے دو روز متواتر جو کی روٹی کبھی سیر ہوکر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ وفات پاگئے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

2358۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْلُهُ ثَلاثًا تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا . هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .

تخريج: خ/الأطعمة ٢٣ (٥٤١٤) نخوه)، م/الزهد ١ (٢٩٧٦)، ق/الأطعمة ٤٨ (٣٣٤٣) (تحفة الأشراف : ١٣٤٤٠) (صحيح)

۲۳۵۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اہل خانہ نے مسلسل تین دن تک گیہوں کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ رحلت فرما گئے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سے حسن صحیح غریب ہے۔

2359۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ خُبْزُ الشَّعِيرِ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ . هٰذَا كُوفِيٌّ ، وَأَبُو بُكَيْرٍ وَالِدُ يَحْيَى رَوَى لَهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ مِصْرِيٌّ صَاحِبُ اللَّيْثِ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٤٨٧٠)، وانظر حم (٥/٢٥٣) (صحيح)

۲۳۵۹۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے گھر سے جو کی روٹی (اہل خانہ کی) ضرورت سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) یحییٰ بن ابی بکیر کوفی ہیں، ابوبکیر جو یحییٰ کے والد ہیں سفیان ثوری نے ان کی حدیث روایت کی ہے۔ (۳) یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر مصری ہیں اور لیث کے شاگرد ہیں۔

فائدہ ❶ :...... یعنی گھر میں آٹے کی مقدار اتنی کم ہوتی تھی کہ اس سے بمشکل آپ کے گھر والوں کی ضرورت پوری ہوتی، کیونکہ یہ لوگ دوسروں کو ہمیشہ اپنے پر ترجیح دیتے تھے اور: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (الحشر : ۹) کا کامل نمونہ تھے، بقدرِ کفاف زندگی گزارنا پسند کرتے تھے، اسی لیے جو کی روٹی بھی ضرورت سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔

2360۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَبِيتُ اللَّيَالِي الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ .
قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: ق/الأطعمة ٤٩ (٣٣٤٧) (تحفة الأشراف : ٦٢٣٣) (حسن)

۲۳۶۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے گھر والے مسلسل کئی راتیں خالی پیٹ گزار دیتے

اور رات کا کھانا نہیں پاتے تھے اور ان کی اکثر خوراک جو کی روٹی ہوتی تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2361۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الرقاق ١٧ (٦٤٦٠)، م/الزكاة ٤٣ (١٠٥٥)، والزهد ١ (١٨/١٠٥٥)، ق/الزهد ٩ (٤١٣٦) (تحفة الأشراف: ١٤٨٩٨)، وحم (٢/٢٣٢، ٤٤٦، ٤٨١) (صحيح)

۲۳۶۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا" اے اللہ! محمد ﷺ کے گھر والوں کو صرف اتنی روزی دے جس سے ان کے جسم کا رشتہ برقرار رہ سکے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ...... آپ ﷺ ایسی زندگی گزارنا پسند کرتے تھے جو دنیوی آلائشوں اور آرام وآسائش سے پاک ہو، کیونکہ بعثتِ نبوی کا مقصد ہی یہ تھا کہ وہ لوگوں کو دنیا کے ہنگاموں، مشاغل اور زیب وزینت سے ہٹا کر آخرت کی طرف متوجہ کریں، اسی لیے آپ ﷺ نے اپنے اور اپنے گھر والوں کے حق میں مذکورہ دعا فرمائی۔ آپ کی اس دعا سے علما اور داعیانِ اسلام کو نصیحت حاصل کرنا چاہیے کہ ہماری زندگی سادگی کا نمونہ اور دنیاوی تکلفات سے پاک ہو، اگر اللہ ہمیں مال و دولت سے نوازے تو مالدار صحابہ کرام کا کردار ہمارے پیش نظر ہونا چاہیے تاہم مال و دولت کا زیادہ سے زیادہ حصول ہماری زندگی کا مقصد نہیں ہونا چاہیے اور نہ اس کے لیے ہر قسم کا حربہ و ہتھکنڈہ استعمال کرنا چاہیے خواہ اس حربے اور ہتھکنڈے کا استعمال کسی دینی کام کی آڑ میں ہی کیوں نہ ہو۔

2362۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢٧٣) (صحيح)

۲۳۶۲۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ آنے والے کل کے لیے کچھ نہیں رکھ چھوڑتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث "عن جعفر بن سليمان عن ثابت عن النبي ﷺ" کی سند سے مرسلاً بھی مروی ہے۔

2363۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى خِوَانٍ وَلا أَكَلَ

خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ .
قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ .

تخريج: انظر حديث رقم ۱۷۸۸ (تحفة الأشراف: ۱۱۷٤) (صحيح)

۲۳۶۳۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے چوکی (یا میز) پر کھانا کبھی نہیں کھایا اور نہ ہی کبھی باریک آٹے کی روٹی کھائی یہاں تک کہ دنیا سے کوچ کر گئے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث سعید بن ابی عروبہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

2364۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّقِيَّ ، يَعْنِي الْحُوَّارَى؟ فَقَالَ سَهْلٌ: مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ ، فَقِيلَ لَهُ: هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ ، قِيلَ: فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ؟ قَالَ: كُنَّا نَنْفُخُهُ ، فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ ، ثُمَّ نُثَرِّيهِ فَنَعْجِنُهُ .
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ .

تخريج: خ/الأطعمة ۲۳ (۵٤۱۳) (وانظر أيضا: ۵٤۱۰)، ق/الأطعمة ٤٤ (۳۳۳۵) (تحفة الأشراف: ٤۷۰٤)، وحم (۵/۳۳۲) (صحيح)

۲۳۶۴۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے کبھی میدے کی روٹی کھائی ہے؟ سہل نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے میدے کی روٹی دیکھی بھی نہیں یہاں تک کہ رحلت فرما گئے۔ پھر ان سے پوچھا گیا: کیا آپ لوگوں کے پاس عہد نبوی میں چھلنی تھی؟ کہا ہم لوگوں کے پاس چھلنی نہیں تھی۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ آپ لوگ جو کے آٹے کو کیسے صاف کرتے تھے؟ تو کہا: پہلے ہم اس میں پھونکیں مارتے تھے تو جو اڑنا ہوتا وہ اڑ جاتا تھا پھر ہم اس میں پانی ڈال کر اسے گوندھ لیتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس حدیث کو مالک بن انس نے بھی ابوحازم سے روایت کیا ہے۔

39۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

۳۹۔ باب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معاشی زندگی کا بیان

2365۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ ، يَقُولُ: إِنِّي لأَوَّلُ رَجُلٍ أَهْرَاقَ دَمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، وَإِنِّي لأَوَّلُ رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْزُو فِي الْعِصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَا نَأْكُلُ إِلاَّ وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةِ حَتّٰى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ أَوِ الْبَعِيرُ ،

وَأَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعَزِّرُونِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بَيَانٍ.

تخريج: خ/فضائل الصحابة ١٥ (٣٨٢٨)، والأطعمة ٢٣ (٥٤١٢)، والرقاق ١٧ (٦٤٥٣)، م/الزهد ١ (٢٩٦٦)، ق/المقدمة ١١ (١٣١) (تحفة الأشراف: ٣٩١٣)، وحم (١/١٧٤، ١٨١، ١٨٦) (صحيح)

۲۳۶۵۔سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں خون بہایا (یعنی کافر کو قتل کیا) اور میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا، میں نے اپنے آپ کو محمد ﷺ کے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے دیکھا ہے، کھانے کے لیے ہم درختوں کے پتے اور حبلہ (خاردار درخت کے پھل) کے علاوہ اور کچھ نہیں پاتے تھے، یہاں تک کہ ہم لوگ بکریوں اور اونٹوں کی طرح قضائے حاجت میں مینگنیاں نکالتے تھے اور قبیلہء بنی اسد کے لوگ مجھے دین کے سلسلے میں طعن وتشنیع کرتے ہیں، اگر میں اسی لائق ہوں تو بڑا ہی محروم ہوں اور میرے تمام اعمال ضائع وبرباد ہو گئے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ ❶ :......سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بات اس وقت کہی تھی جب بعض جاہل لوگوں نے آپ پر چند الزامات لگائے تھے، ان الزامات میں سے ایک الزام یہ بھی تھا کہ آپ کو ٹھیک سے صلاۃ پڑھنا نہیں آتی، یہ آپ کے کوفے کے گورنری کے وقت کی بات ہے اور شکایت خلیفہ وقت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کی گئی تھی۔

2366۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنِّي أَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةَ، وَهٰذَا السَّمُرَ حَتّٰى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعَزِّرُونِي فِي الدِّينِ، لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۳۶۶۔سعد بن مالک (ابی وقاص) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں عرب کا پہلا شخص ہوں جس نے راہِ خدا میں تیر پھینکا اور ہم نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے وقت دیکھا ہے کہ ہمارے پاس خاردار درختوں کے پھل اور کیکر کے درخت کے علاوہ کھانے کے لیے کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہم لوگ قضائے حاجت میں بکریوں کی طرح مینگنیاں نکالا کرتے تھے۔ ❶ اب قبیلہء بنی اسد کے لوگ مجھے دین کے سلسلے میں ملامت کرنے لگے ہیں، اگر میں اسی لائق ہوں تو بڑا ہی محروم ہوں اور میرے اعمال ضائع ہو گئے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عتبہ بن غزوان سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :......مفہوم یہ ہے کہ جہاد جیسے افضل عمل کو انجام دیتے وقت ہماری تنگی کا یہ حال تھا کہ ہم جنگلی

درختوں کے پتے کھانے پر مجبور ہو جاتے تھے، کیونکہ وسائل کی کمی کے باعث اتنا سامانِ خوراک ساتھ نہیں ہوتا تھا جو اختتام تک کفایت کرتا۔

2367ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ، فَتَمَخَّطَ فِي أَحَدِهِمَا، ثُمَّ قَالَ: بَخٍ بَخٍ، يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوعِ مَغْشِيًّا عَلَيَّ، فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يَرَى أَنَّ بِيَ الْجُنُونَ وَمَا بِي جُنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا الْجُوعُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: خ/الاعتصام ١٦ (٧٣٢٤) (تحفة الأشراف: ١٤٤١٤) (صحيح)

٢٣٦٧ـ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے، آپ کے پاس گیرو سے رنگے ہوئے دو کتان کے کپڑے تھے، انھوں نے ایک کپڑے میں ناک پونچھی اور کہا: واہ واہ، ابو ہریرہ! کتان میں ناک پونچھتا ہے، حالاں کہ ایک وہ زمانہ بھی تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے سامنے اور حجرہ عائشہ کے درمیان بھوک کی شدت کی وجہ سے بے ہوش ہوکر گر پڑتا تو کوئی آنے والا آتا اور میری گردن پر اپنا پاؤں رکھ دیتا اور سمجھتا کہ میں پاگل ہوں، حالاں کہ میں پاگل نہیں ہوتا تھا، ایسا صرف بھوک کی شدت کی وجہ سے ہوتا تھا۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ [1]: ......معلوم ہوا کہ انتہائی تنگی کی زندگی گزارنے کے باوجود صحابہ کرام بے انتہا خوددار، صابر اور قانع تھے۔

2368ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ، أَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ، حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ: هٰؤُلَاءِ مَجَانِينُ أَوْ مَجَانُونَ، فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوا فَاقَةً وَحَاجَةً)) قَالَ فَضَالَةُ: وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٠٣٥) (صحيح)

٢٣٦٨ـ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو صلاۃ پڑھاتے تو صف میں کھڑے بہت سے لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے گر پڑتے تھے، یہ لوگ اصحابِ صفہ تھے، یہاں تک کہ اعراب (دیہاتی لوگ) کہتے کہ یہ سب

پاگل اور مجنون ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ جب صلاۃ سے فارغ ہوتے تو ان کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: ''اگر تم لوگوں کو اللہ کے نزدیک اپنا مرتبہ معلوم ہو جائے تو تم اس سے کہیں زیادہ فقر وفاقہ اور حاجت کو پسند کرتے۔'' ❶

فضالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصحاب صفہ کس قدر تنگی اور فقر وفاقہ کی حالت میں تھے، پھر بھی ان کی خودداری کا یہ عالم تھا کہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کے بجائے صبر وقناعت کی زندگی گزارتے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ دینی علوم کے سیکھنے کے لیے ایسی جگہوں کا انتخاب کرنا چاہیے جہاں تعلیمی وتربیتی معیار اچھا ہو چاہے کھانے پینے کی سہولتوں کی کمی ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اصحاب صفہ کی زندگی سے ہمیں یہی سبق ملتا ہے۔

2369۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُومُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَاعَةٍ لا يَخْرُجُ فِيهَا، وَلا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ، فَأَتَاهُ أَبُوبَكْرٍ، فَقَالَ: ((مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟)) فَقَالَ: خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيمَ عَلَيْهِ. فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ: ((مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ؟)) قَالَ: الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ: ((وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ))، فَانْطَلَقُوا إِلَي مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ رَجُلاً كَثِيرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَالُوا لِامْرَأَتِهِ: أَيْنَ صَاحِبُكِ؟ فَقَالَتْ: انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ، فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ جَاءَ أَبُوالْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا، ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَيُفَدِّيهِ بِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَي حَدِيقَتِهِ، فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَي نَخْلَةٍ، فَجَاءَ بِقِنْوٍ، فَوَضَعَهُ، فَقَالَ النَّبِيّ ﷺ: ((أَفَلا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا، أَوْ قَالَ: تَخَيَّرُوا مِنْ رُطَبِهِ وَبُسْرِهِ، فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ، وَرُطَبٌ طَيِّبٌ، وَمَاءٌ بَارِدٌ))، فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ)) قَالَ: فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ جَدْيًا، فَأَتَاهُمْ بِهَا، فَأَكَلُوا، فَقَالَ النَّبِيّ ﷺ: ((هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟)) قَالَ: لا، قَالَ: ((فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا)) فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ، فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اخْتَرْ مِنْهُمَا)) فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اخْتَرْ لِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ، خُذْ هٰذَا، فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا))، فَانْطَلَقَ أَبُوالْهَيْثَمِ إِلَي امْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ مَاقَالَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ إِلاَّ أَنْ تُعْتِقَهُ، قَالَ: فَهُوَ عَتِيقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلا خَلِيفَةً إِلاَّ وَلَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ

وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَبِطَانَةٌ لاَ تَأْلُوهُ خَبَالاً، وَمَنْ يُوقَ بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: د/الأدب ١٢٣ (٥١٢٨)، ق/الأدب ٣٧ (٣٧٤٥) (وكلاهما بقوله: "المستشار مؤتمن") ويأتي عند المؤلف في الأدب ٥٧ (٢٨٢٢) (تحفة الأشراف: ١٤٩٧٧) (صحيح)

۲۳۶۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ خلافِ معمول ایسے وقت میں گھر سے نکلے کہ جب آپ نہیں نکلتے تھے اور نہ اس وقت آپ سے کوئی ملاقات کرتا تھا، پھر آپ کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ پہنچے تو آپ نے پوچھا: ''ابوبکر تم یہاں کیسے آئے؟'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس لیے نکلا تاکہ آپ سے ملاقات کروں اور آپ کے چہرۂ انور کو دیکھوں اور آپ پر سلام پیش کروں، کچھ وقفے کے بعد عمر بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے پوچھا: ''عمر! تم یہاں کیسے آئے؟'' اس پر انھوں نے بھوک کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: ''مجھے بھی کچھ بھوک لگی ہے۔'' ❶ پھر سب مل کر ابوالہیثم بن تیہان انصاری کے گھر پہنچے، ان کے پاس بہت زیادہ کھجور کے درخت اور بکریاں تھیں، مگر ان کا کوئی خادم نہیں تھا، ان لوگوں نے ابوالھیثم کو گھر پر نہیں پایا تو ان کی بیوی سے پوچھا: تمھارے شوہر کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لانے گئے ہیں، گفتگو ہو رہی تھی کہ اسی دوران میں ابوالہیثم ایک بھری ہوئی مشک لیے آ پہنچے، انھوں نے مشک کو رکھا اور رسول اللہ ﷺ سے لپٹ گئے اور کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، پھر سب کو وہ اپنے باغ میں لے گئے اور ان کے لیے ایک بستر بچھایا پھر کھجور کے درخت کے پاس گئے اور وہاں سے کھجوروں کا گچھا لے کر آئے اور اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا: ''ہمارے لیے اس میں سے تازہ کھجوروں کو چن کر کیوں نہیں لائے؟ عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے چاہا کہ آپ خود ان میں سے چن لیں، یا یہ کہا کہ آپ حضرات پکی کھجوروں کو کچی کھجوروں میں سے خود پسند کر لیں، بہر حال سب نے کھجور کھائی اور ان کے اس لائے ہوئے پانی کو پیا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً یہ ان نعمتوں میں سے ہے جن کے بارے میں قیامت کے دن سوال کیا جائے گا اور وہ نعمتیں یہ ہیں: باغ کا ٹھنڈا سایہ، پکی ہوئی عمدہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی۔'' پھر ابوالھیثم اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ ان لوگوں کے لیے کھانا تیار کریں تو آپ ﷺ نے ان سے کہا: ''دودھ والے جانور کو ذبح نہ کرنا۔'' چنانچہ آپ کے حکم کے مطابق انھوں نے بکری کا ایک مادہ بچہ یا نر بچہ ذبح کیا اور اسے پکا کر ان حضرات کے سامنے پیش کیا، ان سبھوں نے اسے کھایا اور پھر آپ نے ابوالھیثم سے پوچھا؟ کیا تمھارے پاس کوئی غلام ہے؟ انھوں نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: ''جب ہمارے پاس کوئی قیدی آئے تو تم ہم سے ملنا۔'' پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس دو قیدی لائے گئے جن کے ساتھ تیسرا نہیں تھا، ابوالھیثم بھی آئے تو آپ ﷺ نے ان سے کہا کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو پسند کر لو، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ خود ہمارے لیے پسند کر دیجیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ تم اس کو لے لو (ایک

غلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کیونکہ ہم نے اسے صلاۃ پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور اس غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔'' پھر ابوالھیثم اپنی بیوی کے پاس گئے اور رسول اللہ ﷺ کی باتوں سے اسے باخبر کیا، ان کی بیوی نے کہا کہ تم نبی اکرم ﷺ کی وصیت کو پورا نہ کرسکو گے مگر یہ کہ اس غلام کو آزاد کر دو، اس لیے ابوالھیثم نے فوراً اسے آزاد کر دیا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کسی نبی یا خلیفہ کو نہیں بھیجا ہے مگر اس کے ساتھ دو راز دار ساتھی ہوتے ہیں، ایک اسے بھلائی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے، جب کہ دوسرا ساتھی اسے خراب کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا، پس جسے برے ساتھی سے بچالیا گیا گویا وہ بڑی آفت سے نجات پا گیا۔[2]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ 1:...... کتاب الزہد اور اس باب سے اس حدیث کی مناسبت اسی ٹکڑے میں ہے، مطلب یہ ہے کہ آپ اور آپ کے صحابہ بھی کھانے کے لیے کچھ نہیں پاتے تھے اور بھوک سے دو چار ہوتے تھے۔

فائدہ 2:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ اور آپ کے جاں نثار صحابہ کس قدر تنگ دستی کی زندگی گزار رہے تھے، ایسے احباب کے پاس طلب ضیافت کے لیے جانا جائز ہے جن کی بابت علم ہو کہ وہ اس سے خوش ہوں گے، اس حدیث میں مہمان کی عزت افزائی اور اس کی آمد پر اللہ کا شکر ادا کرنے کی ترغیب ہے، اسی طرح گھر پر شوہر کی عدم موجودگی میں اگر کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو عورت اپنے شوہر کے مہمانوں کا استقبال کرسکتی اور انھیں خوش آمدید کہہ سکتی ہے۔

2370ـ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، فَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَحَدِيثُ شَيْبَانَ أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَأَطْوَلُ ، وَشَيْبَانُ ثِقَةٌ عِنْدَهُمْ صَاحِبُ كِتَابٍ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ ، وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا .

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۳۷۰۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے (مُرسل) روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما گھر سے نکلے، اس کے بعد راوی نے مذکورہ حدیث جیسی حدیث بیان کی، لیکن اس میں ابوہریرہ کا ذکر نہیں کیا، شیبان کی (سابقہ) حدیث ابوعوانہ کی (اس) حدیث سے زیادہ مکمل اور زیادہ طویل ہے، شیبان محدثین کے نزدیک ثقہ اور صاحبِ کتاب ہیں۔[1] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس سند کے علاوہ دوسری سند سے بھی مروی ہے اور یہ حدیث ابنِ عباس سے بھی مروی ہے۔

فائدہ 1:...... یعنی ان کے پاس احادیث کا لکھا ہوا مجموعہ بھی ہے۔

2371ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

مَنْصُورٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: شَكَوْنَا إِلَي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوعَ، وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَجَرَيْنِ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٧٧٣) (ضعيف)

(سند میں سیار بن حاتم وہم کا شکار ہو جایا کرتے تھے)

۲۳۷۱۔ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے (جنگِ خندق کے دوران میں) رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا جن پر ایک ایک پتھر بندھا ہوا تھا سو آپ نے اپنے مبارک پیٹ سے کپڑا اٹھایا تو اس پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

2372۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلأُ بِهِ بَطْنَهُ. قَالَ: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الزهد ١ (٢٩٧٧) (تحفة الأشراف: ١١٦٢١) (صحيح)

2372/ م۔ قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَى أَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ، وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۳۷۲۔نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: تم لوگ جو چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو، حالاں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ ردی کھجوریں بھی اس مقدار میں آپ کو میسر نہ تھیں جن سے آپ اپنا پیٹ بھرتے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۷۲/م ابوعوانہ اور ان کے علاوہ کئی لوگوں نے سماک بن حرب سے ابوالاحوص کی حدیث کی طرح روایت کی ہے، شعبہ نے یہ حدیث "عن سماك عن النعمان بن بشير عن عمر" کی سند سے روایت کی ہے۔

40۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ

۴۰۔ باب: دل کی بے نیازی اور استغنا اصل دولت ہے

2373۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو حَصِينٍ اسْمُهُ: عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَسَدِيُّ.

تخريج: خ/الرقاق ١٥ (٦٤٤٦)، م/الزكاة ٤٠ (١٠٥١)، ق/الزهد ٩ (٤١٣٧) (تحفة الأشراف: ١٢٨٤٥)، وحا (٢/٢٤٣، ٢٦١، ٣١٥، ٣٩٠، ٤٣٨، ٤٤٣، ٥٣٩، ٥٤٠) (صحيح)

۲۳۷۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مالداری ساز و سامان کی کثرت کا نام نہیں ہے، بلکہ اصل مالداری نفس کی مالداری ہے۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]:...... انسان کے پاس جو کچھ ہے اسی پر صابر و قانع رہ کر دوسروں سے بے نیاز رہنا اور ان سے کچھ نہ طلب کرنا درحقیقت یہی نفس کی مالداری ہے، گویا بندہ اللہ کی تقسیم پر راضی رہے، دوسرں کے مال و دولت کو للچائی ہوئی نظر سے نہ دیکھے اور زیادتی کی حرص نہ رکھے۔

41۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْمَالِ بِحَقِّهِ

۴۱۔ باب: حلال اور جائز طریقے سے مال و دولت حاصل کرنے کا بیان

2374۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ، قَالَ: سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، مَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو الْوَلِيدِ اسْمُهُ: عُبَيْدُ سَنُوطَى.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٨٢٩) (صحيح)

۲۳۷۴۔ حمزہ بن عبدالمطلب کی بیوی خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے [1] جس نے اسے حلال طریقے سے حاصل کیا اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور کتنے ایسے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مال کو حرام و ناجائز طریقے سے حاصل کرنے والے ہیں، ان کے لیے قیامت کے دن جہنم کی آگ تیار ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]:...... مال سے مراد دنیا ہے، یعنی دنیا بے انتہا میٹھی، ہری بھری اور دل کو لبھانے والی ہے، زبان اور نگاہ سب کی لذت کی جامع ہے، اس لیے اس کے حصول کے لیے حرام طریقے سے بچ کر صرف حلال طریقہ اپنانا چاہیے، کیونکہ حلال طریقہ اپنانے والے کے لیے جنت اور حرام طریقہ اپنانے والے کے لیے جہنم ہے۔

42۔ بَابٌ

۴۲۔ باب: درہم و دینار کے پجاری ملعون ہیں

2375۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ لُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيث مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَيْضًا أَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَأَطْوَلَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٢٤٨) (ضعيف)

(سند میں حسن بصری مدلس ہیں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کا سماع بھی نہیں ہے اور روایت عنعنہ سے ہے)

۲۳۷۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دینار کا بندہ ملعون ہے، درہم کا بندہ ملعون ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث اس سند کے علاوہ ''عن أبي صالح عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ'' کی سند سے مروی ہے اور یہ بھی سند اس سے زیادہ مکمل اور طویل ہے۔

43۔ بابٌ

۴۳۔ باب: دولت کی ہوس اور جاہ طلبی دین کے لیے انتہائی خطرناک ہیں

2376۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَيُرْوَى فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١١٣٦)، وانظر: حم (٣/٤٥٦، ٤٦٠)، ود/الرقاق ٢١(٢٧٧٢) (صحيح)

۲۳۷۶۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیا جائے اتنا نقصان نہیں پہنچائیں گے جتنا نقصان آدمی کے مال وجاہ کی حرص اس کے دین کو پہنچاتی ہے۔''[1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، لیکن اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

فائدہ [1]: ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مال وجاہ کی محبت اور حرص جس کے اندر آ گئی وہ ہلاکتوں سے اپنا دامن نہیں بچا سکتا، بدقسمتی سے آج امت اسی فتنہ سے دوچار ہے اور اس کی تباہی کا یہ عالم ہے کہ جس انتشار اور شدید اختلافات کا یہ امت اور اس کی دینی جماعتیں شکار ہیں ان کے اسباب میں بھی مال وجاہ کی محبت سرفہرست ہے۔

44۔ بابٌ

۴۴۔ باب: دنیا سے بے رغبتی کا بیان

2377۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، أَخْبَرَنِي الْمَسْعُودِيُّ،

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: نَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى حَصِيرٍ، فَقَامَ: وَقَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً، فَقَالَ: ((مَا لِي وَمَا لِلدُّنْيَا مَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا)). قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: ق/الزهد ۳ (۴۱۰۹) (تحفة الأشراف: ۹۴۴۳) (صحیح)

۲۳۷۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر سو گئے، نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کے پہلو پر چٹائی کا نشان پڑ گیا تھا، صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم آپ کے لیے ایک بچھونا بنا دیں تو بہتر ہوگا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دنیا سے کیا مطلب ہے، میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سوار ہو جو ایک درخت کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے بیٹھے، پھر وہاں سے کوچ کر جائے اور درخت کو اسی جگہ چھوڑ دے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

45۔ بابٌ

۴۵۔ باب: ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔

2378۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخریج: د/الأدب ۱۹ (۴۸۳۳) (تحفة الأشراف: ۱۴۶۲۵)، وحم (۲/۳۰۳، ۳۳۴) (حسن)

۲۳۷۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لیے تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فائدہ ❶: مفہوم یہ ہے کہ اچھے انسان کی صحبت سے اچھائی اور برے انسان کی صحبت سے برائی حاصل ہوتی ہے، اس لیے کسی سے دوستی کرتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیے کہ دوست دیندار ہو ورنہ بری صحبت تباہی کا باعث ہوگی۔

46۔ بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَأَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ وَعَمَلِهِ

۴۶۔ باب: مال و دولت، اہل و عیال، رشتہ دار اور عمل کی مثال کا بیان

2379۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلاثٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ، يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الرقاق ۴۲ (۶۵۱۴)، م/الزهد ۱ (۲۹۶۰)، ن/الجنائز ۵۲ (۱۹۳۹) (تحفة الأشراف: ۹۵۰)، وحم (۳/۱۱۰) (صحيح)

۲۳۷۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردے کے ساتھ قبر تک تین چیزیں جاتی ہیں، پھر دو چیزیں لوٹ آتی ہیں اور ساتھ میں ایک باقی رہ جاتی ہے، اس کے رشتہ دار، اس کا مال اور اس کے اعمال ساتھ میں جاتے ہیں پھر رشتہ دار اور مال لوٹ آتے ہیں اور صرف اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

47۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْأَكْلِ
۴۷۔ باب: زیادہ کھانے پینے کی کراہت کا بیان

2380۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ وَحَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ، عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ)).

تخريج: ق/الأطعمة ۵۰ (۳۳۴۹) (تحفة الأشراف: ۱۱۵۷۵)، وحم (۴/۱۳۲) (صحيح)

2380/ م۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَحْوَهُ، و قَالَ: الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۳۸۰۔ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کسی آدمی نے کوئی برتن اپنے پیٹ سے زیادہ برا نہیں بھرا، آدمی کے لیے چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں اور اگر زیادہ ہی کھانا ضروری ہو تو پیٹ کا ایک تہائی حصہ اپنے کھانے کے لیے، ایک تہائی پانی پینے کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے باقی رکھے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس حدیث کو ہم سے حسن بن عرفہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں: ہم سے اسماعیل بن عیاش نے اسی جیسی حدیث بیان کی اور سند یوں بیان کی ''عن المقدام بن معدیکرب عن النبي ﷺ'' اس میں انھوں نے ''سمعت النبی ﷺ'' کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ ❶: ......اس حدیث میں زیادہ کھانے کی ممانعت ہے اور کم کھانے کی ترغیب ہے، اس میں کوئی شک نہیں

اور حکما واطبا کا اس پر اتفاق ہے کہ کم خوری صحت کے لیے مفید ہے۔

48۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

۴۸۔ باب: ریاونمود اور شہرت کا بیان

2381۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ)) قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدَبٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: ق/الزهد ٢١ (٤٢٠٦) (تحفة الأشراف: ٤٢٢٠)، وحم (٣/٤٠) (صحيح)

(سند میں عطیہ عوفی ضعیف راوی ہیں، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے)

۲۳۸۱۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو ریاکاری کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے گا اور جو اللہ کی عبادت شہرت کے لیے کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے رسوا و ذلیل کرے گا۔'' فرمایا: ''جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ بھی رحم نہیں کرتا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں جندب اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2382۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ أَبُو عُثْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شُفَيًّا الْأَصْبَحِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: أَبُو هُرَيْرَةَ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ، حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا، قُلْتُ لَهُ: أَنْشُدُكَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لَمَا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً، فَمَكَثَ قَلِيلًا، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً أُخْرَى، ثُمَّ أَفَاقَ: فَمَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً أُخْرَى، ثُمَّ أَفَاقَ، وَمَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ: أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَهُ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً، ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلَى وَجْهِهِ،

فَأَسْنَدْتُهُ عَلَيَّ طَوِيلاً ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ إِلَي الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ، وَكُلُّ أُمَّةٍ جَاثِيَةٌ، فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُو بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ، وَرَجُلٌ يَقْتَتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لِلْقَارِءِ: أَلَمْ أُعَلِّمْكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلَى رَسُولِي؟ قَالَ: بَلَى، يَا رَبِّ! قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عُلِّمْتَ؟ قَالَ: كُنْتُ أَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ: كَذَبْتَ، وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ: كَذَبْتَ، وَيَقُولُ اللّٰهُ: بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ إِنَّ فُلَانًا قَارِءٌ، فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ، وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ: أَلَمْ أُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ أَدَعْكَ تَحْتَاجُ إِلَي أَحَدٍ؟ قَالَ: بَلَى، يَا رَبِّ! قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ؟ قَالَ: كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ وَأَتَصَدَّقُ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ: كَذَبْتَ، وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ: كَذَبْتَ، وَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ، وَيُؤْتَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ: فِي مَاذَا قُتِلْتَ؟ فَيَقُولُ: أُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ، فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ، فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ: كَذَبْتَ، وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ: كَذَبْتَ، وَيَقُولُ اللّٰهُ: بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَرِيءٌ، فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ)) ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى رُكْبَتِي فَقَالَ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أُولَئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

و قَالَ الْوَلِيدُ أَبُو عُثْمَانَ: فَأَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ شُفَيًّا هُوَ الَّذِي دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَأَخْبَرَهُ بِهٰذَا، قَالَ: أَبُو عُثْمَانَ وَحَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّهُ كَانَ سَيَّافًا لِمُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ، فَأَخْبَرَهُ بِهٰذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ فُعِلَ بِهٰؤُلَاءِ هٰذَا، فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ، ثُمَّ بَكَى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَدِيدًا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ هَالِكٌ، وَقُلْنَا قَدْ جَاءَنَا هٰذَا الرَّجُلُ بِشَرٍّ، ثُمَّ أَفَاقَ مُعَاوِيَةُ، وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ، وَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٣٤٩٣)، وأخرج نحوه: م/الإمارة ٤٣ (١٩٠٥)، ن/الجهاد ٢٢ (٣١٣٩)، وحم (٢/٣٢٢) (صحيح)

۲۳۸۲۔عقبہ بن مسلم سے شفیا اصبحی نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ وہ مدینہ میں داخل ہوئے، اچانک ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاس کچھ لوگ جمع تھے، انھوں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواباً عرض کی: یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، شفیا اصبحی کا بیان ہے کہ میں ان کے قریب ہوا یہاں تک کہ ان کے سامنے بیٹھ گیا اور وہ لوگوں سے حدیث بیان کررہے تھے، جب وہ حدیث بیان کر چکے اور تنہا رہ گئے تو میں نے ان سے کہا: میں آپ سے اللہ کا باربار واسطہ دے کر پوچھ رہا ہوں کہ آپ مجھ سے ایسی حدیث بیان کیجیے جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو اور اسے اچھی طرح جانا اور سمجھا ہو۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے، یقیناً میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جسے مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا ہے اور میں نے اسے اچھی طرح جانا اور سمجھا ہے۔'' پھر ابو ہریرہ نے زور کی چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے، تھوڑی دیر بعد جب افاقہ ہوا تو فرمایا: ''یقیناً میں تم سے وہ حدیث بیان کروں گا جس سے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اسی گھر میں بیان کیا تھا جہاں میرے سوا کوئی نہیں تھا۔'' پھر دوبارہ ابو ہریرہ نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے، پھر جب افاقہ ہوا تو اپنے چہرے کو پونچھا اور فرمایا: ''ضرور میں تم سے وہ حدیث بیان کروں گا جسے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے بیان کیا ہے اور اس گھر میں میرے اور آپ کے سوا کوئی نہیں تھا، پھر ابو ہریرہ نے زور کی چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے، اپنے چہرے کو پونچھا اور پھر جب افاقہ ہوا تو فرمایا: ''ضرور میں تم سے وہ حدیث بیان کروں گا جسے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے بیان کیا ہے اور اس گھر میں میرے اور آپ کے سوا کوئی نہیں تھا، پھر ابو ہریرہ نے زور کی چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر منہ کے بل زمین پر گر پڑے، میں نے بڑی دیر تک انھیں اپنا سہارا دیے رکھا پھر جب افاقہ ہوا تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے: ''قیامت کے دن جب ہر امت گھٹنوں کے بل پڑی ہو گی تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے کے لیے نزول فرمائے گا، پھر اس وقت فیصلہ کے لیے سب سے پہلے ایسے شخص کو بلایا جائے گا جو قرآن کا حافظ ہو گا، دوسرا شہید ہو گا اور تیسرا مالدار ہو گا، اللہ تعالیٰ حافظ قرآن سے کہے گا: کیا میں نے تجھے اپنے رسول پر نازل کردہ کتاب کی تعلیم نہیں دی تھی؟ وہ کہے گا: یقیناً اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو علم تجھے سکھایا گیا اس کے مطابق تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں اس قرآن کے ذریعے راتوں دن تیری عبادت کرتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا اور فرشتے بھی اس سے کہیں گے کہ تو نے جھوٹ کہا، پھر اللہ تعالیٰ کہے گا: (قرآن سیکھنے سے) تیرا مقصد یہ تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں، سو تجھے کہا گیا، پھر صاحبِ مال کو پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: کیا میں نے تجھے ہر چیز کی وسعت نہ دے رکھی تھی، یہاں تک کہ تجھے کسی کا محتاج نہیں رکھا؟ وہ عرض کرے گا: یقیناً میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھے جو چیزیں دی تھیں اس میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: صلہ رحمی کرتا تھا اور صدقہ و خیرات کرتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا اور فرشتے بھی اسے جھٹلائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بلکہ تم یہ چاہتے تھے کہ تمھیں سخی کہا جائے، سو تمھیں سخی کہا گیا، اس کے بعد شہید کو پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: تجھے کس لیے قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے تیری راہ میں جہاد کا حکم دیا گیا، چنانچہ میں نے جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا، اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا: تو نے جھوٹ کہا، فرشتے بھی اسے جھٹلائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرا مقصد یہ تھا کہ تجھے بہادر کہا جائے سو تجھے کہا گیا: پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے زانو پر اپنا ہاتھ مار کر فرمایا: ''ابو ہریرہ! یہی وہ پہلے تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ولید ابو عثمان کہتے ہیں: عقبہ بن مسلم نے مجھے خبر دی کہ شفیا اصبحی ہی نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر انھیں اس حدیث سے باخبر کیا تھا۔ ابو عثمان کہتے ہیں: علاء بن ابی حکیم نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے جلاد

تھے، پھر معاویہ کے پاس ایک آدمی پہنچا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اس حدیث سے انھیں باخبر کیا تو معاویہ نے کہا: ان تینوں کے ساتھ ایسا معاملہ ہوا تو باقی لوگوں کے ساتھ کیا ہوگا، یہ کہہ کر معاویہ زار و قطار رونے لگے یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ وہ زندہ نہیں بچیں گے اور ہم لوگوں نے یہاں تک کہہ ڈالا کہ یہ شخص شر لے کر آیا ہے، پھر جب معاویہ رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا تو انھوں نے اپنے چہرے کو صاف کیا اور فرمایا: ''یقیناً اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے اور اس آیت کریمہ کی تلاوت کی: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فائدہ [1]: ...... جو شخص دنیاوی زندگی اور اس کی زیب و زینت کو چاہے گا تو ہم دنیا ہی میں اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے دیں گے اور کوئی کمی نہیں کریں گے، یہ وہی لوگ ہیں جن کا آخرت میں جہنم کے علاوہ اور کوئی حصہ نہیں ہے اور دنیا کے اندر ہی ان کے سارے اعمال ضائع اور باطل ہوگئے۔ (سورۃ ھود: ١٦)

2383۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنِي الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَيْفٍ الضَّبِّيِّ، عَنْ أَبِي مُعَانٍ الْبَصْرِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جُبِّ الْحَزَنِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا جُبُّ الْحَزَنِ؟ قَالَ: ((وَادٍ فِي جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ)) قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ يَدْخُلُهُ؟ قَالَ: ((اَلْقُرَّاءُ الْمُرَاءُونَ بِأَعْمَالِهِمْ)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخریج: ق/المقدمة ٢٣ (٢٥٦) (تحفة الأشراف: ١٤٥٨٦) (ضعیف) (سند میں ''ابومعان'' یا ''ابومعاذ'' مجہول راوی ہے اور ''عمار بن سیف'' ضعیف الحدیث، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کا دوسرا طریق بھی ضعیف ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے: الضعيفة رقم: ٥٠٢٣، و ٥١٥٢)

٢٣٨٣۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جُب حزن (غم کی وادی) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! جُب حزن کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جہنم کی ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی ہرروز سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔'' پھر صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس میں کون لوگ داخل ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ریاکار قراء (اس میں داخل ہوں گے)۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

49۔ بَابُ عَمَلِ السِّرِّ

٤٩۔ باب: چھپا کر نیک عمل کرنے کا بیان

2384۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُسِرُّهُ

فَإِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ أَعْجَبَهُ ذَلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَهُ أَجْرَانِ: أَجْرُ السِّرِّ، وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ رَوَى الْأَعْمَشُ وَغَيْرُهُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً وَأَصْحَابُ الْأَعْمَشِ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ: إِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ فَإِنَّمَا مَعْنَاهُ أَنْ يُعْجِبَهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ بِالْخَيْرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ)) فَيُعْجِبُهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ، لِهٰذَا لِمَا يَرْجُو بِثَنَاءِ النَّاسِ عَلَيْهِ، فَأَمَّا إِذَا أَعْجَبَهُ لِيَعْلَمَ النَّاسُ مِنْهُ الْخَيْرَ لِيُكْرَمَ عَلَى ذَلِكَ وَيُعَظَّمَ عَلَيْهِ فَهٰذَا رِيَاءٌ.

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ رَجَاءَ أَنْ يَعْمَلَ بِعَمَلِهِ، فَيَكُونُ لَهُ مِثْلُ أُجُورِهِمْ فَهٰذَا لَهُ مَذْهَبٌ أَيْضًا.

تخريج: ق/الزهد ٢٥ (٤٢٢٦) (تحفة الأشراف: ١٢٣١١) (ضعيف) (سند میں سعید بن سنان حافظے کے کمزور ہیں، اس لیے مرسل روایت کو مرفوع ومتصل بنادیا ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے: الضعيفة رقم: ٤٣٤٤)

۲۳۸۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! آدمی نیک عمل کرتا ہے پھر اسے چھپاتا ہے لیکن جب لوگوں کو اس کی اطلاع ہوجاتی ہے تو وہ اسے پسند کرتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے دو اجر ہیں ایک نیکی کے چھپانے کا اور دوسرا اس کے ظاہر ہوجانے کا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اعمش وغیرہ نے اس حدیث کو ''عن حبيب بن أبي ثابت، عن أبي صالح، عن النبي ﷺ'' کی سند سے مرسلاً روایت کیا ہے اور اعمش کے شاگردوں نے اس میں ''عن أبي هريرة'' کا ذکر نہیں کیا۔ (۳) بعض اہل علم نے اس حدیث کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس کے نیک عمل کے ظاہر ہوجانے پر لوگوں کے پسند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کی تعریف اور ثنا خیر کو وہ پسند کرتا ہے اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔'' یقیناً اسے لوگوں کی تعریف پسند آتی ہے کیونکہ اسے لوگوں کی تعریف سے آخرت کے خیر کی امید ہوتی ہے، البتہ اگر کوئی لوگوں کے جان جانے پر اس لیے خوش ہوتا ہے کہ اس کے نیک عمل کو جان کر لوگ اس کی تعظیم وتکریم کریں گے تو یہ ریاء ونمود میں داخل ہو جائے گا۔ (۴) اور بعض اہل علم نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ لوگوں کے جان جانے پر وہ اس لیے خوش ہوتا ہے کہ نیک عمل میں لوگ اس کی اقتدا کریں گے اور اسے بھی ان کے اعمال میں اجر ملے گا تو یہ خوشی بھی مناسب ہے۔

50۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

۵۰۔ باب: انجام کار آدمی اپنے دوست کے ساتھ ہوگا

2385۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ

رَجُلٌ إِلَي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَتَى قِيَامُ السَّاعَةِ؟ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَي الصَّلاَةِ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا، يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلاَةٍ وَلاَ صَوْمٍ إِلاَّ أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ، وَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ))، فَمَا رَأَيْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ الإِسْلاَمِ فَرَحَهُمْ بِهٰذَا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/فضائل الصحابة ٦ (٣٦٨٨)، والأدب ٩٥ (٦١٦٧)، و ٩٦ (٦١٧١)، والأحكام ١٠ (٧١٥٣)، م/البر والصلة ٥٠ (٣٦٣٩) (تحفة الأشراف: ٥٨٥)، وحم (٣/١٠٤، ١١٠، ١٥٩، ١٦٥، ١٦٧، ١٦٨، ١٧٣، ١٧٨، ١٩٢، ١٩٨، ٢٠٠) (صحيح)

۲۳۸۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ صلاۃ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوگئے، پھر جب صلاۃ سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟'' اس آدمی نے کہا: میں موجود ہوں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''قیامت کے لیے تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے۔'' اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے کوئی زیادہ صوم و صلاۃ اکٹھا نہیں کی ہے (یعنی نوافل وغیرہ) مگر یہ بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے اور تم بھی اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت کرتے ہو۔'' انس کا بیان ہے کہ اسلام لانے کے بعد میں نے مسلمانوں کو اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا آپ کے اس قول سے وہ سب خوش نظر آرہے تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

2386۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي مُوسَى.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ٥٣٠) (صحيح)

(''أنت مع من أحببت و لك ما اكتسبت'' کے سیاق سے صحیح ہے)

۲۳۸۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور اسے وہی بدلہ ملے گا جو کچھ اس نے کمایا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن بصری کی روایت سے حسن

غریب ہے اور حسن بصری نے انس بن مالک سے اور انس بن مالک نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ (۲) یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے دوسری سندوں سے بھی مروی ہے۔ (۳) اس باب میں علی، عبداللہ بن مسعود، صفوان بن عسال، ابو ہریرہ اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2387ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيُّ الصَّوْتِ ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٤٩٥٢) (حسن)

2387/ م- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَسَّالٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مَحْمُودٍ.

تخريج : انظر ماقبله (حسن)

۲۳۸۷۔صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دیہاتی جس کی آواز بہت بھاری تھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے محمد! ایک آدمی قوم سے محبت کرتا ہے، البتہ وہ ان سے عمل میں پیچھے ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۸۷/م اس سند سے بھی صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے محمود بن غیلان کی حدیث جیسی حدیث مروی ہے۔

51- بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ

۵۱- باب: اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھنے کا بیان

2388ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي ، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الدعاء والذكر ٦ (٢٦٧٥) (تحفة الأشراف: ١٤٨٢١) (وراجع أيضًا: خ/التوحيد ١٥ (٧٤٠٥)، و ٣٥ (٥٥٣٧)، وم/التوبة ١ (٢٦٧٥)، وماعند المؤلف في الدعوات برقم ٣٦٠٣)، وق/الأدب ٥٨ (٣٨٢٢)، وحم (٢/٢٥١)، ٣٩١، ٤١٣، ٤٤٥، ٤٨٠، ٤٨٢، ٥١٦) (صحيح).

۲۳۸۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں جیسا وہ گمان مجھ سے رکھے اور میں اس کے ساتھ ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث میں اللہ کے ساتھ حسنِ ظن رکھنے کی ترغیب ہے، لیکن عمل کے بغیر کسی بھی چیز کی امید نہیں کی جاسکتی ہے، گویا اللہ کا معاملہ بندوں کے ساتھ ان کے عمل کے مطابق ہوگا، بندے کا عمل اگر اچھا ہے تو اس کے ساتھ اچھا معاملہ اور برے عمل کی صورت میں اس کے ساتھ برا معاملہ ہوگا۔

52۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِرِّ وَالإِثْمِ

۵۲۔ باب: نیکی اور بدی کا بیان

2389۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالإِثْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)).

تخریج: م/البر والصلة ٥ (٢٥٥٣) (تحفة الأشراف: ١١٧١٢)، وحم (٤/١٨٢) (صحیح)

2389/ م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ نَحْوَهُ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: انظر ماقبلہ (صحیح)

۲۳۸۹۔ نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور بدی کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹک پیدا کرے اور لوگوں کا مطلع ہونا تم پر ناگوار گزرے۔'' ❶

۲۳۸۹/م اس سند سے بھی نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، لیکن اس میں ''سأل رسول الله ﷺ'' کی بجائے ''سألت رسول الله ﷺ'' ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ : ...... اسلام میں اچھے اخلاق کا درجہ بہت اونچا ہے، دوسروں کے کام آنا، ہر اچھے کام میں لوگوں کا تعاون کرنا، کسی کو تکلیف نہ پہنچانا یہ سب ایسی اخلاقی خوبیاں ہیں جو اسلام کی نظر میں نیکیاں ہیں۔ اس حدیث میں گناہ کی دو علامتیں بیان کی گئی ہیں: ایک علامت یہ ہے کہ گناہ وہ ہے جو انسان کے دل میں کھٹکے اور دوسری علامت یہ ہے کہ دوسروں کے اس سے باخبر ہونے کو وہ ناپسند کرے۔ گویا انسانی فطرت صحیح بات کی طرف انسان کو رہنمائی کرتی ہے اور برائیوں سے روکتی ہے۔

53۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحُبِّ فِي اللهِ

۵۳۔ باب: اللہ کی خاطر محبت کرنے کا بیان

2390۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ

أَبِي مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ: عَبْدُاللّٰهِ بْنُ ثُوَبَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٣٢٥)، وانظر: حم (٥/٢٢٩، ٢٣٩) (صحيح)

۲۳۹۰۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میری عظمت وبزرگی کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن نور (روشنی) کے ایسے منبر ہوں گے جن پر انبیا اور شہدا بھی رشک کریں گے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوالدرداء، ابن مسعود، عبادہ بن صامت، ابوہریرہ اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ...... مفہوم یہ ہے کہ اللہ کی عظمت وبزرگی کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کا مقام ومرتبہ اس قدر اونچا ہوگا کہ انبیا وشہدا باوجودیکہ سب سے اونچے مراتب پر فائز ہوں گے اگر دوسروں کے حال پر قیامت کے دن رشک کرتے تو ایسے لوگوں کے مراتب پر ضرور رشک کرتے۔

2391ــ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُودَ إِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهٰكَذَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِثْلَ هٰذَا، وَشَكَّ فِيهِ، وَقَالَ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَعُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَوَاهُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، وَلَمْ يَشُكَّ فِيهِ يَقُولُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: خ/الأذان ٣٦ (٦٦٠)، والزكاة ١٦ (١٤٢٣)، والرقاق ٢٤ (٦٤٧٩)، والحدود ١٩ (٦٨٠٦)، م/الزكاة ٣٠ (١٠٣١)، ن/القضاة ٢ (٥٣٨٢) (تحفة الأشراف: ١٢٢٦٤، و ٣٩٩٦)، وط/الشعر ٥ (١٤)، وحم (٢/٤٣٩) (صحيح)

2391/ م۔ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، حَدَّثَنِي خُبَيْبٌ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسَاجِدِ ، وَقَالَ: ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ .

تخريج : انظر ماقبله (صحيح)

۲۳۹۱۔ ابوہریرہ یا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سات قسم کے لوگ ایسے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ اس دن کہ جب اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا: ان میں سے ایک انصاف کرنے والا حکمران ہے، دوسرا وہ نوجوان ہے جو اللہ کی عبادت میں پلا بڑھا، ❶ تیسرا وہ شخص ہے جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہو ❷ چوتھا وہ دو آدمی جنہوں نے صرف اللہ کی رضا کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ محبت کی، اسی کے واسطے جمع ہوتے ہیں اور اسی کے واسطے الگ ہوتے ہیں، ❸ پانچواں وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے اور عذابِ الٰہی کے خوف میں آنسو بہائے، چھٹا وہ آدمی جسے خوبصورت عورت گناہ کی دعوت دے، لیکن وہ کہے کہ مجھے اللہ کا خوف ہے، ساتواں وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ کیا تو اسے چھپایا یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی نہ پتہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث امام مالک بن انس سے اس کے علاوہ دوسری سندوں سے بھی اسی کے مثل مروی ہے، ان میں بھی راوی نے شک کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے ''عن أبي هريرة أو عن أبي سعيد'' اور عبیداللہ بن عمر عمری نے اس حدیث کو خبیب بن عبدالرحمٰن سے بغیر شک کے روایت کیا ہے، اس میں انھوں نے صرف ''عن أبي هريرة'' کہا ہے۔

۲۳۹۱/م اس سند سے بھی اسی جیسی حدیث مروی ہے، اس میں انھوں نے ''مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ'' کی بجائے ''مُعَلَّقًا بِالْمَسَاجِدِ'' اور ''ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ'' کی بجائے ''ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ'' کہا۔

فائدہ ❶ :......یعنی بچپن سے ہی اس کی تربیت اسلامی خطوط پر ہوئی اور جوانی کی آنکھیں کھولتے ہی وہ اللہ کی عبادت کو سمجھتا تھا اور پھر وہ اس پر کار بند رہا۔

فائدہ ❷ :......یعنی وہ اس انتظار میں رہے کہ کب اذان ہو اور وہ صلاۃ پڑھنے کے لیے مسجد میں جائے۔

فائدہ ❸ :......یعنی ان کے اکٹھا ہونے اور جدا ہونے کی بنیاد دین ہے، گویا دین کی پابندی انھیں ایک دوسرے سے وابستہ رکھتی ہے اور دین سے انحراف انھیں باہم جدا کر دیتا ہے۔

53/م۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْلَامِ الْحُبِّ

۵۳/م باب: محبت سے باخبر کرنے کا بیان

2392۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ إِيَّاهُ)) .

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَنَسٍ، قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ الْمِقْدَامِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَ الْمِقْدَامُ يُكْنَى أَبَا كَرِيمَةَ.

تخريج: د/الأدب ۱۲۲ (۵۱۲٤)، ن/عمل اليوم والليلة ۷۸ (۲۰٦) (تحفة الأشراف: ۱۱۵۵۲)، وحم (٤/۱۳۰) (صحيح)

۲۳۹۲۔مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے کسی مسلمان بھائی سے محبت کرے تو وہ اپنی اس محبت سے آگاہ کردے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) مقدام کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابوذر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... کیونکہ جب دونوں ایک دوسرے کی محبت سے آگاہ اور باخبر ہو جائیں گے تو لازمی طور پر ان میں باہمی محبت پیدا ہوگی اور دو اسلامی بھائیوں کے دلوں سے کدورت واختلاف سے متعلق ساری چیزیں دور ہو جائیں گی۔

2392/ م۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالاَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَصِيرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا آخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ، وَمِمَّنْ هُوَ فَإِنَّهُ أَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَلا نَعْرِفُ لِيَزِيدَ بْنِ نَعَامَةَ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا، وَلايَصِحُّ إِسْنَادُهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۱۸۳۳) **(ضعيف)**

(سند میں یزید بن نعامہ لین الحدیث راوی ہیں اور تابعی ہیں، اس لیے یہ روایت ضعیف اور مرسل ہے۔)

۲۳۹۲/م یزید بن نعامہ ضبی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص کسی سے بھائی چارہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام پوچھ لے، کیوں کہ اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) ہم نہیں جانتے کہ یزید بن نعامہ کا سماع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ (۳) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے، لیکن اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

54۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمِدْحَةِ وَالْمَدَّاحِينَ

۵۴۔ باب: مداحوں کو ناپسند کرنے اور بے جا تعریف و مدح کی کراہت کا بیان

2393۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَأَثْنَى عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الأُمَرَاءِ، فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ، وَقَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَحْثُوَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ. وَفِي

الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَى زَائِدَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَحَدِيثُ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ أَصَحُّ، وَأَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ، وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ هُوَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ، وَيُكْنَى أَبَا مَعْبَدٍ، وَإِنَّمَا نُسِبَ إِلَى الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ لِأَنَّهُ كَانَ قَدْ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيرٌ.

تخريج: م/الزهد ١٤ (٣٠٠٢)، د/الأدب ١٠ (٤٨٠٤)، ق/الأدب ٣٦ (٣٧٤٢) (تحفة الأشراف: ١١٥٤٥)، وحم (٦/٥) (صحيح)

۲۳۹۳۔ ابومعمر عبداللہ بن سخبرہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکرایک امیر کی تعریف شروع کی تو مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ اس کے چہرے پر مٹی ڈالنے لگے اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈال دیں۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) زائدہ نے یہ حدیث مجاہد سے، مجاہد نے ابن عباس سے روایت کی ہے حالاں کہ مجاہد کی روایت جو ابومعمر سے ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔ (۳) ابومعمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور مقداد بن اسود مقداد بن عمرو الکندی ہیں، جن کی کنیت ابومعبد ہے۔ اسود بن عبد یغوث کی طرف ان کی نسبت اس لیے کی گئی کیوں کہ انھوں نے مقداد کو لڑکپن میں اپنا متبنیٰ بیٹا بنالیا تھا۔ (۴) اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶: ......مٹی ڈالنے کا حکم شاید اس لیے ہے کہ جب کسی کی تعریف اس کے منہ پر کی جائے گی تو اس کے اندر کبر وغرور پیدا ہونے کا احتمال ہے اور اپنے عیب کو ہنر اور دوسرے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھنے کا خدشہ ہے، اس لیے تعریف کرنے والا کسی کی بے جا تعریف سے اور جس سے مذکورہ خطرہ محسوس ہو اپنے آپ کو بچائے، کیونکہ اسے محرومی کے سوا کچھ حاصل ہونے والا نہیں ہے۔

2394ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ سَالِمٍ الْخَيَّاطِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَحْثُوَ فِي أَفْوَاهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٢٤٩) (صحيح)

(سند میں حسن بصری کا سماع ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے، لیکن سابقہ حدیث سے تقویت پاکر یہ حدیث صحیح ہے)

۲۳۹۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم بے جا تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈال دیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

55۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ

۵۵۔ باب: مومن کی صحبت اختیار کرنے کا بیان

2395۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ غَيْلاَنَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيبِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ سَالِمٌ: أَوْعَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لاَ تُصَاحِبْ إِلا مُؤْمِنًا وَلاَ يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلاَّ تَقِيٌّ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: د/الأدب ١٩ (٤٨٣٢) (تحفة الأشراف: ٤٠٤٩ و ٤٣٩٩)، وحم (٣/٣٨) (حسن)

۲۳۹۵۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مومن کے سوا کسی کی صحبت اختیار نہ کرو اور تمھارا کھانا صرف متقی ہی کھائے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے، اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

فائدہ [1]:...... اس حدیث میں اشارہ اس طرف ہے کہ ایک مسلمان دنیا میں رہتے ہوئے اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے، یہاں تک کہ کھانے کی دعوت دیتے وقت ایسے لوگوں کا انتخاب کرے جو متقی و پرہیز گار رہوں، کیونکہ دعوت سے آپسی الفت و محبت میں اضافہ ہوتا ہے، اس لیے کوشش یہ ہو کہ الف و محبت کسی پرہیز گار شخص سے ہو۔

56۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلاَءِ

۵۶۔ باب: مصیبت میں صبر کرنے کا بیان

2396۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ، حَتّٰى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، وَبِهٰذَا الإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلاَءِ، وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلاَهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٤٩) (حسن صحيح)

2396/ أ۔ وَبِهٰذَا الإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلاَءِ، وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلاَهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: انظر ما قبله (حسن صحيح)

۲۳۹۶۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ خیر اور بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دنیا ہی میں جلد سزا دے دیتا ہے [1] اور جب اپنے کسی بندے کے ساتھ شر (برائی) کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا کو روکے رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے پوری پوری سزا دیتا ہے۔''

۲۳۹۶/أ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بڑا ثواب بڑی بلا (آزمائش) کے ساتھ ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اسے آزماتا ہے پس جو اللہ کی تقدیر پر راضی ہو اس کے لیے اللہ کی رضا ہے اور جو اللہ کی تقدیر سے ناراض ہو تو اللہ بھی اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

فائدہ [1]:...... یعنی اللہ تعالیٰ اسے مشکلات سے دوچار کرتا ہے اور مختلف قسم کی آزمائشوں میں ڈال کر اس کا امتحان لیتا ہے، گویا دنیا کی آزمائشیں مومن کے لیے نعمت ہیں، یہ گناہوں کی بخشش اور ثواب میں اضافے کا باعث ہیں، شرف وفضیلت کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ بندہ ہر آزمائش وتکلیف میں صبر ورضا کا پیکر ہو۔

2397ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَأَيْتُ الْوَجَعَ عَلَى أَحَدٍ أَشَدَّ مِنْهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/المرضى ٣ (٥٦٤٦) (تحفة الأشراف: ١٦١٥٥) (صحيح)

۲۳۹۷۔ ابو وائل شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے درد سے زیادہ درد کسی شخص کا نہیں دیکھا۔ [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]:...... اس سے اس تکلیف کی طرف اشارہ ہے جس سے مرض الموت میں آپ ﷺ دوچار ہوئے تھے۔

2398ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: ((اَلْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ، فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَإِنْ كَانَ دِينُهُ صُلْبًا اِشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَاعَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأُخْتِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: ((اَلْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ)).

تخريج: ق/الفتن ٢٣ (٤٠٢٣) (تحفة الأشراف: ٣٩٣٤)، ود/الرقاق ٦٧ (٢٨٢٥)، وحم (١/١٧٢، ١٧٤، ١٨٠، ١٨٥) (حسن صحيح)

۲۳۹۸۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! سب سے زیادہ مصیبت کس پر آتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''انبیا و رسل پر، پھر جوان کے بعد مرتبے میں ہیں، پھر جوان کے بعد ہیں، بندے کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے، اگر بندہ اپنے دین میں سخت ہے تو اس کی مصیبت بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دین میں نرم ہوتا ہے تو اس کے دین کے مطابق مصیبت بھی ہوتی ہے، پھر مصیبت بندے کے ساتھ ہمیشہ رہتی ہے، یہاں تک کہ بندہ روئے زمین پر اس حال میں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں ابوہریرہ اور حذیفہ بن یمان کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ مصیبتیں کس پر زیادہ آتی ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیا و رسل پر، پھر جوان کے بعد مرتبے میں ہیں، پھر جوان کے بعد میں ہوں۔''[1]

فائدہ [1]:...... معلوم ہوا کہ جو بندہ اپنے ایمان میں جس قدر مضبوط ہوگا اسی قدر اس کی ابتلاء و آزمائش بھی ہو گی، لیکن اس ابتلاء و آزمائش میں اس کے لیے ایک بھلائی کا بھی پہلو ہے کہ اس سے اس کے گناہ معاف ہوتے رہیں گے اور بندہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

2399ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَزَالُ الْبَلاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥١١٤) (حسن صحيح)

۲۳۹۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن مرد اور مومن عورت کی جان، اولاد اور مال میں آزمائشیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ مرنے کے بعد اللہ سے ملاقات کرتے ہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''[1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ آزمائش سے دوچار رہے گا، لیکن یہ آزمائشیں اس کے لیے اس کے گناہوں کا کفارہ بنتی رہیں گی، بشرطیکہ وہ صبر کا دامن پکڑے رہے اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے۔

57۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْبَصَرِ

۵۷۔ باب: نابینا کی فضیلت کا بیان

2400ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُوظِلالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: إِذَا أَخَذْتُ كَرِيمَتَيْ عَبْدِي فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ عِنْدِي إِلَّا الْجَنَّةَ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَأَبُو ظِلَالٍ اسْمُهُ هِلَالٌ.

تخريج: خ/المرضى ٧ (تعليقًا عقب حديث رقم ٥٦٥٣، وهو أيضًا عن أنس نحوه) (تحفة الأشراف: ١٦٤٣) (صحيح)

۲۴۰۰۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے بندے کی پیاری آنکھیں چھین لیتا ہوں تو میرے پاس اس کا بدلہ صرف جنت ہی ہے۔''❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......انسان کو جونعمتیں رب العالمین کی جانب سے حاصل ہیں، ان میں آنکھ ایک بڑی عظیم نعمت ہے، یہی وجہ ہے کہ رب العالمین جب کسی بندے سے یہ نعمت چھین لیتا ہے اور بندہ اس پر صبر ورضا سے کام لیتا ہے تو اسے قیامت کے دن اس نعمت کے بدل میں جس چیز سے نوازا جائے گا وہ جنت ہے۔

2401۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٣٨٦)، وحم (٢/٢٦٥) (صحيح)

۲۴۰۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے جس کی پیاری آنکھیں چھین لیں اور اس نے اس پر صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی تو میں اسے جنت کے سوا اور کوئی بدلہ نہیں دوں گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

2402۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَغْرَاءَ أَبُو زُهَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ)).

وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الإِسْنَادِ، إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَوْلَهُ شَيْئًا مِنْ هٰذَا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢٧٧٣) (حسن)

۲۴۰۲۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب قیامت کے دن ایسے لوگوں کو ثواب دیا جائے گا جن کی

دنیا میں آزمائش ہوئی تھی تو اہلِ عافیت خواہش کریں گے کاش دنیا میں ان کی کھالیں قینچیوں سے کتری جاتیں۔"[1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) بعض لوگوں نے اس حدیث کا کچھ حصہ "عن الأعمش، عن طلحة بن مصرف، عن مسروق" کی سند مسروق کے قول سے روایت کیا ہے۔

فائدہ [1]:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیاوی ابتلاء وآزمائش کا کس قدر عظیم ثواب ہے کہ قیامت کے دن عافیت اور امن وامان میں رہنے والے لوگ اس عظیم ثواب کی تمنا کریں گے۔

2403۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ)) قَالُوا: وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَايَكُونَ ازْدَادَ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ نَزَعَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ شُعْبَةُ، وَهُوَ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ مَدَنِيٌّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤١٢٣) (ضعيف جداً)

(سند میں یحییٰ بن عبید اللہ متروک الحدیث راوی ہے)

۲۴۰۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو بھی مرتا ہے وہ نادم وشرمندہ ہوتا ہے۔" صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! شرم وندامت کی کیا وجہ ہے؟" آپ نے فرمایا: "اگر وہ شخص نیک ہے تو اسے اس بات پرندامت ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ نیکی نہ کرسکا اور اگر وہ بد ہے تو نادم ہوتا ہے کہ میں نے بدی سے اپنے آپ کو نکالا کیوں نہیں۔" امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) یحییٰ بن عبید اللہ کے بارے میں شعبہ نے کلام کیا ہے اور یہ یحییٰ بن عبید اللہ بن موہب مدنی ہیں۔

2404۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ، يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّينِ، أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ، يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا)).

وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤١٢٢) (ضعيف جداً)

(سند میں یحییٰ بن عبید اللہ متروک الحدیث راوی ہے)

۲۴۰۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخر زمانے میں کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو دین کے ساتھ دنیا کے بھی طلب گار ہوں گے، وہ لوگوں کو اپنی سادگی اور نرمی دکھانے کے لیے بھیڑ کی کھال پہنیں گے، ان کی زبانیں شکر سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی، جب کہ ان کے دل بھیڑیوں کے دل کی طرح ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا یہ لوگ مجھ پر غرور کرتے ہیں یا مجھ پر جرأت کرتے ہیں میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ ضرور میں ان پر ایسا فتنہ نازل کروں گا جس سے ان میں کا عقلمند آدمی بھی حیران رہ جائے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

2405۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَقُلُوبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبْرِ، فَبِي حَلَفْتُ لَأُتِيحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا فَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٧١٤٨) (ضعیف) (سند میں حمزہ بن أبی محمد ضعیف راوی ہیں)

۲۴۰۵۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے جن کی زبانیں شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہیں اوران کے دل ایلوا کے پھل سے بھی زیادہ کڑوے ہیں، میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں! کہ ضرور میں ان کے درمیان ایسا فتنہ نازل کروں گا جس سے ان میں کا عقل مند آدمی بھی حیران رہ جائے گا، پھر بھی یہ مجھ پر غرور کرتے ہیں یا جرأت کرتے ہیں؟۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن غریب ہے، اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

58۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ

۵۸۔ باب: زبان کی حفاظت کا بیان

2406۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِاللهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: ((أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٩٢٨)، وانظر حم (٤/١٤٨)، و (٥/٢٥٩) (صحيح)

(یہ سند مشہور ضعیف اسانید میں سے ہے، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، دیکھیے الصحیحة رقم: ٨٩٠)

۲۴۰۶۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! نجات کی کیا صورت ہے؟ آپ نے فرمایا:

''اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنے گھر کی وسعت میں مقید رہو اور اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ [1]:......اس حدیث میں زبان کی حفاظت کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے، کیونکہ اسے کنٹرول میں نہ رکھنے کی صورت میں اس سے بکثرت گناہ صادر ہوتے ہیں، اس لیے لایعنی اور غیر ضروری باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے اور کوشش یہ ہو کہ ہمیشہ زبان سے خیر ہی نکلے، ایسے لوگوں اور مجالس سے دور رہنا چاہیے جن سے شر کا خطرہ ہو، بحیثیت انسان غلطیاں ضرور ہوں گی ان کی تلافی کے لیے رب العالمین کے سامنے عاجزی کا اظہار کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں۔

2407۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ، قَالَ: ((إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ، فَتَقُولُ: اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا، فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ، فَإِنْ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا، وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٠٣٧) (حسن)

2407/ م1۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ.

تخريج: انظر ماقبله (حسن)

2407/ م2۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

تخريج(م٢): انظر رقم ٢٤٠٧ (حسن)

۲۴۰۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''انسان جب صبح کرتا ہے تو اس کے سارے اعضا زبان کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں: تو ہمارے سلسلے میں اللہ سے ڈر اس لیے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم سب بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔'' [1]

۲۴۰۷/م۱ اس سند سے ابوسعید خدری سے موقوفاً اسی جیسی حدیث مروی ہے اور یہ روایت محمد بن موسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث کو ہم صرف حماد بن زید کی روایت سے جانتے ہیں، اس حدیث کو حماد بن زید سے کئی راویوں نے روایت کیا ہے، لیکن یہ ساری روایتیں غیر مرفوع ہیں۔

۲۴۰۷/م۲ اس سند سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، مگر صالح بن عبد اللہ نے شک کے ساتھ روایت کی ہے کہ شاید ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے مرفوعاً روایت کی ہے، پھر اسی طرح سے پوری حدیث

بیان کی۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث میں زبان کو سارے اعضا کے سدھار کا مرکز بتایا گیا ہے، حالانکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان سب کا مرکز دل ہے، توفیق کی صورت یہ ہے کہ زبان کو جسم کے ترجمان کی حیثیت حاصل ہے، اس لیے مجازاً اسے سارے اعضا کا مرکز کہا گیا، ورنہ مرکز دل ہے نہ کہ زبان۔

2408ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَتَكَفَّلْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَتَكَفَّلْ لَهُ بِالْجَنَّةِ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ سَهْلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ.

تخريج: خ/الرقاق ٢٣ (٦٤٧٤)، والحدود ١٩ (٦٨٠٧) (تحفة الأشراف: ٤٧٣٦) (حسن صحيح)

۲۴۰۸۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مجھ سے اپنی دونوں ڈاڑھوں اور دونوں ٹانگوں کے بیچ کا ضامن ہو میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث سہل بن سعد کی روایت سے حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... چونکہ زبان اور شرمگاہ گناہوں کے صدور کا اصل مرکز ہیں، اسی لیے ان کی حفاظت کی زیادہ ضرورت ہے اور اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے ان دونوں کی حفاظت کی ضمانت دینے والوں کے لیے جنت کی ضمانت دی ہے۔

2409ـ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَابَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: أَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ، وَهُوَ كُوفِيٌّ، وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ أَبُو حَازِمٍ الزَّاهِدُ مَدَنِيٌّ وَاسْمُهُ: سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٣٤٢٩) (حسن صحيح)

۲۴۰۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے اللہ نے اس کی ٹانگوں اور ڈاڑھوں کے درمیان کی چیز کے شر وفساد سے بچالیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے راوی ابوحازم کا نام سلمان ہے، یہ عزہ اشجعیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور کوفی ہیں اور سہل بن سعد سے روایت کرنے والے راوی ابوحازم کا نام سلمہ بن دینار ہے جو زاہد مدنی ہیں۔

2410ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ

ابْنِ مَاعِزٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ، قَالَ: ((قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيِّ.

تخريج: م/الإيمان ١٤ (٣٨)، ق/الفتن ١٢ (٣٩٧٢) (تحفة الأشراف: ٤٤٧٨)، وحم (٣/٤١٣) (صحيح)

۲۴۱۰۔ سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ مجھ سے ایسی بات بیان فرمائیں جسے میں مضبوطی سے پکڑلوں، آپ نے فرمایا: ''کہو: میرا رب (معبود حقیقی) اللہ ہے پھر اسی عہد پر قائم رہو۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو مجھ سے کس چیز کا زیادہ خوف ہے؟ آپ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: ''اسی کا زیادہ خوف ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث سفیان بن عبداللہ ثقفی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

59۔ بَابٌ مِنْهُ

۵۹۔ باب: زبان کی حفاظت سے متعلق ایک اور باب

2411۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي ثَلْجٍ الْبَغْدَادِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ، وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٧١٢٣) (ضعیف) (سند میں ابراہیم میں قدرے کلام ہے، یہ حدیث رسول ﷺ نہیں بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کے اقوال میں سے ہے جس کو ابراہیم نے حدیث رسول بنا دیا ہے، دیکھیے الضعيفة: ٩٠٨، و ٩٢٠)

2411/ م۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ، حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حَاطِبٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٧١٢٣) (ضعیف) (سند میں ابراہیم میں قدرے کلام ہے)

۲۴۱۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ذکر الٰہی کے سوا کثرتِ کلام سے پرہیز کرو، اس لیے کہ ذکر الٰہی کے سوا کثرتِ کلام دل کو سخت بنا دیتا ہے اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور سخت دل والا ہوگا۔''

۲۴۱۱/م اس سند سے بھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی معنی کی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن

غریب ہے، اسے ہم صرف ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب ہی کی سند سے جانتے ہیں۔

60۔ بَابٌ مِنْهُ

۶۰۔ باب: امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور ذکرِ الٰہی آدمی کے لیے مفید ہے

2412۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ حَسَّانَ الْمَخْزُومِيَّ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللَّهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ.

تخريج: ق/الفتن ١٢ (٣٩٧٤) (تحفة الأشراف: ١٥٨٧٧) (ضعيف)

(سند میں ''محمد بن یزید بن خنیس'' لین الحدیث ہیں)

۲۴۱۲۔ ام المومنین حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''انسان کی ساری باتیں اس کے لیے وبال ہیں ان میں سے اسے امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور ذکر الٰہی کے سوا کسی اور کا ثواب نہیں ملے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے ہم صرف محمد بن یزید بن خنیس کی روایت سے جانتے ہیں۔

2413۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: آخَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَبَيْنَ أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ: مَا شَأْنُكِ مُتَبَذِّلَةً، قَالَتْ: إِنَّ أَخَاكَ أَبَا الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ: كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، قَالَ: فَأَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِيَقُومَ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: نَمْ فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ لَهُ: نَمْ فَنَامَ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ قَالَ لَهُ سَلْمَانُ: قُمِ الْآنَ فَقَامَا فَصَلَّيَا، فَقَالَ: إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَا ذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ: ((صَدَقَ سَلْمَانُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو الْعُمَيْسِ اسْمُهُ: عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ وَهُوَ أَخُو عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيِّ.

تخريج: خ/الصوم ٥ (١٩٦٨)، والأدب ٨٦ (٦١٣٩) (تحفة الأشراف: ١١٨١٥) (صحيح)

۲۴۱۳۔ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سلمان اور ابوالدرداء کے مابین بھائی چارہ کروایا تو ایک دن سلمان نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی زیارت کی، دیکھا کہ ان کی بیوی ام الدرداء معمولی کپڑے میں ملبوس ہیں، چنانچہ انھوں نے پوچھا

کہ تمھاری اس حالت کی کیا وجہ ہے؟ ان کی بیوی نے جواب دیا: تمھارے بھائی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو دنیا سے کوئی رغبت نہیں ہے۔ جب ابوالدرداء گھر آئے تو پہلے انھوں نے سلمان رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا پیش کیا اور کہا: کھاؤ میں آج صوم سے ہوں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں کھاؤں گا یہاں تک کہ تم بھی میرے ساتھ کھاؤ۔ چنانچہ سلمان نے بھی کھایا۔ پھر جب رات آئی تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ تہجد پڑھنے کے لیے کھڑے ہوگئے، تو سلمان نے ان سے کہا: سوجاؤ وہ سوگئے۔ پھر تہجد پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو کہا: سو جاؤ، چنانچہ وہ سوگئے، پھر جب صبح قریب ہوئی تو سلمان نے ان سے کہا: اب اٹھ جاؤ، چنانچہ دونوں نے اٹھ کر صلاۃ پڑھی۔ پھر سلمان نے ان سے کہا: ''تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، تمھارے رب کا تم پر حق ہے، تمھارے مہمان کا تم پر حق ہے، تمھاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، اس لیے ہر صاحبِ حق کو اس کا حق ادا کرو۔'' اس کے بعد دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس گفتگو کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''سلمان نے سچ کہا۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

فائدہ [1] :......اس حدیث میں بہت سارے فوائد ہیں: ایک بھائی کا دوسرے بھائی کی زیارت کرنا تاکہ اس کے حالات سے آگاہی ہو، عبادت کا وہی طریقہ اپنانا چاہیے جو مسنون ہے تاکہ دوسروں کے حقوق کی پامالی نہ ہو، زیارت کے وقت اپنے بھائی کو اچھی باتوں کی نصیحت کرنا اور اس کی کوتاہیوں سے اسے باخبر کرنا، کسی پریشان حال کی پریشانی کی بابت اس سے معلومات حاصل کرنا، رات کی عبادت کا اہتمام کرنا وغیرہ۔

61۔ بَابٌ مِنْهُ

۶۱۔ باب: دنیا کو ناراض کر کے اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کا بیان

2414۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَي عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ، وَلَا تُكْثِرِي عَلَيَّ، فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِلَي مُعَاوِيَةَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَي النَّاسِ)) وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٧٨١٥) (صحیح) (سند میں ایک راوی "رجل من أهل المدينة" مبہم ہے، لیکن متابعات کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے: الصحيحة رقم: ٢٣١١)

2414/ م۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَتَبَتْ إِلَي مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٦٩٢٠) (صحيح)

(موقوف، یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول سے صحیح ہے)

۲۴۱۴۔ عبدالوہاب بن ورد سے روایت ہے کہ ان سے مدینے کے ایک شخص نے بیان کی: معاویہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک خط لکھا کہ مجھے ایک خط لکھیے اور اس میں کچھ وصیت کیجیے۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس خط لکھا: دعا وسلام کے بعد معلوم ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو لوگوں کی ناراضی میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہو تو لوگوں سے پہنچنے والی تکلیف کے سلسلے میں اللہ اس کے لیے کافی ہوگا اور جو اللہ کی ناراضی میں لوگوں کی رضا کا طالب ہو تو اللہ تعالیٰ انھیں لوگوں کو اسے تکلیف دینے کے لیے مقرر کر دے گا۔''
''والسلام علیك'' تم پر اللہ کی سلامتی نازل ہو۔ ❶

۲۴۱۴/م اس سند سے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، لیکن یہ مرفوع نہیں ہے۔

فائدہ ❶: ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کی رضامندی ہر چیز پر مقدم ہے، اس لیے اگر کوئی ایسا امر پیش ہو جس سے انجام دینے سے اللہ کی رضامندی حاصل ہوگی، لیکن لوگوں کے غیض وغضب کا سامنا کرنا پڑے گا تو لوگوں کو نظر انداز کر کے اللہ کی رضامندی کا طالب بنے، کیونکہ ایسی صورت میں اسے اللہ کی نصرت وتائید حاصل رہے گی اور اگر بندوں کے غیض وغضب سے خائف ہو کر اللہ کی رضا کو بھول بیٹھا تو ایسا شخص رب العالمین کی نصرت وتائید سے محروم رہے گا، ساتھ ہی اسے انہی بندوں کے ذریعے ایسی ایذا اور تکلیف پہنچائے گا جو اس کے لیے باعثِ ندامت ہوگی۔
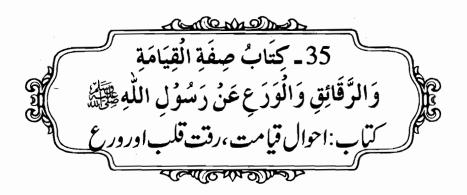
1- بَابُ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

۱- باب: قیامت کے دن حساب اور بدلے کا بیان

2415ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ إِلاَّ سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى شَيْئًا إِلاَّ شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى شَيْئًا إِلاَّ شَيْئًا قَدَّمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقِيَ وَجْهَهُ حَرَّ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الرقاق ٤٩ (٦٥٣٩)، والتوحيد ٢٤ (٧٤٤٣)، و٣٦ (٧٥١٢)، م/الزكاة ٢٠ (١٠١٦)، ق/المقدمة ١٣ (١٨٥)، والزكاة ٢٨ (١٨٤٣) (تحفة الأشراف: ٩٨٥٢)، وحم (٤/٢٥٦) (صحيح)

2415/ أـ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ يَوْمًا بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْأَعْمَشِ، فَلَمَّا فَرَغَ وَكِيعٌ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ: مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ، فَلْيَحْتَسِبْ فِي إِظْهَارِ هٰذَا الْحَدِيثِ بِخُرَاسَانَ لأَنَّ الْجَهْمِيَّةَ يُنْكِرُونَ هٰذَا اسْمُ أَبِي السَّائِبِ: سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمِ بْنِ خَالِدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ الْكُوفِيُّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (صحيح)

۲۴۱۵- عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے مگر اس کا رب اس سے قیامت کے روز کلام کرے گا اور دونوں کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا، وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے سوائے اپنے عمل کے کوئی چیز دکھائی نہ دے گی، پھر بائیں جانب دیکھے گا تو اسے سوائے اپنے عمل کے کوئی چیز دکھائی نہ

دے گی، پھر سامنے دیکھے گا تو اسے جہنم نظر آئے گی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو جہنم کی گرمی سے اپنے چہرے کو بچانا چاہے تو اسے ایسا کرنا چاہیے، اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعے کیوں نہ ہو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۱۵/م ابوسائب کہتے ہیں: ایک دن اس حدیث کو ہم سے وکیع نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا پھر جب وکیع یہ حدیث بیان کرکے فارغ ہوئے تو کہا: اہلِ خراسان میں سے جو بھی یہاں موجود ہوں انھیں چاہیے کہ وہ اس حدیث کو خراسان میں بیان کرکے اور اسے پھیلا کر ثواب حاصل کریں۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ بات انھوں نے اس لیے کہی کیوں کہ جہمیہ اس حدیث کا انکار کرتے ہیں۔ ❷

ابوسائب کا نام سلمہ بن جنادہ بن سلم بن خالد بن جابر بن سمرہ کوفی ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی جہنم سے بچاؤ کا راستہ اختیار کرے، اس لیے زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرے اور نیک عمل کرتا رہے، کیوں کہ یہ جہنم سے بچاؤ اور نجات کا ذریعہ ہیں۔

فائدہ ❷ :......جہمیہ اس حدیث کا انکار اس لیے کرتے ہیں، کیوں کہ اس میں کلامِ الٰہی کا اثبات ہے اور جہمیہ اس کے منکر ہیں۔

2416ـ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ أَبُو مِحْصَنٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ الرَّحَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَزُولُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ، وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ، وَحُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٣٤٦) (صحيح)

(سند میں حسین بن قیس ضعیف ہے، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، دیکھیے: الصحيحة رقم: ٩٤٦)

۲۴۱۶۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا پاؤں قیامت کے دن اس کے رب کے پاس سے نہیں ہٹے گا یہاں تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کہاں صرف کیا، اس کی جوانی کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا، اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کس چیز میں خرچ کیا اور اس کے علم کے سلسلے میں کہ اس پر کہاں تک عمل کیا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) اسے ہم ''عن ابن مسعود عن النبي ﷺ'' کی سند سے صرف حسین بن قیس ہی کی روایت سے جانتے ہیں اور حسین بن قیس اپنے حفظ کے قبیل سے ضعیف ہیں۔ (۳) اس

باب میں ابوبرزہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:......اس حدیث کے مطابق جن چیزوں سے متعلق استفسار ہوگا ان میں سب سے پہلے اس زندگی کے بارے میں سوال ہوگا جس کا ایک ایک لمحہ بہت قیمتی ہے، اس لیے اسے حیاتِ مستعار سمجھتے ہوئے اللہ کی اطاعت وفرماں برداری میں گزارنا چاہیے، کیوں کہ اس کا حساب دینا ہے، جوانی میں انسان اپنے آپ کو محرمات سے بچائے، اس میں کوتاہی کرنے کی صورت میں اللہ کی گرفت سے بچنا مشکل ہوگا، اسی طرح مال کے سلسلے میں اسے کماتے اور خرچ کرتے وقت دونوں صورتوں میں اللہ کا ڈر دامن گیر رہے۔ علم کے مطابق عمل کی بابت سوال ہوگا، اس سے معلوم ہوا کہ دین و شریعت کا علم حاصل کرے، کیوں کہ یہی اس کے لیے مفید اور نفع بخش ہے۔

2417ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَخبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَ فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ)).

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ جُرَيْجٍ، هُوَ بَصْرِيٌّ وَهُوَ مَوْلَى أَبِي بَرْزَةَ، وَأَبُو بَرْزَةَ اسْمُهُ: نَضْلَةُ بْنُ عُبَيْدٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٥٩٧) (صحيح)

۲۴۱۷۔ ابوبرزہ اسلمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاؤں نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں ختم کیا اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کیا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) سعید بن عبداللہ بن جریج بصری ہیں اور وہ ابوبرزہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، ابوبرزہ کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

2ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

۲۔ باب: قیامت کے دن حساب اور قصاص کا بیان

2418ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟)) قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا يَارَسُوْلَ اللهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَلْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاتِهِ وَصِيَامِهِ وَزَكَاتِهِ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا، فَيُقْعَدُ فَيَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا،

أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/البر والصلة ١٥ (٢٥٨١) (تحفة الأشراف: ١٤٠٧٣)، وحم (٢/٣٠٣، ٣٣٤، ٣٧٢) (صحيح)

۲۴۱۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا: ''کیا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ مفلس کسے کہتے ہیں؟'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے یہاں مفلس اسے کہتے ہیں جس کے پاس درہم و دینار اور ضروری سامان زندگی نہ ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہماری امت میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن صوم وصلاۃ اور زکاۃ کے ساتھ اس حال میں آئے گا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پہ تہمت باندھی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا، پھر اسے سب کے سامنے بٹھایا جائے گا اور بدلے میں اس کی نیکیاں مظلوموں کو دے دی جائیں گی، پھر اگر اس کے ظلموں کا بدلہ پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو مظلوموں کے گناہ لے کر اس پر رکھ دیے جائیں گے اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]: ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس کی ساری نیکیاں آخرت میں چھین لی جائیں، اس سے بدلہ لینے والے باقی رہ جائیں اور اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں، یہی حقیقی مفلس ہے، باقی وہ دنیاوی مفلس جو مال و دولت کی کمی کی وجہ سے مفلس و بے چارگی کی زندگی گزارتا ہے تو یہ ایسا ہے کہ اس کی زندگی کے سدھرنے کا امکان ہے اور اگر نہیں بھی سدھری تو اس کا یہ معاملہ اس کی موت تک ہے، کیوں کہ مرنے کے بعد اسے ایک نئی زندگی ملنے والی ہے۔

2419۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا كَانَتْ لِأَخِيهِ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ فِي عِرْضٍ أَوْ مَالٍ، فَجَاءَهُ فَاسْتَحَلَّهُ قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذَ، وَلَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ، حَمَّلُوا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٩٥٨) (صحيح) (الصحيحة ٣٢٦٥)

۲۴۱۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ایسے بندے پر رحم کرے جس کے پاس اس کے بھائی کا عزت یا مال میں کوئی بدلہ ہو، پھر وہ مرنے سے پہلے ہی اس کے پاس آ کے دنیا ہی میں اس سے معاف کرا لے کیوں کہ قیامت کے روز نہ تو اس کے پاس دینار ہوگا اور نہ ہی درہم، پھر اگر ظالم کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی تو اس کی نیکیوں سے بدلہ لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں بھی نہیں ہوں گی تو مظلوموں کے گناہ ظالم کے سر پر ڈال دیے

جائیں گے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث سعید مقبری کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) مالک بن انس نے "عن سعید المقبری، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ" کی سند سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔

2420۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَي أَهْلِهَا حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/البر والصلة ١٥ (٢٥٨٢) (تحفة الأشراف: ١٤٠٧٤)، وحم (٢/٢٣٥، ٣٠١، ٣٢٣، ٤١١) (صحيح)

۲۴۲۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(قیامت کے دن) حقداروں کو ان کا پورا پورا حق دیا جائے گا، یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کا بدلہ لیا جائے گا"۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوذر اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہما سے احادیث آئی ہیں۔

2421۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا الْمِقْدَادُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُدْنِيَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰى تَكُونَ قِيدَ مِيلٍ أَوِ اثْنَيْنِ)) قَالَ سُلَيْمٌ: لَا أَدْرِي أَيَّ الْمِيلَيْنِ عَنَى أَمَسَافَةُ الْأَرْضِ أَمِ الْمِيلُ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ، قَالَ: ((فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ، فَيَكُونُونَ فِي الْعَرَقِ بِقَدْرِ أَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَي عَقِبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَي رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَي حِقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ إِلْجَامًا))، فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَي فِيهِ أَيْ يُلْجِمُهُ إِلْجَامًا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ.

تخريج: م/الجنة ١٥ (٢٨٦٤) (تحفة الأشراف: ١١٥٤٣)، وحم (٦/٣) (صحيح)

۲۴۲۱۔ مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "قیامت کے دن سورج کو بندوں سے قریب کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ ان سے ایک میل یا دو میل کے فاصلے پر ہوگا۔" راوی سلیم بن عامر کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ نے کون سی میل مراد لی ہے، زمین کی مسافت یا آنکھ میں سرمہ لگانے کی سلائی، "پھر سورج انھیں پگھلا دے گا اور لوگ اپنے اعمال کے اعتبار سے پسینے میں ڈوبے ہوں گے، بعض ایڑیوں تک، بعض گھٹنے تک،

بعض کمر تک اور بعض کا پسینہ منہ تک لگام کی مانند ہوگا۔" ❶ مقداد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کررہے ہیں کہ پسینہ لوگوں کے منہ تک پہنچ جائے گا جیسے کہ لگام لگی ہوتی ہے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوسعید خدری اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......سائنسی تحقیق کے مطابق سورج زمین سے نوکروڑ میل کے فاصلے پر ہے، قیامت کے دن جب یہ صرف ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا تو اس کی حرارت کا کیا عالم ہوگا؟ یہ اللہ کے علاوہ کون زیادہ جان سکتا ہے، انسان کا حال پسینے میں یہ ہوگا، اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا رحم فرمائے، آمین۔

2422ـ حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ حَمَّادٌ: وَهُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوعٌ: ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ: ((يَقُومُونَ فِي الرَّشْحِ إِلَي أَنْصَافِ آذَانِهِمْ.))
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الرقاق ٤٧ (٦٥٣١)، وتفسير المطففين (٤٩٣٨)، م/الجنة ١٥ (٢٨٦٢)، ق/الزهد ٣٣ (٤٢٧٨)، ويأتي عند المؤلف في تفسير المطففين (٣٣٣٥) (تحفة الأشراف: ٧٥٤٢)، وحم (٢/١٢، ١٩، ٣١، ٦٤، ٧٠، ١٠٥، ١١٢، ١٢٥، ١٢٦) (صحيح)

2422/ م- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ٧٧٤٣) (صحيح)

۲۴۲۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس آیتِ کریمہ کی تلاوت فرمائی: ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ❶ کہا: "اس دن لوگ اللہ کے سامنے اس حال میں کھڑے ہوں گے کہ پسینہ ان کے آدھے کانوں تک ہوگا۔" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
۲۴۲۲/م اس سند سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

فائدہ ❶ :......جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ (المطففين: ٦)

3ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الْحَشْرِ
۳۔ باب: حشر ونشر کا بیان

2423ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً كَمَا خُلِقُوا، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى مِنَ الْخَلَائِقِ إِبْرَاهِيمُ، وَيُؤْخَذُ مِنْ أَصْحَابِي بِرِجَالٍ ذَاتَ الْيَمِينِ، وَذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ، فَأَقُولُ: كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾)).

تخريج: خ/أحاديث الأنبياء ٨ (٣٣٤٩)، و ٤٨ (٣٤٤٧)، وتفسير المائدة ١٤ (٤٦٢٥)، ١٥ (٤٦٢٦)، تفسير الأنبياء ٢ (٤٢٨٤٠)، والرقاق ٤٥ (٦٥٢٤ـــ٦٥٢٦)، م/الجنة ١٤ (٢٨٦٠)، ن/الجنائز ١١٨ (٢٠٨٣)، و ١١٩ (٢٠٨٩)، ويأتي عند المؤلف في تفسير الأنبياء (٣١٦٧) (تحفة الأشراف: ٥٦٢٢)، وحم (١/٢٢٠، ٢٢٣، ٢٢٩، ٢٥٣، ٣٩٨)، ود/الرقاق ٨٢ (٢٨٤٤) (صحيح)

2423/ م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ بِهٰذَا الإِسْنَادِ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۴۲۳۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کا حشر اس حال میں ہوگا کہ وہ ننگے بدن، ننگے پیر اور ختنے کے بغیر ہوں گے، پھر آپ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ [1] انسانوں میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا اور میری امت کے بعض لوگ دائیں اور بائیں طرف لے جائے جائیں گے تو میں کہوں گا: میرے رب! یہ تو میرے امتی ہیں، تو کہا جائے گا آپ کو نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین میں کیا نئی نئی باتیں نکالیں اور جب سے آپ ان سے جدا ہوئے ہو یہ لوگ ہمیشہ دین سے پھرتے رہے ہیں، [2] تو اس وقت میں وہی بات کہوں گا جو (اللہ کے) نیک بندے عیسیٰ علیہ السلام نے کہی تھی: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [3]

۲۴۲۳/م اس سند سے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ 1: ...... جیسے کہ ہم نے اول دفعہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے، یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کرکے ہی رہیں گے۔ (الانبیا: ۱۰۴)

فائدہ 2: ...... ابراہیم علیہ السلام کے کپڑے اللہ کے راستے میں سب سے پہلے اتارے گئے تھے اور انھیں آگ میں ڈالا گیا تھا، اس لیے قیامت کے دن سب سے پہلے انھیں لباس پہنایا جائے گا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر انسان کا ایمان وعمل درست نہ ہو تو وہ عذاب سے نہیں بچ سکتا اگر چہ وہ دینی اعتبار سے کسی عظیم ہستی کی صحبت میں رہا ہو، کسی

دوسری ہستی پر مغرور ہو کر عمل میں سستی کرنا اس سے بڑھ کر جہالت اور کیا ہو سکتی ہے، بڑے بڑے مشائخ کے صحبت یافتہ اکثر و بیشتر اس مہلک مرض میں گرفتار ہیں، اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دین میں نئی باتیں ایجاد کرنا اور ان پر عامل ہونا عظیم خسارے کا باعث ہے۔

فائدہ ❸:...... اگر تو انھیں عذاب دے تو یقیناً یہ تیرے بندے ہیں اور اگر انھیں تو بخش دے تو یقیناً تو غالب اور حکمت والا ہے۔(المائدہ: ۱۱۸)

2424ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ رِجَالاً وَرُكْبَانًا وَتُجَرُّونَ عَلَى وُجُوهِكُمْ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٣٩١) (صحيح)

۲۴۲۴ـ معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم لوگ میدانِ حشر میں پیدل اور سوار لائے جاؤ گے اور اپنے چہروں کے بل گھسیٹے جاؤ گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔(۲) اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

4ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَرْضِ

۴ـ باب: قیامت کے دن کی پیشی کا بیان

2425ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلاثَ عَرَضَاتٍ، فَأَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ، وَأَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي، فَآخِذٌ بِيَمِينِهِ وَآخِذٌ بِشِمَالِهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَلا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَلا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي مُوسَى.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٢٥٠) (ضعيف)

(حسن بصری کا سماع ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے)

۲۴۲۵ـ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی، دوبار کی پیشی میں بحث و تکرار اور عذر و بہانے ہوں گے اور تیسری بار ان لوگوں کے اعمال نامے ان کے ہاتھوں میں اڑ رہے ہوں گے، تو کوئی اسے اپنے داہنے ہاتھ میں پکڑے ہوگا اور کوئی بائیں ہاتھ میں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح نہیں ہے، اس لیے کہ حسن کا سماع ابوہریرہ سے ثابت نہیں ہے۔ (۲) بعض لوگوں نے اس حدیث کو "عن علي الرفاعي، عن الحسن، عن أبي موسى عن النبي ﷺ" کی سند سے روایت کیا ہے۔ (۳) یہ حدیث بھی صحیح نہیں ہے کیوں کہ حسن کا سماع ابوموسیٰ اشعری سے بھی ثابت نہیں ہے۔

5۔ بَابٌ مِنْهُ

۵۔ باب: قیامت کے دن پیشی اور حساب سے متعلق ایک اور باب

2426۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ قَالَ: ((ذَلِكَ الْعَرْضُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ، وَرَوَاهُ أَيُّوبُ أَيْضًا عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ.

تخريج: خ/العلم ٣٦ (١٠٣)، وتفسير سورة الانشقاق (٤٩٣٩)، والرقاق ٤٩ (٦٥٣٦)، م/الجنة ١٨ (٢٨٧٦)، ويأتي عند المؤلف في تفسير الانشقاق (٣٣٣٧) (تحفة الأشراف: ١٦٢٥٤)، وحم (٦/٤٨) (صحيح)

۲۴۲۶۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس سے حساب وکتاب میں سختی سے پوچھ تاچھ ہوگئی وہ ہلاک ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "جس شخص کو نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا (الانشقاق: ۷)۔ آپ نے فرمایا: "اس سے مراد صرف اعمال کی پیشی ہے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ (۲) ایوب نے بھی ابن ابی ملیکہ سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔

6۔ بَابٌ مِنْهُ

۶۔ باب: قیامت کے دن حساب اور پیشی سے متعلق ایک اور باب

2427۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ: أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ، فَمَاذَا صَنَعْتَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ، فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ، فَيَقُولُ لَهُ: أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ، فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ، فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضَى بِهِ إِلَى النَّارِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهُ وَلَمْ يُسْنِدُوهُ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ

مُسْلِمٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ ، وَفِي الْبَاب ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٥٣١، و١١٤١) (ضعيف)

(سند میں اسماعیل بن مسلم بصری ضعیف راوی ہیں)

۲۴۲۷۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم کو قیامت کے روز بھیڑ کے بچے کی شکل میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: میں نے تجھے مال واسباب سے نوازے اور تجھ پر انعام کیا اس میں تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا اے میرے رب! میں نے بہت سارا مال جمع کیا اور اسے بڑھایا اور دنیا میں اسے پہلے سے زیادہ ہی چھوڑ کر آیا، سو مجھے دنیا میں دوبارہ بھیج! تاکہ میں ان سب کو لے آؤں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جو کچھ تو نے عمل خیر کیا ہے اسے دکھا، وہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے بہت سارا مال جمع کیا، اسے بڑھایا اور دنیا میں پہلے سے زیادہ ہی چھوڑ کر آیا، مجھے دوبارہ بھیج تاکہ میں اسے لے آؤں، یہ اس بندے کا حال ہوگا جس نے خیر اور بھلائی کی راہ میں کوئی مال خرچ نہیں کیا ہوگا، چنانچہ اسے اللہ کے حکم کے مطابق جہنم میں ڈال دیا جائے گا''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کی روایت کئی لوگوں نے حسن بصری سے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ ان کا قول ہے، اسے مرفوع نہیں کیا۔ (۲) اسماعیل بن مسلم ضعیف ہیں، ان کے حفظ کے تعلق سے کلام کیا گیا ہے۔ (۳) اس باب میں ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2428ــ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ أَبُو مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ الْكُوفِيُّ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يُؤْتَى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالاً وَوَلَدًا ، وَسَخَّرْتُ لَكَ الأَنْعَامَ وَالْحَرْثَ ، وَتَرَكْتُكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ ، فَكُنْتَ تَظُنُّ أَنَّكَ مُلاقِي يَوْمَكَ هٰذَا؟ قَالَ: فَيَقُولُ: لا ، فَيَقُولُ لَهُ: اَلْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ ، وَمَعْنَى قَوْلِهِ: اَلْيَوْمَ أَنْسَاكَ ، يَقُولُ: اَلْيَوْمَ أَتْرُكُكَ فِي الْعَذَابِ ، هٰكَذَا فَسَّرُوهُ ، قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذِهِ الآيَةَ فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ ، قَالُوا: إِنَّمَا مَعْنَاهُ الْيَوْمَ نَتْرُكُهُمْ فِي الْعَذَابِ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٠١٣، ١٢٤٥٦) (صحيح)

۲۴۲۸۔ ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن ایک بندے کو لایا جائے گا، باری تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تجھے کان، آنکھ مال اور اولاد سے نہیں نوازا تھا؟ اور چوپایوں اور کھیتی کو تیرے تابع کر دیا تھا اور قوم کا تجھے سردار بنا دیا تھا جن سے تو بھرپور خدمت لیا کرتا تھا، پھر کیا تجھے یہ خیال بھی تھا کہ تو آج کے دن مجھ سے ملاقات کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج میں بھی تجھے بھول

جاتا ہوں جیسے تو مجھے دنیا میں بھول گیا تھا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿اليوم أنساك﴾ کا مطلب یہ ہے کہ آج کے دن میں تجھے عذاب میں ویسے ہی چھوڑ دوں گا جیسے بھولی چیز پڑی رہتی ہے۔ بعض اہلِ علم نے اسی طرح سے اس کی تفسیر کی ہے۔ (۳) بعض اہلِ علم نے آیت کریمہ: ﴿فَالْيَوْمَ نَنسَاهُمْ﴾ کی یہ تفسیر کی ہے کہ آج کے دن ہم تمھیں عذاب میں بھولی ہوئی چیز کی طرح چھوڑ دیں گے۔

فائدہ ❶: ...... مراد یہ ہے جب تجھے دنیا میں میری یاد نہ رہی تو میں تجھے کیسے یاد رکھوں گا، اس لیے تو آج سے ہمیشہ ہمیش کے لیے جہنم کی عذاب میں پڑا رہے گا۔

7۔ بَابٌ مِنْهُ

۷۔ باب: قیامت کے دن انسانی اعمال پر گواہیوں کا بیان

2429۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ قَالَ: ((أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا)).

قَالَ: فَهٰذِهِ أَخْبَارُهَا، قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف و أعاده في تفسير إذا زلزلت (٣٣٥٣) (تحفة الأشراف: ١٣٠٧٦) (ضعيف الإسناد)

(سند میں یحییٰ بن ابی سلیمان لین الحدیث راوی ہیں)

۲۴۲۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت کریمہ: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ کی تلاوت کی اور فرمایا: ''کیا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ اس کی خبریں کیا ہوں گی؟'' صحابہ نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد اور عورت کے خلاف گواہی دے گی، جو کام بھی انھوں نے زمین پر کیا ہو گا، وہ کہے گی کہ اس نے فلاں فلاں دن ایسا ایسا کام کیا۔'' آپ نے فرمایا: ''یہی اس کی خبریں ہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

8۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الصُّورِ

۸۔ باب: صور کا بیان

2430۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا الصُّورُ؟ قَالَ: ((قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، وَلَانَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

تخريج: د/السنة ٢٤ (٤٧٤٢) (تحفة الأشراف: ٨٦٠٨)، وحم (١٦٢/٢، ١٩٢)، ود/الرقاق ٧٩ (٢٨٤٠)، ويأتي عند المؤلف في تفسير سورة القيامة (٣٣٣٩) (صحيح)

۲۴۳۰۔عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک اعرابی (دیہاتی) نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آ کرعرض کی:صور کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا:''ایک سنکھ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) کئی لوگوں نے سلیمان تیمی سے اس حدیث کی روایت کی ہے، اسے ہم صرف سلیمان تیمی کی روایت سے جانتے ہیں۔

2431۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَلَاءِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الإِذْنَ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ))، فَكَأَنَّ ذَلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُمْ: ((قُولُوا: حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف، وأعاده في تفسير سورة الزمر (٣٢٤٣) (تحفة الأشراف: ٤١٩٥)، وحم (٣/٧، ٧٣) (صحیح) (سند میں عطیہ عوفی ضعیف راوی ہیں، لیکن متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے :الصحيحه رقم: ١٠٧٩)

۲۴۳۱۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں کیسے آرام کروں جب کہ صوروالے اسرافیل علیہ السلام صور کو منہ میں لیے ہوئے اس حکم پر کان لگائے ہوئے ہیں کہ کب پھونکنے کا حکم صادر ہو اور اس میں پھونک ماری جائے، گویا یہ امر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سخت گزرا، تو آپ نے فرمایا:''کہو: ((حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا)) یعنی اللہ ہمارے لیے کافی ہے کیا ہی اچھا کارساز ہے اور اللہ ہی پر ہم نے توکل کیا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) یہ حدیث عطیہ سے کئی سندوں سے ابوسعید خدری کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح مروی ہے۔

9۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الصِّرَاطِ

۹۔ باب: پل صراط کا بیان

2432۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((شِعَارُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ

سَلِّمْ سَلِّمْ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٥٣٣) (ضعيف)

(سند میں نعمان بن سعد لین الحدیث ہیں اور عبدالرحمن بن اسحاق واسطی ضعیف)

۲۴۳۲۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پل صراط پر مومن کا شعار یہ ہوگا: میرے رب! مجھے سلامت رکھ، مجھے سلامت رکھ۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ کی روایت سے غریب ہے، اسے ہم صرف عبدالرحمن بن اسحاق (واسطی ہی) کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

2433ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ ، حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ ، حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو الْخَطَّابِ ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَقَالَ: ((أَنَا فَاعِلٌ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ؟ قَالَ: ((اطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ)) ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ ، قَالَ: ((فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ)) قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ ، قَالَ: ((فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ ، فَإِنِّي لا أُخْطِءُ هَذِهِ الثَّلاثَ الْمَوَاطِنَ)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ، لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٦٢٤) (صحيح)

۲۴۳۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ قیامت کے دن میرے لیے شفاعت فرمائیں، آپ نے فرمایا: ''ضرور کروں گا۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں آپ کو کہاں تلاش کروں گا ؟ آپ نے فرمایا: ''سب سے پہلے مجھے پل صراط پر ڈھونڈھنا۔'' میں نے عرض کی: اگر پل صراط پر آپ سے ملاقات نہ ہوسکے، تو فرمایا: ''تو اس کے بعد میزان کے پاس ڈھونڈھنا۔'' میں نے کہا: اگر میزان کے پاس بھی ملاقات نہ ہوسکے تو؟ فرمایا: ''اس کے بعد حوض کوثر پر ڈھونڈھنا، اس لیے کہ میں ان تین جگہوں میں سے کسی جگہ پر ضرور ملوں گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

10 - بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ

۱۰۔ باب: قیامت کے دن کی شفاعت کا بیان

2434ـ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي

زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، فَأَكَلَهُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً، ثُمَّ قَالَ: ((أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، هَلْ تَدْرُونَ لِمَ ذَاكَ؟ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ، فَبَلَغَ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَي رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اِشْفَعْ لَنَا إِلَي رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا، فَيَقُولُ لَهُمْ آدَمُ: إِنَّ رَبِّى قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ، فَعَصَيْتُ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَي غَيْرِى، اذْهَبُوا إِلَي نُوحٍ، فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ! أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَي أَهْلِ الْأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُورًا، اشْفَعْ لَنَا إِلَي رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَي مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ نُوحٌ: إِنَّ رَبِّى قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِى نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَي غَيْرِى، اذْهَبُوا إِلَي إِبْرَاهِيمَ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُونَ: يَا إِبْرَاهِيمُ! أَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَي رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّى قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ، ـ فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانَ فِي الْحَدِيثِ ـ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَي غَيْرِى، اذْهَبُوا إِلَي مُوسَى، فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُونَ: يَامُوسَى! أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ، وَبِكَلَامِهِ عَلَى الْبَشَرِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَي رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّى قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَي غَيْرِى، اذْهَبُوا إِلَي عِيسَى، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى! أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَي مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَي رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَانَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ عِيسَى: إِنَّ رَبِّى قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَي غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَي مُحَمَّدٍ، قَالَ: فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا، فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَي رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَأَنْطَلِقُ فَآتِى تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّى، ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ

عَلَيْهِ شَيْئًا، لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي، ثُمَّ يُقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ! أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَأَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ كُوفِيٌّ، وَهُوَ ثِقَةٌ، وَأَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ اسْمُهُ: هَرِمٌ.

تخريج: خ/أحاديث الأنبياء ٣ (٣٣٤٠)، و ٩ (٣٣٦١)، وتفسير سورة الإسراء ٥ (٤٧١٢)، م/الإيمان ٨٤ (١٩٤)، ق/الأطعمة ٢٨ (٣٣٠٧) (وتقدم مفصلا برقم ١٨٣٧) (تحفة الأشراف: ١٤٩٢٧) (صحيح)

۲۴۳۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا، اس میں سے آپ کو دست کا گوشت دیا گیا جو کہ آپ کو بہت پسند تھا، اسے آپ نے نوچ نوچ کرکھایا، پھر فرمایا: ''قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا، کیا تم لوگوں کو اس کی وجہ معلوم ہے؟ وہ اس لیے کہ اس دن اللہ تعالیٰ ایک ہموار کشادہ زمین پر اگلے پچھلے تمام لوگوں کو جمع کرے گا، جنھیں ایک پکارنے والا آواز دے گا اور انھیں ہر نگاہ والا دیکھ سکے گا، سورج ان سے بالکل قریب ہوگا جس سے لوگوں کا غم وکرب اس قدر بڑھ جائے گا جس کی نہ وہ طاقت رکھیں گے اور نہ ہی اسے برداشت کرسکیں گے، لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا نہیں دیکھتے کہ تمھاری مصیبت کہاں تک پہنچ گئی ہے، ایسے شخص کو کیوں نہیں دیکھتے جو تمھارے رب سے تمھارے لیے شفاعت کرے، تو بعض لوگ بعض سے کہیں گے کہ آدم علیہ السلام کے پاس چلیں، لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے کہ آپ ابوالبشر ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، آپ کے اندر اپنی روح پھونکی، فرشتوں کو حکم دیا جنھوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ ہمارے لیے اپنے رب سے شفاعت کردیجیے۔ کیا آپ ہماری حالتِ زار کو نہیں دیکھ رہے ہیں کہ ہمیں کتنی مصیبت لاحق ہے؟ آدم علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ آج میرا رب ایسا غضبناک ہے کہ اس سے پہلے نہ تو ایسا غصہ ہوا اور نہ کبھی ایسا غصہ ہوگا، یقیناً اس نے مجھے ایک درخت سے منع فرمایا تھا، لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی، آج میری ذات کا معاملہ ہے، نفسا نفسی کا عالم ہے، تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ، نوح کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آ کر عرض کریں گے: اے نوح! آپ زمین والوں کی طرف بھیجے گئے پہلے رسول تھے، اللہ نے آپ کو شکر گزار بندہ کہا ہے، آپ ہمارے لیے اپنے رب سے شفاعت کردیجیے، کیا آپ ہماری حالت زار کو نہیں دیکھ رہے ہیں کہ ہمیں کتنی مصیبت لاحق ہے، نوح علیہ السلام ان لوگوں سے فرمائیں گے کہ آج میرا رب ایسا غضبناک ہے کہ نہ تو اس سے پہلے ایسا غصہ ہوا اور نہ کبھی ایسا غصہ ہوگا،

میرے لیے ایک مقبول دعا تھی جسے میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے استعمال کرلیا اور آج میری ذات کا معاملہ ہے، نفسي نفسي نفسي ،تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ، ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ کرعرض کریں گے: اے ابراہیم! آپ زمین والوں میں سے اللہ کے نبی اور اس کے خلیل (یعنی گہرے دوست) ہیں، آپ ہمارے لیے اپنے رب سے شفاعت کر دیجیے، کیا آپ ہماری حالتِ زار کونہیں دیکھ رہے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ آج کے دن میرا رب اتنا غضبناک ہے کہ اس سے پہلے نہ تو ایسا غصہ ہوا اور نہ کبھی ایسا غصہ ہوگا اور میں دنیا کے اندر تین جھوٹ بول چکا ہوں (ابوحیان نے اپنی روایت میں ان تینوں جھوٹ کا ذکر کیا ہے) آج میری ذات کا معاملہ ہے، نفسي نفسي نفسي ،تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ، موسیٰ کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کرعرض کریں گے کہ اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ نے آپ کو اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ذریعے تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی ہے، آپ ہمارے لیے اپنے رب سے شفاعت کر دیجیے، کیا آپ ہماری حالتِ زار کو نہیں دیکھ رہے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ آج کے دن میرا رب اتنا غضبناک ہے کہ اس سے پہلے نہ تو ایسا غصہ ہوا اور نہ کبھی ایسا غصہ ہوگا، دنیا کے اندر میں نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا جسے مارنے کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا، آج مجھے اپنی جان کی فکر ہے، نفسي نفسي نفسي ،تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ، عیسیٰ کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کرعرض کریں گے: اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا، آپ اللہ کی روح ہیں، آپ نے لوگوں سے گود ہی میں کلام کیا، آپ ہمارے لیے اپنے رب سے شفاعت کر دیجیے، کیا آپ ہماری حالت زار کو نہیں دیکھ رہے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: آج کے دن میرا رب اتنا غضبناک ہے کہ اس سے پہلے نہ تو ایسا غصہ ہوا اور نہ کبھی ایسا غصہ ہوگا اور انھوں نے اپنی کسی غلطی کا ذکر نہیں کیا اور کہا کہ آج تو میری ذات کا معاملہ ہے، نفسي نفسي نفسي ،تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ، محمد ﷺ کے پاس جاؤ، ابوہریرہ کہتے ہیں: چنانچہ وہ لوگ محمد ﷺ کے پاس آ کرعرض کریں گے: اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور اس کے آخری نبی ہیں، آپ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے گئے ہیں، آپ ہمارے لیے اپنے رب سے شفاعت کیجئے، کیا آپ ہماری حالت زار کو نہیں دیکھ رہے ہیں، (آگے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:) پھر میں چل پڑوں گا اور عرش کے نیچے آ کر اپنے رب کی تعظیم کے لیے سجدے میں گر جاؤں گا، پھر اللہ تعالیٰ میرے اوپر اپنے محامد اور حسن ثنا کو اس قدر کھول دے گا کہ مجھ سے پہلے اتنا کسی پر نہیں کھولا ہوگا، پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ اے محمد! اپنے سر کو اٹھاؤ اور سوال کرو اسے پورا کیا جائے گا اور شفاعت کرو تمھاری شفاعت قبول کی جائے گی، چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا: اے میرے رب! میں اپنی امت کی نجات و فلاح مانگتا ہوں، اے میرے رب میں اپنی امت کی نجات و فلاح مانگتا ہوں، اے میرے رب! میں اپنی امت کی نجات و فلاح مانگتا ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جنت کے دروازوں میں سے داہنے دروازے سے داخل کرلیں، جن پر کوئی حساب و کتاب نہیں ہے اور یہ سب (امتِ محمد) دیگر دروازوں میں بھی

(داخل ہونے میں) اور لوگوں کے ساتھ شریک ہوں گے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت کے پٹوں میں سے دو پٹ کے درمیان کا فاصلہ اتنا ہی ہے جتنا کہ مکہ اور ہجر یا مکہ اور بصریٰ کے درمیان فاصلہ ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوبکر صدیق، انس، عقبہ بن عامر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ کی اس شفاعت کا بیان ہے جب سارے انبیا اپنی اپنی بعض لغزشوں کے حوالے سے شفاعت کرنے سے معذرت کریں گے، چونکہ انبیا علیہم السلام ایمان وتقوی کے بلند مرتبے پر فائز ہوتے ہیں، اس لیے ان کی معمولی غلطی بھی انھیں بڑی غلطی محسوس ہوتی ہے، اسی وجہ سے وہ بارگاہِ الٰہی میں پیش ہونے سے معذرت کریں گے، لیکن نبی اکرم ﷺ اللہ کے حکم سے سفارش فرمائیں گے، اس سے آپ ﷺ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، آپ کی شفاعت مختلف مرحلوں میں ہوگی، آپ اپنی امت کے حق میں شفاعت فرمائیں گے، جو مختلف مرحلوں میں ہوگی، اس حدیث میں پہلے مرحلہ کا ذکر ہے، جس میں آپ کی شفاعت پر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنت میں لے جانے کی اجازت دے گا جن پر حساب نہیں ہوگا۔

11۔ بَابٌ مِنْهُ

۱۱۔ باب: امت محمدیہ کے اہلِ کبائر کی شفاعت کا بیان

2435۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٨١) (صحيح)

۲۴۳۵۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لیے ہوگی۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی میری امت کے جو اہلِ کبائر ہوں گے اور جو اپنے گناہوں کی سزا جہنم میں بھگت رہے ہوں گے، ایسے لوگوں کی بخشش کے لیے میری مخصوص شفاعت ہوگی، باقی رفعِ درجات کے لیے انبیا، اولیا اور دیگر متقی و پرہیز گار لوگوں کی شفاعت بھی ہوگی جو سنی جائے گی۔

2436۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((شَفَاعَتِي لِأَهْلِ

الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: فَقَالَ لِي جَابِرٌ: يَامُحَمَّدُ! مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهُ وَلِلشَّفَاعَةِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ.

تخريج: ق/الزهد ٣٧ (٤٣١٠) (تحفة الأشراف: ٢٦٠٨)، وحم (٣/٢١٣) (صحيح)

۲۴۳۶۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لیے ہوگی۔''

محمد بن علی الباقر کہتے ہیں: مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: محمد! جو اہلِ کبائر میں سے نہ ہوں گے انھیں شفاعت سے کیا تعلق؟۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث جعفر الصادق بن محمد الباقر کی روایت سے حسن غریب ہے۔

12۔ بَابٌ مِنْهُ

۱۲۔ باب: ستر ہزار مسلمان بلاحساب کتاب اور مزید لوگ شفاعت سے داخل جنت ہوں گے

2437۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِهِ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: ق/الزهد ٣٤ (٤٢٨٦) (تحفة الأشراف: ٤٩٢٤)، وحم (٥/٢٥٠، ٢٦٨) (صحيح)

۲۴۳۷۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا، نہ ان کا حساب ہوگا اور نہ ان پر کوئی عذاب، (پھر) ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے اور ان کے سوا میرے رب کی مٹھیوں میں سے تین مٹھیوں کے برابر بھی ہوں گے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2438۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِإِيلِيَاءَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ))، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! سِوَاكَ، قَالَ: ((سِوَايَ))، فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا ابْنُ أَبِي الْجَذْعَاءِ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.
وَابْنُ أَبِي الْجَذْعَاءِ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ، وَإِنَّمَا يُعْرَفُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيثُ الْوَاحِدُ.

تخريج: ق/الزهد ٣٧ (٤٣١٦) (تحفة الأشراف: ٥٢١٢) (صحيح)

۲۴۳۸۔عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں: میں ایلیاء میں ایک جماعت کے ساتھ تھا، ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میری امت کے ایک فرد کی شفاعت سے قبیلہء بنی تمیم کی تعداد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔'' کسی نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا وہ شخص آپ کے علاوہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، میرے علاوہ ہوگا۔'' پھر جب وہ (راوی حدیث) کھڑے ہوئے تو میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ ابن ابی جذعاء رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) ابن ابی الجذعاء رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ ہے، ان سے صرف یہی ایک حدیث مشہور ہے۔

2439۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ جِسْرٍ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (لم يذكره المزي ولايوجد في اكثر نسخ السنن) (ضعيف مرسل)

(حسن بصری تابعی اور مدلس ہیں)

۲۴۳۹۔حسن بصری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قیامت کے دن قبیلہ ربیعہ اور مضر کے برابر، لوگوں کے لیے شفاعت کریں گے۔''

2440۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعَصَبَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤١٩٧) (ضعیف) (سند میں ''عطیہ عوفی'' ضعیف ہیں)

۲۴۴۰۔ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا کوئی شخص کسی جماعت کے لیے شفاعت کرے گا، کوئی ایک قبیلے کے لیے شفاعت کرے گا، کوئی ایک گروہ کے لیے شفاعت کرے گا اور کوئی ایک آدمی کے لیے شفاعت کرے گا، یہاں تک کہ سب جنت میں داخل ہوں جائیں گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

13۔ بَابٌ مِنْهُ

۱۳۔ باب: صرف موحد ہی شفاعت نبوی کا مستحق ہوگا

2441۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ

أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لاَيُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا))، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ رَجُلٍ آخَرَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ. وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٩٢٠) (صحيح)

2441/ م۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٩٢٠) (صحيح)

۲۴۴۱۔ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا (جبرئیل علیہ السلام) میرے پاس آیا اور مجھے اختیار دیا کہ میری آدھی امت جنت میں داخل ہو یا یہ کہ مجھے شفاعت کا حق حاصل ہو، چنانچہ میں نے شفاعت کو اختیار کیا، یہ شفاعت ہر اس شخص کے لیے ہے جس کا خاتمہ شرک کی حالت پر نہیں ہوگا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ابوملیح نے ایک اور صحابی سے روایت کی ہے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے، (لیکن) اس میں عوف بن مالک کا ذکر نہیں کیا، اس حدیث میں ایک طویل قصہ مذکور ہے۔

۲۴۴۱/م اس سند سے بھی عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے (اسی میں قصہ ہے)۔

14 - بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْحَوْضِ

۱۴۔ باب: حوضِ کوثر کا بیان

2442ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي حَوْضِي مِنَ الْأَبَارِيقِ بِعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: خ/الرقاق ٥٣ (٦٥٨٠)، م/الفضائل ٩ (٢٣٠٣)، ق/الزهد ٣٦ (٤٣٠٥) (تحفة الأشراف: ١٥٠٣)، وحم (٣/٢٢٥، ٢٣٨) (صحيح)

۲۴۴۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک میرے حوض پر آسمان کے تاروں کی تعداد کے برابر پیالے ہیں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

2443ــ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نِيزَكَ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا، وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً، وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ رَوَى الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ سَمُرَةَ وَهُوَ أَصَحُّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٦٠٣) (صحیح) (سند میں سعید بن بشیر ضعیف راوی ہیں، اور حسن بصری مدلس، لیکن متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے: الصحيحة رقم: ١٥٨٩)

۲۴۴۳۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے روز ہر نبی کے لیے ایک حوض ہوگا اور وہ آپس میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے زیادہ جمع ہوتے ہیں اور مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر (اللہ کے فضل سے) سب سے زیادہ لوگ جمع ہوں گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) اشعث بن عبدالملک نے اس حدیث کو حسن بصری کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً روایت کیا ہے اور اس میں سمرہ کا ذکر نہیں کیا ہے، یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

15- بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الْحَوْضِ

۱۵- باب: حوض کوثر کے برتنوں کے وصف کا بیان

2444- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيِّ، قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، فَحُمِلْتُ عَلَى الْبَرِيدِ، قَالَ: فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيدَ، فَقَالَ: يَا أَبَا سَلَّامٍ! مَا أَرَدْتُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ، وَلَكِنْ بَلَغَنِي عَنْكَ حَدِيثٌ تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَوْضِ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ، قَالَ أَبُو سَلَّامٍ: حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((حَوْضِي مِنْ عَدَنَ إِلَي عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكَاوِيبُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا، أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُءُوسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ)) قَالَ عُمَرُ: لَكِنِّي نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ، وَفُتِحَ لِيَ السُّدَدُ، وَنَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لا جَرَمَ أَنِّي لا أَغْسِلُ رَأْسِي حَتَّى يَشْعَثَ وَلا أَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى يَتَّسِخَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُو سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ اسْمُهُ: مَمْطُورٌ وَهُوَ شَامِيٌّ ثِقَةٌ.

تخريج: ق/الزهد ٣٦ (٤٣٠٣) (تحفة الأشراف: ٢١٢٩) (صحيح)

(سند میں انقطاع ہے، لیکن متابعات وشواہد کی بنا پر اس کا مرفوع حصہ صحیح ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے: الصحيحة رقم: ١٠٨٢)

۲۴۴۴۔ ابوسلام حبشی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے میرے پاس بلاوے کا پیغام بھیجا، چنانچہ میں ڈاک سواری خچر پر سوار ہوکر آپ کے پاس پہنچا، میں نے کہا: اے امیر المومنین! ڈاک سواری خچر کی سواری مجھ پر شاق گزری تو انھوں نے

کہا: ابوسلام! میں تمھیں تکلیف دینا نہیں چاہتا تھا، لیکن میں نے تمھارے بارے میں یہ سنا ہے کہ تم ثوبان رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حوضِ کوثر کے بارے میں ایک حدیث روایت کرتے ہو، چنانچہ میری یہ خواہش ہوئی کہ وہ حدیث تم سے براہِ راست سن لوں، ابوسلام نے کہا: ثوبان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا عدن سے اُردن والے عمان تک کا فاصلہ ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس کے پیالے آسمان کے تاروں کی تعداد کے برابر ہیں، اس سے جو ایک مرتبہ پی لے گا کبھی پیاسا نہ ہو گا، سب سے پہلے اس پر فقرا مہاجرین پہنچیں گے، جن کے سر دھول سے اٹے ہوں گے اور ان کے کپڑے میلے کچیلے ہوں گے، جو ناز ونعم والی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور نہ ان کے لیے جاہ ومنزلت کے دروازے کھولے جاتے۔'' عمر بن عبدالعزیز نے کہا: لیکن میں نے تو ناز ونعم میں پلی عورتوں سے نکاح کیا اور میرے لیے جاہ ومنزلت کے دروازے بھی کھولے گئے، میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے نکاح کیا، البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ اپنے سر کو نہیں دھوتا یہاں تک کہ وہ غبار آلود نہ ہو جائے اور اپنے بدن کے کپڑے اس وقت تک نہیں دھوتا جب تک کہ میلے نہ ہو جائیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث معدان بن ابی طلحہ کے واسطے سے ''عن ثوبان، عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم'' کی سند سے بھی مروی ہے۔ (۳) ابوسلام حبشی کا نام ممطور ہے، یہ شامی ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔

2445۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مُصْحِيَةٍ مِنْ آنِيَةِ الْجَنَّةِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ، عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عُمَانَ إِلَى أَيْلَةَ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَحَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ وَالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ. وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: حَوْضِي كَمَا بَيْنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ.

تخريج: م/الفضائل ۹ (۲۳۰۰) (تحفة الأشراف: ۱۱۹۵۳) (صحيح)

۲۴۴۵۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! حوضِ کوثر کے برتن کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً اس کے برتن تاروں سے بھی زیادہ ہیں اس تاریک رات میں جس میں آسمان سے بادل چھٹ گیا ہو اور اس کے پیالے جنت کے برتنوں میں سے ہوں گے، اس سے جو ایک مرتبہ پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا، اس کی چوڑائی اس کی لمبائی کے برابر ہے، اس کا فاصلہ اتنا ہے جتنا عمان سے ایلہ تک کا فاصلہ ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں حذیفہ بن یمان، عبداللہ بن عمرو، ابو برزہ اسلمی، ابن عمر، حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے حوض کا فاصلہ اتنا ہے جتنا کوفے سے حجر اسود تک کا فاصلہ ہے۔''

16۔ بَابٌ

۱۶۔ باب: قیامت کے دن شفاعت پر ایک اور حدیث

2446۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَبْدُاللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ كُوفِيٌّ، حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ جَعَلَ يَمُرُّ بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ أَحَدٌ حَتَّى مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِيمٍ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قِيلَ: مُوسَى وَقَوْمُهُ، وَلٰكِنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ، فَانْظُرْ، قَالَ: فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، قَدْ سَدَّ الأُفُقَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ وَمِنْ ذَا الْجَانِبِ، فَقِيلَ: هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَسِوَى هٰؤُلَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ))، فَدَخَلَ وَلَمْ يَسْأَلُوهُ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَهُمْ، فَقَالُوا: نَحْنُ هُمْ، وَقَالَ قَائِلُونَ: هُمْ أَبْنَاؤُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالإِسْلَامِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ)) فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: أَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: ((نَعَمْ))، ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَنَا مِنْهُمْ، فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: خ/أحاديث الأنبياء ٣١ (٣٤١٠)، والطب ١٧ (٥٧٠٥)، و ٤٢ (٥٧٥٢)، والرقاق ٢١ (٦٤٧٢)، و ٥٠ (٦٥٤١)، م/الإيمان ٩٤ (٢٢٠) (تحفة الأشراف : ٥٤٩٣)، وحم (١/٢٧١) (صحيح)

۲۴۴۶۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ معراج کے لیے تشریف لے گیے تو وہاں آپ کا ایک نبی اور کئی نبیوں کے پاس سے گزر ہوا، ان میں سے کسی نبی کے ساتھ ان کی پوری امت تھی، کسی کے ساتھ ایک جماعت تھی، کسی کے ساتھ کوئی نہ تھا، یہاں تک کہ آپ کا گزر ایک بڑے گروہ سے ہوا تو آپ نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا: یہ موسیٰ اور ان کی قوم ہے، آپ اپنے سر کو بلند کیجیے اور دیکھیے تو یکایک میں نے ایک بہت بڑا گروہ دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو اس جانب سے اس جانب تک گھیر رکھا تھا، مجھ سے کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور اس کے سوا آپ کی امت میں ستر ہزار اور ہیں جو جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔'' پھر آپ ﷺ گھر میں تشریف لے گئے اور لوگ آپ سے اس کی بابت نہیں پوچھ سکے اور نہ ہی آپ نے ان کے سامنے اس کی تفسیر بیان کی، چنانچہ ان میں سے بعض صحابہ نے کہا: شاید وہ ہم ہی لوگ ہوں اور بعض نے کہا: شاید ہماری وہ اولاد ہیں جو فطرتِ اسلام پر پیدا ہوئیں۔

لوگ گفتگو کر ہی رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ باہر نکل آئے اور فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ بدن پر داغ لگواتے ہیں اور نہ جھاڑ پھونک اور منتر کرواتے ہیں اور نہ ہی بدفالی لیتے ہیں، وہ صرف اپنے رب پر توکل واعتماد کرتے ہیں۔'' اسی اثنا میں عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! کیا میں بھی انھیں میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' (تم بھی انہی میں سے ہو) پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: کیا میں بھی انھیں میں سے ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: ''عکاشہ نے تم پر سبقت حاصل کر لی۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے ان لوگوں کی فضیلت ثابت ہوتی ہے جو اللہ پر اعتماد، بھروسہ اور توکل کرتے ہیں، جھاڑ پھونک اور بدشگونی وغیرہ سے بھی بچتے ہیں، باوجودیکہ مسنون دعاؤں کے ساتھ دم کرنا اور علاج معالجہ کرنا جائز ہے یہ اللہ رب العالمین پر اعتماد وتوکل کی اعلیٰ مثال ہے۔

17۔ بابٌ

۱۷۔ باب: دین سے دوری کی برائی کا بیان

2447۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ بَزِيعٍ ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ ، حَدَّثَنَا أَبُوعِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: أَيْنَ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: أَوَلَمْ تَصْنَعُوا فِي صَلَاتِكُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ .

تخريج: خ/المواقيت ٧ (٥٢٩، ٥٣٠) (تحفة الأشراف: ١٠٧٤) (صحيح)

۲۴۴۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں وہ چیزیں نہیں دیکھتا جن پر ہم نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں عمل کرتے تھے، راوی حدیث ابو عمران جونی نے کہا: کیا آپ صلاۃ نہیں دیکھتے؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم لوگوں نے صلاۃ میں وہ سب نہیں کیا جو تم جانتے ہو؟! ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ابو عمران جونی کی روایت سے غریب حسن ہے۔ (۲) یہ حدیث انس کے واسطے سے اس کے علاوہ اور کئی سندوں سے مروی ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی صلاۃ کی پابندی اور اس کے اوقات میں اسے ادا کرنا اس سلسلے میں تم لوگوں نے سستی اور کاہلی نہیں برتی؟

2448۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ ، حَدَّثَنَا هَاشِمٌ وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ ، حَدَّثَنِي زَيْدٌ الْخَثْعَمِيُّ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِ ،

بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغَى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهَى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّينِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُودُهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٧٥٥) (ضعيف) (سند میں ہاشم بن سعید الکوفی ضعیف راوی ہیں)

۲۴۴۸۔ اسماء بنت عمیس خثعمیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''برا ہے وہ بندہ جو تکبر کرے اور اترائے اور اللہ بزرگ و برتر کو بھول جائے اور برا ہے وہ بندہ جو مظلوموں پر قہر ڈھائے اور ظلم و زیادتی کرے اور اللہ جبار برتر کو بھول جائے اور برا ہے وہ بندہ جو لہو ولعب میں مشغول ہو اور قبروں اور ہڈیوں کے سڑگل جانے کو بھول جائے اور برا ہے وہ بندہ جو حد سے آگے بڑھ جائے اور سرکشی کا راستہ اپنائے اور اپنی پیدائش اور موت کو بھول جائے اور برا ہے وہ بندہ جو دین کے بدلے دنیا کو طلب کرے اور برا ہے وہ بندہ جو اپنے دین کو شبہات سے ملائے اور برا ہے وہ بندہ جسے لالچ اپنی طرف کھینچ لے اور برا ہے وہ بندہ جسے اس کا ہوائے نفسانی گمراہ کر دے اور برا ہے وہ بندہ جسے حرص ذلیل ورسوا کر دے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

18۔بابٌ

۱۸۔ باب

2449۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارُودِ الْأَعْمَى وَاسْمُهُ: زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ، وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْقُوفًا، وَهُوَ أَصَحُّ عِنْدَنَا وَأَشْبَهُ.

تخريج: د/الزكاة ٤١ (١٦٨٢) (تحفة الأشراف: ٤٢٠١)، وحم (٣/١٣) (ضعيف)

(سند میں عطیہ عوفی ضعیف ہیں، نیز زیاد بن منذر، بقول ابن معین کذاب ہے اور ابوداود کی سند میں شیخ لین الحدیث اور ابوخالد دالانی مدلس کثیر الخطأ ہیں)

۲۴۴۹۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مومن بندہ کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلائے گا

اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مومن بندہ کسی پیاسے مومن کو پانی پلائے گا، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے رحیق مختوم (مہر بند شراب) پلائے گا اور جو مومن بندہ کسی ننگے بدن والے مومن کو کپڑا پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز جوڑے پہنائے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث عطیہ کے واسطے سے ابوسعید خدری سے موقوفاً مروی ہے اور ہمارے نزدیک یہی سند سب سے زیادہ اقرب اور صحیح ہے۔

2450۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ فَيْرُوزَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٢٢٥) (صحيح)

۲۴۵۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو دشمن کے حملے سے ڈرا اور شروع رات ہی میں سفر میں نکل پڑا وہ منزل کو پہنچ گیا، ❶ آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ کا سامان بڑی قیمت والا ہے، آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن، غریب ہے، اسے ہم صرف ابوالنضر ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

فائدہ ❶: ...... یہ ایک مثل ہے جو ان لوگوں کے لیے بیان کی گئی ہے جنہوں نے آخرت کے راستے کو اپنا رکھا ہے اور اس پر گامزن ہیں، کیوں کہ شیطان ایسے لوگوں کے بہکانے کے لیے اپنے تمام ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے، اس لیے اس راہ پر چلنے والے اگر شروع ہی سے بیدار رہے اور پورے اخلاص کے ساتھ عمل پر قائم رہے تو ایسے لوگ شیطان کے مکر اور اس کی چال سے محفوظ رہیں گے۔

19- بابٌ

۱۹۔ باب

2451۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ الثَّقَفِيُّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَقِيلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ وَعَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ۔ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ۔ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: ق/الزهد ٢٤ (٤٢١٥) (تحفة الأشراف: ٩٩٠٢) (ضعيف)

(سند میں عبداللہ بن یزید دمشقی ضعیف راوی ہیں)

۲۴۵۱۔عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ متقیوں کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ اس بات کو جس میں کوئی حرج نہ ہو، اس چیز سے بچنے کے لیے نہ چھوڑ دے، جس میں برائی ہے۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

20۔بابٌ

۲۰۔ باب

2452۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ حَنْظَلَةَ الأُسَيِّدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي لأَظَلَّتْكُمُ الْمَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ حَنْظَلَةَ الأُسَيِّدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: م/التوبة ٤ (٢٧٥٠) (نحوه في سياق طويل وكذا)، ق/الزهد ٢٨ (٤٢٣٩) (تحفة الأشراف: ٣٤٤٨)، وحم (٤/٣٤٦)، ويأتي برقم ٢٥١٤) (حسن صحيح)

۲۴۵۲۔ حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمھاری وہی کیفیت رہے، جیسی میرے سامنے ہوتی ہے تو فرشتے اپنے پروں سے تم پر سایہ کریں۔'' ❶
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث حنظلہ اسیدی کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے اس سند کے علاوہ دیگر سندوں سے بھی مروی ہے۔ (۳) اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت آئی ہے۔

فائدہ ❶: ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی مجلس میں رہنے سے دلوں میں اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے، آخرت یاد آتی ہے اور دنیا کی چاہت کم ہو جاتی ہے۔

21۔ بَابٌ مِنْهُ

۲۱۔ باب: زہد و ورع سے متعلق ایک اور باب

2453۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَلْمَانَ أَبُو عُمَرَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً، فَإِنْ كَانَ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِالأَصَابِعِ فَلاَ تَعُدُّوهُ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالأَصَابِعِ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلاَّ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ)).

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ١٢٨٧٠) (حسن)

۲۴۵۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز کی ایک حرص ونشاط ہوتی ہے اور ہر حرص و نشاط کی ایک کمزوری ہوتی ہے، تو اگر اس کا اپنانے والا معتدل مناسب رفتار چلا اور حق کے قریب ہوتا رہا تو اس کی بہتری کی امید رکھو اور اگر اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے تو اسے کچھ شمار میں نہ لاؤ۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے بگاڑ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے دین یا دنیا کے بارے میں اس کی طرف انگلیاں اٹھائی جائیں، مگر جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔''

فائدہ [1]: ...... مفہوم یہ ہے کہ ہر کام میں شروع میں جوش وخروش ہوتا ہے اور عبادت و ریاضت کا بھی یہی حال ہے، عابد و زاہد اگر اپنے عمل میں معتدل رہا اور افراط وتفریط سے بچ کر حق سے قریب رہا تو اس کے لیے خیر کی امید ہے اور اس کی عبادت کا چرچا ہوا تو شہرت کی وجہ سے اس کے فتنے میں پڑنے کا خطرہ ہے، معلوم ہوا کہ اعتدال کی راہ سلامتی کی راہ ہے اور شہرت کا انجام حسرت وندامت ہے۔

22۔ بابٌ

۲۲۔ باب

2454۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي يَعْلَى، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ فِي وَسَطِ الْخَطِّ خَطًّا، وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ خَطًّا، وَحَوْلَ الَّذِي فِي الْوَسَطِ خُطُوطًا، فَقَالَ: ((هٰذَا ابْنُ آدَمَ، وَهٰذَا أَجَلُهُ، مُحِيطٌ بِهِ، وَهٰذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ الإِنْسَانُ، وَهَذِهِ الْخُطُوطُ عُرُوضُهُ، إِنْ نَجَا مِنْ هٰذَا يَنْهَشُهُ هٰذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ)). هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخریج: خ/الرقاق ٤ (٦٤١٧)، ق/الزهد ٢٧ (٤٢١٣) (تحفة الأشراف : ٩٢٠٠) (صحيح)

۲۴۵۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک مربع خط (یعنی چوکور) لکیر کھینچی اور ایک لکیر درمیان میں اس سے باہر نکلتی ہوئی کھینچی اور اس درمیانی لکیر کے بغل میں چند چھوٹی چھوٹی لکیریں اور کھینچی، پھر فرمایا: ''یہ ابن آدم ہے اور یہ لکیر اس کی موت کی ہے جو ہر طرف سے اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ درمیان والی لکیر انسان ہے (یعنی اس کی آرزوئیں ہیں) اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں انسان کو پیش آنے والے حوادث ہیں، اگر ایک حادثے سے وہ بچ نکلا تو دوسرا اسے ڈس لے گا اور باہر نکلنے والا خط اس کی امید ہے۔'' [1]

فائدہ [1]: ...... اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی زندگی اگر ایک طرف آرزوؤں سے بھری ہوئی ہے تو دوسری جانب اسے چاروں طرف سے حوادث گھیرے ہوئے ہیں، وہ اپنی آرزوؤں کی تکمیل میں حوادث سے نبرد آزما ہوتا

ہے،لیکن اس کے پاس امیدوں اور آرزؤں کا ایک وسیع اور نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے، اس کی آرزوئیں ابھی نا تمام ہی ہوتی ہیں کہ موت کا آہنی پنجہ اسے اپنے شکنجے میں کس لیتا ہے، گویا موت انسان سے سب سے زیادہ قریب ہے، اس لیے انسان کو اس سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔

2455ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ)).
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ٢٣٣٩ (صحيح)

٢٤٥٥۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے، لیکن اس کی دو خواہشیں جوان رہتی ہیں: ایک مال کی ہوس، دوسری لمبی عمر کی تمنا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2456ـ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ وَهُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَإِلَى جَنْبِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ مَنِيَّةً، إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ٢١٥٠ (حسن)

٢٤٥٦۔ عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کی مثال ایسی ہے کہ اس کے پہلو میں ننانوے آفتیں ہیں، اگر وہ ان آفتوں سے بچ گیا تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جائے گا۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

23ـ بَابٌ

٢٣۔ باب

2457ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ ابْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ، فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ، اذْكُرُوا اللّٰهَ، جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ)) قَالَ أُبَيٌّ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: ((مَا شِئْتَ))، قَالَ: قُلْتُ الرُّبُعَ، قَالَ: ((مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) قُلْتُ: النِّصْفَ، قَالَ: ((مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ))، قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ، قَالَ: ((مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ))، قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا، قَالَ: ((إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ

لَكَ ذَنْبُكَ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٣٠)، وانظر حم (٥/١٣٥) (حسن)

۲۴۵۷۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب دوتہائی رات گزر جاتی تو رسول اللہ ﷺ اٹھتے اور فرماتے: لوگو! اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو، کھڑکھڑانے والی آ گئی ہے اور اس کے ساتھ ایک دوسری آ لگی ہے، موت اپنی فوج لے کر آ گئی ہے، موت اپنی فوج لے کر آ گئی ہے۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں آپ پر بہت صلاۃ (درود) پڑھا کرتا ہوں سو اپنے وظیفے میں آپ پر درود پڑھنے کے لیے کتنا وقت مقرر کرلوں؟ آپ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو۔'' میں نے عرض کی چوتھائی؟ آپ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرلو تو تمھارے حق میں بہتر ہے۔'' میں نے عرض کی: آدھا؟ آپ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرلو تو تمھارے حق میں بہتر ہے۔'' میں نے عرض کی دوتہائی؟ آپ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرلو تو تمھارے حق میں بہتر ہے۔'' میں نے عرض کی: وظیفے میں پوری رات آپ پر درود پڑھا کروں؟۔ آپ نے فرمایا: ''اب یہ درود تمھارے سب غموں کے لیے کافی ہوگا اور اس سے تمھارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

24۔ بابٌ

۲۴۔ باب

2458۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)) قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّا نَسْتَحْيِي ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، قَالَ: ((لَيْسَ ذَاكَ ، وَلٰكِنَّ الاسْتِحْيَاءَ مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَالْبَطْنَ وَمَا حَوَى ، وَلْتَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلَى ، وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبَانَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٩٥٥٣) (حسن) (صحيح الترغيب ٣٣٣٧، ١٦٣٨، ١٧٢٥، ١٧٢٤)

۲۴۵۸۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے شرم وحیا کرو جیسا کہ اس سے شرم وحیا کرنے کا حق ہے۔'' ❶ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم اللہ سے شرم وحیا کرتے ہیں اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''حیا کا یہ حق نہیں جو تم نے سمجھا ہے، اللہ سے شرو حیا کرنے کا جو حق ہے وہ یہ ہے کہ تم اپنے سر اور اس کے ساتھ جتنی چیزیں ہیں ان سب کی حفاظت کرو، ❷ اور اپنے پیٹ اور اس کے اندر جو چیزیں ہیں ان کی حفاظت

کرو ❸ اور موت اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو یاد کیا کرو اور جسے آخرت کی چاہت ہو وہ دنیا کی زیب وزینت کو ترک کر دے، پس جس نے یہ سب پورا کیا تو حقیقت میں اسی نے اللہ تعالیٰ سے حیا کی جیسا کہ اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) اس حدیث کو اس سند سے ہم صرف ابان بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں اور انھوں نے صباح بن محمد سے روایت کی ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی اللہ سے پورا پورا ڈرو، جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

فائدہ ❷: ......یعنی اپنا سر غیر اللہ کے سامنے مت جھکانا، نہ ریا کاری کے ساتھ عبادت کرنا اور نہ ہی اپنی زبان، آنکھ اور کان کا غلط استعمال کرنا۔

فائدہ ❸: ......یعنی حرام کمائی سے اپنا پیٹ مت بھرو، اسی طرح شرمگاہ، ہاتھ، پاؤں اور دل کی اس طرح حفاظت کرو کہ ان سے غلط کام نہ ہونے پائے۔

25۔بابٌ

۲۵۔ باب

2459ــ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. قَالَ: وَمَعْنَى قَوْلِهِ: مَنْ دَانَ نَفْسَهُ يَقُولُ: حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يُحَاسَبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيُرْوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا، وَتَزَيَّنُوا لِلْعَرْضِ الْأَكْبَرِ، وَإِنَّمَا يَخِفُّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا، وَيُرْوَى عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: لَا يَكُونُ الْعَبْدُ تَقِيًّا حَتّٰى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ كَمَا يُحَاسِبُ شَرِيكَهُ مِنْ أَيْنَ مَطْعَمُهُ وَمَلْبَسُهُ.

تخريج: ق/الزهد ٣١ (٤٢٦٠) (تحفة الأشراف : ٤٨٢٠) (ضعيف)

(سند میں ابوبکر بن ابی مریم ضعیف راوی ہیں)

۲۴۵۹۔ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کو رام کر لے اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے عمل کرے اور عاجز و بے وقوف وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشات پر لگا دے اور رحمتِ الٰہی کی آرزو رکھے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اور ''من دان نفسه'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ دنیا ہی میں اپنے نفس کا

محاسبہ کر لے اس سے پہلے کہ قیامت کے روز اس کا محاسبہ کیا جائے۔ (۳) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اپنے نفس کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمھارا محاسبہ کیا جائے اور عرض اکبر (آخرت کی پیشی) کے لیے تدبیر کرو اور جو شخص دنیا ہی میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے قیامت کے روز اس پر حساب وکتاب آسان ہوگا۔ (۴) میمون بن مہران کہتے ہیں: بندہ متقی و پرہیز گار نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے جیسا کہ اپنے شریک سے محاسبہ کرتا ہے اور یہ خیال کرے کہ میرا کھانا اور لباس کہاں سے ہے۔

26۔بابٌ

۲۶۔ باب

2460ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَدُّوَيْهِ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُصَلاَّهُ فَرَأَى نَاسًا كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُونَ، قَالَ: ((أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى فَأَكْثِرُوا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلاَّ تَكَلَّمَ فِيهِ، فَيَقُولُ: أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ، وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ، وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ، وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ، فَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَأَهْلاً أَمَا إِنْ كُنْتَ لأَحَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ، فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِيَ بِكَ، قَالَ: فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَي الْجَنَّةِ، وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ، قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: لا مَرْحَبًا وَلا أَهْلاً أَمَا إِنْ كُنْتَ لأَبْغَضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ، فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِيَ بِكَ، قَالَ: فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفَ أَضْلاعُهُ)) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصَابِعِهِ، فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ، قَالَ: ((وَيُقَيِّضُ اللّٰهُ لَهُ سَبْعِينَ تِنِّينًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، فَيَنْهَشْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتّٰى يُفْضَى بِهِ إِلَي الْحِسَابِ)) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٢١٣) (ضعيف جداً)

(سند میں عبیداللہ وصافی اور عطیہ عوفی دونوں ضعیف راوی ہیں)

۲۴۶۰۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مصلی پر تشریف لائے اور دیکھا کہ لوگ ہنس رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ''آگاہ رہو! اگر تم لوگ لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز کو یاد رکھتے تو تم اپنی ان حرکتوں سے باز رہتے، سو لذتوں کو ختم کر دینے والی موت کا ذکر کثرت سے کرو، اس لیے کہ قبر روزانہ بولتی ہے اور کہتی ہے: میں غربت کا گھر ہوں،

میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑے، مکوڑوں کا گھر ہوں، پھر جب مومن بندے کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے مرحبا (خوش آمدید) کہتی ہے اور مبارک باد دیتی ہے اور کہتی ہے: بے شک تو میرے نزدیک ان میں سب سے زیادہ محبوب تھا جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں، پھر اب جب کہ میں تیرے کام کی نگراں ہوگئی اور تو میری طرف آ گیا تو اب دیکھ لے گا کہ میں تیرے ساتھ کیسا حسن سلوک کروں گی، پھر اس کی نظر پہنچنے تک قبر کشادہ کر دی جائے گی اور اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا اور جب فاجر یا کافر دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے نہ ہی مرحبا کہتی ہے اور نہ ہی مبارک باد دیتی ہے، بلکہ کہتی ہے: بیشک تو میرے نزدیک ان میں سب سے زیادہ قابلِ نفرت تھا جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں، پھر اب جب کہ میں تیرے کام کی نگران ہوں اور تو میری طرف آ گیا سو آج تو اپنے ساتھ میری بدسلوکیاں دیکھ لے گا، پھر وہ اس کو دباتی ہے اور ہر طرف سے اس پر زور ڈالتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک طرف سے دوسری طرف مل جاتی ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا اور ایک دوسرے کو آپس میں داخل کر کے فرمایا: ''اللہ اس پر ستر اژدہے مقرر کر دے گا، اگر ان میں سے کوئی ایک بار بھی زمین پر پھونک مار دے تو اس پر رہتی دنیا تک کبھی گھاس نہ اُگے، پھر وہ اژدہے اسے حساب وکتاب لیے جانے تک دانتوں سے کاٹیں گے اور نوچیں گے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

27۔ بابٌ

۲۷۔ باب

2461۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ مُتَّكِءٌ عَلَى رَمْلِ حَصِيرٍ فَرَأَيْتُ أَثَرَهُ فِي جَنْبِهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

تخريج: خ/المظالم ٢٥ (٢٤٦٨)، والنكاح ٨٣ (٥١٩١)، واللباس ٣١ (٥٨٤٣)، م/الطلاق ٥ (١٤٧٩)، ق/الزهد ١١ (٤١٥٣) (كلهم في سياق طويل في سياق ايلاء النبى نسائه) (ويأتي برقم ٢٣١٨) (تحفة الأشراف: ١٠٥٠٧)، وحم (١/٣٠١، ٣٩١) (صحيح)

۲۴۶۱۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ چٹائی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، سو میں نے دیکھا کہ چٹائی کا نشان آپ کے پہلو پر اثر کر گیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔ (وہی آپ کا ازواجِ مطہرات سے ایلاء کرنے کا قصہ۔)

28۔ بابٌ

۲۸۔ باب

2462ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ وَيُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ ابْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، وَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ، فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِينَ رَآهُمْ، ثُمَّ قَالَ: ((أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ))، قَالُوا: أَجَلْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: ((فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنِّي أَخْشَى أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجزية ١ (٣١٥٨)، والمغازي ١٢ (٤٠١٥)، والرقاق ٧ (٦٤٢٥)، م/الزهد ١ (٢٩٦١)، ق/الفتن ١٨ (٣٩٩٧) (تحفة الأشراف: ١٠٧٨٤) (صحيح)

۲۴۶۲۔ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ (یہ بنو عامر بن لوی کے حلیف اور جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھے) نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا پھر وہ بحرین (احساء) سے کچھ مال غنیمت لے کر آئے، جب انصار نے ابوعبیدہ کے آنے کی خبر سنی تو وہ سب فجر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے، ادھر جب رسول اللہ ﷺ صلاۃ فجر سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو لوگ آپ کے سامنے آئے۔ جب آپ ﷺ نے ان سب کو دیکھا تو مسکرائے اور فرمایا: ''شاید تم لوگوں نے یہ بات سن لی ہے کہ ابوعبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں، لوگوں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تمھارے لیے خوش خبری ہے اور اس چیز کی امید رکھو جو تمھیں خوش کرے، اللہ کی قسم! میں تم پر فقر و محتاجی سے نہیں ڈرتا ہوں، البتہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ دنیا تم پر کشادہ کر دی جائے، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کی گئی، پھر تم اس میں حرص و رغبت کرنے لگو جیسا کہ ان لوگوں نے حرص و رغبت کی، پھر دنیا تمھیں تباہ و برباد کر دے جیسا کہ اس نے ان کو تباہ و برباد کیا۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مال و اسباب کی فراوانی دینی اعتبار سے فقر و تنگ دستی سے کہیں زیادہ خطرناک ہے، یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کو اس فتنے سے آگاہ کیا، تاکہ لوگ اس کے خطرناک نتائج سے اپنے آپ کو بچا کر رکھیں، لیکن افسوس صد افسوس مال و اسباب کی اسی کثرت نے لوگوں کی اکثریت کو دین سے غافل

کر دیا اور آج وہ چیز ہمارے سامنے ہے جس کا آپ کو اندیشہ تھا، حالاں کہ مال جمع کرنے سے آدمی سیر نہیں ہوتا، بلکہ مال کی فروانی کے ساتھ ساتھ اس کے اندر مال کی بھوک بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ قبر کی مٹی ہی اس کا پیٹ بھر سکتی ہے۔

29۔ بابٌ

۲۹۔ باب

2463۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: ((يَا حَكِيمُ! إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)) فَقَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! لا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَي الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ! أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَ أَنْ يَأْخُذَهُ، فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰى تُوُفِّيَ. قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الزكاة ٥٠ (١٤٧٢)، والوصايا ٩ (٢٧٥٠)، وفرض الخمس ١٩ (٣١٤٣)، والرقاق ١١ (٦٤٤١)، م/الزكاة ٣٢ (١٠٣٥)، ن/الزكاة ٥٠ (٢٥٣٢)، و ٩٣ (٢٦٠٢-٢٦٠٤) (تحفة الأشراف: ٣٤٢٦)، وحا (٤٠٢/٣، ٤٣٤)، ود/الزكاة ٢٢ (١٦٦٠) (صحيح)

۲۴۶۳۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا تو آپ نے مجھے دیا، پھر مانگا تو پھر دیا، پھر مانگا تو پھر دیا، پھر آپ نے فرمایا: ''حکیم! بے شک یہ مال ہرا بھرا میٹھا ہے، جو اسے خوش دلی سے لے لے گا تو اسے اس میں برکت نصیب ہوگی اور جو اسے حریص بن کر لے گا اسے اس میں برکت حاصل نہ ہوگی اور اس کی مثال ایسے ہی ہے جو کھاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا اور اوپر کا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔'' حکیم کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! آپ کے بعد میں کسی سے کچھ نہ لوں گا یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ حکیم رضی اللہ عنہ کو کچھ دینے کے لیے بلاتے تو وہ اسے قبول کرنے سے انکار کر دیتے، ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انھیں کچھ دینے کے لیے بلایا تو اسے بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے مسلمانوں کی جماعت! میں تم لوگوں کو حکیم پر گواہ بناتا ہوں کہ اس مالِ غنیمت میں سے میں ان کا حق پیش کرتا ہوں تو وہ اسے لینے سے انکار کرتے ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حکیم رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کے مال سے کچھ نہیں لیا یہاں تک کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ تھا کہ اگر لوگوں سے ان کے لیے ہوئے کو قبول کرنے لگا تو کہیں یہ عادت اس حد سے بڑھ نہ جائے جس کے لینے کی انھیں خواہش نہیں، یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اس چیز کا بھی انکار کر دیا جو ان کا حق بنتا تھا، یہ دنیا سے بے رغبتی کی اعلیٰ مثال ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو گواہ اس لیے بنایا تا کہ لوگ ان کے بارے میں یہ نہ کہہ سکیں کہ حکیم رضی اللہ عنہ کے انکار کی حقیقت کو عمر رضی اللہ عنہ نہ جان سکے۔ (واللہ اعلم)

30۔ بابٌ

۳۰۔ باب

2464۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: ابْتُلِينَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالضَّرَّاءِ، فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِينَا بِالسَّرَّاءِ بَعْدَهُ فَلَمْ نَصْبِرْ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۹۷۱۹) (صحيح الإسناد)

۲۴۶۴۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تکلیف اور تنگی میں آزمائے گئے تو اس پر ہم نے صبر کیا، پھر آپ کے بعد کی حالت میں کشادگی اور خوشی میں آزمائے گئے تو ہم صبر نہ کر سکے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ ❶ :...... مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں جب ہم بے انتہا مشقت و پریشانی کی زندگی گزار رہے تھے تو اس وقت ہم نے صبر سے کام لیا، لیکن آپ کے بعد جب ہمارے لیے مال و اسباب کی کثرت ہوگئی تو ہم گھمنڈ و تکبر میں مبتلا ہو گئے اور اترا گئے۔

2465۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ وَهُوَ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتِ الآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۶۷٤) (صحيح)

۲۴۶۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا مقصود زندگی آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں استغناء و بے نیازی پیدا کر دیتا ہے اور اسے دل جمعی عطا کرتا ہے۔ ❶ دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے اور جس کا مقصود طلبِ دنیا ہو، اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے رکھ دیتا ہے اور اس کی جمع خاطر کو پریشان کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس اتنی ہی آتی ہے جو اس کے لیے مقدر ہے۔''

فائدہ ❶ :...... یعنی جس کی نیت طلبِ آخرت ہوگی اللہ رب العالمین اسے معمولی زندگی پر بھی صابر و قانع بنا دے گا تاکہ وہ دنیا کا حریص اور اس کا طالب بن کر نہ رہے، اس کے پراگندہ دنیاوی خیالات کو جمع کر دے گا، اسے دل جمعی نصیب ہوگی اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آئے گی۔

2466۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلأْتُ يَدَيْكَ شُغْلاً وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ)).

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَأَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ اسْمُهُ: هُرْمُزُ.

تخريج: ق/الزهد ٢ (٤١٠٧) (تحفة الأشراف: ١٤٨٨١) (صحيح)

۲۴۶۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم! تو میری عبادت کے لیے یکسو ہو جا، میں تیرا سینہ استغناء و بے نیازی سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی دور کروں گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرا دل مشغولیت سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی دور نہ کروں گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

31۔ بابٌ

۳۱۔ باب

2467۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِيرٍ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ كِيلِيهِ، فَكَالَتْهُ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ فَنِيَ، قَالَتْ: فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لأَكَلْنَا مِنْهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَمَعْنَى قَوْلِهَا شَطْرٌ تَعْنِي شَيْئًا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٧٢٢٧) (صحيح)

۲۴۶۷۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی، اس وقت ہمارے پاس تھوڑی سی جو تھی، پھر جتنی مدت تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم نے اسی سے کھایا، پھر ہم نے لونڈی کو جو تولنے کے لیے کہا، تو اس نے تولا، پھر بقیہ جو بھی جلد ہی ختم ہو گئی، لیکن اگر ہم اسے چھوڑ دیتے اور نہ تولتے تو اس میں سے اس سے زیادہ مدت تک کھاتے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہاں عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول ''شطر'' کا معنی قدرے اور تھوڑا ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث میں فقر و تنگ دستی کی زندگی گزارنے والوں کے لیے نصیحت ہے کہ وہ اہلِ دنیا اور ان کو میسر آسائشوں کی طرف نہ دیکھیں، بلکہ رسول اور ازواج مطہرات کی زندگیوں کو سامنے رکھیں اور فقر و فاقے کی زندگی کو اپنے لیے باعثِ سعادت سمجھیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کھانے پینے کی چیزوں کو بلا تولے ناپے استعمال کیا جائے تو اس

میں برکت ہوتی ہے اور جس حدیث میں ''طعام'' کے تولنے کے بارے میں ہے کہ ''تولنے سے برکت ہوتی ہے'' وہ طعام بیچنے کے موقع سے ہے، کیوں کہ اس وقت دو آدمیوں کے اپنے اپنے حقوق کی جانکاری کی بات ہے۔

32۔بابٌ

۳۲۔ باب

2468۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ لَنَا قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ عَلَى بَابِي، فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((انْزَعِيهِ فَإِنَّهُ يُذَكِّرُنِي الدُّنْيَا)) قَالَتْ: وَكَانَ لَنَا سَمَلُ قَطِيفَةٍ تَقُولُ عَلَمُهَا مِنْ حَرِيرٍ كُنَّا نَلْبَسُهَا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: م/اللباس ٢٦ (٢١٠٧/٨٨)، ن/الزينة ١١١ (٥٣٥٥)، انظر أيضًا: خ/المظالم ٣٢ (٢٤٧٩)، واللباس ٩١ (٥٩٥٤)، والأدب ٧٥ (٦١٠٩)، ون/القبلة ١٢ (٧٦٢) (تحفة الأشراف: ١٦١٠١)، وحم (٤٩/٦، ٢٤١) (صحيح)

۲۴۶۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہمارے پاس ایک باریک پردہ تھا جس پر تصویریں بنی تھیں، پردہ میرے دروازے پر لٹک رہا تھا، جب اسے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: ''اس کو یہاں سے دور کر دو اس لیے کہ یہ مجھے دنیا کی یاد دلاتا ہے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہمارے پاس ایک روئیں دار پرانی چادر تھی جس پر ریشم کے نشانات بنے ہوئے تھے اور اسے ہم اوڑھتے تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

2469۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِي يَضْطَجِعُ عَلَيْهَا مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/اللباس ٦ (٢٠٨٢) (تحفة الأشراف: ١٧٠٦٤) (صحيح)

۲۴۶۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس چمڑے کا ایک تکیہ (بستر) تھا جس پر آپ آرام فرماتے تھے اس میں کھجور کی پتلی چھال بھری ہوئی تھی۔ [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

فائدہ [1]: ...... یہ اس ذات گرامی کی سادہ زندگی کا حال تھا جو سید المرسلین تھے، آج کی پرتکلف زندگی آپ ﷺ کی اس سادہ زندگی سے کس قدر مختلف ہے، کاش ہم مسلمان آپ کی اس سادگی کو اپنے لیے نمونہ بنائیں اور اسے اختیار کریں۔

33۔ بابٌ

۳۳۔ باب

2470ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا بَقِيَ مِنْهَا)) قَالَتْ: مَابَقِيَ مِنْهَا إِلاَّ كَتِفُهَا، قَالَ: ((بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو مَيْسَرَةَ هُوَ الْهَمْدَانِيُّ اسْمُهُ: عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٧٤١٩) (صحيح)

۲۴۷۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ صحابہ نے ایک بکری ذبح کی، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا اس میں سے کچھ باقی ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: دستی کے سوااور کچھ نہیں باقی ہے، آپ نے فرمایا: ''دستی کے سواسب کچھ باقی ہے۔'' [1]
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

فائدہ [1] :......مفہوم یہ ہے کہ ذبح کی گئی بکری کا جتنا حصہ غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے یہی صدقہ کیا ہوا مال درحقیقت باقی ہے۔ رہا وہ حصہ جو تمھارے پاس ہے وہ باقی نہیں ہے۔ اس سے آپ ﷺ کا اشارہ رب العالمین کے اس فرمان کی طرف ہے، ''ما عندكم ينفد وما عند الله باق'' جو تمھارے پاس ہے وہ ختم ہونے والا ہے اور رب العالمین کے پاس جو کچھ ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔

34۔باب

۳۴۔ باب

2471ـ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ إِنْ هُوَ إِلاَّ الْمَاءُ وَالتَّمْرُ. قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الزهد ١ (٢٩٧٢)، ق/الزهد ١٠ (٤١٤٤) (تحفة الأشراف: ١٧٠٦٥)، وراجع أيضًا خ/الهبة ١ (٢٥٦٧)، والرقاق ١٧ (٦٤٥٨، ٦٤٥٩، ٦٥٤٥٩) (تحفة الأشراف: ١٧٠٦٥)، وحم (٦/٥٠، ٧١، ٨٦) **(صحيح)**

۲۴۷۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم آل محمد (ﷺ) ایسے تھے کہ ایک ایک مہینہ چولہا نہیں جلاتے تھے، ہمارا گذر بسر صرف کھجور اور پانی پر ہوتا تھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

2472ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلاَثُونَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، وَمَا لِي

وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلَالٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ حِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ إِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُهُ تَحْتَ إِبْطِهِ.

تخريج: ق/المقدمة ١١ (١٥١) (تحفة الأشراف: ٣٤١) (صحيح)

۲۴۷۲۔انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اللہ کی راہ میں ایسا ڈرایا گیا کہ اس طرح کسی کو نہیں ڈرایا گیا اور اللہ کی راہ میں مجھے ایسی تکلیفیں پہنچائی گئی ہیں کہ اس طرح کسی کو نہیں پہنچائی گئیں، مجھ پر مسلسل تیس دن و رات گزر جاتے اور میرے اور بلال کے لیے کوئی کھانا نہیں ہوتا کہ جسے کوئی جان والا کھائے سوائے تھوڑی سی چیز کے جسے بلال اپنی بغل میں چھپا لیتے تھے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس حدیث میں وہ دن مراد ہیں کہ جب آپ ﷺ اہلِ مکہ سے بیزار ہو کر مکہ سے نکل گئے تھے اور ساتھ میں بلال تھے، ان کے پاس کچھ کھانا تھا جسے وہ بغل میں دبائے ہوئے تھے۔

فائدہ [1]: ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے کلمے کی سربلندی اور اس کے دین کے اظہار کے لیے آپ نے کس قدر جسمانی تکالیف برداشت کی ہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ مسلسل کئی کئی دن گزر جاتے اور آپ بھوکے رہتے، ظاہر ہے بلال نے اپنی بغل میں جو کچھ چھپا رکھا تھا وہ کب تک ساتھ دیتا۔ اس حدیث میں داعیانِ حق کے لیے عبرت و نصیحت ہے۔

2473 ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، يَقُولُ: خَرَجْتُ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ أَخَذْتُ إِهَابًا مَعْطُوبًا، فَحَوَّلْتُ وَسَطَهُ فَأَدْخَلْتُهُ عُنُقِي وَشَدَدْتُ وَسَطِي، فَحَزَمْتُهُ بِخُوصِ النَّخْلِ، وَإِنِّي لَشَدِيدُ الْجُوعِ، وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ، فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ شَيْئًا، فَمَرَرْتُ بِيَهُودِيٍّ فِي مَالٍ لَهُ وَهُوَ يَسْقِي بِبَكَرَةٍ لَهُ، فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ، فَقَالَ: مَا لَكَ يَا أَعْرَابِيُّ! هَلْ لَكَ فِي كُلِّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ، قُلْتُ: نَعَمْ، فَافْتَحِ الْبَابَ حَتّٰى أَدْخُلَ، فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ، فَأَعْطَانِي دَلْوَهُ، فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا أَعْطَانِي تَمْرَةً، حَتّٰى إِذَا امْتَلَأَتْ كَفِّي أَرْسَلْتُ دَلْوَهُ، وَقُلْتُ: حَسْبِي فَأَكَلْتُهَا، ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ، فَشَرِبْتُ، ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِيهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٣٣٨) (ضعيف) (محمد بن کعب قرظی کے استاذ راوی مبہم ہیں)

۲۴۷۳۔علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک ٹھنڈے دن میں رسول اللہ ﷺ کے گھر سے نکلا اور ساتھ میں ایک بدبودار چمڑا لے لیا جس کے بال جھڑے ہوئے تھے، پھر بیچ سے میں نے اسے کاٹ کر اپنی گردن میں ڈال لیا اور اپنی کمر

کو کھجور کی شاخ سے باندھ دیا، مجھے بہت سخت بھوک لگی ہوئی تھی، اگر رسول اللہ ﷺ کے گھر میں کچھ کھانا ہوتا تو میں اس میں سے ضرور کھالیتا، چنانچہ میں کچھ کھانے کی تلاش میں نکلا، راستے میں ایک یہودی کے پاس سے گزرا جو اپنے باغ میں چرخی سے پانی دے رہا تھا، اس کو میں نے دیوار کی ایک سوراخ سے جھانکا تو اس نے کہا: اعرابی! کیا بات ہے؟ کیا تو ایک کھجور پر ایک ڈول پانی کھینچے گا؟ میں نے کہا: ہاں اور اپنا دروازہ کھول دو تا کہ میں اندر آ جاؤں، اس نے دروازہ کھول دیا اور میں داخل ہو گیا، اس نے مجھے اپنا ڈول دیا، پھر جب بھی میں ایک ڈول پانی نکالتا تو وہ ایک کھجور مجھے دیتا یہاں تک کہ جب میری مٹھی بھر گئی تو میں نے اس کا ڈول چھوڑ دیا اور کہا کہ اتنا میرے لیے کافی ہے، چنانچہ میں نے اسے کھایا اور دو تین گھونٹ پانی پیا، پھر میں مسجد میں آیا اور وہیں رسول اللہ ﷺ کو موجود پایا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کی زندگی کس قدر فقر و تنگ دستی سے دوچار تھی، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی بھی یہی حالت تھی، اس فقر و فاقہ کے باوجود کسبِ حلال کا راستہ اپناتے تھے اور جو کچھ میسر ہوتا اسی پر قانع ہوتے تھے۔

2474۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ جُوعٌ، فَأَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَمْرَةً تَمْرَةً. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: ق/الزهد ١٢ (٤١٥٧) (تحفة الأشراف: ١٣٦١٧) (شاذ)

(مؤلف اور ابن ماجہ کے یہاں جو متن ہے وہ صحیح بخاری میں اسی سند سے مروی متن سے مختلف ہے، صحیح بخاری میں فی نفر سات سات کھجوریں ملنے کا تذکرہ ہے، دیکھیے: خ/الأطعمة ٢٣ (٥٤١١)، و٣٩ (٥٤٤٠)

۲۴۷۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کو ایک مرتبہ بھوک لگی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سب کو صرف ایک ایک کھجور دی۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2475۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ ثَلاثُ مِائَةٍ، نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا، فَفَنِيَ زَادُنَا حَتَّى إِنْ كَانَ يَكُونُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ، فَقِيلَ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِاللَّهِ! وَأَيْنَ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا، وَأَتَيْنَا الْبَحْرَ، فَإِذَا نَحْنُ بِحُوتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا أَحْبَبْنَا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَتَمَّ مِنْ هَذَا وَأَطْوَلَ.

تخريج: خ/الشركة ١ (٢٤٨٣)، والجهاد ١٢٤ (٢٩٨٣)، والمغازي ٦٥ (٤٣٦٠-٤٣٦٢)، والأطعمة ١٢ (٥٤٩٤)، م/الصيد ٤ (١٩٣٥)، ن/الصيد ٣٥ (٤٣٥٦، ٤٣٥٩)، ق/الزهد ١٢ (٤١٥٩) (تحفة الأشراف: ٣١٢٥)، ط/صفة النبي ١٠ (٢٤)، ود/الصيد ٦ (٢٠٥٥) (صحيح)

۲۴۷۵۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین سو کی تعداد میں بھیجا، ہم اپنا اپنا زادسفر اٹھائے ہوئے تھے، ہمارا زادِسفر ختم ہوگیا نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ ہر آدمی کے حصہ میں صرف ایک ایک کھجور آتی تھی، ان سے کہا گیا: ابوعبداللہ! ایک کھجور سے آدمی کا کیا ہوتا ہوگا؟ تو انھوں نے کہا: جب وہ بھی ختم ہوگئی تو ہمیں اس کی قدر معلوم ہوئی، انھوں نے فرمایا: ''ہم سمندر کے کنارے پہنچے آخر ہمیں ایک مچھلی ملی، جسے سمندر نے باہر پھینک دیا تھا، چنانچہ ہم اس میں سے اٹھارہ دن تک جس طرح چاہا سیر ہوکر کھاتے رہے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث جابر کے واسطے سے دوسری سندوں سے بھی مروی ہے۔ (۳) اس حدیث کو مالک بن انس نے وہب بن کیسان سے اس سے زیادہ مکمل اور مطول روایت کیا ہے۔

فائدہ ❶ : ......معلوم ہوا کہ صحابہ کرام دنیا سے کس قدر بے رغبت تھے، فقر وتنگدستی کی وجہ سے ان کی زندگی کس طرح پریشانی کے عالم میں گزرتی تھی، اس کے باوجود بھوک کی حالت میں بھی ان کا جذبۂ جہاد بلند ہوتا تھا، کیوں کہ وہ صبر وضبط سے کام لیتے تھے۔

35۔باب

۳۵۔ باب

2476۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، يَقُولُ: إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ طَلَعَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بِفَرْوٍ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ، وَالَّذِي هُوَ الْيَوْمَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَى وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ؟)) قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ، نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ، وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَيَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ هُوَ ابْنُ مَيْسَرَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَيَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الَّذِي رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ، رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ كُوفِيٌّ، رَوَى عَنْهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

تخریج: تفرد بہ المؤلف ، التحفة: ۱۰۳۳۹) (ضعیف) (محمد بن کعب قرظی کے استاذ راوی مبہم ہیں)

۲۴۷۶۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مصعب بن عمیر [1] آئے ان کے بدن پر چمڑے کی پیوند لگی ہوئی ایک چادر تھی، جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو ان کی اس ناز ونعمت کو دیکھ کر رونے لگے جس میں وہ پہلے تھے اور جس حالت میں ان دنوں تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا حال ہوگا تمھارا اس وقت جب کہ تم میں سے ایک شخص ایک جوڑے میں صبح کرے گا تو دوسرے جوڑے میں شام کرے گا اور اس کے سامنے ایک برتن کھانے کا رکھا جائے گا تو دوسرا اٹھایا جائے گا اور تم اپنے مکانوں میں ایسے ہی پردہ ڈالو گے جیسا کہ کعبہ پر پردہ ڈالا جاتا ہے؟۔'' [2] صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم اس وقت آج سے بہت اچھے ہوں گے اور عبادت کے لیے فارغ ہوں گے اور محنت ومشقت سے بچ جائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تم آج کے دن ان دنوں سے بہتر ہو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) یزید بن زیاد سے مراد یزید بن زیاد بن میسرہ مدنی ہیں، ان سے مالک بن انس اور دیگر اہلِ علم نے روایت کی ہے اور (دوسرے) یزید بن زیاد دمشقی وہ ہیں جنھوں نے زہری سے روایت کیا ہے اور ان سے (یعنی دمشقی سے) وکیع اور مروان بن معاویہ نے روایت کیا ہے اور (تیسرے) یزید بن ابی زیاد کوفی ہیں۔ [3]

فائدہ [1]: ...... مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں، یہ اپنا سارا مال ومتاع مکے میں چھوڑ کر ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے، بیعتِ عقبہ ثانیہ کے بعد آپ نے ان کو قرآن کی تعلیم دینے اور دین کی باتیں سکھانے کے لیے مدینہ بھیجا، مدینے میں ہجرت سے پہلے جمعے کے لیے لوگوں کو سب سے پہلے جمع کرنے کا شرف انھی کو حاصل ہے، زمانۂ جاہلیت میں سب سے زیادہ ناز ونعمت کی زندگی گزارنے والے تھے، لیکن اسلام لانے کے بعد ان سب سے انھیں بے رغبتی ہوگئی۔

فائدہ [2]: ...... یعنی ایک وقت ایسا آئے گا کہ مال ومتاع کی ایسی کثرت ہو جائے گی کہ صبح وشام کپڑے بدلے جائیں گے، قسم قسم کے کھانے لوگوں کے سامنے ہوں گے، لوگ اپنے مکانوں کی تزئین کریں گے، گھروں میں عمدہ اور قیمتی کپڑوں کے پردے لٹکائیں گے، جیسا کہ آج کل ہے۔

فائدہ [3]: ...... امام ترمذی ان تین لوگوں کے درمیان فرق بیان کر رہے ہیں جو یزید کے نام سے موسوم ہیں: (۱) یزید بن زیاد بن میسرہ مدنی ہیں، جو اس حدیث کی سند میں مذکور ہیں (۲) یزید بن زیاد دمشقی ہیں۔ (۳) یزید بن ابی زیاد کوفی ہیں۔

36۔ بابٌ

۳۶۔ باب

2477۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ: كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ أَهْلِ الإِسْلامِ لا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلٍ وَلا مَالٍ، وَاللّٰهِ الَّذِي لا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ فِيهِ، فَمَرَّ بِي أَبُوبَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي، وَقَالَ: ((أَبَا هُرَيْرَةَ!)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((الْحَقْ))، وَمَضَى، فَاتَّبَعْتُهُ وَدَخَلَ مَنْزِلَهُ، فَاسْتَأْذَنْتُ، فَأَذِنَ لِي، فَوَجَدَ قَدَحًا مِنْ لَبَنٍ، فَقَالَ: ((مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ لَكُمْ؟)) قِيلَ: أَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَبَا هُرَيْرَةَ!)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ، فَقَالَ: ((الْحَقْ إِلَي أَهْلِ الصُّفَّةِ، فَادْعُهُمْ))، وَهُمْ أَضْيَافُ الإِسْلَامِ، لا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلٍ وَلامَالٍ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ، وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَنِي ذَلِكَ، وَقُلْتُ: مَا هٰذَا الْقَدَحُ بَيْنَ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَأَنَارَسُوْلُهُ إِلَيْهِمْ، فَسَيَأْمُرُنِي أَنْ أُدِيرَهُ عَلَيْهِمْ، فَمَا عَسَى أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ، وَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أُصِيبَ مِنْهُ مَا يُغْنِينِي، وَلَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهِ، فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ، فَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ، فَقَالَ: ((أَبَا هُرَيْرَةَ! خُذِ الْقَدَحَ، وَأَعْطِهِمْ)) فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ، فَجَعَلْتُ أُنَاوِلُهُ الرَّجُلَ، فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّهُ فَأُنَاوِلُهُ الآخَرَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ بِهِ إِلَي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ رَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقَدَحَ، فَوَضَعَهُ عَلَى يَدَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ: ((أَبَا هُرَيْرَةَ: اشْرَبْ)) فَشَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ: ((اشْرَبْ)) فَلَمْ أَزَلْ أَشْرَبُ، وَيَقُولُ: ((اشْرَبْ)) حَتّٰى قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، فَأَخَذَ الْقَدَحَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمَّى ثُمَّ شَرِبَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الاستئذان ١٤ (٦٢٤٦) (مختصرًا) والرقاق ١٧ (٦٤٥٢) (تحفة الأشراف: ١٤٣٤٤)

(صحيح)

۲۴۷۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اہلِ صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے، وہ مال اور اہلِ وعیال والے نہ تھے، قسم ہے اس معبود کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، بھوک کی شدت سے میں اپنا پیٹ زمین پر رکھ دیتا تھا اور بھوک سے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا، ایک دن میں لوگوں کی گزرگاہ پر بیٹھ گیا، اس طرف سے ابوبکر گزرے تو میں نے ان سے قرآن مجید کی ایک آیت اس وجہ سے پوچھی تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں، لیکن وہ چلے گئے اور مجھے اپنے ساتھ نہیں لیا، پھر عمر گزرے، ان سے بھی میں نے کتاب اللہ کی ایک آیت پوچھی تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں مگر وہ بھی آگے بڑھ

گئے اور مجھے اپنے ساتھ نہیں لے گئے۔

پھر ابوالقاسم ﷺ کا گزر ہوا تو آپ نے مجھے دیکھ کر مسکرایا اور فرمایا: ''ابو ہریرہ!'' میں نے کہا: حاضر ہوں اللہ کے رسول ! آپ نے فرمایا: ''ساتھ چلو'' اور آپ چل پڑے، میں بھی ساتھ میں ہولیا، آپ اپنے گھر میں داخل ہوئے پھر میں نے بھی اجازت چاہی، چنانچہ مجھے اجازت دے دی گئی، وہاں آپ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا، دریافت فرمایا: ''یہ دودھ کہاں سے ملا؟ عرض کی گیا: فلاں نے اسے ہدیہ بھیجا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ!'' میں نے کہا: حاضر ہوں، آپ نے فرمایا: ''جاؤ اہلِ صفہ کو بلالاؤ۔'' یہ مسلمانوں کے مہمان تھے ان کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا، گھر بار تھا نہ کوئی مال، آپ ﷺ کے پاس جب کوئی صدقہ آتا تھا تو اسے ان کے پاس بھیج دیتے تھے، اس میں سے آپ کچھ نہیں لیتے تھے اور جب کوئی ہدیہ آتا تو ان کو بلا بھیجتے، اس میں سے آپ بھی کچھ لے لیتے اور ان کو بھی اس میں شریک فرماتے، لیکن اس ذرا سے دودھ کے لیے آپ کا مجھے بھیجنا ناگوار گذرا اور میں نے (دل میں) کہا: اہلِ صفہ کا کیا بنے گا؟ اور میں انھیں بلانے جاؤں گا، پھر آپ ﷺ مجھے ہی حکم دیں گے کہ اس پیالے میں جو کچھ ہے انھیں دوں، مجھے یقین ہے کہ اس میں سے مجھے کچھ نہیں ملے گا، حالاں کہ مجھے امید تھی کہ اس میں سے مجھے اتنا ضرور ملے گا جو میرے لیے کافی ہو جائے گا، لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا، چنانچہ میں ان سب کو بلالایا، جب وہ سب آپ کے پاس آئے اور اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! یہ پیالہ ان لوگوں کو دیدو۔'' چنانچہ میں وہ پیالہ ایک ایک کو دینے لگا، جب ایک شخص پی کر سیر ہو جاتا تو میں دوسرے شخص کو دیتا یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گیا، سب لوگ سیر ہو چکے تھے، پھر آپ ﷺ نے وہ پیالہ لے کر اسے اپنے ہاتھ پر رکھا، پھر اپنا سر اٹھایا اور مسکرا کر فرمایا: ''ابو ہریرہ! یہ دودھ پیو۔'' چنانچہ میں نے پیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اسے پیو'' میں پیتا رہا اور آپ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے اب میں پینے کی گنجائش نہیں پاتا، پھر آپ نے پیالہ لیا، اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور بسم اللہ کہہ کر دودھ پیا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اہلِ وعیال اور مال والے نہ ہوں ان کا خاص خیال رکھا جائے، اصحابِ صفہ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی محبت اسی خاص خیال کا نتیجہ ہے، آپ کے پاس جب ہدیہ کی کوئی چیز آتی تو اس میں دوسروں کو بھی شریک کرتے تھے۔ دودھ کی کثرت یہ آپ کے معجزہ کی دلیل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مہمان کو مزید کھانے پینے کے لیے کہنا چاہیے اور کھانے کی مقدار اگر کافی ہے تو خوب سیر ہو کر کھانا پینا بھی جائز ہے۔

37۔ بابٌ

۳۷۔ باب

2478۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللهِ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

الْبَكَّاءُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ، فَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ.

تخريج: ق/الأطعمة ٥٠ (٣٣٥٠، ٣٣٥١) (تحفة الأشراف: ٨٥٦٣) (حسن)

۲۴۷۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص نے ڈکار لیا، تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنی ڈکار ہم سے دور رکھو، اس لیے کہ دنیا میں سب سے زیادہ پیٹ بھر کر کھانے والا قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا رہے گا۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ [1]: ...... ڈکار عموماً زیادہ کھانے سے آتی ہے، اس لیے آپ نے اس آدمی سے یہ فرمایا اور اگر ڈکار گیس کی بیماری کی وجہ سے آئے تو اس ڈکار پر یہ حدیث صادق نہیں آئے گی، کیوں کہ یہ تو مجبوری کی حالت میں ہے۔

38۔ بابٌ

۳۸۔ باب

2479۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: يَا بُنَيَّ! لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ ثِيَابَهُمُ الصُّوفُ فَإِذَا أَصَابَهُمُ الْمَطَرُ يَجِيءُ مِنْ ثِيَابِهِمْ رِيحُ الضَّأْنِ.

تخريج: د/اللباس ٦ (٤٠٣٣)، ق/اللباس ٤ (٣٥٦٢) (تحفة الأشراف: ٩١٢٦) (صحيح)

۲۴۷۹۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے کہا: اے میرے بیٹے! اگر تم ہمیں اس وقت دیکھتے جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمیں بارش نصیب ہوتی تھی تو تم خیال کرتے کہ ہماری بو بھیڑ کی بو جیسی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ کے کپڑے اون کے ہوتے تھے، جب اس پر بارش کا پانی پڑتا تو اس سے بھیڑ کی جیسی بو آنے لگتی تھی۔ [1]

فائدہ [1]: ...... اس وقت اون کا کپڑا موٹا جھوٹا ہوتا تھا، جیسا گڈریوں کا ہوتا ہے، آج کل کا قیمتی اونی کپڑا مراد نہیں ہے۔

39۔ بابٌ

۳۹۔ باب

2480۔ حَدَّثَنَا الْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، قَالَ: الْبِنَاءُ كُلُّهُ وَبَالٌ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ، قَالَ: لَا أَجْرَ وَلَا وِزْرَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٨٤١٤) (ضعيف الإسناد)

۲۴۸۰۔ ابوحمزہ سے روایت ہے کہ ابراہیم نخعی کہتے ہیں: گھر مکان سب کا سب ہر عمارت باعث وبال ہے، میں نے کہا: اس مکان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، جسے بنائے بغیر چارہ نہیں، انھوں نے کہا: نہ اس میں کوئی اجر ہے اور نہ کوئی گناہ۔

2481۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدِالرَّحِيمِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الإِيمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا)).

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَمَعْنَى قَوْلِهِ حُلَلِ الإِيمَانِ، يَعْنِي مَا يُعْطَى أَهْلُ الإِيمَانِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٣٠٢) (حسن)

۲۴۸۱۔ معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص زینت کا لباس خالص اللہ کی رضامندی اور اس کی تواضع کی خاطر چھوڑ دے باوجودیکہ وہ اسے میسر ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو قیامت کے دن تمام خلائق کے سامنے بلائے گا تا کہ وہ اہلِ ایمان کے لباس میں سے جسے چاہے پسند کرے، اور پہنے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) ''حلل الإيمان'' سے جنت کے وہ لباس مراد ہیں جو اہلِ ایمان کو دیے جائیں گے۔

40۔ بابٌ

۴۰۔ باب

2482۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ بَشِيرٍ هَكَذَا، قَالَ شَبِيبُ بْنُ بَشِيرٍ: وَإِنَّمَا هُوَ شَبِيبُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلاَّ الْبِنَاءَ فَلاَ خَيْرَ فِيهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٠١) (ضعيف)

(سند میں زافر سخت وہم کے شکار ہو جاتے تھے اور شبیب روایت میں غلطیاں کر جاتے تھے)

۲۴۸۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نفقہ سب کا سب اللہ کی راہ میں ہے سوائے اس نفقہ کے جو گھر بنانے میں صرف ہوتا ہے، کیوں کہ اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

2483۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، قَالَ: أَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُودُهُ، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ، فَقَالَ: لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِي، وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ)) لَتَمَنَّيْتُ، وَقَالَ: يُؤْجَرُ الرَّجُلُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا إِلَّا التُّرَابَ۔أَوْ قَالَ فِي الْبِنَاءِ۔ قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ۹۷۰ (صحيح)

۲۴۸۳۔ حارثہ بن مضرب کہتے ہیں: ہم خباب رضی اللہ عنہ کے پاس عیادت کرنے کے لیے آئے، انھوں نے اپنے بدن میں سات داغ لگوار کھے تھے، انھوں نے کہا: یقیناً میرا مرض بہت لمبا ہوگیا ہے، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ ''موت کی تمنا نہ کرو'' تو میں ضرور اس کی تمنا کرتا اور آپ نے کہا: آدمی کو ہر خرچ میں ثواب ملتا ہے سوائے مٹی میں خرچ کرنے کے، یا فرمایا: گھر بنانے میں۔ [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]:...... یعنی جو اپنی ضرورت سے زائد عمارت پر خرچ ہوتا ہے اس پر کچھ بھی ثواب نہیں ملتا، ویسے انسان کو سر چھپانے، گرمی، سردی کی شدت اور بارش وغیرہ سے بچاؤ کے لیے ایک مکان کی ضرورت ہوتی ہے، کیوں کہ یہ انسانی زندگی کے لیے ناگزیر ہے، حدیث میں مذکورہ وعید ایسی تعمیرات سے متعلق ہے جو ضرورت سے زئد ہوں یا جن پر اسراف سے خرچ کیا جائے۔

41۔ بابٌ

۴۱۔ باب

2484۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ أَبُو الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، قَالَ: جَاءَ سَائِلٌ، فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلسَّائِلِ: أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَتَصُومُ رَمَضَانَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: سَأَلْتَ وَلِلسَّائِلِ حَقٌّ، إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْنَا أَنْ نَصِلَكَ، فَأَعْطَاهُ ثَوْبًا، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللّٰهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۵۴۰۹) **(ضعيف)**

(سند میں خالد بن طہمان مختلط ہوگئے تھے)

۲۴۸۴۔ حصین کہتے ہیں کہ ایک سائل نے آکر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کچھ مانگا تو ابن عباس نے سائل سے کہا: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے؟ اس نے کہا: ہاں، آپ نے کہا: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، آپ نے کہا: کیا تم رمضان کے صیام رکھتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں، آپ نے کہا: تم

نے سوال کیا اور سائل کا حق ہوتا ہے، بے شک ہمارے اوپر ضروری ہے کہ ہم تمھارے ساتھ حسنِ سلوک کریں، چنانچہ انھوں نے اسے ایک کپڑا دیا اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو کوئی مسلمان کسی مسلمان بھائی کو کوئی کپڑا پہناتا ہے تو وہ اللہ کی امان میں اس وقت تک رہتا ہے جب تک اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی اس پر باقی رہتا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

42۔باب

۴۲۔ باب

2485۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ الْأَعْرَابِيِّ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَقِيلَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ، وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ق/الإقامة ١٧٤ (١٣٣٤)، والأطعمة ١ (٣٢٥١) (تحفة الأشراف: ٥٣٣١)، وحم (٥/٤٥١) (صحيح)

۲۴۸۵۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپ کی طرف دوڑ پڑے اور کہنے لگے: اللہ کے رسول آ گئے، اللہ کے رسول آ گئے، اللہ کے رسول آ گئے، چنانچہ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تا کہ آپ کو دیکھوں، پھر جب میں نے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک اچھی طرح دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا اور سب سے پہلی بات جو آپ نے کہی وہ یہ تھی ''لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور رات میں جب لوگ سو رہے ہوں تو صلاۃ پڑھو، تم لوگ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... یہ وہ مومنانہ خصائل و عادات ہیں کہ ان میں سے ہر خصلت جنت میں لے جانے کا سبب ہے۔

43۔باب

۴۳۔ باب

2486۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْمَدَنِيُّ الْغِفَارِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ

الصَّابِرِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: ق/الصوم ٥٥ (١٧٦٤، ١٧٦٥) (تحفة الأشراف: ١٣٠٧٢)، وحم (٢/٢٨٣) (صحیح)

۲۴۸۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا (اجر وثواب میں) صبر کرنے والے صائم کے برابر ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

44۔ بابٌ

۴۴۔ باب

2487۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ، لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ، وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَإِ حَتَّى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا مَا دَعَوْتُمُ اللهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٧٥٥) (صحیح)

۲۴۸۷۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ کے پاس مہاجرین نے آکر عرض کی: اللہ کے رسول! جس قوم کے پاس ہم آئے ہیں ان سے بڑھ کر ہم نے کوئی قوم ایسی نہیں دیکھی جو اپنے مال بہت زیادہ خرچ کرنے والی ہے اور تھوڑے مال ہونے کی صورت میں بھی دوسروں کے ساتھ غمخواری کرنے والی ہے۔ چنانچہ انھوں نے ہم کو محنت ومشقت سے باز رکھا اور ہم کو آرام وراحت میں شریک کیا، یہاں تک کہ ہمیں خوف ہے کہ ہماری ساری نیکیوں کا ثواب کہیں انھیں کو نہ مل جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بات ایسی نہیں ہے جیسا تم نے سمجھا ہے، جب تک تم لوگ اللہ سے ان کے لیے دعائے خیر کرتے رہو گے اور ان کا شکریہ ادا کرتے رہو گے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ [1]: ......یعنی جب تک تم ان کے حق میں خیر کی دعا کرتے رہو گے تو تمھاری یہ دعائیں ان کی نیکیوں کے بالمقابل ہوں گی اور اس کا ثواب تمھیں ملے گا اور تمھاری یہی دعائیں ان کی اس محنت ومشقت کا بدل ہوں گی جو انھوں نے تمھاری خاطر کیا۔

45۔ بابٌ

۴۵۔ باب

2488۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْدِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى

النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ، عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٣٤٧) (صحيح)

۲۴۸۸۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایسے لوگوں کی خبر نہ دوں جو جہنم کی آگ پر یا جہنم کی آگ ان پر حرام ہے؟ جہنم کی آگ لوگوں کے قریب رہنے والے، آسانی کرنے والے اور نرم اخلاق والے پر حرام ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی جو اپنے حسن اخلاق اور حسن معاملہ سے لوگوں کے دلوں میں اور دنیاوی معاملات میں دوسروں کے ساتھ آسانی، نرمی، تواضع اور مشفقانہ طرز اپنانے والا ہے اس کے لیے جہنم کی آگ حرام ہے۔

2489۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيُّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ، قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ فَصَلَّى.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأذان ٤٤ (٦٧٦)، النفقات ٨ (٥٣٦٣)، والأدب ٤٠ (٦٠٣٩) (تحفة الأشراف: ١٥٩٢٩) (صحيح)

۲۴۸۹۔اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تھے تو کیا کرتے تھے؟ کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے کام کاج میں مشغول ہو جاتے تھے، پھر جب صلاۃ کا وقت ہو جاتا تو کھڑے ہوتے اور صلاۃ پڑھنے لگتے تھے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ......اس حدیث میں تواضع کے اپنانے، غرور وتکبر چھوڑنے اور اپنے اہل وعیال کی خدمت کرنے کی ترغیب ہے۔

46۔بابٌ

۴۶۔ باب

2490۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَيْدٍ التَّغْلَبِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهُ، لَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ، وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَصْرِفُهُ، وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ.
قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخریج: ق/الأدب ۲۱ (۳۷۱۶) (تحفة الأشراف: ۸٤۱) (ضعیف)

(سند میں زید العمی ضعیف راوی ہیں، مگر مصافحہ والا ٹکڑا دیگر احادیث سے ثابت ہے)

۲۴۹۰۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے جب کوئی شخص آتا اور آپ سے مصافحہ کرتا تو آپ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہیں نکالتے جب تک وہ شخص خود اپنا ہاتھ نہ نکال لیتا اور آپ اپنا رخ اس کی طرف سے نہیں پھیرتے، جب تک کہ وہ خود اپنا رخ نہ پھیر لیتا اور آپ نے اپنے کسی ساتھی کے سامنے کبھی پاؤں نہیں پھیلائے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

47- بابٌ

۴۷۔ باب

2491ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِي حُلَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيهَا، فَأَمَرَ اللّٰهُ الْأَرْضَ، فَأَخَذَتْهُ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا- أَوْ قَالَ: يَتَلَجْلَجُ فِيهَا- إِلَي يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۸٦٤۳) (صحیح)

۲۴۹۱۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے اگلی امتوں میں سے ایک شخص ایک جوڑا پہن کر اس میں اتراتا ہوا نکلا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا اور زمین نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا، پس وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا چلا جا رہا ہے۔'' [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

فائدہ [1]: ......معلوم ہوا کہ اللہ کی عطا کردہ نعمت کا شکر گزار ہونا چاہیے، خود پسندی اور تکبر میں مبتلا ہو کر اپنی حیثیت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔

2492ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ، يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، فَيُسَاقُونَ إِلَي سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ، تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ، طِينَةَ الْخَبَالِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرى) (تحفة الأشراف: ۸۸۰۰) (حسن)

۲۴۹۲۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''متکبر (گھمنڈ کرنے والے) لوگوں کو قیامت کے دن میدان حشر میں چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کے مانند لوگوں کی صورتوں میں لایا جائے گا، انھیں ہر جگہ ذلت

ڈھانپے رہے گی، پھر وہ جہنم کے ایک ایسے قید خانے کی طرف ہنکائے جائیں گے جس کا نام بولس ہے۔ اس میں انھیں بھڑکتی ہوئی آگ ابالے گی، وہ اس میں جہنمیوں کے زخموں کی پیپ پئیں گے جسے طينة الخبال کہتے ہیں، یعنی سڑی ہوئی بدبودار کیچڑ۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

48- بابٌ

۴۸۔ باب

2493ــ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ)).

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ۲۰۲۱ (صحيح)

۲۴۹۳۔ معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے غصے پر قابو پالیا اس حال میں کہ اس کے کر گزرنے پر قادر تھا، تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے تمام لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ وہ جنت کی حوروں میں سے جسے چاہے پسند کر لے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2494ــ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيُّ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ: رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ، وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ، وَإِحْسَانٌ إِلَي الْمَمْلُوكِ)).

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْمُنْكَدِرِ هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۳۱۴٦) (موضوع)

(سند میں عبداللہ بن ابراہیم کذاب اور اس کا باپ مجہول راوی ہے)

۲۴۹۴۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین خصلتیں ایسی ہیں کہ یہ جس کے اندر پائی جائیں تو قیامت کے روز اللہ اپنی رحمت کے سائے تلے رکھے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا۔ (أ) ضعیفوں کے ساتھ نرم برتاؤ کرے (ب) ماں باپ کے ساتھ شفقت ومحبت کا برتاؤ کرے (ج) لونڈیوں اور غلاموں پر احسان کرے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2495ــ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ غَنْمٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: يَاعِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ

هَدَيْتُهُ، فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ، وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ، وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ، فَمَنْ عَلِمَ مِنكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِي غَفَرْتُ لَهُ، وَلَا أُبَالِي وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ، اجْتَمَعُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَشْقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا سَأَلَ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهِ، ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ مَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ، عَطَائِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ، إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُهُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: ق/الزهد ٣٠ (٤٢٥٧) (تحفة الأشراف: ١١٩٦٤) (ضعيف) (اس سیاق سے یہ حدیث ضعیف ہے، سند میں لیث بن ابی سلیم اور شہر بن حوشب دونوں راوی ضعیف ہیں، لیکن اس کے اکثر حصے صحیح مسلم میں موجود ہیں۔)

۲۴۹۵۔ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو، سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، اس لیے تم سب مجھ سے ہدایت مانگو میں تمھیں ہدایت دوں گا اور تم سب کے سب محتاج ہو سوائے اس کے جسے میں غنی (مالدار) کر دوں، اس لیے تم مجھ ہی سے مانگو میں تمھیں رزق دوں گا اور تم سب گنہگار ہو، سوائے اس کے جسے میں عافیت دوں سو جسے یہ معلوم ہے کہ میں بخشنے پر قادر ہوں پھر وہ مجھ سے مغفرت چاہتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اگر تمھارے اگلے اور پچھلے، تمھارے زندے اور مردے اور تمھارے خشک و تر سب میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ متقی و پرہیز گار بندے کی طرح ہو جائیں تو بھی میری سلطنت میں ایک مچھر کے پر برابر اضافہ نہ ہوگا اور اگر تمھارے اگلے اور پچھلے، تمھارے زندے اور مردے اور تمھارے خشک و تر سب میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ شقی و بدبخت کی طرح ہو جائیں تو بھی میری سلطنت میں ایک مچھر کے پر برابر کمی نہ ہوگی اور اگر تمھارے اگلے اور پچھلے، تمھارے زندے اور مردے اور تمھارے خشک و تر سب ایک ہی زمین پر جمع ہو جائیں اور تم میں سے ہر انسان مجھ سے اتنا مانگے جہاں تک اس کی آرزوئیں پہنچیں اور میں تم میں سے ہر سائل کو دے دوں تو بھی میری سلطنت میں کچھ بھی فرق واقع نہ ہوگا، مگر اتنا ہی کہ تم میں سے کوئی سمندر کے کنارے سے گزرے اور اس میں ایک سوئی ڈبو کر نکال لے اور ایسا اس وجہ سے ہے کہ میں سخی، بزرگ ہوں، جو چاہتا ہوں کرتا ہوں، میرا دینا صرف کہہ دینا اور میرا عذاب صرف کہہ دینا ہے، کسی چیز کے لیے جب میں چاہتا ہوں تو میرا حکم یہی ہے کہ میں

کہتا ہوں ہو جا بس وہ ہو جاتی ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) بعض لوگوں نے اسی طرح اس حدیث کو بطریق: "شهر بن حوشب، عن معدى كرب، عن أبي ذر، عن النبي ﷺ" روایت کیا ہے۔

2496۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّازِيِّ، عَنْ سَعْدٍ مَوْلَى طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا سِتِّينَ دِينَارًا عَلَى أَنْ يَطَأَهَا، فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ أَرْعَدَتْ وَبَكَتْ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ أَأَكْرَهْتُكِ؟ قَالَتْ: لَا وَلَكِنَّهُ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ، وَمَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ، فَقَالَ: تَفْعَلِينَ أَنْتِ هَذَا وَمَا فَعَلْتِهِ، اذْهَبِي، فَهِيَ لَكِ، وَقَالَ: لَا وَاللهِ! لَا أَعْصِي اللهَ بَعْدَهَا أَبَدًا، فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ، فَأَصْبَحَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهِ إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، قَدْ رَوَاهُ شَيْبَانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هَذَا، وَرَفَعُوهُ، وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، فَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَرَوَى أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ، فَأَخْطَأَ فِيهِ، وَقَالَ: عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ، وَعَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ الرَّازِيُّ هُوَ كُوفِيٌّ، وَكَانَتْ جَدَّتُهُ سُرِّيَّةً لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَرَوَى عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ الرَّازِيِّ عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٧٠٤٩)، وانظر حم (٣/٢٣) (ضعیف) (سند میں سعد مولی طلحہ مجہول ہے، نیز اس کے مرفوع وموقوف ہونے میں اختلاف ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے: الضعيفة رقم: ٤٠٨٣)

۲۴۹۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے اگر میں نے اسے ایک یا دو بار سنی ہوتی یہاں تک کہ سات مرتبہ گنا تو میں اسے تم سے بیان نہ کرتا، لیکن میں نے اسے اس سے زیادہ مرتبہ سنا ہے، آپ ﷺ فرمارہے تھے: ''بنی اسرائیل میں کفل نامی ایک شخص تھا جو کسی گناہ کے کرنے سے پرہیز نہیں کرتا تھا، چنانچہ اس کے پاس ایک عورت آئی، اس نے اسے ساٹھ دینار اس لیے دیے کہ وہ اس سے بدکاری کرے گا، لیکن جب وہ اس کے آگے بیٹھا جیسا کہ مرد اپنی بیوی کے آگے بیٹھتا ہے تو وہ کانپ اٹھی اور رونے لگی، اس شخص نے پوچھا: تم کیوں روتی ہو کیا میں نے تمھارے ساتھ زبردستی کی ہے؟ وہ بولی: نہیں، لیکن آج میں وہ کام کر رہی ہوں جو میں نے کبھی نہیں کیا اور اس کام کے کرنے پر مجھے سخت ضرورت نے مجبور کیا ہے، چنانچہ اس نے کہا: تم ایسا غلط کام کرنے جا رہی ہے جسے تم نے

کبھی نہیں کیا، اس لیے تم جاؤ، وہ سب دینار بھی تمھارے لیے ہیں، پھر اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اب اس کے بعد میں کبھی بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا، پھر اسی رات میں اس کا انتقال ہو گیا، چنانچہ صبح کو اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا ''بے شک اللہ تعالیٰ نے کفل کو بخش دیا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اسے شیبان اور دیگر لوگوں نے اعمش سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے اور بعض لوگوں نے اسے اعمش سے غیر مرفوع روایت کیا ہے، ابوبکر بن عیاش نے اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا ہے لیکن اس میں غلطی کی ہے اور ''عن عبداللہ بن عبداللہ، عن سعید بن جبیر، عن ابن عمر'' کہا ہے جو کہ غیر محفوظ ہے۔

49- بابٌ

۴۹- باب

2497- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ بِحَدِيثَيْنِ أَحَدِهِمَا، عَنْ نَفْسِهِ، وَالآخَرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ فِي أَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلَى أَنْفِهِ، قَالَ بِهِ هَكَذَا فَطَارَ.

تخريج: خ/الدعوات ٤ (٦٣٠٨)، م/التوبة ١ (٢٧٤٤) (تحفة الأشراف: ٩١٩٠) (صحيح)

۲۴۹۷- حارث بن سوید کہتے ہیں کہ ہم سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں، ایک اپنی طرف سے اور دوسری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (یعنی ایک موقوف اور دوسری مرفوع) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: مومن اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے گویا وہ پہاڑ کی جڑ میں ہے، ڈرتا ہے کہ اس پر وہ گر نہ پڑے۔ ❶ فاجر اپنے گناہ کو ایک مکھی کے مانند دیکھتا ہے جو اس کی ناک پر بیٹھی ہوئی ہے، اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ اڑ گئی۔ ❷

فائدہ ❶: ......یعنی اسے عذاب الٰہی کا پہاڑ اپنے سامنے نظر آتا ہے۔

فائدہ ❷: ......یعنی ایک فاجر شخص اپنے گناہ کے سلسلے میں بے خوف ہوتا ہے اور اس کی نگاہ میں اس گناہ کی کوئی اہمیت نہیں، نہ ہی اسے اس پر کوئی افسوس ہوتا ہے، بلکہ اس کی حیثیت اس مکھی کی طرح ہے جو ناک پر بیٹھی ہو اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جائے، اسی طرح اس کے عقل وفہم میں اس گناہ کا کوئی تصور باقی نہیں رہتا، یہ ابن مسعود کی موقوف روایت ہے، (مرفوع کا ذکر آگے ہے)

2498- و قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِأَرْضِ فَلَاةٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَأَضَلَّهَا، فَخَرَجَ فِي طَلَبِهَا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، قَالَ: أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِيَ الَّذِي أَضْلَلْتُهَا فِيهِ، فَأَمُوتُ فِيهِ، فَرَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ، فَغَلَبَتْهُ

عَيْنُهُ، فَاسْتَيْقَظَ، فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَأْسِهِ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَايُصْلِحُهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۴۹۸۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تم میں سے ایک شخص کی توبہ پر اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی بے آب وگیاہ چٹیل میدان میں ہے اور اس کے ساتھ اس کی اونٹنی ہے جس پر اس کا توشہ، کھانا پانی اور دیگر ضرورتوں کی چیز رکھی ہوئی ہے، پھر اس کی اونٹنی کھو جاتی ہے اور وہ اسے ڈھونڈنے کے لیے نکل پڑتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ ہلاکت کے قریب پہنچ جاتا ہے تو وہ سوچتا ہے کہ میں اسی جگہ لوٹ جاؤں جہاں سے میری اونٹنی کھوگئی تھی اور وہیں مرجاؤں چنانچہ وہ لوٹ کر اسی جگہ پہنچتا ہے اور اس پر نیند طاری ہوجاتی ہے، پھر جب بیدار ہوتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی اونٹنی اس کے سر کے پاس موجود ہے، اس پر اس کا کھانا پانی اور حاجت کی چیز بھی موجود ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، نعمان بن بشیر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ سے حدیثیں روایت کی ہیں۔

2499۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ.

تخريج: ق/الزهد ۲۹ (۴۲۵۱) (تحفة الأشراف: ۱۳۱۵) (حسن)

۲۴۹۹۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سارے انسان خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سب سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) اسے ہم صرف علی بن مسعدہ ہی کی روایت سے جانتے ہیں جسے وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔

50- بَابٌ

۵۰۔ باب

2500۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ الْكَعْبِيِّ الْخُزَاعِيِّ وَاسْمُهُ: خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو.

تخريج: خ/الأدب ۳۱ (۶۰۱۸)، م/الإيمان ۱۹ (۱۴)، ق/الفتن ۱۲ (۳۹۷۶) (تحفة الأشراف: ۱۵۲۷۲)،

وحم (٢/٢٦٧، ٢٦٩، ٤٣٣، ٤٦٣) (صحيح)

٢٥٠٠۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عائشہ، انس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :...... معلوم ہوا کہ بولنے سے پہلے بولنے والا خوب سوچ سمجھ لے تب بولے، یا پھر خاموش ہی رہے تو بہتر ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ بھلی بات بھی الٹے نقصان دہ ہو جائے۔

2501۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَمَتَ نَجَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ، وَأَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحُبُلِيُّ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٨٦١)، وانظر: حم (٢/١٥٩، ١٧٧)، ود/الرقاق ٥ (٣٧٥٥) (صحيح)

٢٥٠١۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) اسے ہم صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

فائدہ [1] :...... خاموشی آدمی کے لیے سکون اور آخرت کے لیے نجات کا ذریعہ ہے، کیوں کہ لوگوں سے زیادہ میل جول اور ان سے گپ شپ کرنا یہ دین کے لیے باعثِ خطرہ ہے، اس لیے اپنے فاضل اوقات کو ذکر و اذکار اور تلاوت قرآن میں صرف کرنا زیادہ بہتر ہے۔

51۔ بابٌ

۵۱۔ باب

2502۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَجُلاً فَقَالَ: ((مَا يَسُرُّنِي أَنِّي حَكَيْتُ رَجُلاً وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ صَفِيَّةَ امْرَأَةٌ، وَقَالَتْ: بِيَدِهَا هَكَذَا، كَأَنَّهَا تَعْنِي قَصِيرَةً، فَقَالَ: ((لَقَدْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَوْ مَزَجْتِ بِهَا مَاءَ الْبَحْرِ لَمُزِجَ)).

تخريج: د/الأدب ٤٠ (٤٨٧٥) (تحفة الأشراف: ١٦١٣٢)، وحم (٦/١٨٩) (صحيح)

۲۵۰۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کی نقل کی تو آپ نے فرمایا: ''مجھے یہ پسند نہیں کہ میں کسی انسان کی نقل کروں اور مجھے اتنا اور اتنا مال ملے۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! بے شک صفیہ ایک عورت ہیں اور اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا، گویا یہ مراد لے رہی تھیں کہ صفیہ پستہ قد ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک تم نے اپنی باتوں میں ایسی بات ملائی ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملادیا جائے تو اس کا رنگ بدل جائے۔''❶

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کی نقل بھی غیبت میں شامل ہے، اس لیے بطورِ تحقیر کسی کے جسمانی عیب کی نقل اتارنا یا تنقیص کے لیے اسے بیان کرنا سخت گناہ کا باعث ہے۔

2503ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو حُذَيْفَةَ هُوَ كُوفِيٌّ مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَيُقَالُ اسْمُهُ: سَلَمَةُ بْنُ صُهَيْبَةَ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۵۰۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں یہ نہیں پسند کرتا کہ میں کسی انسان کی نقل کروں اور مجھے اتنا اور اتنا مال ملے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

52- بابٌ

۵۲۔ باب

2504ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)).

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى.

تخريج: خ/الإيمان ٥ (١١)، م/الإيمان ١٤ (٤٢)، ن/الإيمان ١١ (٥٠٠٢) (تحفة الأشراف: ٩٠٤١) (صحيح)

۲۵۰۴۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مسلمانوں میں سب سے زیادہ افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔''❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث ابوموسیٰ کی روایت سے اس سند سے صحیح غریب ہے۔

فائدہ ❶ :...... زبان سے محفوظ رہنے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنی زبان سے کسی مسلمان کی طعن و تشنیع، غیبت چغل

خوری، بہتان تراشی نہ کرے، نہ ہی اسے گالی گلوج دے اور ہاتھ سے محفوظ رہنے کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے نہ کسی کو مارے، نہ قتل کرے، نہ ناحق کسی کی کوئی چیز توڑے اور نہ ہی باطل افکار پر مشتمل کوئی تحریر لکھے جس سے کہ لوگ گمراہ ہوں۔

53۔ بابٌ

۵۳۔ باب

2505۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ)) قَالَ أَحْمَدُ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَرُوِيَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّهُ أَدْرَكَ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَاتَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذٍ غَيْرَ حَدِيثٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۱۳۱۰) (موضوع) (خالد بن معدان کا سماع معاذ رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ محمد بن حسن کذاب راوی ہے، اسی نے یہ حدیث گھڑی ہوگی مگر سند متصل نہ کرسکا)

۲۵۰۵۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے کسی دینی بھائی کو کسی گناہ پر عار دلایا تو اس کی موت نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس سے وہ گناہ صادر ہو جائے۔“

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) اس کی سند متصل نہیں ہے اور خالد بن معدان کی ملاقات معاذ بن جبل سے ثابت نہیں ہے، خالد بن معدان سے مروی ہے کہ انھوں نے ستر صحابہ سے ملاقات کی ہے اور معاذ بن جبل کی وفات عمر بن خطاب کی خلافت میں ہوئی اور خالد بن معدان نے معاذ کے کئی شاگردوں کے واسطے سے معاذ سے کئی حدیثیں روایت کی ہے۔ (۳) احمد بن منیع نے کہا: اس سے وہ گناہ مراد ہے جس سے وہ شخص توبہ کر چکا ہو۔

54۔ بابٌ

۵۴۔ باب

2506۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح قَالَ: و أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَذَّاءُ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ، فَيَرْحَمَهُ اللهُ وَيَبْتَلِيكَ)).

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَمَكْحُولٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي

هِنْدٍ الدَّارِيِّ، وَيُقَالُ: إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلاَّ مِنْ هَؤُلاءِ الثَّلاثَةِ، وَمَكْحُولٌ شَامِيٌّ يُكْنَى أَبَا عَبْدِاللهِ، وَكَانَ عَبْدًا فَأُعْتِقَ، وَمَكْحُولٌ الأَزْدِيُّ بَصْرِيٌّ، سَمِعَ مِنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، يَرْوِي عَنْهُ عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ.

2506/ م- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ عَطِيَّةَ، قَالَ: كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ مَكْحُولاً يُسْئَلُ، فَيَقُولُ: نَدَانَمْ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٧٤٩) (ضعيف)

(سند میں حفص بن غیاث اخیر عمر میں مختلط ہوگئے تھے)

۲۵۰۶۔ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کے ساتھ شماتت اعداء نہ کرو، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے اور تمھیں آزمائش میں ڈال دے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) مکحول کا سماع واثلہ بن اسقع، انس بن مالک اور ابوھند داری سے ثابت ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا سماع ان تینوں صحابہ کے علاوہ کسی سے ثابت نہیں ہے۔ (۳) یہ مکحول شامی ہیں ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، یہ ایک غلام تھے بعد میں انھیں آزاد کر دیا گیا تھا۔ (۴) اور ایک مکحول ازدی بصری بھی ہیں ان کا سماع عبداللہ بن عمر سے ثابت ہے، ان سے عمارہ بن زاذان روایت کرتے ہیں۔

۲۵۰۶/م اس سند سے مکحول شامی کے بارے میں مروی ہے کہ جب ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ ندانم (میں نہیں جانتا) کہتے تھے۔

55- بَابٌ

۵۵۔ باب

2507- حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَعْمَشِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمُسْلِمُ إِذَا كَانَ مُخَالِطًا النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِي لاَيُخَالِطُ النَّاسَ وَلاَ يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: قَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كَانَ شُعْبَةُ يَرَى أَنَّهُ ابْنُ عُمَرَ.

تخريج: ق/الفتن ٢٣ (٤٠٣٢) (تحفة الأشراف: ٨٥٦٥) (صحيح)

۲۵۰۷۔ یحییٰ بن وثاب نے ایک بزرگ صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور ان سے پہنچنے والی تکلیفوں کو برداشت کرتا ہے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو نہ لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور نہ ہی ان کی تکلیفوں کو برداشت کرتا ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ابن ابی عدی نے کہا: شعبہ کا خیال ہے کہ شیخ صحابی (بزرگ صحابی) سے مراد ابن عمر ہیں۔

فائدہ ❶ :...... گویا لوگوں کے درمیان رہ کر جمعہ، جماعت، نیکی و بھلائی کے کام اور مجالس خیر میں شریک رہنا، ضرورت مندوں کی خبر گیری، مریضوں کی عیادت اور لوگوں کے دیگر مصالح کے لیے ان سے رابطہ وضبط رکھنا، اس شرط کے ساتھ کہ انھیں بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور ان سے پہنچنے والی تکالیف و ایذاء پر صبر کرے تو اس سے بہتر مسلمان کوئی نہیں ہے۔

56۔ بابٌ

٥٦۔ باب

2508۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ هُوَ مِنْ وَلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَسُوءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَسُوءَ ذَاتِ الْبَيْنِ، إِنَّمَا يَعْنِي الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ، وَقَوْلُهُ الْحَالِقَةُ يَقُولُ إِنَّهَا تَحْلِقُ الدِّينَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٩٩٨) (حسن)

٢٥٠٨۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آپسی پھوٹ اور بغض وعداوت کی برائی سے اجتناب کرو، کیوں کہ یہ (دین کو) مونڈنے والی ہے۔ ❶ آپسی پھوٹ کی برائی سے مراد آپس کی عداوت اور بغض وحسد ہے اور ''الحالقة'' مونڈنے والی سے مراد دین کو مونڈنے والی ہے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپسی بغض وعداوت اور انتشار و افتراق سے اجتناب کرنا چاہیے، کیوں کہ اس سے نہ یہ کہ صرف دنیا تباہ ہوتی ہے، بلکہ دین بھی ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔

2509۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟)) قَالُوا: بَلَى، قَالَ: ((صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.
وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ)).

تخريج: د/الأدب ٥٨ (٤٩١٩) (تحفة الأشراف: ١٠٩٨١)، وحم (٦/٤٤٤) (صحيح)

٢٥٠٩۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتادوں جو درجہ میں صلاۃ، صوم اور صدقہ سے بھی افضل ہے، صحابہ نے عرض کی: کیوں نہیں؟ ضرور بتائیے۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ

آپس میں میل جول کرا دینا ہے۔ [1] اس لیے کہ آپس کی پھوٹ دین کو مونڈنے والی ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''یہی چیز مونڈنے والی ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ سر کے بال مونڈنے والی ہے، بلکہ دین کو مونڈنے والی ہے۔''

فائدہ [1]:...... معلوم ہوا کہ آپس میں میل جول کرا دینا یہ نفلی عبادت سے افضل ہے، کیوں کہ یہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے اور مسلمانوں کے درمیان افتراق وانتشار کے نہ ہونے کا ذریعہ ہے، جب کہ آپسی رنجش وعداوت دینی بگاڑ کی جڑ ہے۔

2510ـ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ. أَنَّ مَوْلَى الزُّبَيْرِ. حَدَّثَهُ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الأُمَمِ قَبْلَكُمْ: اَلْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ، لا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعَرَ، وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لاتَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَفَلا أُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذَاكُمْ لَكُمْ أَفْشُوا السَّلامَ بَيْنَكُمْ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي رِوَايَتِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، فَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ مَوْلَى الزُّبَيْرِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٦٤٨) (حسن)

(سند میں مولی الزبیر مبہم راوی ہے، لیکن متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن ہے۔ صحيح الترغيب والترهيب ٢٦٩٥)

٢٥١٠۔ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے اندر اگلی امتوں کا ایک مرض گھس آیا ہے اور یہ حسد اور بغض کی بیماری ہے، یہ مونڈنے والی ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ سر کے بال مونڈنے والی ہے بلکہ دین مونڈنے والی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم لوگ جنت میں نہیں داخل ہوگے جب تک کہ ایمان نہ لے آ ؤ اور مومن نہیں ہوسکتے یہاں تک کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگو اور کیا میں تمھیں ایسی بات نہ بتا دوں جس سے تمھارے درمیان محبت قائم ہو، تم سلام کو آپس میں پھیلاؤ۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یحییٰ بن ابی کثیر سے اس حدیث کے روایت کرنے میں اہلِ علم کا اختلاف ہے، بعض لوگوں نے یہ حدیث: ''عن يحيىٰ بن أبي كثير، عن يعيش بن الوليد، عن مولى الزبير، عن النبي ﷺ'' کی سند سے روایت کی ہے، ان لوگوں نے اس میں زبیر کے واسطے کا ذکر نہیں کیا۔

57۔ بابٌ

٥٧۔ باب

2511ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الأدب ٥١ (٤٩٠٢)، ق/الزهد ٢٣ (٤٢١١) (تحفة الأشراف: ١١٦٩٣)، وحم (٥/٣٨) **(صحيح)**

۲۵۱۱۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بغاوت اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس کا مرتکب زیادہ لائق ہے کہ اس کو اللہ کی جانب سے دنیا میں بھی جلد سزا دی جائے اور آخرت کے لیے بھی اسے باقی رکھا جائے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

58۔ بابٌ

۵۸۔ باب

2512۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ لَمْ تَكُونَا فِيهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا: مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَي مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَي مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَى مَافَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ، كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَي مَنْ هُوَ دُونَهُ، وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَي مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ، لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٧٧٨) **(ضعيف)** (سند میں مثنی بن صباح ضعیف راوی ہیں، ان کی تضعیف خود امام ترمذی نے کی ہے اور عمرو بن شعیب بن محمد اور ان کے پردادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے درمیان انقطاع ہے، لیکن اگلی سند میں عن أبیه کا ذکر ہے، نیز ملاحظہ ہو: الضعيفة ٦٣٣، ١٩٢٤)

2512/ م۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَلَمْ يَذْكُرْ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ.

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف) (تحفۃ الأشراف میں ترمذی کا قول ''حسن غریب'' موجود نہیں ہے)

۲۵۱۲۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص کے اندر وہ موجود ہوں گی اسے اللہ تعالیٰ صابر و شاکر لکھے گا اور جس کے اندر وہ موجود نہ ہوں گی اسے اللہ تعالیٰ صابر اور شاکر نہیں لکھے گا: پہلی خصلت یہ ہے کہ جس شخص نے دین کے اعتبار سے اپنے سے زیادہ دین پر عمل کرنے

والے کو دیکھا اور اس کی پیروی کی اور دنیا کے اعتبار سے اپنے سے کم حیثیت والے کو دیکھا پھر اس فضل و احسان کا شکر ادا کیا جو اللہ نے اس پر کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے صابر اور شاکر لکھے گا اور دوسری خصلت یہ ہے کہ جس نے دین کے اعتبار سے اپنے سے کم اور دنیا کے اعتبار سے اپنے سے زیادہ پر نظر کی، پھر جس سے وہ محروم رہ گیا ہے اس پر اس نے افسوس کیا تو اللہ تعالیٰ اسے صابر اور شاکر نہیں لکھے گا۔'' ❶

۲۵۱۲/م اس سند سے بھی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) سوید بن نصر نے اپنی سند میں "عن أبيه" کا ذکر نہیں کیا ہے۔

فائدہ ❶ :...... گویا دینی معاملے میں ہمیشہ اپنے سے بہتر اور سب سے زیادہ دین پر عمل کرنے والے شخص کو دیکھنا چاہیے، تاکہ اپنے اندر اسی جیسا دینی جذبہ پیدا ہو اور دنیا کے اعتبار سے ہمیشہ اپنے سے کم تر پر نگاہ رہے تاکہ رب العالمین کی جانب سے ہمیں جو کچھ میسر ہے اس پر ہم اس کا شکر گزار بندہ بن سکیں اور ہمارے اندر نعمت شناسی کی صفت پیدا ہو۔

2513۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((انْظُرُوا إِلَي مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَي مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ)).

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الزهد ۱ (۹/۲۹٦۳)، ق/الزهد ۹ (٤١٤٢)، وراجع أيضًا: خ/الرقاق ۳۰ (٦٤٩٠)، وم/الزهد (۸/۲۹٦۳) (تحفة الأشراف: ۱۲٤٦۷، و۱۲٥۱٤)، وحم (۲/۲٥٤، ٤٨٢) (صحيح)

۲۵۱۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں کی طرف دیکھو جو دنیاوی اعتبار سے تم سے کم تر ہوں اور ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہوں، اس طرح زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ کی ان نعمتوں کی ناقدری نہ کرو، جو اس کی طرف سے تم پر ہوئی ہیں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

59۔ بابٌ

۵۹۔ باب

2514۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، قَالَ: ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا سَيَّارٌ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيِّدِيِّ۔ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ النَّبِيِّ ﷺ۔ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِي، فَقَالَ: مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ؟ قَالَ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا أَبَا بَكْرٍ! نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْىَ عَيْنٍ، فَإِذَا رَجَعْنَا إِلَي الْأَزْوَاجِ وَالضَّيْعَةِ نَسِينَا كَثِيرًا، قَالَ:

فَوَاللّٰهِ! إِنَّا لَكَذٰلِكَ، انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقْنَا، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ!)) قَالَ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ، فَإِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِينَا كَثِيرًا، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ تَدُومُونَ عَلَى الْحَالِ الَّذِي تَقُومُونَ بِهَا مِنْ عِنْدِي لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي مَجَالِسِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَعَلَى فُرُشِكُمْ، وَلٰكِنْ يَاحَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً وَسَاعَةً، سَاعَةً)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ۲۴۵۲، 2514 (صحيح) (اوراس کے شاہد کے لیے ملاحظہ ہو: ۲۵۲۶)

۲۵۱۴۔ حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (یہ نبی اکرم ﷺ کے کاتبوں میں سے ایک کاتب تھے)، وہ کہتے ہیں: میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے روتے ہوئے گزرا تو انھوں نے کہا: حنظلہ! تمھیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے کہا: ابوبکر! حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے (بات یہ ہے) کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمیں جہنم اور جنت کی یاد اس طرح دلاتے ہیں گویا ہم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، لیکن جب ہم دنیاوی کاروبار اور اپنے بچوں میں واپس چلے آتے ہیں تو اس نصیحت میں سے بہت کچھ بھول جاتے ہیں، ابوبکر نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارا بھی یہی حال ہے۔ چلو ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس، چنانچہ ہم دونوں چل پڑے، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''حنظلہ! تمھیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! حنظلہ منافق ہو گیا ہے، جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمیں جہنم اور جنت کی یاد اس طرح دلاتے ہیں گویا کہ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں، لیکن جب ہم دنیاوی کاروبار اور اپنے بال بچوں میں واپس لوٹ جاتے ہیں تو بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ حنظلہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت میں رہو جس کیفیت میں میرے پاس ہوتے ہو تو یقین جانو کہ فرشتے تمھاری مجلسوں میں، تمھارے راستوں میں اور تمھارے بستروں پر تم سے مصافحہ کریں، لیکن اے حنظلہ! وقت وقت کی بات ہے۔''[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]: ...... اس حدیث میں صحابہ کرام کے زہد و ورع اور تقویٰ کا ذکر ہے، معلوم ہوا کہ انسان کی حالت و کیفیت ہمیشہ یکساں نہیں رہتی، بلکہ اس میں تغیر ہوتا رہتا ہے، اس لیے انسان جب بھی غفلت کا شکار ہو تو اسے بکثرت ذکرِ الٰہی کرنا چاہیے اور اس حالت کو جس میں غفلت طاری ہو نفاق پر نہیں محمول کرنا چاہیے، کیوں کہ انسان ہمیشہ ایک ہی حالت و کیفیت کا اپنے آپ کو مکلف بنا کر رکھے یہ ممکن نہیں ہے، نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خود ایک ہی آدمی کی ایمانی کیفیت وقتاً فوقتاً گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔

2515۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ،

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ قَالَ)).
هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الإيمان ٧ (١٣)، م/الإيمان ١٧ (٤٥)، ن/الإيمان ١٩ (٥٠١٩)، ٣٣ (٥٠٤٢)، ق/المقدمة ٩ (٦٦) (تحفة الأشراف: ١٢٣٩) (صحيح)

٢٥١٥۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص مومن کامل نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہے۔''[1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو باہم ایک دوسرے کا خیر خواہ ہونا چاہیے، اگر مسلمان اپنے معاشرہ کو خودغرضی رشوت، بددیانتی، جعل سازی، لوٹ کھسوٹ وغیرہ سے پاک صاف رکھنا چاہتے ہیں تو انھیں اس حدیث کو اپنے لیے نمونہ بنا کر اس پر عمل کرنا ہوگا، ان شاء اللہ جو بھی اخلاقی بیماریاں عام ہیں وہ ختم ہو جائیں گی، ورنہ ذلت اور بداخلاقی سے ہمیشہ دوچار رہیں گے۔

2516ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَجَّاجِ، قَالَ: ح و حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْمَعْنَى وَاحِدٌ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ)).
قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٥٤١٥)، وانظر: حم ١/٢٩٣، ٣٠٣) (صحيح)

٢٥١٦۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری پر پیچھے تھا، آپ نے فرمایا: ''اے لڑکے! بیشک میں تمھیں چند اہم باتیں بتلا رہا ہوں: تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمھاری حفاظت فرمائے گا، تو اللہ کے حقوق کا خیال رکھو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم کوئی چیز مانگو تو صرف اللہ سے مانگو، جب تم مدد چاہو تو صرف اللہ سے مدد طلب کرو اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمھیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمھیں اس سے زیادہ کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمھارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر وہ تمھیں کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمھارے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور (تقدیر کے) صحیفے

خشک ہو گئے ہیں۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... معلوم ہوا کہ اللہ کے فیصلے کو کوئی نہیں بدل سکتا، اللہ کے سوا کسی سے مدد مانگنا شرک ہے، نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ ہے، بندہ اگر اللہ کی طرف متوجہ رہے تو اللہ اپنے اس بندے کا خیال رکھتا ہے۔

60۔ باب

٦٠۔ باب

2517۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ أَبِي قُرَّةَ السَّدُوسِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَعْقِلُهَا وَأَتَوَكَّلُ أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ؟ قَالَ: ((اِعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ)).

قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: قَالَ يَحْيَى: وَهٰذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُنْكَرٌ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٦٠٢) (حسن)

٢٥١٧۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا میں اونٹ کو پہلے باندھ دوں پھر اللہ پر توکل کروں یا چھوڑ دوں پھر توکل کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اسے باندھ دو، پھر توکل کرو۔''

عمرو بن علی الفلاس کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید القطان نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث انس کی روایت سے غریب ہے، اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (٢) اسی طرح سے یہ حدیث عمرو بن امیہ ضمری کے واسطے سے بھی نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔

2518۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: ((دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَالَا يَرِيبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ، وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ)) وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

قَالَ: وَأَبُو الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ: رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ. قَالَ: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ن/الأشربة ٥٠ (٥٧١٤) (تحفة الأشراف: ٣٤٠٥)، وحم (١/٢٠٠) (صحيح)

2518/ م۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ بُرَيْدٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

٢٥١٨۔ ابوالحوراء شیبان سعدی کہتے ہیں: میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا چیز یاد

کی ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان یاد کیا ہے کہ ''اس چیز کو چھوڑ دو جو تمھیں شک میں ڈالے اور اسے اختیار کرو جو تمھیں شک میں نہ ڈالے، سچائی دل کو مطمئن کرتی ہے اور جھوٹ دل کو بے قرار کرتا اور شک میں مبتلا کرتا ہے۔'' ❶ اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابوالحوراء سعدی کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔

۲۵۱۸/م اس سند سے بھی حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

فائدہ ❶ :...... مفہوم یہ ہے کہ شک و شبے والی چیزوں سے اجتناب کرو اور جس پر قلبی اطمینان ہو اس پر عمل کرو، سچائی کو اپنا شعار بناؤ کیوں کہ اس سے قلبی اطمینان اور سکون حاصل ہوتا ہے، جب کہ جھوٹ سے دل بے قرار اور پریشان رہتا ہے۔

2519۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نُبَيْهٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ، وَذُكِرَ عِنْدَهُ آخَرُ بِرِعَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يُعْدَلُ بِالرِّعَةِ)) وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ مِنْ وَلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٠٧٨) (ضعيف)

(سند میں محمد بن عبدالرحمٰن بن نبیہ مجہول راوی ہیں)

۲۵۱۹۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو عبادت و ریاضت میں مشہور تھا اور ایک دوسرے شخص کا ذکر کیا گیا جو ورع و پرہیز گاری میں مشہور تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی عبادت ورع و پرہیز گاری کے برابر نہیں ہوسکتی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

2520۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَبُو زُرْعَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ مِقْلَاصٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيرٌ، قَالَ: ((وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي)).

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٠٧٢) (ضعیف) (سند میں ابوبشر مجہول راوی ہیں)

2520/ م۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ

إِسْمَاعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ وَلَمْ يَعْرِفِ اسْمَ أَبِي بِشْرٍ .

تخریج: انظر ماقبله (ضعیف)

۲۵۲۰۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جوشخص حلال کھائے، سنت پر عمل کرے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! ایسے لوگ تو اس زمانے میں بہت پائے جاتے ہیں؟۔'' آپ نے فرمایا: ''ایسے لوگ میرے بعد کے زمانوں میں بھی ہوں گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اس حدیث کو اسرائیل کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۵۲۰/م اس سند سے بھی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کے بارے میں محمد بن اسماعیل بخاری سے پوچھا وہ بھی یہ حدیث صرف اسرائیل ہی کی روایت سے جانتے تھے اور ابوبشر کا نام انھیں معلوم نہیں تھا۔

2521ـ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يَزِيدَ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدِالرَّحِيمِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَأَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَنْكَحَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ إِيمَانَهُ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۱۳۰۱)، وانظر حم (۳/۳۳۸، ٤٤٠) (حسن)

(امام ترمذی نے اسے منکر کہا ہے، لیکن شواہد کی وجہ سے حسن ہے، ملاحظہ ہو: الصحيحة رقم: ۳۸۰)

۲۵۲۱۔ معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی رضا کے لیے دیا اور اللہ کی رضا کے لیے روکا اور جس نے اللہ کی رضا کے لیے محبت کی اور اللہ کی رضا کے لیے عداوت و دشمنی کی اور اللہ کی رضا کے لیے نکاح کیا تو یقیناً اس کا ایمان مکمل ہوگیا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔

2522ـ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى ، أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، وَالثَّانِيَةُ عَلَى لَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَبْدُو مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِهَا)) .

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف وأعاده برقم ۲۵۳۵ (تحفة الأشراف: ٤٢٢٢) (صحيح)

(سند میں عطیہ عوفی ضعیف راوی ہیں، لیکن متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، دیکھیے: الصحيحة رقم:

(١٧٣٦

٢٥٢٢۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں جو پہلا گروہ داخل ہوگا ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی صورت ہوں گے اور دوسرے گروہ کے چہرے اس بہتر روشن اور چمکدار ستارے کی طرح ہوں گے جو آسمان میں ہے، ان میں سے ہر شخص کو دو دو بیویاں ملیں گی، ہر بیوی کے بدن پر لباس کے ستر جوڑے ہوں گے، پھر بھی اس کی پنڈلی کا گودا باہر سے (گوشت کے پیچھے سے) دکھائی دے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

36۔ كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
کتاب: جنت کا وصف اور اس کی نعمتوں کا تذکرہ
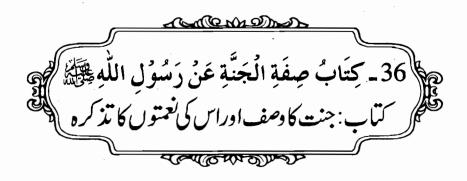
1۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ
۱۔ باب: جنت کے درختوں کا بیان

2523۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ)).
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الجنة ١ (٢٧٢٦) (تحفة الأشراف: ١٤٣١٤) (صحيح)

۲۵۲۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایسے درخت ہیں کہ سوار ان کے سائے میں سو برس تک چلتا رہے (پھر بھی اس کا سایہ ختم نہ ہوگا)۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں انس اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2524۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا، وَقَالَ ذٰلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُودُ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٢٢١) (صحيح)
(سند میں عطیہ عوفی ضعیف راوی ہیں، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے)

۲۵۲۴۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایسے درخت ہیں کہ سوار ان کے سائے میں سو برس تک چلتا رہے پھر بھی ان کا سایہ ختم نہ ہوگا۔'' نیز آپ نے فرمایا: یہی ظل ممدود ہے (یعنی جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2525ـ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْفُرَاتِ الْقَزَّازُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٣٤١٨) (صحيح) (تراجع الالبانی ٣٧٩).

۲۵۲۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں ہے جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا

۲۔ باب: جنت کا وصف اور اس کی نعمتوں کا بیان

2526ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ، عَنْ زِيَادٍ الطَّائِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا لَنَا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا وَزَهِدْنَا فِي الدُّنْيَا وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الْآخِرَةِ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَآنَسْنَا أَهَالِينَا وَشَمَمْنَا أَوْلَادَنَا أَنْكَرْنَا أَنْفُسَنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى حَالِكُمْ ذٰلِكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوتِكُمْ، وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللّٰهُ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ كَيْ يُذْنِبُوا، فَيَغْفِرَ لَهُمْ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ؟ قَالَ: ((مِنَ الْمَاءِ)) قُلْنَا: الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا؟ قَالَ: ((لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ، وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ، مَنْ دَخَلَهَا يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفَتَّحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ الْقَوِيِّ، وَلَيْسَ هُوَ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ بِإِسْنَادٍ آخَرَ عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٩٠٥) وانظر حم (٢/٣٠٤، ٣٠٥) (ضعیف) (مؤلف نے اس سند کو ضعیف اور منقطع قرار دیا ہے، سند میں زیاد الطائی مجہول راوی ہے، جس نے ابوہریرہ سے مرسل روایت کی ہے، یعنی سند میں انقطاع ہے، جیسا کہ مؤلف نے صراحت فرمائی، پھر ابومدلہ کی روایت کا ذکر کیا، جو ضعیف راوی ہیں، لیکن حدیث کے اکثر فقرے ثابت ہیں، حافظ ابن حجر نے ابومدلہ مولی عائشہ کو مقبول کہا ہے، حدیث میں "مما خلق الخلق" کا فقرہ شاہد نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز "ثلاث لا ترد"... آخر حدیث تک بھی ضعیف ہے۔ (ضعيف الجامع ٢٥٩٢، والضعيفة ١٣٥٩)، لیکن حدیث کا پہلا فقرہ صحیح ہے، جو صحیح مسلم (التوبة ٢ /٢٧٤٩)، ترمذی (٢٥١٤، ٢٤٥٢)، ابن

ماجه (٤٢٣٦) اور مسند احمد (٤/١٨٧، ٣٤٦) میں حنظلہ الاسیدی سے مروی ہے اور دوسرے فقرہ "ولو لم تذنبوا" کی مختلف طرق سے البانی نے تخریج کرکے اس کی تصحیح کی ہے: الصحیحة رقم ٩٦٧، ٩٦٨، ٩٦٩، ٩٧٠ و ١٩٥٠، ١٩٥١، ١٩٦٥) اور الجنة بناؤها لبنة... ولا یفنی شبابهم کا فقرہ بھی حسن ہے۔ (السراج المنیر ٣٠٨٣)

٢٥٢٦۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! آخر کیا وجہ ہے کہ جب ہم آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو ہمارے دلوں پر رقت طاری رہتی ہے اور ہم دنیا سے بیزار ہوتے ہیں اور آخرت والوں میں سے ہوتے ہیں، لیکن جب ہم آپ سے جدا ہوکر اپنے بال بچوں میں چلے جاتے ہیں اور ان میں گھل مل جاتے ہیں تو ہم اپنے دلوں کو بدلا ہوا پاتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اسی حالت و کیفیت میں رہو جس حالت و کیفیت میں میرے پاس سے نکلتے ہو تو تم سے فرشتے تمھارے گھروں میں ملاقات کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ دوسری مخلوق کو پیدا کرے گا جو گناہ کریں گے، ❶ پھر اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرمائے گا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: ''پانی سے۔'' ہم نے عرض کی: جنت کس چیز سے بنی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک سونے کی اور اس کا گارا مشک اذفر کا ہے اور اس کے کنکر موتی اور یاقوت کے ہیں اور زعفران اس کی مٹی ہے، جو اس میں داخل ہوگا وہ عیش و آرام کرے گا، کبھی تکلیف نہیں پائے گا اور اس میں ہمیشہ رہے گا اسے کبھی موت نہیں آئے گی، ان کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے اور ان کی جوانی کبھی فنا نہیں ہوگی۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''تین لوگوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں: پہلا امام عادل ہے، دوسرا صائم جب وہ افطار کرے اور تیسرا مظلوم جب کہ وہ بددعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ (اس کی بددعا کو) بادل کے اوپر اٹھالیتا ہے، اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے: ''قسم ہے میری عزت کی میں ضرور تیری مدد کروں گا اگر چہ کچھ دیر بعد ہی سہی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور نہ ہی میرے نزدیک یہ متصل ہے۔ (۲) یہ حدیث دوسری سند سے ابومدلہ کے واسطے سے بھی آئی ہے جسے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابوہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

فائدہ ❶ :...... مفہوم یہ ہے کہ گناہ تو ہر انسان سے ہوتا ہے، لیکن وہ لوگ اللہ کو زیادہ پسند ہیں جو گناہ کرکے اس پر اڑتے نہیں، بلکہ توبہ و استغفار کرتے ہیں اور اللہ کے سامنے اپنے گناہوں کے ساتھ گڑگڑاتے اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں، اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ اللہ کو گناہ کا ارتکاب کرنا پسند ہے، بلکہ اس حدیث کا مقصد توبہ و استغفار کی اہمیت کو واضح کرنا ہے۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

٣۔ باب: جنت کے کمروں کا بیان

2527۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا

وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا))، فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلَّى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، هٰذَا مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ، وَهُوَ كُوفِيٌّ، وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ الْقُرَشِيُّ مَدَنِيٌّ، وَهُوَ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا.

تخريج: انظر حديث رقم ١٩٨٤ (حسن لغيره) (دیکھیے مذکورہ حدیث کے تحت اس پر بحث)

۲۵۲۷۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایسے کمرے ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا۔ ایک دیہاتی نے کھڑے ہوکرعرض کی: اللہ کے رسول! یہ کن لوگوں کے لیے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ اس کے لیے ہوں گے جو اچھی گفتگو کرے، کھانا کھلائے، پابندی سے صوم رکھے اور جب لوگ سو رہے ہوں تو اللہ کی رضا کے لیے رات میں صلاۃ پڑھے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) بعض اہل علم نے عبدالرحمن بن اسحاق کے بارے میں ان کے حافظے کے تعلق سے کلام کیا ہے، یہ کوفی ہیں اور عبدالرحمن بن اسحاق جو قریشی ہیں وہ مدینے کے رہنے والے ہیں اور یہ عبدالرحمن کوفی سے اثبت ہیں۔

2528- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ أَبُو عَبْدِالصَّمَدِ الْعَمِّيُّ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا مِنْ فِضَّةٍ وَجَنَّتَيْنِ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا مِنْ ذَهَبٍ، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَي رَبِّهِمْ إِلاَّ رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ)).

تخريج: خ/تفسير سورة الرحمن ١ (٤٨٧٨)، و ٢ (٤٨٨٠)، والتوحيد ٢٤ (٧٤٤٤)، م/الإيمان ٨٠ (١٨٠)، ق/المقدمة ١٣ (١٨٦) (تحفة الأشراف: ٩١٣٥)، وحم (٤/٤١١، ٤١٦)، ود/الرقاق ١٠١ (٢٨٦٤) (صحيح)

2528/ م- وَبِهٰذَا الإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلاً فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهُ: عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى، قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: لا يُعْرَفُ اسْمُهُ، وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ، وَأَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ اسْمُهُ: سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۵۲۸۔ ابوموسیٰ اشعری عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں دو ایسے باغ ہیں کہ جن کے برتن اور اس کی تمام چیزیں چاندی کی ہیں اور دو ایسے باغ ہیں جس کے برتن اور جس کی تمام چیزیں سونے کی

ہیں، جنت عدن میں لوگوں کے اور ان کے رب کے دیدار کے درمیان صرف وہ کبریائی چادر حائل ہوگی جو اس کے چہرے پر ہے۔''❶

۲۵۲۸/م ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اسی سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں موتی کا ایک لمبا چوڑا خیمہ ہے جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے، اس کے ہر گوشے میں مومن کے گھر والے ہوں گے، مومن ان پر گھومے گا تو اندرونی ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکے گا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... جب اللہ رب العالمین اپنی رحمت سے اس کبریائی والی چادر کو ہٹادے گا تو اہلِ جنت اپنے رب کے دیدار سے فیضیاب ہوں گے اور جنت کی نعمتوں میں سے یہ ان کے لیے سب سے بڑی نعمت ہوگی۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

۴۔ باب: جنت کے درجات ومراتب کا بیان

2529۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٢٠١) (صحيح)

۲۵۲۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں سو درجے ہیں، ہر ایک درجے سے دوسرے درجے کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2530۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَوَاتِ وَحَجَّ الْبَيْتَ۔ لا أَدْرِي أَذَكَرَ الزَّكَاةَ أَمْ لا۔ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، إِنْ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ مَكَثَ بِأَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ بِهَا)) قَالَ مُعَاذٌ: أَلَا أُخْبِرُ بِهٰذَا النَّاسَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُونَ فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰكَذَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَهٰذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَعَطَاءٌ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَمُعَاذٌ قَدِيمُ الْمَوْتِ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ١١٤٢٠١) (صحيح)

۲۵۳۰۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رمضان کے صیام رکھے، صلاتیں پڑھیں اور حج کیا (عطاء بن یسار کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ معاذ نے زکاۃ کا ذکر کیا یا نہیں) تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق بنتا ہے کہ اس کو بخش دے اگر چہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرے یا اپنی پیدائشی سرزمین میں ٹھہرا رہے۔'' معاذ نے کہا: کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں؟ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو چھوڑ دو، وہ عمل کرتے رہیں، اس لیے کہ جنت میں سو درجے ہیں اور ایک درجہ سے دوسرے درجہ کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا کہ زمین وآسمان کے درمیان کا۔ فردوس جنت کا اعلیٰ اور سب سے اچھا درجہ ہے، اسی کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں بہتی ہیں، جب تم اللہ سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: اسی طرح یہ حدیث ''عن هشام بن سعد، عن زيد بن أسلم، عن عطاء بن يسار عن معاذ بن جبل'' کی سند سے مروی ہے اور یہ میرے نزدیک ہمام کی اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے، جسے انھوں نے ''عن زيد بن أسلم، عن عطاء بن يسار عن عبادة بن الصامت'' کی سند سے روایت کی ہے (جو آگے آرہی ہے)، عطاء نے معاذ بن جبل کو نہیں پایا ہے (یعنی ان کی ملاقات ثابت نہیں ہے) اور معاذ بن جبل کی وفات (عبادہ بن صامت سے پہلے) عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ہوئی ہے۔

2531- حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً، وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٥١٠٤) (صحيح)

(شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، دیکھیے حدیث نمبر (۲۵۳۰)

2531/ م- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ماقبله (صحیح) (شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، دیکھیے حدیث نمبر (۲۵۳۰)

۲۵۳۱۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجہ کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے، درجے کے اعتبار سے فردوس اعلیٰ جنت ہے، اسی سے جنت کی چاروں نہریں بہتی ہیں اور اسی کے اوپر عرش ہے، جب تم اللہ سے جنت مانگو تو فردوس مانگو۔''

۲۵۳۱/م اس سند سے بھی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

2532- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ ال نَّبِيِّ ﷺ

قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِينَ اجْتَمَعُوا فِي إِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٠٥٣) (ضعيف)

(سند میں ابن لهیعه اور دراج ابوالسمح ضعیف راوی ہیں)

۲۵۳۲۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں سو درجے ہیں، اگر سارے جہاں کے لوگ ایک ہی درجے میں اکٹھے ہو جائیں تو یہ ان سب کے لیے کافی ہوگا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

5۔ بَابٌ فِي صِفَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۵۔ باب: جنتیوں کی عورتوں کا بیان

2533۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، أَخْبَرَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرَى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِينَ حُلَّةً حَتّٰى يُرَى مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ فَأَمَّا الْيَاقُوتُ فَإِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ أَدْخَلْتَ فِيهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ لَأُرِيتَهُ مِنْ وَرَائِهِ)).

2533/ م۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٤٨٨) (ضعيف)

(اس حدیث کا موقوف ہونا ہی زیادہ صحیح ہے، جیسا کہ مؤلف نے صراحت کی ہے)

۲۵۳۳۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنتیوں کی عورتوں میں سے ہر عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر جوڑے کپڑوں کے باہر سے نظر آئے گی، حتی کہ اس کا گودا بھی نظر آئے گا، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ (گویا وہ یاقوت اور مونگے موتی ہیں) یاقوت ایک ایسا پتھر ہے کہ اگر تم اس میں دھاگا ڈال دو پھر اسے صاف کرو تو وہ دھاگا تمھیں باہر سے نظر آجائے گا۔''

۲۵۳۳/م اس سند سے بھی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

2534۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ. وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبِيدَةَ بْنِ حُمَيْدٍ، وَهٰكَذَا رَوَى جَرِيرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

2534/ م- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ أَصْحَابُ عَطَاءٍ وَهٰذَا أَصَحُّ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۵۳۴- اس سند سے بھی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے اور اسے (ابوالاحوص نے) مرفوع نہیں کیا، یہ عبیدہ بن حمید کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ اسی طرح جریر اور کئی لوگوں نے عطاء بن سائب سے اسے غیر مرفوع روایت کی ہے۔

۲۵۳۴/م ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہم سے جریر نے عطا بن سائب سے ابوالاحوص کی حدیث کی طرح بیان کیا اور عطا کے (دیگر) شاگردوں نے اسے مرفوع نہیں کیا۔ یہی زیادہ صحیح ہے۔

2535- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُ وُجُوهِهِمْ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ٢٥٢٢ (صحيح)

(سند میں عطیہ عوفی ضعیف راوی ہیں، لیکن متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، دیکھیے: الصحيحة رقم: ١٧٣٦)

۲۵۳۵- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کے چہرے کی روشنی چودہویں کے چاند کی روشنی کی طرح ہوگی اور دوسرا گروہ آسمان کے روشن اور سب سے خوبصورت ستارے کی طرح ہوگا، ان میں سے ہر آدمی کے لیے دو دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی کے جسم پر ستر جوڑے کپڑے ہوں گے اور ان کے پنڈلی کا گودا ان کے کپڑوں کے باہر سے نظر آئے گا''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2535/ م- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالثَّانِيَةُ عَلَى لَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَبْدُو مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ .

تخريج: انظر حديث رقم ٢٥٢٢ (صحيح)

(سند میں عطیہ عوفی ضعیف راوی ہیں، لیکن متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، دیکھیے: الصحیحة رقم: ١٧٣٦)

٢٥٣٥/م ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوگا، دوسرا گروہ آسمان میں چمکنے والے سب سے بہتر ستارے کی طرح ہوگا، ہر جنتی کے لیے دو بیویاں ہوں گی، ہر بیوی کے جسم پر ستر جوڑے کپڑے ہوں گے، اس کے پنڈلی کا گودا ان کپڑوں کے باہر سے نظر آئے گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

6- بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ جِمَاعِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

٦- باب: جنتیوں کے جماع کا بیان

2536- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ)) قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوَ يُطِيقُ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٣٢٢) (حسن صحيح)

٢٥٣٦- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں مومن کو جماع کی اتنی اتنی طاقت دی جائے گی۔'' عرض کی گیا: اللہ کے رسول! کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟ آپ نے فرمایا: ''اسے سو آدمی کی طاقت دی جائے گی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ (۲) قتادہ کی یہ حدیث جسے وہ انس سے روایت کرتے ہیں اسے ہم صرف عمران القطان کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) اس باب میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

7- بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

٧- باب: جنتیوں کے اوصاف کا بیان

2537- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْخُطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأُلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ

يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا)) .
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَالأُلُوَّةُ هُوَ الْعُودُ .

تخريج: خ/بدء الخلق ٨ (٣٢٤٥، ٣٢٤٦، ٣٢٥٤) و أحاديث الأنبياء ١ (٣٣٢٧)، م/الجنة ٦ و٧ (٢٨٣٤/١٤، ١٧)، ق/الزهد ٣٩ (٤٣٣٣) (تحفة الأشراف : ١٤٦٧٨) (صحيح)

۲۵۳۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی شکل چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوگی، نہ وہ اس میں تھوکیں گے نہ ناک صاف کریں گے اور نہ پاخانہ کریں گے، جنت میں ان کے برتن سونے کے ہوں گے، ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی، ان کی انگیٹھیاں عود کی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک کا ہوگا۔ ان میں سے ہر آدمی کے لیے (کم ازکم) دو دو بیویاں ہوں گی، خوبصورتی کے سبب ان کی پنڈلی کا گودا گوشت کے اندر سے نظر آئے گا۔ ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوگا اور نہ ان کے درمیان کوئی عداوت ودشمنی ہوگی۔ ان کے دل ایک آدمی کے دل کے مانند ہوں گے، وہ صبح وشام اللہ کی تسبیح بیان کریں گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) "الألوة" عود کو کہتے ہیں۔

2538۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الإِسْنَادِ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ، وَقَدْ رَوَى يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، وَقَالَ: عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٣٨٧٨) (صحيح)

۲۵۳۸۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ناخن کے برابر جنت کی کوئی چیز ظاہر ہوجائے تو وہ آسمان وزمین کے کناروں کو چمکادے اور اگر جنت کا کوئی آدمی جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہوجائیں تو وہ سورج کی روشنی کو ایسے ہی مٹادیں، جیسے سورج ستاروں کی روشنی کو مٹادیتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے اس سند سے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ [1]
(۲) یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے اور سند یوں بیان کی ہے: "عن عمر بن سعد بن أبي وقاص، عن النبي ﷺ"۔

فائدہ [1]:......اس سند میں ابن لہیعہ سے روایت کرنے والے چونکہ عبد اللہ بن مبارک ہیں اس لیے یہ حدیث

صحیح ہے، جیسا کہ علمائے جرح وتعدیل نے صراحت کی ہے، ان کے علاوہ عبداللہ بن وہب عبداللہ بن مسلمہ اور عبداللہ بن یزید المقری کی ان سے روایت صحیح مانی جاتی ہے۔

8۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِيَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۸۔ باب: جنتیوں کے لباس کا بیان

2539ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٣٤٩٩) (حسن)

۲۵۳۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنتی بغیر بال کے، امرد اور سرمگیں آنکھوں والے ہوں گے، نہ ان کی جوانی ختم ہوگی اور نہ ان کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2540ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ﴾ قَالَ: ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيرَةَ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ هٰذَا الْحَدِيثِ: إِنَّ مَعْنَاهُ الْفُرُشَ فِي الدَّرَجَاتِ وَبَيْنَ الدَّرَجَاتِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٠٥٧) (ضعيف)

(سند میں دراج ابوالسمح اور رشدین بن سعد ضعیف راوی ہیں)

۲۵۴۰۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ﴾ (الواقعة: ٣٤) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''جنت کے فرش کی بلندی اتنی ہوگی جتنا زمین وآسمان کے درمیان فاصلہ ہے، یعنی پانچ سوسال کی مسافت۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) بعض اہلِ علم نے اس حدیث کی تفسیر کے بارے میں کہا ہے: اس کا مفہوم یہ ہے کہ فرش جنت کے درجات میں ہوں گے اور ان درجات کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔

9- بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِمَارِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۹۔ باب: جنت کے پھلوں کا بیان

2541- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ- وَذُكِرَ لَهُ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى- قَالَ: ((يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ- أَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ يَحْيَى- فِيهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ١٥٧١٦) (ضعيف)

(سند میں محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور روایت عنعنہ سے ہے اور یونس بن بکیر روایت میں غلطیاں کرجایا کرتے تھے)

۲۵۴۱۔ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، اس وقت آپ کے سامنے سدرۃ المنتہی کا ذکر آیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کی شاخوں کے سائے میں سوار سو سال تک چلے گا، یا اس کے سائے میں سو سوار رہیں گے، (یہ شک حدیث کے راوی یحییٰ کی طرف سے ہے۔) اس پر سونے کے بستر ے ہیں اور اس کے پھل مٹکے جیسے (بڑے) ہیں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

10- بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَيْرِ الْجَنَّةِ

۱۰۔ باب: جنت کی چڑیوں کا بیان

2542- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا الْكَوْثَرُ؟ قَالَ: ((ذَاكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ اللّٰهُ ، يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ فِيهَا طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ)) قَالَ عُمَرُ: إِنَّ هَذِهِ لَنَاعِمَةٌ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَكَلَتُهَا أَحْسَنُ مِنْهَا)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٩٧٥) (حسن صحيح)

۲۵۴۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کوثر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ ایک نہر ہے اللہ نے ہمیں جنت کے اندر دی ہے، یہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے، اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹ کی گردنوں کی طرح ہیں۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ تو واقعی نعمت میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں کھانے والے ان سے زیادہ نعمت میں ہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) محمد بن عبداللہ بن مسلم، یہ ابن شہاب زہری کے بھتیجے ہیں۔ (۳) عبداللہ بن مسلم نے ابن عمر اور انس بن مالک سے حدیثیں روایت کی ہیں۔

11- بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

۱۱- باب: جنت کے گھوڑوں کا بیان

2543- حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ؟ قَالَ: ((إِنِ اللهُ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ)) قَالَ: وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ قَالَ: ((إِنْ يُدْخِلْكَ اللهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَااشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٩٣٩) (حسن)

(تراجع الالبانی ٢٤٥، الصحیحه ٣٠٠١، صحيح الترغيب ٣٧٥٦، و ٣٧٥٧)

2543/ م- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ، وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْمَسْعُودِيِّ.

تخريج (م): انظر ماقبله (حسن) (تراجع الالبانی ٢٤٥، الصحیحه ٣٠٠١، صحيح الترغيب ٣٧٥٦، و ٣٧٥٧).

۲۵۴۳- بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھتے ہوئے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا جنت میں گھوڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر اللہ نے تم کو جنت میں داخل کیا تو تمھاری خواہش کے مطابق تمھیں سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے گا، تم جہاں چاہو گے وہ تمھیں جنت میں لے کر اڑے گا۔'' آپ سے ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا جنت میں اونٹ ہیں؟ بریدہ کہتے ہیں: آپ نے اس کو پہلے آدمی کی طرح جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: ''اگر اللہ نے تمھیں جنت میں داخل کیا تو اس میں تمھارے لیے ہر وہ چیز موجود ہوگی جس کی تم چاہت کرو گے اور جس سے تمھاری آنکھیں لطف اٹھائیں گی۔''

۲۵۴۳/م اس سند سے عبدالرحمن بن سابط کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی جیسی اسی معنی کی حدیث مروی ہے اور یہ مسعودی کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے، (کیوں کہ اس کا مرفوع متصل ہونا صحیح نہیں ہے)

2544- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ وَاصِلٍ هُوَ ابْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي سَوْرَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي

أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَأَبُو سَوْرَةَ هُوَ ابْنُ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ جِدًّا، قَالَ: و سَمِعْت مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: أَبُو سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، يَرْوِي مَنَاكِيرَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٤٩٦) (حسن)

(تراجع الالبانی ٢٤٥، الصحيحه ٣٠٠١، صحيح الترغيب ٣٧٥٦، و ٣٧٥٧)

۲۵۴۴۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک اعرابی نے آ کر عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے گھوڑا پسند ہے، کیا جنت میں گھوڑے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم جنت میں داخل کیے گئے تو تمھیں یاقوت کا گھوڑا دیا جائے گا، اس کے دو پر ہوں گے تم اس پر سوار کیے جاؤ گے، پھر جہاں چاہو گے وہ تمھیں لے کر اڑے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کی سند زیادہ قوی نہیں ہے۔ ہم اسے ابوایوب کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) ابوسورہ، ابوایوب کے بھتیجے ہیں۔ یہ حدیث بیان کرنے میں ضعیف ہیں، انھیں یحییٰ بن معین نے بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے۔ (۳) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے ہوئے سنا: ابوسورہ منکرِ حدیث ہیں، یہ ابوایوب رضی اللہ عنہ سے ایسی کئی منکر احادیث روایت کرتے ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

12 - بَابُ مَا جَاءَ فِي سِنِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۱۲۔ باب: جنتیوں کی عمر کا بیان

2545ــ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو الْعَوَّامِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَبَعْضُ أَصْحَابِ قَتَادَةَ رَوَوْا هٰذَا عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يُسْنِدُوهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٣٣٦)، وحم (٥/٢٣٢، ٢٤٠، ٢٤٣)، وانظر أيضا حديث رقم ٢٥٣٩ (حسن) (سند میں کئی علتیں ہیں، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن ہے)

۲۵۴۵۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنتی جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم پر بال نہیں ہوں گے، وہ امرد ہوں گے، سرمگیں آنکھوں والے ہوں گے اور تیس یا تینتیس سال کے ہوں گے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) قتادہ کے بعض شاگردوں نے اسے قتادہ سے

مرسلاً روایت کیا ہے اور اسے مسند نہیں کیا ہے۔

13 - بَابُ مَا جَاءَ فِي صَفِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۱۳۔ باب: جنتیوں کی صف کا بیان

2546۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الطَّحَّانُ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَحَدِيثُ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ حَسَنٌ، وَأَبُو سِنَانٍ اسْمُهُ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ، وَأَبُو سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ، وَهُوَ بَصْرِيٌّ، وَأَبُو سِنَانٍ الشَّامِيُّ اسْمُهُ عِيسَى بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْقَسْمَلِيُّ.

تخريج: ق/الزهد ٣٤ (٤٢٨٩) (تحفة الأشراف: ١٩٣٨) (صحيح)

۲۵۴۶۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جس میں سے اسّی صفیں اس امت کی اور چالیس دوسری امتوں کی ہوگی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) یہ حدیث ''عن علقمة بن مرثد، عن سليمان بن بريدة، عن النبي ﷺ'' کی سند سے مرسلاً مروی ہے۔ (۳) بعض لوگوں نے سند یوں بیان کی ہے: عن سليمان بن بريدة عن أبيه۔ (۴) ابوسنان کی حدیث جو محارب بن دثار کے واسطے سے مروی ہے، حسن ہے۔ (۵) ابوسنان کا نام ضرار بن مرۃ ہے اور ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے، یہ بصری ہیں۔ (٦) اور ابوسنان شامی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور یہ قسملی ہیں۔

2547۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا أَنْتُمْ فِي الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ.

تخريج: خ/الرقاق ٤٥ (٦٥٢٨)، والأيمان والنذور ٣ (٦٦٤٢)، م/الإيمان ٩٥ (٢٢١)، ق/الزهد ٣٤

(٤٢٨٣) (تحفة الأشراف : ٩٤٨٣) (صحيح)

۲۵۴۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک خیمہ میں ہم تقریباً چالیس آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نے ہم سے فرمایا: ''کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تم جنتیوں کی چوتھائی رہو؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تم جنتیوں کی تہائی رہو؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تم جنتیوں کے آدھے رہو؟ جنت میں صرف مسلمان ہی جائے گا اور مشرکین کے مقابلے میں تمھاری مثال ایسی ہے جیسے کالے بیل کے چمڑے پر سفید بال یا سرخ بیل کے چمڑے پر کالا بال۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عمران بن حصین اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

14 - بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

۱۴۔ باب: جنت کے دروازوں کا بیان

2548ـ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى الْقَزَّازُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَابُ أُمَّتِي الَّذِي يَدْخُلُونَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلاثًا، ثُمَّ إِنَّهُمْ لَيُضْغَطُونَ عَلَيْهِ حَتَّى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُولُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، قَالَ: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ: لِخَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مَنَاكِيرُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٦٧٦٠) (ضعيف) (سند میں خالد بن ابی بکر ضعیف راوی ہیں)

۲۵۴۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ دروازہ جس سے میری امت جنت میں داخل ہو گی اس کی چوڑائی تیز رفتار گھوڑسوار کے تین دن کی مسافت کے برابر ہو گی، پھر بھی دروازے پر ایسی بھیڑ بھاڑ ہو گی کہ ان کے کندھے اترنے کے قریب ہوں گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو وہ اسے نہیں جان سکے اور کہا: سالم بن عبداللہ کے واسطے سے خالد بن ابی بکر کی کئی منکر احادیث آئی ہیں۔

15 - بَابُ مَا جَاءَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ

۱۵۔ باب: جنت کے بازار کا بیان

2549ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَفِيهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يُؤْذَنُ

فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ، وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ، وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ وَمَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا))، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: ((هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قُلْنَا: لَا، قَالَ: ((كَذَلِكَ لَا تُمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللهُ مُحَاضَرَةً، حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ: يَافُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيُذَكِّرُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَسَعَةُ مَغْفِرَتِي بَلَغَتْ بِكَ مَنْزِلَتَكَ هَذِهِ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ، وَيَقُولُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ، فَخُذُوا مَااشْتَهَيْتُمْ، فَنَأْتِي سُوقًا، قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيهِ مَا لَمْ تَنْظُرْ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ، فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرَى، وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، قَالَ: فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ- وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ- فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَخَيَّلَ إِلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ، وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا، ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رَوَى سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ شَيْئًا مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ.

تخریج: ق/الزهد ۳۹ (۴۳۳۶) (تحفة الأشراف: ۱۳۰۹۱) (ضعیف) (سند میں عبدالحمید کبھی کبھی روایت میں غلطی کرجاتے تھے اور ہشام بن عمار میں بھی کلام ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے الضعیفة رقم: ۱۷۲۲)

۲۵۴۹- سعید بن مسیّب سے روایت ہے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور تم کو جنت کے بازار میں اکٹھا کرے۔ سعید بن مسیّب نے کہا: کیا اس میں بازار بھی ہے؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو وہ اس میں اپنے اعمال کے مطابق اتریں گے، پھر دنیا کے دنوں میں سے جمعہ کے دن کے برابر انھیں اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے رب کی زیارت کریں گے، ان کے لیے عرش ظاہر ہوگا اور جنت کے ایک باغ میں نظر آئے گا، پھر ان کے لیے نور کے منبر، موتی کے منبر، یاقوت کے

منبر، زمرد کے منبر، سونے کے منبر اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے، ان کے ادنیٰ درجہ والے، حالاں کہ ان میں کوئی بھی ادنیٰ نہیں ہوگا، مشک اور کافور کے ٹیلے پر بیٹھیں گے اور دوسرے منبر والوں کے بارے میں یہ نہیں خیال کریں گے کہ وہ ان سے اچھی جگہ بیٹھے ہیں۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، کیا تم سورج اور چودہویں رات کے چاند دیکھنے میں دھکم پیل کیے جاتے ہو؟'' ہم نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''اسی طرح تم اپنے رب کا دیدار کرنے میں دھکم پیل نہیں کرو گے اور اس مجلس میں کوئی ایسا آدمی نہیں ہوگا جس کے روبرو اللہ تعالیٰ گفتگو نہ کرے، حتی کہ ان میں سے ایک آدمی سے کہے گا: ''اے فلاں بن فلاں! کیا تمھیں وہ دن یاد ہے جب تم نے ایسا ایسا کیا تھا؟'' پھر اسے اس کے بعض گناہ یاد دلائے گا جو دنیا میں اس نے کیے تھے تو وہ آدمی کہے گا: اے میرے رب! کیا تو نے مجھے معاف نہیں کر دیا؟ اللہ تعالیٰ کہے گا: ''کیوں نہیں؟ میری مغفرت کے سبب ہی تم اس مقام پر ہو۔'' وہ سب اسی حال میں ہوں گے کہ اوپر سے انھیں ایک بدلی ڈھانپ لے گی اور ان پر ایسی خوشبو برسائے گی کہ اس طرح کی خوشبو انھیں کبھی نہیں ملی ہوگی اور ہمارا رب تبارک وتعالیٰ کہے گا: اس کرامت اور انعام کی طرف جاؤ جو ہم نے تمھارے لیے تیار کر رکھی ہے اور اس میں سے جو چاہو لو، چنانچہ ہم ایک ایسے بازار میں آئیں گے جسے فرشتے گھیرے ہوں گے اس میں ایسی چیزیں ہوں گی کہ اس طرح نہ کبھی آنکھوں نے دیکھی ہوں گی نہ کانوں نے سنا ہوگا اور نہ کبھی دلوں میں اس کا خیال آیا ہوگا، ہم جو چاہیں گے ہمارے پاس لایا جائے گا، اس میں خرید وفروخت نہیں ہوگی اور اسی بازار میں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے، آپ نے فرمایا: ''ایک بلند مرتبہ والا آدمی اپنے سے کم رتبہ والے کی طرف متوجہ ہوگا اور اس سے ملاقات کرے گا (حالاں کہ حقیقت میں اس میں سے کوئی بھی کم مرتبے والا نہیں ہوگا) تو اسے (ادنیٰ مرتبے والے کو) اس کا لباس دیکھ کر عجیب سا لگے گا پھر اس کی آخری گفتگو ختم بھی نہیں ہوگی کہ اسے محسوس ہو گا کہ اس کا لباس اس سے بھی اچھا ہے اور یہ اس وجہ سے ہوگا کہ جنت میں کسی کا مغموم ہونا مناسب نہیں ہے۔ پھر ہم (جنتی) اپنے گھروں کی طرف واپس جائیں گے اور اپنی بیویوں سے ملیں گے تو وہ کہیں گی: خوش آمدید! آپ ایسا حسن وجمال لے کر آئے ہیں جو اس سے کہیں بہتر ہے جب آپ ہم سے جدا ہوئے تھے، تو وہ آدمی کہے گا: آج ہم اپنے رب جبار کے ساتھ بیٹھے تھے اور ہمارا حق ہے کہ ہم اسی طرح لوٹیں جس طرح لوٹے ہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) سوید بن عمرو نے بھی اوزاعی سے اس حدیث کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔

2550۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَافِيهَا شِرَاءٌ وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخریج: تفرد بہ المولف (ضعیف) (سند میں عبدالرحمن بن اسحاق بن الحارث واسطی ضعیف راوی ہیں)

۲۵۵۰۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک ایسا بازار ہے جس میں خرید وفروخت نہیں ہو گی، البتہ اس میں مرد اور عورتوں کی صورتیں ہیں، جب آدمی کسی صورت کو پسند کرے گا تو وہ اس میں داخل ہو جائے گا''۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

16- بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

۱۶۔ باب: جنت میں رب تبارک وتعالیٰ کے دیدار کا بیان

2551ــ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لاَتُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلاَةٍ قَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا))، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ (ق: 39). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/المواقيت ١٦ (٥٥٤)، والتوحيد ٢٤ (٧٤٣٥)، م/المساجد ٣٧ (٦٣٣)، د/السنة ٢٠ (٤٧٢٩)، ق/المقدمة ١٣ (١٧٧) (تحفة الأشراف: ٣٢٢٣)، وحم (٤/٣٦٠) (صحيح)

۲۵۵۱۔ جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودہویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''تم لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جاؤ گے اور اسے اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اسے دیکھنے میں کوئی مزاحمت اور دھکم پیل نہیں ہو گی، اگر تم سے ہو سکے کہ سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے کے بعد کی صلاۃ (فجر اور مغرب) میں مغلوب نہ ہو تو ایسا کرو، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾۔''[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]: ......سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کرو۔

2552ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَى مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ مَوْعِدًا، قَالُوا: أَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوهَنَا وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَيَنْكَشِفُ الْحِجَابُ، قَالَ: فَوَاللهِ مَا أَعْطَاهُمْ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا أَسْنَدَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَرَفَعَهُ، وَرَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتٍ

الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَوْلَهُ .

تخريج: م/الإيمان ٨٠ (١٨١)، ق/المقدمة ١٣ (١٨٧)، (تحفة الأشراف : ٤٩٦٨)، وحم (٤/٣٣٢، ٣٣٣)، ويأتي برقم: ٣١٠٥ (صحيح)

۲۵۵۲۔صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے آیت کریمہ: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ (يونس: ٢٦) کے بارے میں فرمایا: ''جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا: اللہ سے تمھیں ایک اور چیز ملنے والی ہے، وہ کہیں گے: کیا اللہ نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا، ہمیں جہنم سے نجات نہیں دی اور ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، پھر حجاب اٹھ جائے گا، آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے انھیں کوئی ایسی چیز نہیں دی جوان کے نزدیک اللہ کے دیدار سے زیادہ محبوب ہوگی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کو صرف حماد بن سلمہ نے مسند اور مرفوع کیا ہے۔ (۲) سلیمان بن مغیرہ اور حماد بن زید نے اس حدیث کو ثابت بنانی کے واسطے سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے ان کے اپنے قول کی حیثیت سے روایت کی ہے۔

17- بَابٌ مِنْهُ

۱۷۔ باب: رویت باری تعالیٰ سے متعلق ایک اور باب

2553۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنِي شَبَابَةُ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلَي جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمَهُمْ عَلَى اللهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَي وَجْهِهِ غَدْوَةً وَعَشِيَّةً، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَي رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا، وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبْجَرَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا، وَرَوَى عُبَيْدُ اللهِ الأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف، وأعاده في تفسير القيامة (٣٣٣٠) (تحفة الأشراف : ٦٦٦٦)، وانظرحم (٢/١٣، ٦٤) (ضعیف) (سند میں ثویر ضعیف اور رافضی راوی ہے)

2553/ م۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ثُوَيْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف)

۲۵۵۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے کم تر درجے کا جنتی وہ ہوگا جو اپنے باغات، بیویوں، نعمتوں، خادموں اور تختوں کی طرف دیکھے گا جو ایک ہزار سال کی مسافت پر مشتمل ہوں گے اور اللہ کے

پاس سب سے مکرم وہ ہوگا جو اللہ کے چہرے کی طرف صبح وشام دیکھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:
﴿وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ ❶
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث کئی سندوں سے اسرائیل کے واسطے سے جسے وہ ثویر سے اور ثویر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں مرفوعاً آئی ہے۔ جب کہ اسے عبدالملک بن جبر نے ثویر کے واسطے سے ابن عمر سے موقوفاً روایت کیا ہے اور عبیداللہ بن اشجعی نے سفیان سے، سفیان نے ثویر سے، ثویر نے مجاہد سے اور مجاہد نے ابن عمر سے ان کے اپنے قول کی حیثیت سے اسے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۲۵۵۳/م اس سند سے عبداللہ بن عمر سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، مگر اسے (راوی نے) مرفوع نہیں کیا۔

فائدہ ❶:...... اس دن بہت سے چہرے تر و تازہ اور بارونق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔ (القيامة: ۲۲، ۲۳)

2554ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ نُوحٍ الْحِمَّانِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أَتُضَامُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَتُضَامُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ)) قَالُوا: لَا، قَالَ ((فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَهٰكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَرَوَى عَبْدُاللهِ ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَحَدِيثُ ابْنِ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ غَيْرُ مَحْفُوظٍ، وَحَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَحُّ، وَهٰكَذَا رَوَاهُ سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِثْلُ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأذان ۱۲۹ (۸۰۶)، والرقاق ۵۲ (۶۵۷۳)، والتوحيد (۷۴۳۷)، م/الإيمان ۸۱ (۱۸۲)، والزهد ۱ (۲۹۶۸)، د/السنة ۲۰ (۴۷۳۰) (تحفة الأشراف: ۱۲۳۳۶)، ود/الرقاق ۸۱ (۲۸۴۳) (صحيح)

۲۵۵۴ـ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم چودہویں رات کا چاند دیکھنے میں مزاحمت اور دھکم پیل کرتے ہو؟ کیا تم سورج کو دیکھنے میں مزاحمت اور دھکم پیل کرتے ہو؟'' لوگوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح چودہویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو، اس کو دیکھنے میں کوئی مزاحمت اور دھکم پیل نہیں کرو گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) یحییٰ بن عیسیٰ رملی اور کئی لوگوں نے اسے اسی طرح ''عن

الأعمش، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ" کی سند سے روایت کی ہے، عبداللہ بن ادریس نے اسے "عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي سعيد، عن النبي ﷺ" کی سند سے روایت کی ہے۔ (۳) ابن ادریس کی حدیث جو اعمش کے واسطے سے مروی ہے غیر محفوظ ہے اور ابو صالح کی حدیث جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے زیادہ صحیح ہے۔ (۴) سہیل بن ابی صالح نے اسے اسی طرح اپنے والد سے، انھوں نے ابو ہریرہ سے اور ابو ہریرہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے دوسری سند سے اسی کے مثل مروی ہے اور وہ صحیح حدیث ہے۔

18- بابٌ

۱۸- باب

2555- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخبرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا لَنَا لَا نَرْضَى؟ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَٰلِكَ، قَالُوا: أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَٰلِكَ؟ قَالَ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي، فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الرقاق ٥١ (٦٥٤٩)، والتوحيد ٣٨ (٧٥١٨)، م/الجنة ٣ (٢٨٣١) (تحفة الأشراف: ٤١٦٢)

(صحيح)

۲۵۵۵- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ جنت والوں سے کہے گا: اے جنت والو! وہ کہیں گے: لبیک اور سعدیک اے ہمارے رب! اللہ تعالیٰ پوچھے گا: کیا تم راضی ہو گئے؟ وہ کہیں گے: ہم کیوں نہیں راضی ہوں گے جب کہ تو نے ہمیں ان نعمتوں سے نوازا ہے جو تو نے اپنی کسی مخلوق کو نہیں دی ہیں، اللہ تعالیٰ کہے گا: میں تمھیں اس سے بھی زیادہ بہتر چیز دوں گا۔ وہ پوچھیں گے: اس سے بہتر کون سی چیز ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمھارے اوپر اپنی رضا مندی نازل کروں گا اور تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

19- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْغُرَفِ

۱۹- باب: کمروں اور محلات میں جنتیوں کا ایک دوسرے کو نظر آنے کا بیان

2556- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخبرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ ابْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ فِي

الْغُرْفَةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الشَّرْقِيَّ أَوْ الْكَوْكَبَ الْغَرْبِيَّ الْغَارِبَ فِي الأُفُقِ وَالطَّالِعَ فِي تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ)) فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُولَئِكَ النَّبِيُّونَ؟ قَالَ: ((بَلَى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! وَأَقْوَامٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱٤۲٤۰)، وانظر حم (۲/۳۳۵، ۳۳۹) (صحیح)

۲۵۵۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرقِ مراتب کے باوجود ایک دوسرے کو جنتی اسی طرح نظر آئیں گے جیسے مشرقی یا مغربی ستارہ نظر آتا ہے، جو افق میں نکلنے اور ڈوبنے والا ہے۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا وہ انبیا ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جنہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

20۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُودِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

۲۰۔ باب: جنتی ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور جہنمی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے

2557۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَيَقُولُ: أَلَا يَتْبَعُ كُلُّ إِنْسَانٍ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَهُ، فَيُمَثَّلُ لِصَاحِبِ الصَّلِيبِ صَلِيبُهُ، وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِيرِ تَصَاوِيرُهُ، وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُهُ، فَيَتْبَعُونَ مَاكَانُوا يَعْبُدُونَ، وَيَبْقَى الْمُسْلِمُونَ فَيَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ: أَلَا تَتَّبِعُونَ النَّاسَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، اللّٰهُ رَبُّنَا، هٰذَا مَكَانُنَا، حَتَّى نَرَى رَبَّنَا، وَهُوَ يَأْمُرُهُمْ، وَيُثَبِّتُهُمْ، ثُمَّ يَتَوَارَى، ثُمَّ يَطَّلِعُ، فَيَقُولُ: أَلَا تَتَّبِعُونَ النَّاسَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، اللّٰهُ رَبُّنَا، وَهٰذَا مَكَانُنَا، حَتَّى نَرَى رَبَّنَا، وَهُوَ يَأْمُرُهُمْ، وَيُثَبِّتُهُمْ)) قَالُوا: وَهَلْ نَرَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قَالُوا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ تِلْكَ السَّاعَةَ، ثُمَّ يَتَوَارَى، ثُمَّ يَطَّلِعُ، فَيُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهُ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَاتَّبِعُونِي، فَيَقُومُ الْمُسْلِمُونَ، وَيُوضَعُ الصِّرَاطُ، فَيَمُرُّونَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِيَادِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ، وَقَوْلُهُمْ عَلَيْهِ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَيَبْقَى أَهْلُ النَّارِ، فَيُطْرَحُ مِنْهُمْ فِيهَا فَوْجٌ، ثُمَّ يُقَالُ: هَلِ امْتَلأْتِ؟ فَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ؟ ثُمَّ يُطْرَحُ فِيهَا فَوْجٌ، فَيُقَالُ: هَلِ امْتَلأْتِ؟ فَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ؟ حَتَّى إِذَا أُوعِبُوا فِيهَا وَضَعَ الرَّحْمٰنُ قَدَمَهُ فِيهَا، وَأُزْوِيَ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ قَالَ: قَطْ، قَالَتْ: قَطْ قَطْ، فَإِذَا أَدْخَلَ اللّٰهُ

أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ ، وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ ، قَالَ: أُتِيَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا ، فَيُوقَفُ عَلَى السُّورِ بَيْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَطَّلِعُونَ خَائِفِينَ ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَهْلَ النَّارِ! فَيَطَّلِعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ يَرْجُونَ الشَّفَاعَةَ ، فَيُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ: هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا؟ فَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ: قَدْ عَرَفْنَاهُ ، هُوَ الْمَوْتُ الَّذِي وُكِّلَ بِنَا ، فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَى السُّورِ الَّذِي بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! خُلُودٌ لَا مَوْتَ ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ رِوَايَاتٌ كَثِيرَةٌ مِثْلُ هٰذَا ، مَا يُذْكَرُ فِيهِ أَمْرُ الرُّؤْيَةِ أَنَّ النَّاسَ يَرَوْنَ رَبَّهُمْ ، وَذِكْرُ الْقَدَمِ وَمَا أَشْبَهَ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ ، وَالْمَذْهَبُ فِي هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ وَوَكِيعٍ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ رَوَوْا هَذِهِ الْأَشْيَاءَ ، ثُمَّ قَالُوا: تُرْوَى هَذِهِ الْأَحَادِيثُ وَنُؤْمِنُ بِهَا ، وَلَا يُقَالُ كَيْفَ ، وَهٰذَا الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْحَدِيثِ أَنْ تُرْوَى هَذِهِ الْأَشْيَاءُ كَمَا جَاءَتْ ، وَيُؤْمَنُ بِهَا ، وَلَا تُفَسَّرُ وَلَا تُتَوَهَّمُ ، وَلَا يُقَالُ: كَيْفَ؟ وَهٰذَا أَمْرُ أَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِي اخْتَارُوهُ ، وَذَهَبُوا إِلَيْهِ ، وَمَعْنَى قَوْلِهِ فِي الْحَدِيثِ فَيُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهُ يَعْنِي يَتَجَلَّى لَهُمْ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٠٥٥)، وانظر حم (٢/٣٦٨) (صحيح)

۲۵۵۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو ایک وسیع اور ہموار زمین میں جمع کرے گا، پھر اللہ رب العالمین ان کے سامنے اچانک آئے گا اور کہے گا: کیوں نہیں ہر آدمی اس چیز کے پیچھے چلا جاتا ہے جس کی وہ عبادت کرتا تھا؟ چنانچہ صلیب پوجنے والوں کے سامنے ان کی صلیب کی صورت بن جائے گی، بت پوجنے والوں کے سامنے بتوں کی صورت بن جائے گی اور آگ پوجنے والوں کے سامنے آگ کی صورت بن جائے گی، پھر وہ لوگ اپنے اپنے معبودوں کے پیچھے لگ جائیں گے اور مسلمان ٹھہرے رہیں گے، پھر رب العالمین ان کے پاس آئے گا اور کہے گا: تم بھی لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں چلے جاتے؟ وہ کہیں گے: ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے، ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ ہم اپنے رب کو دیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں حکم دے گا اور ان کو ثابت قدم رکھے گا اور چھپ جائے گا، پھر آئے گا اور کہے گا: تم بھی لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں چلے جاتے؟ وہ کہیں گے: ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، ہمارا رب اللہ ہے اور ہماری جگہ یہی ہے یہاں تک کہ ہم اپنے رب کو دیکھ لیں، اللہ تعالیٰ انھیں حکم دے گا اور انھیں ثابت قدم رکھے گا۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں تمھیں کوئی مزاحمت اور دھکم پیل ہوتی ہے؟'' صحابہ نے عرض کی: نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا:

''تم اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں اس وقت کوئی مزاحمت اور دھکم پیل نہیں کرو گے۔ پھر اللہ تعالیٰ چھپ جائے گا پھر جھانکے گا اور ان سے اپنی شناخت کرائے گا، پھر کہے گا: میں تمھارا رب ہوں، میرے پیچھے آؤ، چنانچہ مسلمان کھڑے ہوں گے اور پل صراط قائم کیا جائے گا، اس پر سے مسلمان تیز رفتار گھوڑے اور سوار کی طرح گزریں گے اور گزرتے ہوئے ان سے یہ کلمات ادا ہوں گے: "سلّم سلّم" (سلامت رکھ، سلامت رکھ)، صرف جہنمی باقی رہ جائیں گے تو ان میں سے ایک گروہ کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا، پھر پوچھا جائے گا: کیا تو بھر گئی؟ جہنم کہے گی: اور زیادہ، پھر اس میں دوسرا گروہ پھینکا جائے گا اور پوچھا جائے گا: کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی: اور زیادہ، یہاں تک کہ جب تمام لوگ پھینک دیے جائیں گے تو رحمٰن اس میں اپنا پیر ڈالے گا اور جہنم کا ایک حصہ دوسرے میں سمٹ جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ کہے گا: بس۔ جہنم کہے گی: بس، بس۔ جب اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں اور جہنمیوں کو جہنم میں داخل کر دے گا، تو موت کو کھینچتے ہوئے اس دیوار تک لایا جائے گا جو جنت اور جہنم کے درمیان ہے، پھر کہا جائے گا: اے جنتیو! تو وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے، پھر کہا جائے گا: اے جہنمیو! تو وہ شفاعت کی امید میں خوش ہو کر جھانکیں گے، پھر جنتیوں اور جہنمیوں سے کہا جائے گا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ تو یہ بھی کہیں گے اور وہ بھی کہیں گے: ہم نے اسے پہچان لیا، یہ وہی موت ہے جو ہمارے اوپر وکیل تھی، پھر وہ جنت اور جہنم کی بیچ والی دیوار پر لٹا کر یکبارگی ذبح کر دی جائے گی، پھر کہا جائے گا: اے جنتیو! ہمیشہ (جنت میں) رہنا ہے موت نہیں آئے گی۔ اے جہنمیو! ہمیشہ (جہنم میں) رہنا ہے موت نہیں آئے گی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) نبی اکرم ﷺ سے اسی جیسی بہت سی احادیث مروی ہیں جس میں دیدارِ الٰہی کا ذکر ہے کہ لوگ اپنے رب کو دیکھیں گے، قدم اور اسی طرح کی چیزوں کا بھی ذکر ہے۔ (۳) اس سلسلے میں ائمہ اہلِ علم جیسے سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک، ابن عیینہ اور وکیع وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ وہ ان چیزوں کی روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ حدیثیں آئی ہیں اور ہم اس پر ایمان لاتے ہیں، لیکن صفات باری تعالیٰ کی کیفیت کے بارے میں کچھ نہیں کہا جائے گا، محدثین کا مسلک یہی ہے کہ یہ چیزیں ویسی ہی روایت کی جائیں گی جیسی وارد ہوئی ہیں، ان کی نہ (باطل) تفسیر کی جائے گی نہ اس میں کوئی وہم پیدا کیا جائے گا اور نہ ان کی کیفیت وکنہ کے بارے میں پوچھا جائے گا، اہلِ علم نے اسی مسلک کو اختیار کیا ہے اور لوگ اسی کی طرف گئے ہیں۔ (۴) حدیث کے اندر "فیعرفهم نفسه" کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے تجلی فرمائے گا۔

2558ـ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُتِيَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْأَمْلَحِ ، فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، فَيُذْبَحُ ، وَهُمْ يَنْظُرُونَ ، فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ ، وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٤٢٣٠) (صحيح) ("فلو أن أحدًا" کا ٹکڑا صحیح نہیں ہے، کیوں کہ عطیہ

عوفی ضعیف ہیں اور اس ٹکڑے میں ان کا کوئی متابع نہیں اور نہ اس کا کوئی شاہد ہے)

۲۵۵۸۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''قیامت کے دن موت کو چتکبرے مینڈھے کی طرح لایا جائے گا اور جنت وجہنم کے درمیان کھڑی کی جائے گی پھر وہ ذبح کی جائے گی اور جنتی وجہنمی دیکھ رہے ہوں گے، سو اگر کوئی خوشی سے مرنے والا ہوتا تو جنتی مرجاتے اور اگر کوئی غم سے مرنے والا ہوتا تو جہنمی مرجاتے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

21۔ بَابُ مَا جَاءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

۲۱۔ باب: جنت ناپسندیدہ اور تکلیف دہ چیزوں سے اور جہنم شہوتوں سے گھری ہوئی ہے

2559۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ وَثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ، وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

خريج: م/الجنة ١ (٢٨٢٢) (تحفة الأشراف: ٣٢٩، و ٦١٥)، وحم (٣/١٥٣، ٢٥٤، ٢٨٤) (صحيح)

۲۵۵۹۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت ناپسندیدہ اور تکلیف دہ چیزوں سے گھری ہوئی ہے اور جہنم شہوتوں سے گھری ہوئی ہے۔''[1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب صحیح ہے۔

فائدہ [1]: ...... ''جنت ناپسندیدہ اور تکلیف دہ چیزوں سے گھری ہوئی ہے'' جیسے ایک مثال: سخت سردیوں میں صلاۃ فجر وہ بھی جماعت سے کتنی تکلیف دہ ہے، مگر جنت ایسے ہی لوگوں کو ملے گی اور آنکھ یا شرم گاہ سے حرام لذت کوشی میں کتنی لذت ہے، مگر اس عمل پر اگر توبہ نہ ہو تو جہنم ہے۔

2560۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُوسَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ إِلَي الْجَنَّةِ، فَقَالَ: انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَي مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، قَالَ: فَجَاءَ هَا وَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَي مَا أَعَدَّ اللهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْهِ، قَالَ: فَوَعِزَّتِكَ! لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا، فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلَي مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ! لَقَدْ خِفْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ، قَالَ: اذْهَبْ إِلَي النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَي مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ! لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا، فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهَا، فَرَجَعَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ! لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/السنة ٢٥ (٤٧٤٤)، ن/الأيمان والنذور ٣ (٣٧٩٤) (تحفة الأشراف: ١٥٠٦٤)، وحم

(۲/۳۳۳، ۳۵٤، ۲۷۳) (حسن صحيح)

۲۵۶۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ جنت اور جہنم کو پیدا کر چکا تو جبرئیل کو جنت کی طرف بھیجا اور کہا: جنت اور اس میں جنتیوں کے لیے جو کچھ ہم نے تیار کر رکھا ہے، اسے جا کر دیکھو۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ آئے اور جنت کو اور جنتیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو تیار کر رکھا ہے اسے دیکھا: آپ نے فرمایا: ''پھر اللہ کے پاس واپس گئے اور عرض کی: تیری عزت کی قسم! جو بھی اس کے بارے میں سن لے اس میں ضرور داخل ہوگا، پھر اللہ نے حکم دیا تو وہ ناپسندیدہ اور تکلیف دہ چیزوں سے گھیر دی گئی اور اللہ نے کہا: اس کی طرف دوبارہ جاؤ اور اس میں جنتیوں کے لیے ہم نے جو تیار کیا ہے اسے دیکھو۔ آپ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام جنت کی طرف دوبارہ گئے تو وہ ناپسندیدہ اور تکلیف دہ چیزوں سے گھری ہوئی تھی، چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر آئے اور عرض کی، مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی داخل ہی نہیں ہوگا، اللہ نے کہا: جہنم کی طرف جاؤ اور جہنم کو اور جو کچھ جہنمیوں کے لیے میں نے تیار کیا ہے اسے جا کر دیکھو، (انھوں نے دیکھا کہ) اس کا ایک حصہ دوسرے پر چڑھ رہا ہے، وہ اللہ کے پاس آئے اور عرض کی: تیری عزت کی قسم! اس کے بارے میں جو بھی سن لے اس میں داخل نہیں ہوگا۔ پھر اللہ نے حکم دیا تو وہ شہوات سے گھیر دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا: اس کی طرف دوبارہ جاؤ، وہ اس کی طرف دوبارہ گئے اور (واپس آ کر) عرض کی: تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اس سے کوئی نجات نہیں پائے گا، بلکہ اس میں داخل ہوگا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

22۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي احْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

۲۲۔ باب: جنت اور جہنم کے درمیان مناظرے کا بیان

2561۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ الْجَنَّةُ: يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ، وَقَالَتِ النَّارُ: يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ، فَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي أَنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ، وَقَالَ لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/تفسير سورة ق ۱ (٤٨٥٠)، م/الجنة ۱۳ (۲۸٤٦) (تحفة الأشراف: ۱٥٠٦٣)، وحم (۲/۲۷٦، ۳۱٤، ۳٥٠) (صحيح)

۲۵۶۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور جہنم کے درمیان بحث وتکرار ہوئی، جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین داخل ہوں گے، جہنم نے کہا: میرے اندر ظالم اور متکبر داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے (فیصلہ کرتے ہوئے) جہنم سے کہا: تو میرا عذاب ہے اور میں تیرے ذریعے جس سے چاہوں گا انتقام لوں گا اور جنت سے کہا:

تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

23- بَابُ مَا جَاءَ مَا لأَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ

۲۳- باب: ادنیٰ درجے کے جنتی کے اعزاز واکرام کا بیان

2562- حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ، أَخْبَرَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صَنْعَاءَ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٥٠٥٩) (ضعيف)

(سند میں دراج ابوالسمح اور رشدین ضعیف راوی ہیں)

2562/ م- وَبِهَذَا الإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يُرَدُّونَ أَبْنَاءَ ثَلاثِينَ فِي الْجَنَّةِ، لا يَزِيدُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا، وَكَذَلِكَ أَهْلُ النَّارِ)).

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف)

2562/ م- وَبِهَذَا الإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيجَانَ إِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ.

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف)

۲۵۶۲- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کم درجے کا جنتی وہ ہے جس کے لیے اسّی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہوں گی، اس کے لیے موتی، زمرد اور یاقوت کا خیمہ نصب کیا جائے گا جو مقام جابیہ سے صنعاء (یمن) تک کے برابر ہوگا۔"

۲۵۶۲/م ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اسی سند سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو جنتی بھی مرے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا وہ جنت میں تیس برس کا ہوگا، اس سے زیادہ اس کی عمر ہرگز نہیں ہوگی اور اسی طرح جہنمی بھی۔"

۲۵۶۲/م ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اسی سند سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جنتیوں کے اوپر تاج ہوں گے، جس کا کم تر موتی بھی پورب پچھم کو روشن کردے گا۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف رشدین کی روایت سے جانتے ہیں۔

2563- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَامِرٍ الأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ

النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: فِي الْجَنَّةِ جِمَاعٌ وَلَا يَكُونُ وَلَدٌ، هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ طَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، و قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ كَمَا يَشْتَهِي)) وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِي، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَكُونُ لَهُمْ فِيهَا وَلَدٌ)) وَأَبُو الصِّدِّيقِ النَّاجِيُّ اسْمُهُ: بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ: بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ أَيْضًا.

تخريج: ق/الزهد ٣٩ (٤٣٣٨) (تحفة الأشراف: ٣٩٧٧) (صحيح)

۲۵۶۳۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مومن جنت میں لڑکے کی خواہش کرے گا تو حمل ٹھہرنا، ولادت ہونا اور اس کی عمر بڑھنا یہ سب کچھ اس کی خواہش کے مطابق ایک ساعت میں ہوگا''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے، بعض لوگ کہتے ہیں: جنت میں جماع تو ہوگا مگر بچہ نہیں پیدا ہوگا۔ طاؤس، مجاہد اور ابراہیم نخعی سے اسی طرح مروی ہے۔ (۳) محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں: جب جنت میں مومن بچے کی خواہش کرے گا تو یہ ایک ساعت میں ہو جائے گا، جیسے ہی وہ خواہش کرے گا، لیکن وہ ایسی خواہش نہیں کرے گا۔ (۴) محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنتی کے لیے جنت میں کوئی بچہ نہیں ہوگا۔ (۵) ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے، انھیں بکر بن قیس بھی کہا جاتا ہے۔

24۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ الْحُورِ الْعِينِ

۲۴۔ باب: حور عین کے ترانے کا بیان

2564۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعِينِ يُرَفِّعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا، قَالَ: يَقُلْنَ: نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ، وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْؤُسُ، وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ، طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٢٩٨) (ضعيف)

(سند میں عبدالرحمٰن بن اسحاق بن الحارث واسطی ضعیف راوی ہیں)

۲۵۶۴۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں حور عین کے لیے ایک محفل ہوگی اس میں وہ اپنا نغمہ ایسا بلند کریں گی کہ مخلوق نے کبھی اس جیسی آواز نہیں سنی ہوگی۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ کہیں گی: ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی فنا نہیں ہوں گی، ہم ناز ونعمت والی ہیں کبھی محتاج نہیں ہوں گی، ہم خوش رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہیں ہوں گی، خوش خبری اور مبارک ہو اس کے لیے جو ہمارے لیے ہے اور ہم اس کے لیے ہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) علی کی حدیث غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ، ابوسعید خدری اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2565ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ﴾ (الروم: ١٥) قَالَ: السَّمَاعُ، وَمَعْنَى السَّمَاعِ مِثْلَ مَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ الْحُورَ الْعِينَ يُرَفِّعْنَ بِأَصْوَاتِهِنَّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: لم يذكره المزي) (صحيح)

۲۵۶۵۔ یحییٰ بن ابی کثیر آیت کریمہ: ﴿فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ﴾ (وہ جنت میں خوش کردیے جائیں گے) کے بارے میں کہتے ہیں: اس سے مراد سماع ہے اور سماع کا مفہوم وہی ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ حور عین اپنے نغمے کی آواز بلند کریں گی۔

25۔ بابٌ

۲۵۔ باب

2566ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ)) أُرَهُ قَالَ: ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْأَوَّلُونَ وَالآخِرُونَ: رَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، وَرَجُلٌ يَؤُمُّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ، وَعَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَأَبُو الْيَقْظَانِ اسْمُهُ: عُثْمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَيُقَالُ: ابْنُ قَيْسٍ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٩٨٦ (ضعيف)

(سند میں ابوالیقظان ضعیف مدلس اور مختلط راوی ہے، تشیع میں بھی غالی ہے)

۲۵۶۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ مشک کے ٹیلے پر ہوں گے۔'' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن، ان پر اگلے اور پچھلے رشک کریں گے: ایک وہ آدمی جو رات دن میں پانچ وقت صلاۃ کے لیے اذان دے، دوسرا وہ آدمی جو کسی قوم کی امامت کرتا ہو اور وہ اس سے راضی ہوں

اور تیسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف سفیان ثوری کی روایت سے جانتے ہیں۔

2567۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَرْفَعُهُ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا۔ أُرَهُ قَالَ:۔ مِنْ شِمَالِهِ، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ، وَالصَّحِيحُ مَارَوَى شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيرُ الْغَلَطِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩١٩٩) (ضعيف)

(سند میں ابوبکر بن عیاش سے بہت غلطیاں ہوجایا کرتی تھیں، یہاں انھوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت بنا ڈالی ہے، جیسا کہ مؤلف نے صراحت کی ہے)

۲۵۶۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے: ایک وہ آدمی جو رات میں اٹھ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرے، دوسرا وہ آدمی جو اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ کرے اور اسے چھپائے اور تیسرا وہ آدمی جو کسی سریہ میں ہو اور ہار جانے کے بعد پھر بھی دشمنوں کا مقابلہ کرے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور یہ محفوظ نہیں ہے۔ صحیح وہ روایت ہے جسے شعبہ وغیرہ نے "عن منصور، عن ربعي بن خراش، عن زيد بن ظبيان، عن أبي ذر، عن النبي ﷺ" کی سند سے روایت کی ہے، ابوبکر بن عیاش بہت غلطیاں کرتے ہیں۔

2568۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ يَرْفَعُهُ إِلَي أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ، فَأَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ: فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِي أَعْطَاهُ، وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ نَزَلُوا فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ فَقَامَ أَحَدُهُمْ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُو آيَاتِي، وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوا وَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ، وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: الشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ، وَالْغَنِيُّ الظَّلُومُ)).

تخريج: ن/قيام الليل ٧ (١٦١٦)، والزكاة ٧٥ (٢٥٧١) (تحفة الأشراف: ١٩١٣)، وحم (٥/١٥٣)
(سند میں ''زید بن ظبیان'' لین الحدیث ہیں)

2568/ م- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَهٰكَذَا رَوَى شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَ هٰذَا، وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ.

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف)

۲۵۶۸- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین قسم کے لوگوں سے نفرت، جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے وہ یہ ہیں: ایک وہ آدمی جو کسی قوم کے پاس جائے اور ان سے اللہ کا واسطہ دے کر مانگے، وہ اپنے اور اس قوم کے درمیان پائے جانے والے کسی رشتے کا واسطہ دے کر نہ مانگے اور وہ لوگ اسے کچھ نہ دیں، پھر ان میں سے ایک آدمی پیچھے پھرے اور اسے چپکے سے لاکر کچھ دے، اس کے عطیے کو اللہ تعالیٰ اور جس کو دیا ہے اس کے سوا کوئی نہ جانے۔ دوسرے وہ لوگ جو رات کو چلیں یہاں تک کہ جب ان کو نیند ان چیزوں سے پیاری ہو جائے جو نیند کے برابر ہیں تو سواری سے اتریں اور سر رکھ کر سو جائیں اور ان میں کا ایک آدمی کھڑا ہو کر میری خوشامد کرنے اور میری آیتوں کی تلاوت کرنے لگے، تیسرا وہ آدمی جو کسی سریے میں ہو اور دشمن سے مقابلہ ہو تو اس کے ساتھی ہار جائیں پھر بھی وہ سینہ سپر ہو کر آگے بڑھے یہاں تک کہ مارا جائے یا فتح حاصل ہو جائے۔ جن تین لوگوں سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے وہ یہ ہیں: وہ بوڑھا جو زنا کار ہو، وہ فقیر جو تکبر کرنے والا ہو اور وہ مالدار جو دوسروں پر ظلم ڈھائے۔''

۲۵۶۸/م اس سند سے بھی ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) اسی طرح شیبان نے منصور کے واسطے سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے، یہ ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

26- بابٌ

۲۶- باب

2569- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يُوشِكُ الْفُرَاتُ يَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الفتن ٢٤ (٧١١٩)، م/الفتن ٨ (٢٨٩٤)، ق/الفتن ٢٥ (٤٠٤٥) (تحفة الأشراف: ١٢٢٦٣)،

وحم (٢٦١/٢، ٣٣٢، ٣٦٠) (صحيح)

٢٥٦٩۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کا خزانہ اگلے، (اس وقت) جو موجود ہو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ......اس لیے کہ یہ جھگڑا اور فتنہ وفساد کا ذریعہ بن جائے گا۔

2570۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ١٣٧٩٥) (صحيح)

٢٥٧٠۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس سند سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے، مگر اس میں یہ فرق ہے کہ آپ نے فرمایا: ''سونے کا پہاڑ اُگلے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

27۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ

٢٧۔ باب: جنت کی نہروں کا بیان

2571۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَحَكِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هُوَ وَالِدُ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، وَالْجُرَيْرِيُّ يُكْنَى أَبَا مَسْعُودٍ وَاسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٣٩٤) (صحيح)

٢٥٧١۔ معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں پانی کا سمندر ہے، شہد کا سمندر ہے، دودھ کا سمندر ہے اور شراب کا سمندر ہے، پھر اس کے بعد چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2572۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ اللهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ)). قَالَ: هٰكَذَا رَوَى يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَوْقُوفًا

أَيْضًا.

تخریج: ن/الاستعاذة ٥٦ (٥٥٢٣)، ق/الزهد ٣٩ (٤٣٤٠) (تحفة الأشراف: ٢٤٣)، وحم (٣/٢٠٨) (صحيح)

٢٥٧٢۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ سے تین بار جنت مانگتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے اور جو تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ اس کو جہنم سے نجات دے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اسی طرح یونس بن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن برید بن ابی مریم عن انس عن النبی ﷺ کی سند سے مروی ہے۔ (۲) یہ حدیث "عن أبي إسحاق، عن بريد بن أبى مريم، عن أنس بن مالك" کی سند سے موقوفاً بھی مروی ہے۔

37۔ كِتَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

کتاب: جہنم اور اس کی ہولنا کیوں کا تذکرہ

1۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّارِ

۱۔ باب: جہنم کا بیان

2573۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا)). قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَالثَّوْرِيُّ لَا يَرْفَعُهُ.

تخريج: م/صفة الجنة ١٢ (٢٨٤٢) (تحفة الأشراف: ٩٢٩٠) (صحيح)

2573/ م۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَبُوعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۲۵۷۳۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن جہنم اس طرح لائی جائے گی کہ اس کی ستر ہزار لگام ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اسے کھینچ رہے ہوں گے۔''

عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی کہتے ہیں: ثوری نے اسے مرفوع نہیں کیا ہے۔

۲۵۷۳/م اس سند سے بھی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔ مگر سفیان نے اس کو مرفوعاً روایت نہیں کیا (جب کہ حفص نے مرفوعاً کیا ہے)

2574۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ: إِنِّي وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ: بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ، وَبِالْمُصَوِّرِينَ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا، وَرَوَى أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٤٣٤)، وانظر حم (٢/٣٢٦) (صحيح)

۲۵۷۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جو دیکھیں گی، دو کان ہوں گے جو سنیں گے اور ایک زبان ہوگی جو بولے گی، وہ کہے گی: مجھے تین لوگوں پر مقرر کیا گیا ہے: ہر سرکش ظالم پر، ہر اس آدمی پر جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کو پکارتا ہو اور مجسمہ بنانے والوں پر۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ (۳) بعض لوگوں نے یہ حدیث ''عن الأعمش، عن عطية، عن أبي سعيد، عن النبي ﷺ'' کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔ (۴) اشعث بن سوار نے بھی ''عن عطية، عن أبي سعيد الخدري، عن النبي ﷺ'' کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

2- بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

۲۔ باب: جہنم کی گہرائی کا بیان

2575- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى مِنْبَرِنَا هٰذَا، مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيمَةَ لَتُلْقَى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا وَمَا تُفْضِي إِلَي قَرَارِهَا)).

قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ: أَكْثِرُوا ذِكْرَ النَّارِ، فَإِنَّ حَرَّهَا شَدِيدٌ، وَإِنَّ قَعْرَهَا بَعِيدٌ، وَإِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيدٌ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: لَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا مِنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، وَإِنَّمَا قَدِمَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ الْبَصْرَةَ فِي زَمَنِ عُمَرَ، وَوُلِدَ الْحَسَنُ لِسَنَتَيْنِ بَقِيَتَا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ.

تخريج: م/الزهد ١ (٢٩٦٧)، ق/الزهد ١٢ (٤١٥٦) (مختصراً جداً) (تحفة الأشراف: ٩٧٥٧)، وحم (٤/١٧٤)، (٥/٦١) (صحيح)

۲۵۷۵۔ حسن بصری کہتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمارے اس بصرہ کے منبر پر بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''اگر ایک بڑا بھاری پتھر جہنم کے کنارے سے ڈالا جائے تو وہ ستر برس تک اس میں گرتا جائے گا پھر بھی اس کی تہہ تک نہیں پہنچے گا۔ عتبہ کہتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: جہنم کو کثرت سے یاد کرو، اس لیے کہ اس کی گرمی بہت سخت ہے۔ اس کی گہرائی بہت زیادہ ہے اور اس کے آنکس (آنکڑے) لوہے کے ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ہم عتبہ بن غزوان سے حسن بصری کا سماع نہیں جانتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بصرہ آئے تھے اور حسن

بصری کی ولادت اس وقت ہوئی جب عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے دو سال باقی تھے۔

2576ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلصَّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ الْكَافِرُ سَبْعِينَ خَرِيفًا وَيَهْوِي فِيهِ كَذٰلِكَ أَبَدًا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٠٦٣) (ضعیف) (سند میں دراج ابوالسمح ضعیف راوی ہیں)

۲۵۷۶۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''صعود جہنم کا ایک پہاڑ ہے، اس پر کافر ستر سال میں چڑھے گا اور اتنے ہی سال میں نیچے گرے گا اور یہ عذاب اسے ہمیشہ ہوتا رہے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي عِظَمِ أَهْلِ النَّارِ

۳۔ باب: جہنمیوں کے موٹاپے کا بیان

2577ـ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا، وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ، وَإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ)). هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٤١١) (صحيح)

۲۵۷۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کافر کے چمڑے کی موٹائی بیالیس گز ہوگی، اس کی ڈاڑھ احد پہاڑ جیسی ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنا مکے اور مدینے کے درمیان کا فاصلہ۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اعمش کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

2578ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي جَدِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ وَصَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ، وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَمِثْلُ الرَّبَذَةِ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالرَّبَذَةِ، وَالْبَيْضَاءُ جَبَلٌ مِثْلُ أُحُدٍ.

تخريج: م/الجنة ١٣ (٢٨٥١) (تحفة الأشراف: ١٣٥٠٥، و١٤٥٩٦)، وحم (٢/٣٢٨، ٥٣٧) (حسن) (الصحيحة ١١٠٥)

۲۵۷۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن کافر کی ڈاڑھ احد پہاڑ جیسی ہوگی، اس کی ران بیضاء (پہاڑ) جیسی ہوگی اور جہنم کے اندر اس کے بیٹھنے کی جگہ تین میل کی مسافت کے برابر ہوگی جس طرح ربذہ کی دوری ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ''مثل الربذۃ'' کا مطلب ہے کہ جس طرح ربذہ پہاڑ مدینے سے دور ہے، ربذہ اور بیضاء احد کی طرح دو پہاڑ ہیں۔

2579ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ: ((ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الْأَشْجَعِيُّ اسْمُهُ: سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ١٣٤٢٦) (صحيح)

۲۵۷۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کافر کی ڈاڑھ اُحد جیسی ہوگی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

2580ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَالْفَضْلُ بْنُ يَزِيدَ هُوَ كُوفِيٌّ، قَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ، وَأَبُو الْمُخَارِقِ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٥٩٢) (ضعيف) (سند میں ابوالمخارق مجہول راوی ہے)

۲۵۸۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کافر اپنی زبان کو ایک یا دو فرسخ تک گھسیٹے گا اور لوگ اسے روندیں گے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) فضل بن یزید کوفی ہیں، ان سے کئی ائمہ حدیث نے روایت کی ہے۔ (۳) ابوالمخارق غیر معروف راوی ہیں۔

4- بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ أَهْلِ النَّارِ

۴۔ باب: جہنمیوں کے مشروب کا بیان

2581ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿كَالْمُهْلِ﴾ قَالَ: ((كَعَكَرِ الزَّيْتِ، فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَيَّ وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ ابْنِ سَعْدٍ، وَرِشْدِينُ قَدْ تُكُلِّمَ فِيهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٠٥٨) (ضعيف)

(سند میں ''دراج ابوالسمح'' اور ''رشدین بن سعد'' ضعیف ہیں)

۲۵۸۱۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿کالمھل﴾ کے بارے میں فرمایا: ''وہ پانی تلچھٹ کی طرح ہو گا جب اسے (کافر) اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر جائے گی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں اور رشدین کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

2582۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي السَّمْحِ، عَنْ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْحَمِيمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُءُ وسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيمُ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَي جَوْفِهِ فَيَسْلِتُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ، وَهُوَ الصَّهْرُ، ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ)) وَسَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ يُكْنَى أَبَا شُجَاعٍ وَهُوَ مِصْرِيٌّ، وَقَدْ رَوَى عَنْهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَابْنُ حُجَيْرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُجَيْرَةَ الْمِصْرِيُّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۳۵۹۱) (حسن) (سند میں دراج ابوالسمح ضعیف راوی ہیں، لیکن امام ابوداود نے یہ فرق کیا ہے کہ ابوسمح کی ابوالہیثم سے روایت ضعیف ہے اور ابن حجیرہ سے روایت درست ہے اور یہاں ابوالسمح کے شیخ ابن حجیرہ ہیں، تراجع الالبانی ۹۵، والصحیحۃ ۳۴۷۰)

۲۵۸۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جہنمیوں کے سر پر ماءِ حمیم (گرم پانی) انڈیلا جائے گا تو وہ (بدن میں) سرایت کر جائے گا، یہاں تک کہ اس کے پیٹ تک جا پہنچے گا اور اس کے پیٹ کے اندر جو کچھ ہے اسے کاٹے گا، یہاں تک کہ اس کے پیروں (یعنی سرین) سے نکل جائے گا۔ یہی وہ صہر ہے (جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے) پھر اسی طرح لوٹا دیا جائے گا جس طرح تھا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

2583۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ، أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ بُسْرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ﴾ (إبراهيم: ١٦) قَالَ: ((يُقَرَّبُ إِلَي فِيهِ فَيَكْرَهُهُ فَإِذَا أُدْنِيَ مِنْهُ شَوَى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهِ فَإِذَا شَرِبَهُ قَطَّعَ أَمْعَاءَهُ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ)) يَقُولُ اللهُ: ﴿وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ﴾ (محمد: ١٥) وَيَقُولُ: ﴿وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ﴾ (الكهف: ٢٩).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَهَكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ بُسْرٍ، وَلَا نَعْرِفُ عُبَيْدَاللهِ بْنَ بُسْرٍ إِلَّا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، وَقَدْ رَوَى صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَعَبْدُاللهِ بْنُ بُسْرٍ لَهُ أَخٌ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأُخْتُهُ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَعُبَيْدُاللهِ بْنُ بُسْرٍ الَّذِي رَوَى عَنْهُ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو. هٰذَا الْحَدِيثَ رَجُلٌ

آخَرُ لَيْسَ بِصَاحِبٍ .

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرىٰ) (تحفة الأشراف: ٤٨٩٤)

(سند میں عبیداللہ بن بسر مجہول راوی ہے)

۲۵۸۳- ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول: ﴿وَيُسْقَى مِن مَّاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ﴾ (ابراهيم: ١٦) کے بارے میں فرمایا: ”صدید (پیپ) اس کے منہ کے قریب کی جائے گی تو اسے ناپسند کرے گا، جب اسے اور قریب کیا جائے گا تو اس کا چہرہ بھن جائے گا اور اس کے سر کی کھال گر جائے گی اور جب اسے پیے گا تو اس کی آنت کٹ جائے گی، یہاں تک کہ اس کے سرین سے نکل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ﴾ (سورة محمد: ١٥) (وہ ماءِ حمیم (گرم پانی) پلائے جائیں گے تو وہ ان کی آنتوں کو کاٹ دے گا) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ﴾ (الكهف: ٢٩) (اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو تلچھٹ کی طرح ہوگا چہرے کو بھون دے گا اور وہ نہایت برا مشروب ہے)

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) اسی طرح محمد بن اسماعیل بخاری نے بھی سند میں ”عن عبيد الله بن بسر“ کہا ہے اور ہم عبیداللہ بن بسر کو صرف اسی حدیث میں جانتے ہیں۔ (۳) صفوان بن عمر نے عبداللہ بن بسر سے جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں، ایک دوسری حدیث روایت کی ہے، عبداللہ بن بسر کے ایک بھائی ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے اور ان کی ایک بہن نے بھی نبی اکرم ﷺ سے حدیث سنی ہے۔ جس عبیداللہ بن بسر سے صفوان بن عمرو نے یہ حدیث روایت کی ہے، یہ صحابی نہیں ہیں کوئی دوسرے آدمی ہیں۔

2584- حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((﴿كَالْمُهْلِ﴾ كَعَكَرِ الزَّيْتِ، فَإِذَا قُرِّبَ إِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيهِ)).

تخريج: انظر حديث رقم ٢٥٨١ (ضعيف)

2584/ م1- وَبِهٰذَا الإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِسُرَادِقِ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ، كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مِثْلُ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ سَنَةً)).

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف)

2584/ م2- وَبِهٰذَا الإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهَرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا)).

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف)

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ ، وَفِي رِشْدِينَ مَقَالٌ ، وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ ، وَمَعْنَى قَوْلِهِ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ يَعْنِي غِلَظَهُ .

۲۵۸۴۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''(کالمہل)، یعنی تلچھٹ کی طرح ہوگا جب اسے (جہنمی) اپنے قریب کرے گا تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر جائے گی۔''

۲۵۸۴/م ۱ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جہنم کا احاطہ چار دیواریں ہیں اور ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت کے مانند ہے۔''

۲۵۸۴/م ۲ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر غساق (جہنمیوں کے مواد) کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا والے سڑ جائیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں اور رشدین کے بارے میں لوگوں نے کلام کیا ہے، ان کے حافظے کے تعلق سے کلام کیا گیا ہے۔ (۲) رسول اللہ ﷺ کے قول: ((كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ)) کا مطلب ہے ہر دیوار کی موٹائی۔

2585۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُونُ طَعَامَهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: ق/الزهد ٣٤ (٤٣٢٥) (تحفة الأشراف : ٦٣٩٨) (ضعيف)

۲۵۸۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴾ (آل عمران : ۱۰۲) (تم اللہ سے ڈرنے کی طرح ڈرو اور مسلمان ہی رہتے ہوئے مرو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر زقوم تھوہر کا ایک قطرہ بھی دنیا کی زمین میں ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کی معیشت بگڑ جائے، بھلا اس آدمی کا کیا حال ہوگا جس کی غذا ہی زقوم ہو۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

5۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَعَامِ أَهْلِ النَّارِ

۵۔ باب: جہنمیوں کی غذا کا بیان

2586۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ

فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيعٍ لا يُسْمِنُ وَلا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ، فَيَسْتَغِيثُونَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْغَصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ إِلَيْهِمْ الْحَمِيمُ بِكَلاَلِيبِ الْحَدِيدِ، فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وُجُوهَهُمْ، فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُونَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ، فَيَقُولُونَ: ادْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ، فَيَقُولُونَ: ﴿أَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ﴾ قَالُوا: بَلَى، قَالُوا: ﴿فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلاَّ فِي ضَلَالٍ﴾، قَالَ: فَيَقُولُونَ: ادْعُوا مَالِكًا، فَيَقُولُونَ: ﴿يَا مَالِكُ! لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾، قَالَ: فَيُجِيبُهُمْ ﴿إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ﴾، قَالَ الأَعْمَشُ: نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ إِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ، قَالَ: ((فَيَقُولُونَ: ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلا أَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ، فَيَقُولُونَ: ﴿رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ، رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا، فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾، قَالَ: فَيُجِيبُهُمْ ﴿اخْسَئُوا فِيهَا، وَلَا تُكَلِّمُونِ﴾، قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ)). قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ: وَالنَّاسُ لا يَرْفَعُونَ هٰذَا الْحَدِيثَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: إِنَّمَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَوْلَهُ وَلَيْسَ بِمَرْفُوعٍ، وَقُطْبَةُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٩٨٤) (ضعیف) (سند میں شہر بن حوشب ضعیف راوی ہیں)

٢٥٨٦۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنمیوں پر بھوک مسلط کر دی جائے گی اور یہ عذاب کے برابر ہو جائے گی جس سے وہ دوچار ہوں گے، وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ضریع (خاردار پودا) کے کھانے سے کی جائے گی جو نہ انھیں موٹا کرے گا اور نہ ان کی بھوک ختم کرے گا، پھر وہ دوبارہ کھانے کی فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی گلے میں اٹکنے والے کھانے سے کی جائے گی، پھر وہ یاد کریں گے کہ دنیا میں اٹکے ہوئے نوالے کو پانی کے ذریعے نگلتے تھے، چنانچہ وہ پانی کی فریاد کریں گے اور ان کی فریاد رسی حمیم (جہنمیوں کے مواد) سے کی جائے گی جو لوہے کے برتنوں میں دیا جائے گا، جب مواد ان کے چہروں سے قریب ہوگا تو ان کے چہروں کو بھون ڈالے گا اور جب ان کے پیٹ میں جائے گا، تو ان کے پیٹ کے اندر جو کچھ ہے اسے کاٹ ڈالے گا، وہ کہیں گے: جہنم کے داروغے کو بلاؤ، داروغہ کہیں گے: کیا تمھارے پاس رسول روشن دلائل کے ساتھ نہیں گئے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، داروغہ کہیں گے: پکارتے رہو، کافروں کی پکار بے کار ہی جائے گی۔ آپ نے فرمایا: ''جہنمی کہیں گے: مالک کو بلاؤ اور کہیں گے: اے مالک! چاہیے کہ تیرا رب ہمارا فیصلہ کر دے (ہمیں موت دے دے) آپ نے فرمایا: ''ان کو مالک جواب دے گا: تم لوگ (ہمیشہ کے لیے) اسی میں رہنے والے ہو۔'' اعمش کہتے ہیں: مجھ سے بیان کیا گیا کہ ان کی پکار اور مالک کے جواب میں ایک ہزار سال کا وقفہ ہوگا، آپ نے فرمایا: ''جہنمی کہیں گے: اپنے رب کو پکارو اس لیے کہ تمھارے رب سے

بہتر کوئی نہیں ہے، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمارے اوپر شقاوت غالب آ گئی تھی اور ہم گمراہ لوگ تھے، اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال دے اگر ہم پھر ویسا ہی کریں گے تو ظالم ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ انھیں جواب دے گا: پھٹکار ہو تم پر اسی میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو، آپ نے فرمایا: ''اس وقت وہ ہر خیر سے محروم ہو جائیں گے اور اس وقت گدھے کی طرح رینکنے لگیں گے اور حسرت وہلاکت میں گرفتار ہوں گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عبداللہ بن عبدالرحمن (دارمی) کہتے ہیں: لوگ اس حدیث کو مرفوعاً نہیں روایت کرتے ہیں۔
(۲) ہم اس حدیث کو صرف ''عن الأعمش، عن شمر بن عطية، عن شهر بن حوشب، عن أم الدرداء'' کی سند سے جانتے ہیں جو ابودرداء کا اپنا قول ہے، مرفوع حدیث نہیں ہے۔

2587ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي شُجَاعٍ، عَنْ أَبِي السَّمْحِ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ﴾ قَالَ: ((تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلَى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَأَبُو الْهَيْثَمِ اسْمُهُ: سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدٍ الْعُتْوَارِيُّ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي سَعِيدٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٠٦١)، ويأتي في تفسير المؤمنون (٣١٧٦) (ضعيف)
(سند میں دراج ابوالسمح ضعیف راوی ہیں)

۲۵۸۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس آیت کریمہ: ﴿وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ﴾ (المؤمنون: ۱۰۴) (کافر جہنم کے اندر بدشکل ہوں گے) کے بارے میں فرمایا: ''ان کے چہروں کو آگ جھلس دے گی تو ان کے اوپر کا ہونٹ سکڑ کر بیچ سر تک پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر ناف سے جا لگے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

6ـ بابٌ

٦ ـ باب

2588ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي السَّمْحِ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هَـٰذِهِ- وَأَشَارَ إِلَي مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ- أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَي الْأَرْضِ هِيَ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ، وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْ قَعْرَهَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَسَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ هُوَ مِصْرِيٌّ، وَقَدْ رَوَى عَنْهُ

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۸۹۱۰) (ضعیف) (سند میں دراج ابوالسمح ضعیف راوی ہیں)

۲۵۸۸۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس کے برابر ایک ٹکڑا (اور آپ نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا) آسمان سے زمین کی طرف جو پانچ سو سال کی مسافت ہے، چھوڑا جائے تو زمین پر رات سے پہلے پہنچ جائے گا اور اگر وہی ٹکڑا زنجیر (جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے: ﴿ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ﴾ (الحاقة: ۳۲) کے سر سے چھوڑا جائے تو اس زنجیر کی جڑ یا اس کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال رات اور دن کے گزر جائیں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔ (۲) سعید بن یزید مصری ہیں۔ ان سے لیث بن سعد اور کئی ائمہ نے حدیث روایت کی ہے۔

7- بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ

۷۔ باب: دنیا کی آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے

2589- حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تُوقِدُونَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ)) قَالُوا: وَاللَّهِ! إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: ((فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ هُوَ أَخُو وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ وَهْبٌ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱٤٦٩٠) (صحیح)

۲۵۸۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری (دنیا کی) آگ جسے تم جلاتے ہو جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔'' لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر یہی آگ رہتی تو کافی ہوتی۔ آپ نے فرمایا: ''وہ اس سے انہتر حصے بڑھی ہوئی ہے، ہر حصے کی گرمی اسی آگ کی طرح ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2590- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَارُكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِنْهَا حَرُّهَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٢٢٣) (صحیح)

(سند میں عطیہ عوفی ضعیف راوی ہیں، لیکن سابقہ حدیث سے تقویت پا کر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے)

۲۵۹۰۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے، اس کے ہر حصے کی گرمی اسی طرح ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث ابوسعید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

8۔ بَابٌ مِنْهُ

۸۔ باب: سابقہ باب سے متعلق ایک اور باب

2591۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمٍ هُوَ ابْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ، ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ، ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ، فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ)).

تخریج: ق/الزهد ۳۸ (۴۳۲۰) (تحفة الأشراف: ۱۲۸۰۷) (ضعیف)

(سند میں شریک القاضی حافظہ کے کمزور راوی ہیں)

2591/ م۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَوْ رَجُلٍ آخَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هٰذَا مَوْقُوفٌ أَصَحُّ وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شَرِيكٍ.

تخریج: انظر ماقبله (ضعیف)

۲۵۹۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جہنم کی آگ ایک ہزار سال دہکائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال دہکائی گئی یہاں تک کہ سفید ہوگئی، پھر ایک ہزار سال دہکائی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی، اب وہ سیاہ ہے اور تاریک ہے۔''

۲۵۹۱/م اس سند سے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے، مگر یہ مرفوع نہیں ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اس باب میں ابوہریرہ کی حدیث موقوف ہی زیادہ صحیح ہے۔ میں کسی کو نہیں جانتا ہوں جس نے اسے مرفوع کیا ہو سوائے یحییٰ بن أبی بکیر کے جس نے شریک سے روایت کی ہے۔

9۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ

۹۔ باب: جہنم کے لیے دو سانس ہیں اور جہنم سے موحدین باہر نکالے جائیں گے

2592۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَي رَبِّهَا، وَقَالَتْ: أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ: نَفَسًا فِي الشِّتَاءِ، وَنَفَسًا فِي الصَّيْفِ، فَأَمَّا نَفَسُهَا

فِي الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيرٌ، وَأَمَّا نَفَسُهَا فِي الصَّيْفِ فَسَمُومٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، وَالْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَلِكَ الْحَافِظِ.

تخريج: خ/المواقيت ٩ (٥٣٧)، وبدء الخلق ١٠ (٣٢٦٠)، م/المساجد ٣٢ (٦١٧)، ق/الزهد ٣٨ (٤٢١٩) (تحفة الأشراف: ١٢٤٦٣)، وط/وقوت ٨ (٢٨)، وحم (٢/٢٣٨، ٢٧٧، ٤٦٢، ٥٠٣)، ود/الرقاق ١١٩ (٢٨٨٧) (صحيح)

۲۵۹۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی کہ میرا بعض حصہ بعض حصے کو کھائے جا رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے دو سانسیں مقرر کر دیں: ایک سانس گرمی میں اور ایک سانس جاڑے میں، جہنم کے جاڑے کی سانس سے سخت سردی پڑتی ہے اور اس کی گرمی کی سانس سے لو چلتی ہے۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) ابو ہریرہ کے واسطے سے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے دوسری سند سے بھی مروی ہے۔ (۳) مفضل بن صالح محدثین کے نزدیک کوئی قوی حافظے والے نہیں ہیں۔

2593۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ- وَقَالَ شُعْبَةُ: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ- مَنْ قَالَ: لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً، أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً)) و قَالَ شُعْبَةُ: مَا يَزِنُ ذُرَةً مُخَفَّفَةً. وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأيمان ٣٣ (٤٤)، والتوحيد ١٩ (٧٤١٠) (في سياق حديث الشفاعة الكبرى) و ٣٦ (٧٥٠٩)، م/الإيمان ٨٣ (١٩٣/٣٢٥) (تحفة الأشراف: ١٢٧٢، و١٣٥٦)، وحم (٣/١١٦، ١٧٣، ٢٤٨، ٢٧٦) (صحيح)

۲۵۹۳۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم سے نکلے گا (شعبہ نے اپنی روایت میں کہا ہے: (اللہ تعالیٰ کہے گا) اسے جہنم سے نکال لو) جس نے ''لا الــه الا اللــه'' کہا اور اس کے دل میں ایک جو کے دانے کے برابر بھلائی تھی، اسے جہنم سے نکالو جس نے ''لا اله الا الله'' کہا اور اس کے دل میں گیہوں کے دانے کے برابر بھلائی تھی، اسے جہنم سے نکالو جس نے ''لا الــه الا الــله'' کہا اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھلائی تھی۔ (شعبہ نے کہا ہے: جوار کے برابر بھلائی تھی)۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں جابر، ابوسعید خدری اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2594- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ ابْنِ أَبِي بَكْرِ ابْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللهُ: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٨٦) (ضعيف)

(سند میں مبارک بن فضالہ تدلیس تسویہ کیا کرتے ہیں اور یہاں روایت عنعنہ سے ہے)

۲۵۹۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کہے گا: اسے جہنم سے نکال لو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا ایک مقام پر بھی مجھ سے ڈرا'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

10- بَابٌ مِنْهُ

۱۰- باب: سابقہ باب سے متعلق ایک اور باب

2595- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ، فَيَرْجِعُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ، فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ، قَالَ: فَيَتَمَنَّى، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَعَشْرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِي؟ وَأَنْتَ الْمَلِكُ))، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الرقاق ٥١ (٦٥٧١)، والتوحيد ٣٦ (٧٥١١)، م/الإيمان ٨٣ (١٨٦)، ق/الزهد ٣٩ (٤٣٣٩) (تحفة الأشراف: ٩٤٠٥)، وحم (١/٤٦٠) (صحيح)

۲۵۹۵- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم سے سب سے آخر میں نکلنے والے آدمی کو میں جانتا ہوں، وہ ایسا آدمی ہوگا جو سرین کے بل چلتے ہوئے نکلے گا اور عرض کرے گا: اے میرے رب! لوگ جنت کی تمام جگہ لے چکے ہوں گے۔'' آپ نے فرمایا: ''اس سے کہا جائے گا: چلو جنت میں داخل ہو جاؤ۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ داخل ہونے کے لیے جائے گا (جنت کو اس حال میں) پائے گا کہ لوگ تمام جگہ لے چکے ہیں، وہ واپس آ کر عرض کرے گا: اے میرے رب! لوگ تمام جگہ لے چکے ہیں؟!۔'' آپ نے فرمایا: ''اس سے کہا جائے گا: کیا وہ دن یاد ہیں جن میں (دنیا کے اندر) تھے؟'' وہ کہے گا: ہاں، اس سے کہا جائے گا: آرزو کرو، آپ نے فرمایا: وہ آرزو کرے گا، اس سے کہا جائے گا: تمھارے لیے وہ تمام چیزیں جس کی تم نے آرزو کی ہے اور دنیا کے دس گنا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ کہے گا: (اے باری

تعالیٰ!) آپ مذاق کررہے ہیں حالاں کہ آپ مالک ہیں، ابن مسعود کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہنستے دیکھا، حتی کہ آپ کے اندورنی دانت نظر آنے لگے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... یہ ادنیٰ ترین جنتی کا حال ہے کہ اسے جنت کی نعمتیں اور دیگر چیزیں اتنی تعداد میں ملیں گی کہ وہ دنیا کی دس گنا ہوں گی، اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اعلیٰ مقام ومراتب پر فائز ہونے والے جنتیوں پر رب العالمین کا کس قدر انعام واکرام ہوگا۔

2596۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولاً الْجَنَّةَ، يُؤْتَى بِرَجُلٍ فَيَقُولُ: سَلُوا عَنْ صِغَارِ ذُنُوبِهِ وَاخْبَئُوا كِبَارَهَا، فَيُقَالُ لَهُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً، قَالَ: فَيَقُولُ: يَارَبِّ! لَقَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ مَا أَرَاهَا هَاهُنَا)) قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الإيمان ٨٤ (١٩٠) (تحفة الأشراف: ١١٩٨٣) (صحيح)

۲۵۹۶۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم سے سب سے آخر میں نکلنے اور جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والے آدمی کو میں جانتا ہوں۔ ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) کہے گا: اس سے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کے بارے میں پوچھو اور اس کے بڑے گناہوں کو چھپادو، اس سے کہا جائے گا: تم نے فلاں فلاں دن ایسے ایسے گناہ کیے تھے، تم نے فلاں فلاں دن ایسے ایسے گناہ کیے تھے؟۔ آپ نے فرمایا: ''اس سے کہا جائے گا: تمھارے ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے کچھ ایسے بھی گناہ کیے تھے جسے یہاں نہیں دیکھ رہا ہوں۔'' ابوذر کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہنستے ہوئے دیکھا حتی کہ آپ کے اندورنی کے دانت نظر آنے لگے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2597۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ فِي النَّارِ حَتّٰى يَكُونُوا فِيهَا حُمَمًا، ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ، فَيُخْرَجُونَ وَيُطْرَحُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَيَرُشُّ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِي حِمَالَةِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ)).

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢٣٣٢)، وانظر حم (٣/٣٩١) (صحيح)

۲۵۹۷۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موحدین میں سے کچھ لوگ جہنم میں عذاب دیے جائیں گے، یہاں تک کہ کوئلہ ہو جائیں گے، پھر ان پر رحمتِ الٰہی سایہ فگن ہوگی تو وہ نکالے جائیں گے اور جنت کے دروازے پر ڈال دیے جائیں گے۔'' آپ نے فرمایا: ''جنتی ان پر پانی چھڑکیں گے تو وہ ویسے ہی اگیں گے جیسے سیلاب کی مٹیوں میں دانہ اگتا ہے، پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ دوسری سند سے بھی جابر سے مروی ہے۔

2598ـــ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الإِيمَانِ)) قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَمَنْ شَكَّ فَلْيَقْرَأْ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾. قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف و راجع: خ/التوحيد ٢٤ (٧٤٣٩)، و م/الإيمان ٨١ (١٨٣) (تحفة الأشراف: ٤١٨١)، وانظر حم (٣/٩٤) (صحيح)

۲۵۹۸۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جہنم سے وہ آدمی نکلے گا جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا، ابوسعید خدری نے کہا: جس کو شک ہو وہ یہ آیت پڑھے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾ (النساء: ٤٠) (اللہ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا ہے)۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2599ـــ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ، أَخْبَرَنَا رِشْدِينُ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَنْعُمَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا، فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: أَخْرِجُوهُمَا، فَلَمَّا أُخْرِجَا قَالَ لَهُمَا: لأَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا؟ قَالَا: فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا، قَالَ: إِنَّ رَحْمَتِي لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ، فَيَنْطَلِقَانِ فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ، فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا، وَيَقُومُ الآخَرُ، فَلَا يُلْقِي نَفْسَهُ، فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا أَلْقَى صَاحِبُكَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! إِنِّي لأَرْجُو أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِي، فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ: لَكَ رَجَاؤُكَ، فَيَدْخُلَانِ جَمِيعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: إِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيثِ ضَعِيفٌ، لأَنَّهُ عَنْ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَرِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ هُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنِ ابْنِ أَنْعُمَ وَهُوَ الأَفْرِيقِيُّ، وَالأَفْرِيقِيُّ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٤٤٨) (ضعيف)

(سند میں ابوعثمان لین الحدیث، مجہول ہیں اور رشدین بن سعد اور افریقی ضعیف ہیں)

۲۵۹۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے دو آدمیوں کی چیخ بلند ہوگی۔ رب عزوجل کہے گا: ان دونوں کو نکالو، جب انھیں نکالا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: تمھاری چیخ کیوں بلند ہو رہی ہے؟ وہ دونوں عرض کریں گے: ہم نے ایسا اس وجہ سے کیا تاکہ تو ہم پر رحم کرے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم دونوں کے لیے ہماری رحمت یہی ہے کہ تم جاؤ اور اپنے آپ کو اسی جگہ جہنم میں ڈال دو جہاں پہلے تھے۔ وہ دونوں چلیں گے ان میں سے ایک اپنے آپ کو جہنم میں ڈال دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کو ٹھنڈا اور سلامتی والی بنادے گا اور دوسرا کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو نہیں ڈالے گا۔ اس سے رب عزوجل پوچھے گا: تمھیں جہنم میں اپنے آپ کو ڈالنے سے کس چیز نے روکا؟ جیسے تمھارے ساتھی نے اپنے آپ کو ڈالا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے امید ہے کہ تو جہنم سے نکالنے کے بعد اس میں دوبارہ نہیں داخل کرے گا، اس سے رب تعالیٰ کہے گا: تمھارے لیے تیری تمنا پوری کی جارہی ہے، پھر وہ دونوں اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوں گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اس لیے کہ یہ رشدین بن سعد کے واسطے سے مروی ہے اور رشدین بن سعد محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور رشدین عبدالرحمٰن بن انعم سے روایت کرتے ہیں، یہ ابن انعم افریقی ہیں اور افریقی بھی محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

2600۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّونَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ اسْمُهُ: عِمْرَانُ بْنُ تَيْمٍ وَيُقَالُ: ابْنُ مِلْحَانَ.

تخريج: خ/الرقاق ٥٠ (٦٥٥٩)، د/السنة ٢٣ (٤٧٤٠)، ق/الزهد ٣٧ (٤٣١٥) (تحفة الأشراف: ١٠٨٧١)، وحم (٤/٤٣٤) (صحيح)

۲۶۰۰۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی ایک جماعت میری شفاعت کے سبب جہنم سے نکلے گی ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2601۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِاللهِ، وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِاللهِ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْحَدِيثِ، تَكَلَّمَ فِيهِ شُعْبَةُ، وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِاللهِ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ وَهُوَ مَدَنِيٌّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤١٢٤) (حسن) (سند میں یحییٰ بن عبیداللہ متروک الحدیث ہے، لیکن

متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے: الصحیحة: ۹۵۳)

۲۶۰۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جہنم جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس سے بھاگنے والے سورہے ہیں اور جنت جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس کے طلب کرنے والے سورہے ہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: اس کو ہم صرف یحییٰ بن عبید اللہ کی سند سے جانتے ہیں اور یحییٰ بن عبید اللہ اکثر محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں، ان کے بارے میں شعبہ نے کلام کیا ہے۔ یحییٰ بن عبید اللہ کے دادا کا نام موہب ہے اور وہ مدنی ہیں۔

11- بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ

۱۱۔ باب: جہنم میں اکثریت عورتوں کی ہوگی

2602- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)).

تخريج: خ/الرقاق ١٦ (تعليقا عقب حديث ٦٤٤٩)، م/الذكر والدعاء ٢٦ (٢٧٣٧) (تحفة الأشراف: ٦٣١٧)، وحم (١/٢٩٤، ٣٥٩) (صحيح)

۲۶۰۲۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں جھانکا تو دیکھا کہ اکثر جنتی فقیر ہیں اور جہنم میں جھانکا تو دیکھا کہ اکثر جہنمی عورتیں ہیں۔''

2603- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ هُوَ ابْنُ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اِطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَهَكَذَا يَقُولُ عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَيَقُولُ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَكِلَا الإِسْنَادَيْنِ لَيْسَ فِيهِمَا مَقَالٌ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ أَبُورَجَاءٍ سَمِعَ مِنْهُمَا جَمِيعًا، وَقَدْ رَوَى غَيْرُ عَوْفٍ أَيْضًا هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

تخريج: خ/بدء الخلق ٨ (٣٢٤١)، والنكاح ٨٨ (٥١٩٨)، والرقاق ١٦ (٦٤٤٩)، و ٥١ (٦٥٤٦) (تحفة الأشراف: ١٠٨٧٣)، وحم (٤/٤٢٩، ٤٤٣) (صحيح)

۲۶۰۳۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جہنم میں جھانکا تو دیکھا کہ اکثر جہنمی عورتیں ہیں اور جنت میں جھانکا تو دیکھا کہ اکثر جنتی فقیر ہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) عوف نے سند بیان کرتے ہوئے اس طرح کہا ہے: "عن أبي رجاء عن عمران بن حصين" اور ایوب نے کہا: "عن أبي رجاء عن ابن عباس۔" دونوں سندوں میں کوئی کلام نہیں ہے۔ اس بات کا احتمال ہے کہ ابورجاء نے عمران بن حصین اور ابن عباس دونوں سے سنا ہو، عوف کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی یہ حدیث ابورجاء کے واسطے سے عمران بن حصین سے روایت کی ہے۔

12- بابٌ

۱۲۔ باب

2604ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: خ/الرقاق ١٥ (٦٥٦١، ٦٥٦٢)، م/الإيمان ٩١ (٢١٣) (تحفة الأشراف: ١١٦٣٦)، وحم (٤/٢٧٤) (صحيح)

۲۶۰۴۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والا وہ جہنمی ہوگا جس کے تلوے میں دو انگارے ہوں گے جن سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔" [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عباس بن عبدالمطلب، ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]: ...... اغلب یہی ہے کہ اس سے ابوطالب مراد ہیں، کیوں کہ مسلم اور دیگر لوگوں کی دیگر روایات میں اس کی صراحت ہے۔

13- باب

۱۳۔ باب

2605ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لأَبَرَّهُ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُتَكَبِّرٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/تفسير سورة القلم ١ (٤٩١٨)، والأدب ٦١ (٦٠٧١)، والأيمان والنذور ٩ (٦٦٥٧)، م/الجنة

۱۳ (۲۸۵۳)، ق/الزهد ٤ (٤١١٦) (تحفة الأشراف: ۳۲۸۵)، وحم (٤/٣٠٦) (صحيح)

۲۶۰۵۔ حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کیا میں تمھیں جنتیوں کے بارے میں نہ بتادوں؟ ہر کمزور حال آدمی جسے لوگ حقیر سمجھیں اگر وہ اللہ کی قسم کھائے تو اللہ اسے پوری کردے۔ کیا میں تمھیں جہنمیوں کے بارے میں نہ بتادوں؟ ہر سرکش، بخیل اور متکبر۔'' (جہنم میں جائے گا۔)

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

38- كِتَابُ الإِيمَانِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
کتاب: ایمان واسلام
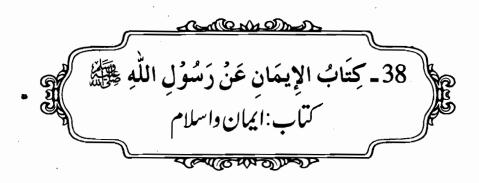
1- بَابُ مَا جَاءَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
۱- باب: جب تک لوگ لا الہ الا اللہ کہنے نہ لگ جائیں اس وقت تک مجھے ان سے جہاد کرتے رہنے کا حکم دیا گیا ہے

2606ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِذَا قَالُوهَا مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَابْنِ عُمَرَ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجهاد ١٠٢ (٢٩٤٦)، م/الإيمان ٨ (٢٦١٠)، د/الجهاد ١٠٤ (٢٦٤٠)، ن/الجهاد ١ (٣٠٩٢)، ق/الفتن ١ (٣٩٢٧) (تحفة الأشراف: ١٢٥٠٦)، وحم (٢/٣١٤، ٣٧٧، ٤٢٣، ٤٣٩، ٤٧٥، ٤٨٢، ٥٠٢، ٥٢٨) (صحيح)

۲۶۰۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ (جہاد) کروں یہاں تک کہ وہ ''لا الہ الا اللہ'' کا اقرار کرلیں، پھر جب وہ اس کا اقرار کرلیں تو اب انھوں نے اپنے خون اور اپنے اموال کو مجھ سے محفوظ کرلیا، مگر کسی حق کے بدلے [1] اور ان کا (مکمل) حساب تو اللہ تعالیٰ پر ہے۔'' [2]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں جابر، ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ 1: ......یعنی ان کی جان اور ان کا مال صرف اسی وقت لیا جائے گا جب وہ قول وعمل سے اپنے آپ کو اس کا مستحق اور سزاوار بنادیں، مثلاً: کسی نے کسی کو قتل کردیا تو ایسی صورت میں مقتول کے ورثا اسے قتل کریں گے یا اس سے دیت لیں گے۔

فائدہ 2: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام ایک آفاقی اور عالمگیر مذہب ہے، اس کا مقصد دنیا سے تاریکی،

گمراہی اور ظلم و بربریت کا خاتمہ ہے، ساتھ ہی لوگوں کو ایک اللہ کی بندگی کی راہ پر لگانا اور انھیں عدل و انصاف مہیا کرنا ہے، دوسری بات اس حدیث سے یہ معلوم ہوئی کہ جو اسلام کو اپنے گلے سے لگالے اس کی جان مال محفوظ ہے، البتہ جرائم کے ارتکاب پر اس پر اسلامی احکام لاگو ہوں گے، وہ اپنے مال سے زکاۃ ادا کرے گا، کسی مسلمان کو ناجائز قتل کردینے کی صورت میں اگر ورثا اسے معاف نہ کریں اور نہ ہی دیت لینے پر راضی ہوں تو اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا، یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کے ظاہری حالات کے مطابق اسلامی احکام کا اجرا ہوگا، اس کا باطنی معاملہ اللہ کے سپرد ہوگا۔

2607۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُوبَكْرٍ بَعْدَهُ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ! لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الزَّكَاةِ وَالصَّلَاةِ، وَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللهِ! لَوْ مَنَعُونِي عِقَالاً كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَوَاللهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَهٰكَذَا رَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَرَوَى عِمْرَانُ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ حَدِيثٌ خَطَأٌ، وَقَدْ خُولِفَ عِمْرَانُ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ مَعْمَرٍ.

تخریج: خ/الزكاة ٦ (١٣٩٩)، و ٤٠ (١٤٧٥)، والمرتدين ٣ (٦٩٢٤)، والاعتصام ٢ (٧٢٨٤)، م/الايمان ٨ (٢١)، د/الزكاة ١ (١٥٥٦)، ن/الزكاة ٣ (٢٤٤٥)، والجهاد ١ (٣٠٩٤، ٣٠٩٥)، والمحاربة ١ (٣٩٧٥) (تحفة الأشراف: ١٠٦٦٦)، وحم (٢/٥٢٨) (صحيح)

۲۶۰۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ کے بعد ابوبکر خلیفہ بنادیے گئے اور عربوں میں جنھیں کفر کرنا تھا کفر کا اظہار کیا، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگوں سے کیسے جنگ (جہاد) کریں گے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ کہیں: لا الہ الا اللہ، تو جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا، اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کرلی [1] اور اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو ہر اس شخص کے خلاف جہاد کروں گا جو صلاۃ و زکاۃ میں فرق کرے گا، کیوں کہ زکاۃ مال کا حق ہے، قسم اللہ کی! اگر انھوں نے ایک رسی بھی دینے سے انکار کیا جسے وہ رسول اللہ ﷺ کو (زکاۃ میں) دیا کرتے تھے تو میں ان کے اس انکار پر بھی ان سے جنگ (جہاد) کروں گا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اللہ کی! اس

کے سوا کچھ نہ تھا کہ میں نے دیکھا: اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کے سینے کو جنگ کے لیے کھول دیا ہے اور میں نے جان لیا کہ یہی حق اور درست ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اسی طرح شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے، زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اور عبداللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (۳) عمران بن قطان نے یہ حدیث معمر سے، معمر نے زہری سے، زہری نے انس بن مالک سے اور انس بن مالک نے ابوبکر سے روایت کی ہے، لیکن اس حدیث (کی سند) میں غلطی ہے۔ (اور وہ یہ ہے کہ) معمر کے واسطے سے عمران کی روایت کی مخالفت کی گئی ہے۔

فائدہ ❶ :......اب نہ اس کا مال لیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اسے قتل کیا جاسکتا ہے۔

2۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أُمِرْتُ بِقِتَالِهِمْ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ))

۲۔ باب: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے لوگوں کے خلاف جنگ کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ: ''لا الہ الا اللہ'' کہیں اور صلاۃ قائم کریں

2608۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالِقَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا، وَيَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا، وَأَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ هٰذَا.

تخريج: خ/الصلاة ٢٨ (٣٩٢)، د/الجهاد ١٠٤ (٢٦٤١)، ن/تحريم الدم (المحاربة) ١ (٣٩٧١)، والإيمان ١٥ (٥٠٠٦) (تحفة الأشراف: ٧٠٦)، وحم (٣/١٩٩، ٢٢٤) (صحيح)

۲۶۰۸ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتے رہنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک لوگ اس بات کی شہادت نہ دینے لگیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں اور ہمارے قبلے کی طرف رخ (کرکے عبادت) نہ کرنے لگیں۔ ہمارا ذبیحہ نہ کھانے لگیں اور ہمارے طریقے کے مطابق صلاۃ نہ پڑھنے لگیں۔ جب وہ یہ سب کچھ کرنے لگیں گے تو ان کا خون اور ان کا مال ہمارے اوپر حرام ہوجائے گا، مگر کسی حق کے بدلے ❶ انھیں وہ سب کچھ حاصل ہوگا ❷ جو عام مسلمانوں کو حاصل ہوگا اور ان پر وہی سب کچھ ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو عام مسلمانوں پر عائد ہوں گی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) یحییٰ بن ایوب نے حمید سے اور حمید نے انس

سے اس حدیث کی طرح روایت کی ہے۔ (۳) اس باب میں معاذ بن جبل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی وہ کوئی ایسا عمل کر بیٹھیں جس کے نتیجے میں ان کی جان اور ان کا مال مباح ہو جائے تو اس وقت ان کی جان اور ان کا مال حرام نہ رہے گا۔

فائدہ ❷ :......یعنی جو حقوق و اختیارات اور مراعات عام مسلمانوں کو حاصل ہوں گے وہ انھیں بھی حاصل ہوں گے۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ

۳۔ باب: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

2609۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُعَيرِ بْنِ الْخِمْسِ التَّمِيمِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ ، وَحَجِّ الْبَيْتِ)) . وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا ، وَسُعَيْرُ بْنُ الْخِمْسِ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ .

تخريج: خ/الإيمان ٢ (٨)، م/الإيمان ٥ (١٦)، ن/الإيمان ١٣ (٥٠٠٤) (تحفة الأشراف: ٦٦٨٢)، وحم (٢/٩٣، ١٢٠، ١٤٣) (صحيح)

2609/ م۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، نَحْوَهُ .
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: انظر ماقبله (تحفه الأشراف: ٧٣٤٤) (صحيح)

۲۶۰۹۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: (۱) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) صلاۃ قائم کرنا۔ (۳) زکاۃ دینا۔ (۴) رمضان کے صیام رکھنا۔ (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابن عمر کے واسطے سے کئی سندوں سے مروی ہے، اسی طرح یہ حدیث کئی سندوں سے ابن عمر کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے آئی ہے۔ (۳) اس باب میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۲۶۰۹/م اس سند سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

4- بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ جِبْرِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ الإِيمَانَ وَالإِسْلاَمَ

۴۔ باب: جبریل علیہ السلام کا نبی اکرم ﷺ سے ایمان واسلام کے اوصاف بیان کرنا

2610ـ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ، قَالَ: فَخَرَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ حَتَّى أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ، فَقُلْنَا: لَوْلَقِينَا رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا أَحْدَثَ هَؤُلاَءِ الْقَوْمُ، قَالَ: فَلَقِينَاهُ يَعْنِي عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ: فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكِلُ الْكَلاَمَ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ! إِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ، وَيَزْعُمُونَ أَنْ لاَ قَدَرَ، وَأَنَّ الأَمْرَ أُنُفٌ، قَالَ: فَإِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي مِنْهُمْ بَرِيءٌ، وَأَنَّهُمْ مِنِّي بُرَءَاءُ، وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُاللَّهِ! لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا قُبِلَ ذَلِكَ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، قَالَ: ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ، فَقَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ، لاَ يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلاَيَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَلْزَقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَاالإِيمَانُ؟ قَالَ: ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلاَئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ))، قَالَ: فَمَا الإِسْلاَمُ؟ قَالَ: ((شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ))، قَالَ: فَمَا الإِحْسَانُ؟ قَالَ: ((أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ))، قَالَ: فِي كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ صَدَقْتَ، قَالَ: فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَمَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ))، قَالَ: فَمَا أَمَارَتُهَا؟ قَالَ: ((أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ أَصْحَابَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ))، قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ بِثَلاَثٍ، فَقَالَ: ((يَا عُمَرُ! هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ ذَاكَ جِبْرِيلُ، أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِينِكُمْ)).

تخريج: م/الإيمان ١ (٨)، د/السنة ١٧ (٤٦٩٥)، ن/الإيمان ٥ (٤٩٩٣)، ق/المقدمة ٩ (٦٣) (تحفة الأشراف: ١٠٥٧٢)، وحم (١/٢٧، ٢٨، ٥١، ٥٢) (صحيح)

2610/ م1- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ بِهَذَا الإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

2610/ م2- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ كَهْمَسٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ، نَحْوَهُ

بِمَعْنَاهُ.

تخریج: انظر ماقبلہ (صحیح)

وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، نَحْوُ هٰذَا عَنْ عُمَرَ. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالصَّحِيحُ هُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ.

۲۶۱۰۔ یحییٰ بن یعمر کہتے ہیں: سب سے پہلے جس شخص نے تقدیر کے انکار کی بات کی وہ معبد جہنی ہے، میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری دونوں (سفر پر) نکلے یہاں تک کہ مدینہ پہنچے، ہم نے (آپس میں بات کرتے ہوئے) کہا: کاش ہماری نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے کسی شخص سے ملاقات ہوجائے تو ہم ان سے اس نئے فتنے کے متعلق پوچھیں جو ان لوگوں نے پیدا کیا ہے، چنانچہ (خوش قسمتی سے) ہماری ان سے، یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جب وہ مسجد سے نکل رہے تھے، ملاقات ہوگئی، پھر میں نے اور میرے ساتھی نے انھیں اپنے گھیرے میں لے لیا [1] میں نے یہ اندازہ لگا کر کہ میرا ساتھی بات کرنے کی ذمہ داری اور حق مجھے سونپ دے گا، عرض کی: ابوعبدالرحمٰن! کچھ لوگ ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن میں غور وفکر اور تلاش وجستجو (کا دعویٰ) بھی کرتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ یہ خیال رکھتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے، اور امر (معاملہ) ازسرے نو اور ابتدائی ہے [2] ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جب تم ان سے ملو (اور تمھارا ان کا آمنا سامنا ہو) تو انھیں بتادو کہ میں ان سے بری (و بیزار) ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھاتا ہے عبداللہ! (یعنی اللہ کی) اگر ان میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرڈالے تو جب تک وہ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہیں لے آتا اس کا یہ خرچ مقبول نہ ہوگا، پھر انھوں نے حدیث بیان کرنی شروع کی اور کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اسی دوران میں ایک شخص آیا جس کے کپڑے بہت زیادہ سفید تھے، اس کے بال بہت زیادہ کالے تھے، وہ مسافر بھی نہیں لگتا تھا اور ہم لوگوں میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہ تھا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے قریب آیا اور اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے ملا کر بیٹھ گیا پھر کہا: اے محمد! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔'' اس نے (پھر) پوچھا: اور اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، صلاۃ قائم کرنا، زکاۃ دینا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور رمضان کے صیام رکھنا۔'' اس نے (پھر) پوچھا: احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اللہ کو دیکھنے کا تصور اپنے اندر پیدا نہ کرسکو تو یہ یقین کرکے اس کی عبادت کرو کہ وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔'' وہ شخص آپ ﷺ کے ہر جواب پر کہتا جاتا تھا کہ آپ نے درست فرمایا اور ہم اس پر حیرت کرتے تھے کہ یہ کیسا عجیب آدمی ہے کہ وہ خود ہی آپ سے پوچھتا ہے اور خود ہی آپ ﷺ کے جواب کی تصدیق

بھی کرتا جاتا ہے، اس نے (پھر) پوچھا: قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: ''جس سے پوچھا گیا ہے، وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔'' اس نے کہا: اس کی علامت (نشانی) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس وقت حالت یہ ہوگی کہ لونڈی اپنی مالکن کو جنے گی۔ ❸ اس وقت تم دیکھو گے کہ ننگے پیر چلنے والے، ننگے بدن رہنے والے محتاج بکریوں کے چرانے والے ایک سے بڑھ کر ایک اونچی عمارتیں بنانے میں فخر کرنے والے ہوں گے۔'' عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مجھے اس واقعہ کے تین دن بعد ملے تو آپ نے فرمایا: ''عمر! کیا تمھیں معلوم ہے کہ یہ پوچھنے والا کون تھا؟ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے، تمھارے پاس تمھیں دین کی بنیادی باتیں سکھانے آئے تھے۔''

۲۶۱۰/م ۱ اس سند سے بھی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

۲۶۱۰/م ۲ اس سند سے بھی عمر رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) متعدد سندوں سے ابن عمر سے بھی اسی طرح مروی ہے، ❶ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ یہ حدیث ابن عمر کے واسطے سے آئی ہے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ ابن عمر روایت کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ سے اور عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے، ❷ اس باب میں طلحہ بن عبید اللہ، انس بن مالک اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......ایک ان کے داہنے ہوگیا اور دوسرا ان کے بائیں۔

فائدہ ❷ :......یعنی جب کوئی چیز واقع ہوجاتی ہے تب اللہ کو اس کی خبر ہوتی ہے، پہلے سے ہی کوئی چیز لکھی ہوئی اور متعین شدہ نہیں ہے۔

فائدہ ❸ :......یعنی لونڈی زادی مالکہ بن جائے گی اور جسے مالکہ کے مقام پر ہونا چاہیے وہ لونڈی کے مقام و درجے پر پہنچا دی جائے گی۔

5- بَابُ مَا جَاءَ فِي إِضَافَةِ الْفَرَائِضِ إِلَي الإِيمَانِ

۵۔ باب: ایمان میں دوسرے فرائض وواجبات کے داخل ہونے کا بیان

2611_ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ، وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلاَّ فِي أَشْهُرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَ نَا، فَقَالَ: ((آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ: الإِيمَانِ بِاللهِ، ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ)).

تخریج: انظر حدیث رقم ۱۵۹۹ (صحیح)

2611/ م- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،

مِثْلَهُ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٥٩٩ (صحيح)

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَأَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ اسْمُهُ: نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ. وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ أَيْضًا، وَزَادَ فِيهِ: أَتَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ؟ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰؤُلَاءِ الْفُقَهَاءِ الْأَشْرَافِ الْأَرْبَعَةِ: مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، وَعَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيِّ، وَعَبْدِالْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ. قَالَ قُتَيْبَةُ: كُنَّا نَرْضَى أَنْ نَرْجِعَ مِنْ عِنْدِ عَبَّادٍ كُلَّ يَوْمٍ بِحَدِيثَيْنِ، وَعَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ مِنْ وَلَدِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ.

۲۶۱۱۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عبدِقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، انھوں نے آپ سے عرض کی: (اے اللہ کے رسول!) ہمارے اور آپ کے درمیان ربیعہ کا یہ قبیلہ حائل ہے، حرمت والے مہینوں کے علاوہ مہینوں میں ہم آپ کے پاس آنہیں سکتے [1] اس لیے آپ ہمیں کسی ایسی چیز کا حکم دیں جسے ہم آپ سے لے لیں اور جو ہمارے پیچھے ہیں انھیں بھی ہم اس کی طرف بلاسکیں، آپ نے فرمایا: ''میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں (۱) اللہ پر ایمان لانے کا، پھر آپ نے ان سے اس کی تفسیر وتشریح بیان کی ''لا ا له الا الله'' اور ''محمد رسول الله'' کی شہادت دینا (۲) صلاۃ قائم کرنا (۳) زکاۃ دینا (۴) مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ (خمس) نکالنا۔

۲۶۱۱/م اس سند سے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ (۲) شعبہ نے بھی سے ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے ''أَتَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ؟ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ'' (کیا تم جانتے ہو ایمان کیا ہے؟ ایمان یہ ہے: گواہی دی جائے کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے اور گواہی دی جائے کہ میں اللہ کا رسول ہوں) اور پھر پوری حدیث بیان کی۔

فائدہ [1] :...... حرمت والے مہینے چار ہیں: رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم، چونکہ زمانۂ جاہلیت میں ان مہینوں کو چھوڑ کر باقی دوسرے مہینوں میں جنگ وجدال جاری رہتا تھا، اسی لیے قبیلۂ عبدقیس کے وفد کے لوگوں نے آپ ﷺ سے دوسرے مہینوں میں آپ تک نہ پہنچ سکنے کی معذرت کی اور آپ سے دین کی اہم اور بنیادی باتیں پوچھیں۔

6۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِكْمَالِ الإِيمَانِ وَزِيَادَتِهِ وَنُقْصَانِهِ

۶۔ باب: ایمان کے کامل ہونے اور اس میں کمی وزیادتی کا بیان

2612۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَلَا نَعْرِفُ لأَبِي قِلَابَةَ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ. وَقَدْ رَوَى أَبُو قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيعٍ لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَأَبُو قِلَابَةَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: ذَكَرَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ أَبَا قِلَابَةَ فَقَالَ: كَانَ وَاللّٰهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الْأَلْبَابِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٦١٩٥)، وانظر حم (٦/٤٧، ٩٩) (ضعيف)

(عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے اور "وألطفهم بأهله" کے اضافہ کے ساتھ یہ روایت ضعیف ہے، کیوں کہ ابوقلابہ اور عائشہ کے درمیان سند میں انقطاع ہے، لیکن پہلے ٹکڑے کے صحیح شواہد موجود ہیں، تفصیل کے لیے دیکھیے: الصحيحة رقم: ٢٨٤)

۲۶۱۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے زیادہ کامل ایمان والا مومن وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہو، اور جو اپنے بال بچوں پر سب سے زیادہ مہربان ہو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) اور میں نہیں جانتا کہ ابوقلابہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے۔ (۳) ابوقلابہ نے عائشہ کے رضاعی بھائی عبداللہ بن یزید کے واسطے سے عائشہ سے اس حدیث کے علاوہ بھی اور حدیثیں روایت کی ہیں۔ (۴) اس باب میں ابوہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایمان اور حسنِ اخلاق ایک دوسرے کے لیے لازم ہیں، یعنی جو اپنے اخلاق میں جس قدر کامل ہوگا اس کا ایمان بھی اتنا ہی کامل ہوگا، گویا ایمانِ کامل کے لیے بہتر اخلاق کا حامل ہونا ضروری ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے گھر والوں کے لیے جو سب سے زیادہ مہربان ہوگا وہ سب سے بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک دوسرے کے مقابلے میں کسی میں کم اور کسی میں زیادہ ایمان پایا جاتا ہے۔

2613۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِاللّٰهِ هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ الْأَزْدِيُّ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ، فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ))، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: وَلِمَ ذَاكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لِكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ))، يَعْنِي وَكُفْرِكُنَّ الْعَشِيرَ. قَالَ: ((وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذَوِي الْأَلْبَابِ وَذَوِي الرَّأْيِ مِنْكُنَّ))، قَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: وَمَانُقْصَانُ دِينِهَا وَعَقْلِهَا؟ قَالَ: ((شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَنُقْصَانُ دِينِكُنَّ الْحَيْضَةُ، تَمْكُثُ إِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ وَالْأَرْبَعَ لَا تُصَلِّي)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: م/الإيمان ٣٤ (٨٠) (تحفة الأشراف: ١٢٧٢٣)، وحم (٢/٣٧٣، ٣٧٤) (صحيح)

۲۶۱۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا تو اس میں آپ نے لوگوں کو نصیحت کی پھر (عورتوں کی طرف متوجہ ہوکر) فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ وخیرات کرتی رہو، کیوں کہ جہنم میں تمھاری ہی تعداد زیادہ ہوگی'' [1] ان میں سے ایک عورت نے کہا: اللہ کے رسول! ایسا کیوں ہوگا ؟ آپ نے فرمایا: ''تمھارے بہت زیادہ لعن طعن کرنے کی وجہ سے، یعنی تمھاری اپنے شوہروں کی ناشکری کرنے کے سبب۔'' آپ نے (مزید) فرمایا: ''میں نے کسی ناقص عقل ودین کو تم عورتوں سے زیادہ عقل وسمجھ رکھنے والے مردوں پر غالب نہیں دیکھا۔'' ایک عورت نے پوچھا: ان کی عقل اور ان کے دین کی کمی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے دو عورتوں کی شہادت (گواہی) ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے، [2] اور تمھارے دین کی کمی یہ ہے کہ تمھیں حیض کا عارضہ لاحق ہوتا ہے جس سے عورت (ہر مہینے) تین چار دن صلاۃ پڑھنے سے رک جاتی ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابوسعید خدری اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

فائدہ [1] :...... چونکہ جہنم میں تمھاری تعداد سب سے زیادہ ہوگی، اس لیے اس سے بچاؤ کی صورتیں اپناؤ اور صدقہ وخیرات یہ جہنم سے بچاؤ کا سب سے بہتر ذریعہ ہیں۔

فائدہ [2] :...... یہ تمھاری عقل کی کمی کی وجہ سے ہے۔

2614ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا، أَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَأَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهٰكَذَا رَوَى سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَرَوَى عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْإِيمَانُ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ بَابًا)).

تخريج: خ/الإيمان ٣ (٩)، م/الإيمان ١٢ (٣٥)، د/السنة ١٥ (٤٦٧٦)، ن/الإيمان ٦ (٥٠٠٧)، ق/المقدمة ٩ (٥٧) (تحفة الأشراف: ١٢٨١٦)، وحم (٢/٤١٤، ٤٤٢) (صحيح)

2614/ م- قَالَ: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٨٥٤) (شاذ) (کیوں کہ پچھلی اصح حدیث کے مخالف ہے)

۲۶۱۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان کی تہتر شاخیں (ستر دروازے) ہیں۔ سب سے کم تر راستے سے تکلیف دہ چیز کا دور کردینا ہے اور سب سے بلند لا الٰہ الا اللہ کا کہنا ہے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔(۲) ایسے ہی سہیل بن ابی صالح نے عبداللہ بن دینار سے، عبداللہ نے ابوصالح سے اور ابوصالح نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔(۳) عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث ابوصالح سے، ابوصالح نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابوہریرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے ایمان کی چونسٹھ شاخیں ہیں۔

۲۶۱۴/م اس سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

فائدہ ❶ :......معلوم ہوا کہ عمل کے حساب سے ایمان کے مختلف مراتب و درجات ہیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان اور عمل ایک دوسرے کے لازم وملزوم ہیں۔

7- بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الإِيمَانِ

۷- باب: حیا ایمان کا ایک حصہ ہے

2615- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، اَلْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اَلْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ)).

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ فِي حَدِيثِهِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلاً يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ.

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ .

تخريج: خ/الإيمان ١٦ (٢٤)، والأدب ٧٧ (٦١١٨)، م/الإيمان ١٢ (٣٦)، د/الأدب ٧ (٤٧٩٥)، ن/الإيمان ٢٧ (٥٠٣٦)، ق/المقدمة ٩ (٥٨) (تحفة الأشراف : ٦٨٢٨)، وط/حسن الخلق ٢ (١٠)، وحم (٢/٥٦، ١٤٧) (صحيح)

۲۶۱۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے، وہ اپنے بھائی کو حیا (شرم اور پاکدامنی) اختیار کرنے پر نصیحت کر رہا تھا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطورِ تاکید) فرمایا: ''حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔(۲) احمد بن منیع نے اپنی روایت میں کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حیا کے بارے میں اپنے بھائی کو پھٹکارتے ہوئے سنا۔(۳) اس باب میں ابوہریرہ، ابوبکرہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے حیا کی فضیلت و اہمیت ثابت ہے، ایک باحیا انسان اپنی زندگی میں حیا سے پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے، کیوں کہ حیا انسان کو گناہوں سے روکتی اور نیکیوں پر آمادہ کرتی ہے۔

8- بَابُ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلاةِ

۸- باب: صلاۃ کے تقدس وفضیلت کا بیان

2616- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي

النَّجُودِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ، قَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ))، ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِءُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِءُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ)) قَالَ: ثُمَّ تَلَا: ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة: ١٦] ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ، وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟)) قُلْتُ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: ((رَأْسُ الْأَمْرِ الإِسْلَامُ، وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ))، ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذَلِكَ كُلِّهِ؟)) قُلْتُ: بَلَى، يَا نَبِيَّ اللهِ، فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ قَالَ: ((كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا))، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَامُعَاذُ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: ق/الفتن ١٢ (٣٩٧٣) (تحفة الأشراف: ١١٣١١) (صحيح)

۲۶۱۶۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، ایک دن صبح کے وقت میں آپ ﷺ سے قریب ہوا، ہم سب چل رہے تھے، میں نے آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے دور رکھے؟ آپ نے فرمایا: ''تم نے ایک بہت بڑی بات پوچھی ہے اور بے شک یہ عمل اس شخص کے لیے آسان ہے جس کے لیے اللہ آسان کردے۔ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، صلاۃ قائم کرو، زکاۃ دو، رمضان کے صیام رکھو، اور بیت اللہ کا حج کرو۔ پھر آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں بھلائی کے دروازے (راستے) نہ بتاؤں؟ صوم ڈھال ہے، صدقہ گناہ کو ایسے بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے اور آدھی رات کے وقت آدمی کا صلاۃ (تہجد) پڑھنا، پھر آپ نے آیت ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ کی تلاوت ﴿يَعْمَلُونَ﴾ تک فرمائی، [1] آپ نے پھر فرمایا: ''کیا میں تمھیں دین کی اصل، اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتادوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ اللہ کے رسول (ضرور بتائیے) آپ نے فرمایا: ''دین کی اصل اسلام ہے [2] اور اس کا ستون (عمود) صلاۃ ہے اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ان تمام باتوں کا جس چیز پر دارومدار ہے وہ نہ بتادوں؟'' میں نے کہا: ہاں، اللہ کے نبی! پھر آپ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: ''اسے اپنے قابو میں رکھو، میں نے کہا: اللہ کے نبی! کیا ہم جو کچھ بولتے ہیں اس پر پکڑے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''تمھاری ماں تم پر روئے، معاذ! لوگ اپنی زبانوں کے بڑ بڑ ہی کی وجہ سے تو اوندھے منہ یا نتھنوں کے بل جہنم میں

ڈالے جائیں گے؟۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں، اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں دے رکھا ہے، وہ خرچ کرتے ہیں، کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے، جو کچھ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔ (السجدہ : ١٦-١٧)

فائدہ ❷ :...... یہاں اسلام سے مراد کلمۂ شہادتین کا اقرار اور اس کے تقاضے کو پورا کرنا ہے۔

2617۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالإِيمَانِ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ﴾ الآيَةَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخریج: ق/المساجد ١٨ (٨٠٢) (تحفة الأشراف: ٤٠٥٠) (ضعیف) (سند میں دراج ابوالسمح ضعیف راوی ہیں)

٢٦١٧۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی شخص کو مسجد میں پابندی سے آتے جاتے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ﴾ الآيَةَ. ❶

فائدہ ❶ :...... اللہ کی مسجدوں کو تو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، نمازوں کی پابندی کرتے ہیں، زکاۃ دیتے ہیں، اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، توقع ہے کہ یہی لوگ یقیناً ہدایت یافتہ ہیں۔ (سورۃ توبہ : ١٨)

9۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ

٩۔ باب: صلاۃ چھوڑ دینے پر وارد وعید کا بیان

2618۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَ الْكُفْرِ وَالإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)).

تخریج: م/الإيمان ٣٥ (٨٢)، د/السنة ١٥ (٤٦٧٨)، ن/الصلاة ٨ (٤٦٥)، ق/الإقامة ٧٧ (١٠٧٨) (تحفة الأشراف: ٢٣٠٣)، وحم (٣/٣٧٠) (صحيح)

٢٦١٨۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والی چیز صلاۃ کا ترک کرنا ہے۔'' ❶

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفر اور بندے کے مابین حدِ فاصل صلاۃ ہے، اگر صلاۃ ادا کرتا ہے تو صاحبِ ایمان ہے، بصورت دیگر کافر ہے۔ صحابہ کرام کسی نیک عمل کو چھوڑ دینے کو کفر نہیں خیال کرتے تھے، سوائے صلاۃ کے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لوگوں کی اکثریت پنج وقتہ صلاۃ کی پابند نہیں ہے اور نہ ہی اسے پورے طور پر چھوڑنے والی، بلکہ کبھی پڑھ لیتے ہیں اور کبھی نہیں پڑھتے، یہ ایسے لوگ ہیں جن میں ایمان ونفاق دونوں موجود ہیں، ان پر اسلام کے ظاہری احکام جاری ہوں گے، کیوں کہ عبداللہ بن ابی جیسے خالص منافق پر جب یہ احکام جاری تھے تو صلاۃ سے غفلت اور سستی برتنے والوں پر تو بدرجہ اولیٰ جاری ہوں گے۔

2619۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَقَالَ: ((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ أَوِ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو سُفْيَانَ اسْمُهُ: طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۶۱۹۔ جابر رضی اللہ عنہ سے اس سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بندے اور شرک یا بندے اور کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز صلاۃ کا چھوڑ دینا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2620۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ اسْمُهُ: مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ تَدْرُسَ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ٢٧٤٦) (صحيح)

۲۶۲۰۔ جابر رضی اللہ عنہ سے اس سند سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندے اور کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز صلاۃ کا چھوڑ دینا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2621۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: ح و حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الشَّقِيقِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: ن/الصلاة ٨ (٤٦٤)، ق/الإقامة ٧٧ (١٠٧٩) (تحفة الأشراف: ١٩٦٠)، وحم (٥/٣٤٦، ٣٥٥) (صحيح)

۲۶۲۱۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے اور منافقین کے درمیان صلاۃ کا معاہدہ ہے [1] تو جس نے صلاۃ چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :......یعنی جب تک وہ صلاۃ پڑھتے رہیں گے ہم ان پر اسلام کے احکام جاری رکھیں گے اور جب صلاۃ چھوڑ دیں گے تو کفار کے احکام ان پر جاری ہوں گے، کیوں کہ ہمارے اور ان کے درمیان معاہدہ صلاۃ ہے اور جب صلاۃ چھوڑ دی تو گویا معاہدہ ختم ہوگیا۔

2622۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلاَةِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: سَمِعْتُ أَبَا مُصْعَبٍ الْمَدَنِيَّ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: الإِيمَانُ قَوْلٌ: يُسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَ وَإِلاَّ ضُرِبَتْ عُنُقُهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: لم يذكره المزي في المراسيل) (صحيح)

۲۶۲۲۔ عبداللہ بن شقیق عقیلی کہتے ہیں: صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) صلاۃ کے سوا کسی عمل کے چھوڑ دینے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: میں نے ابومصعب مدنی کو کہتے ہوئے سنا کہ جو یہ کہے کہ ایمان صرف قول (یعنی زبان سے اقرار کرنے) کا نام ہے اس سے توبہ کرائی جائے گی، اگر اس نے توبہ کرلی تو ٹھیک، ورنہ اس کی گردن ماردی جائے گی۔

10۔ بَابٌ

۱۰۔ باب

2623۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((ذَاقَ طَعْمَ الإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الإيمان ١١ (٣٤) (تحفة الأشراف: ٥١٢٧)، وحم (١/٢٠٨) (صحيح)

۲۶۲۳۔ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی (اور خوش) ہوا اس نے ایمان کا مزہ پالیا۔'' [1]
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :......یعنی جو اللہ ہی سے ہر چیز کا طالب ہوا، اسلام کی راہ کو چھوڑ کر کسی دوسری راہ پر نہیں چلا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت پر اس نے عمل کیا تو ایسے شخص کو ایمان کی مٹھاس مل کر رہے گی، کیوں کہ اس کا دل ایمان سے پر ہوگا اور ایمان اس کے اندر پورے طور پر رچا بسا ہوگا۔

2624ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: خ/الإيمان ٩ (١٦) و ١٤ (٢١)، والأدب ٤٢ (٦٠٤١)، ووالإكراه ١ (٦٩٤١)، م/الإيمان ١٥ (٤٣)، ن/الإيمان ٢ (٤٩٩٠)، و ٣ (٤٩٩١)، ق/الفتن ٢٣ (٤٠٣٣) (تحفة الأشراف: ٩٤٦)، وحم (٣/١٠٣، ١١٤، ١٧٢، ١٧٤، ٢٣٠، ٢٤٨، ٢٧٥، ٢٨٨) (صحيح)

۲۶۲۴۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس میں تین خصلتیں ہوں گی اسے ان کے ذریعے ایمان کی حلاوت مل کر رہے گی۔ (۱) جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ (۲) وہ جس کسی سے بھی محبت کرے تو صرف اللہ کی رضا کے لیے کرے۔ (۳) کفر سے اللہ کی طرف سے ملنے والی نجات کے بعد کفر کی طرف لوٹنا اس طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں گرنا ناپسند کرتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) قتادہ نے بھی یہ حدیث انس کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

11ـ بَابُ مَا جَاءَ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

۱۱۔ باب: زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا

2625ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلٰكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوضَةٌ)).

وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الإِيمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ، فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ عَادَ إِلَيْهِ الإِيمَانُ)). وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: فِي هٰذَا خَرَجَ مِنَ الإِيمَانِ إِلَى الإِسْلَامِ. وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ، ((مَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَهُوَ كَفَّارَةُ ذَنْبِهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ)). رَوَى ذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعُبَادَةُ بْنُ

الصَّامِتِ وَخُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: خ/الإيمان ٣٠ (٢٤٧٥)، والأشربة ١ (٥٥٧٨)، والحدود ٢ (٦٧٧٢)، و ٢٠ (٦٨١٠)، م/الإيمان ٢٣ (٥٧)، د/السنة ١٦ (٤٦٨٩)، ن/قطع السارق ١ (٤٨٨٦)، والأشربة ٤٢ (٥٦٧٥) (تحفة الأشراف: ١٢٥٣٩)، وحم (٢/٢٤٣، ٣٧٦، ٣٨٦، ٤٧٩) (صحيح)

۲۶۲۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو زنا کے وقت اس کا ایمان نہیں رہتا [1] اور جب چوری کرنے والا چوری کرتا ہے تو چوری کے وقت اس کا ایمان نہیں رہتا، لیکن اس کے بعد بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عباس، عائشہ اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اس کے اندر سے نکل کر اس کے سر کے اوپر چھتری جیسا (معلق) ہو جاتا ہے، اور جب اس فعل (شنیع) سے فارغ ہو جاتا ہے تو ایمان اس کے پاس لوٹ آتا ہے۔'' ابوجعفر محمد بن علی (اس معاملے میں) کہتے ہیں: جب وہ ایسی حرکت کرتا ہے تو ایمان سے نکل کر صرف مسلم رہ جاتا ہے۔

علی ابن ابی طالب، عبادہ بن صامت اور خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے زنا اور چوری کے سلسلے میں فرمایا: ''اگر کوئی شخص اس طرح کے کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے اور اس پر حد جاری کردی جائے تو یہ (حد کا اجرا) اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گا اور جس شخص سے اس سلسلے میں کوئی گناہ سرزد ہو گیا پھر اللہ نے اس کی پردہ پوشی کردی تو وہ اللہ کی مشیت پر منحصر ہے اگر وہ چاہے تو اسے قیامت کے دن عذاب دے اور چاہے تو اسے معاف کردے۔''

فائدہ [1] :...... اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ زنا کے وقت مومن کامل نہیں رہتا، یا یہ مطلب ہے کہ اگر وہ عملِ زنا کو حرام سمجھتا ہے تو اس کا ایمان جاتا رہتا ہے، پھر زنا سے فارغ ہونے کے بعد اس کا ایمان لوٹ آتا ہے۔

2626ـ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ: وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوبَتَهُ فِي الدُّنْيَا فَاللهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلَى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الآخِرَةِ، وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ إِلَي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَهٰذَا قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ لا نَعْلَمُ أَحَدًا كَفَّرَ أَحَدًا بِالزِّنَا أَوِ السَّرِقَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ.

تخريج: ق/الحدود ٣٣ (٢٦٠٤) (تحفة الأشراف: ١٠٣١٣) (ضعيف)

(سند میں حجاج بن محمد المصیصی اگر چہ ثقہ راوی ہیں، لیکن آخری عمر میں موت سے پہلے بغداد آنے پر اختلاط کا شکار ہو گئے تھے اور ابواسحاق السبیعی ثقہ، لیکن مدلس اور مختلط راوی ہیں اور روایت عنعنہ سے ہے)

۲۶۲۶۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی جرم کیا اور اسے اس کے جرم کی سزا دنیا میں مل گئی تو اللہ اس سے کہیں زیادہ انصاف پسند ہے کہ وہ اپنے بندے کو آخرت میں دوبارہ سزا دے اور جس نے کوئی گناہ کیا اور اللہ نے اس کی پردہ پوشی کردی اور اس سے درگزر کردیا تو اللہ کا کرم اس سے کہیں بڑھ کر ہے کہ وہ بندے سے اس بات پر دوبارہ مواخذہ کرے جسے وہ پہلے معاف کر چکا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) یہی اہلِ علم کا قول ہے۔ ہم کسی شخص کو نہیں جانتے جس نے زنا کر بیٹھنے، چوری کر ڈالنے اور شراب پی لینے والے کو کافر گردانا ہو۔

12 ۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْمُسْلِمَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

۱۲۔ باب: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کے شر) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں

2627۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو.

تخريج: ن/الإيمان ٨ (٤٩٩٨) (تحفة الأشراف: ١٢٨٦٤)، وحم (٢/٣٧٩) (حسن صحيح)

۲۶۲۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کرم (ﷺ) نے فرمایا: ''مسلمان (کامل) وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کے شر) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن (کامل) وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو محفوظ سمجھیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں جابر، ابوموسیٰ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے (بھی) احادیث آئی ہیں۔ (۳) نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ سے پوچھا گیا: سب سے بہتر مسلمان کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔''

2628۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخریج: انظر حدیث رقم: ٢٥٠٤ (صحیح)

٢٦٢٨۔ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ مسلمانوں میں کون سا مسلمان سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ مسلمان جس کی زبان اور ہاتھ (کے شر) سے مسلمان محفوظ رہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث ابوموسیٰ اشعری کی روایت سے، جسے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، صحیح غریب حسن ہے۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا

١٣۔ باب: اسلام اجنبی بن کر آیا پھر اجنبی بن جائے گا

2629۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَأَبُو الْأَحْوَصِ اسْمُهُ: عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيُّ، تَفَرَّدَ بِهِ حَفْصٌ.

تخریج: ق/الفتن ١٥ (٣٩٨٨) (تحفة الأشراف: ٩٥١٠)، وحم (١/٣٩٨)، ود/الرقاق ٤٢ (٢٧٩٧) (صحیح)

٢٦٢٩۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام اجنبی حالت میں شروع ہوا، عنقریب پھر اجنبی بن جائے گا، لہٰذا ایسے وقت میں اس پر قائم رہنے والے اجنبیوں کے لیے خوش خبری و مبارک بادی ہے۔'' (1) امام ترمذی کہتے ہیں: (١) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (٢) اس باب میں سعد، ابن عمر، جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ (٣) میں اس حدیث کو صرف حفص بن غیاث کی روایت سے، جسے وہ اعمش کے واسطے سے روایت کرتے ہیں، جانتا ہوں۔ (٤) ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے۔ (٥) ابوحفص اس حدیث کی روایت میں منفرد ہیں۔

فائدہ (1) :...... مفہوم یہ ہے کہ اسلام جب آیا تو اس کے ماننے والوں کی زندگی جس اجنبیت کے عالم میں گزر رہی تھی یہاں تک کہ لوگ ان سے نفرت کرتے تھے اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کو اپنے لیے حقارت سمجھتے تھے انھیں تکلیفیں پہنچاتے تھے، ٹھیک اسی اجنبیت کے عالم میں اسلام کے آخری دور میں اس کے پیروکار ہوں گے، لیکن خوش خبری اور مبارک بادی ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اس اجنبی حالت میں اسلام کو گلے سے لگایا اور جو اس کے آخری دور میں اسے گلے سے لگائیں گے اور دشمنوں کی تکالیف برداشت کرکے جان و مال سے اس کی خدمت و اشاعت کرتے رہیں گے۔

2630۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَانِ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مِلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الدِّينَ لَيَأْرِزُ إِلَي الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَي جُحْرِهَا، وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الأُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ، إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَيَرْجِعُ غَرِيبًا، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٧٧٨) (ضعيف جدًا)

(سند میں کثیر بن عبداللہ سخت ضعیف راوی ہیں)

۲۶۳۰۔ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(ایک وقت آئے گا کہ) دینِ اسلام حجاز میں سمٹ کر رہ جائے گا جس طرح کہ سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ کر بیٹھ جاتا ہے اور یقیناً دین حجاز میں آ کر ایسے ہی محفوظ ہوجائے گا جس طرح پہاڑی بکری پہاڑی کی چوٹی پر چڑھ کر محفوظ ہوجاتی ہے، [1] دین اجنبی حالت میں آیا اور وہ پھر اجنبی حالت میں جائے گا، خوش خبری اور مبارک بادی ہے ایسے گمنام مصلحین کے لیے جو میرے بعد میری سنت میں لوگوں کی پیدا کردہ خرابیوں اور برائیوں کی اصلاح کرتے ہیں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بارش کا بادل پہاڑ کی نچلی سطح پر ہوتا ہے تو بکری پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر اپنے کو بارش سے بچالیتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بکری پہاڑ کی نشیبی سطح پر ہو اور برساتی پانی کا ریلا آ کر اسے بہالے جائے اور مار ڈالے اس ڈر سے وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر اس طرح کی مصیبتوں اور ہلاکتوں سے اپنے کو محفوظ کر لیتی ہے۔

14- بَابُ مَا جَاءَ فِي عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

۱۴۔ باب: منافق کی پہچان کا بیان

2631- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ.

تخريج: خ/الإيمان ٢٤ (٣٣)، والشهادات ٢٨ (٢٦٨٢)، والوصايا ٨ (٢٧٤٩)، والأدب ٦٩ (٦٠٩٥)، م/الإيمان ٢٥ (٥٩)، ن/الإيمان ٢٠ (٥٠٢٤) (تحفة الأشراف: ١٤٠٩٦)، وحم (٢/٣٥٧) (صحيح)

2631/ م- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو سُهَيْلٍ هُوَ عَمُّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَاسْمُهُ: نَافِعُ بْنُ مَالِكِ ابْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَصْبَحِيُّ الْخَوْلَانِيُّ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ١٤٣٤١) (صحيح)

۲۶۳۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی نشانیاں تین ہیں: (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو وعدے کی خلاف ورزی کرے (۳) اور جب اسے امانت سونپی جائے تو اس میں خیانت کرے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث علاء کی روایت سے حسن غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث کئی سندوں سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آئی ہے جسے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ (۳) اس باب میں ابن مسعود، انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

۲۶۳۱/م اس سند سے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث میں ایک منافق کی جو خصلتیں بیان ہوئی ہیں، بدقسمتی سے آج مسلمانوں کی اکثریت اس عملی نفاق میں مبتلا ہے، مسلمان دنیا بھر میں جو ذلیل ورسوا ہورہے ہیں اس میں ان کے اسی منافقانہ کردار اور اخلاق و عمل کا دخل ہے، منافق وہ ہے جو اپنی زبان سے اہل اسلام کے سامنے اسلام کا اظہار کرے، لیکن دل میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغض وعناد رکھے، یہ اعتقادی نفاق ہے۔ وحی الٰہی کے بغیر اس کا پہچاننا اور جاننا ناممکن ہے۔ حدیث میں مذکورہ خصلتیں عملی نفاق کی ہیں، اعتقادی نفاق کفر ہے، جب کہ عملی نفاق کفر نہیں ہے، تاہم یہ بھی بہت خطرناک ہے جس سے بچنا چاہیے، رب العالمین مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔ آمین

2632ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَإِنْ كَانَتْ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ فِيهِ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الإيمان ٢٤ (٣٤)، والمظالم ١٧ (٢٤٥٩)، والجزية ١٧ (٢١٧٨)، م/الإيمان ٢٥ (٥٨)، د/السنة ١٦ (٤٦٨٨)، ن/الإيمان ٢٠ (٥٠٢٣) (تحفة الأشراف: ٨٩٣١)، وحم (١٨٩/٢، ١٩٨) (صحيح)

2632/ م- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

تخریج: انظر ماقبلہ (صحیح)

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَإِنَّمَا مَعْنَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ نِفَاقُ الْعَمَلِ، وَإِنَّمَا كَانَ نِفَاقُ التَّكْذِيبِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، هٰكَذَا رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا أَنَّهُ قَالَ: اَلنِّفَاقُ نِفَاقَانِ: نِفَاقُ الْعَمَلِ، وَنِفَاقُ التَّكْذِيبِ.

۲۶۳۲۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''چار خصلتیں جس شخص میں ہوں گی وہ (مکمل) منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی، اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے: وہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، جب جھگڑا کرے تو گالیاں بکے اور جب معاہدہ کرے تو بے وفائی کرے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۳۲/م اس سند سے بھی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس سے اہلِ علم کے نزدیک عملی نفاق مراد ہے، نفاق تکذیب (اعتقادی نفاق) صرف رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھا۔ ❶ حسن بصری سے بھی اس بارے میں کچھ اسی طرح سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: نفاق دو طرح کا ہوتا ہے: ایک عملی نفاق اور دوسرا اعتقادی نفاق۔

فائدہ ❶ :......یعنی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کا عمل منافقوں جیسا ہے، اس کے عمل میں نفاق ہے، لیکن ہم اس کے منافق ہونے کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ اسے اس کے ایمان میں جھوٹا ٹھہرا کر منافق قرار نہیں دے سکتے۔ ایسا تو صرف رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہو سکتا تھا، کیوں کہ آپ ﷺ صاحب وحی تھے، وحی الٰہی کی روشنی میں آپ کسی کے بارے میں کہہ سکتے تھے کہ فلاں منافق ہے، مگر ہمیں اور آپ کو کسی کے منافق ہونے کا فیصلہ کرنے کا حق و اختیار نہیں ہے۔

2633ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ، عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَيَنْوِي أَنْ يَفِيَ بِهِ فَلَمْ يَفِ بِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثِقَةٌ، وَلَا يُعْرَفُ أَبُو النُّعْمَانِ وَلَا أَبُو وَقَّاصٍ وَهُمَا مَجْهُولَانِ.

تخریج: د/الأدب ۹۰ (۴۹۹۵) (تحفۃ الأشراف: ۳۶۹۳) (ضعیف) (مؤلف نے وجہ بیان کردی ہے)

۲۶۳۳۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی کسی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرے گا، لیکن وہ (کسی عذر و مجبوری سے) پورا نہ کر سکا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔ (۳) علی بن عبدالاعلی ثقہ ہیں، ابونعمان اور ابووقاص غیر معروف ہیں اور دونوں ہی مجہول راوی ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی ایسا شخص منافقین کے زمرے میں نہ آئے گا، کیوں کہ اس کی نیت صالح تھی اور عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔

15- بَابُ مَا جَاءَ سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ

۱۵۔ باب: مومن کو گالی دینا فسق ہے

2634۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَكِيمِ بْنُ مَنْصُورٍ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قِتَالُ الْمُسْلِمِ أَخَاهُ كُفْرٌ، وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

تخريج: انظر حديث رقم ۱۹۸۳ (تحفة الأشراف: ۹۳۶۰) (صحيح)

۲۶۳۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کا اپنے کسی مسلمان بھائی سے جنگ کرنا کفر ہے اور اس سے گالی گلوج کرنا فسق ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث عبداللہ بن مسعود سے کئی سندوں سے آئی ہے۔ (۳) اس باب میں سعد اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2635۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ قِتَالُهُ كُفْرٌ لَيْسَ بِهِ كُفْرًا مِثْلَ الارْتِدَادِ، وَالْحُجَّةُ فِي ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ مُتَعَمَّدًا فَأَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ بِالْخِيَارِ، إِنْ شَاءُوْا قَتَلُوا وَإِنْ شَاءُوْا عَفَوْا، وَلَوْ كَانَ الْقَتْلُ كُفْرًا لَوَجَبَ))، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَطَاوُسٍ وَعَطَاءٍ، وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا: كُفْرٌ دُونَ كُفْرٍ، وَفُسُوقٌ دُونَ فُسُوقٍ.

تخريج: انظر حديث رقم ۱۹۸۳ (صحيح)

۲۶۳۵۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی گلوج دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) حدیث کے الفاظ ''قتالہ کفر'' کا معنی و مراد یہ ہے کہ اسود عنسی کے ارتداد کے کفر جیسا کفر نہیں ہے اور اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کی وہ حدیث ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو جان بوجھ کر قتل کر دیا گیا ہو تو اس مقتول کے اولیا و وارثین کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ چاہیں تو مقتول کے قاتل

کو قصاص میں قتل کر دیں اور چاہیں تو اسے معاف کر دیں اور چھوڑ دیں۔ اگر یہ قتل کفر (حقیقی) کے درجے میں ہوتا تو پھر قاتل کا قتل واجب ہو جاتا۔ (۴) ابن عباس، طاؤس، عطاء اور دوسرے بہت سے اہلِ علم سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: یہ کفر تو ہے، لیکن کمتر درجے کا کفر ہے، یہ فسق تو ہے، لیکن چھوٹے درجے کا فسق ہے۔

16- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ رَمَى أَخَاهُ بِكُفْرٍ

۱۶۔ باب: اپنے مسلمان بھائی کو کافر ٹھہرانے والا کیسا ہے؟

2636- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَاعِنُ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهِ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الجنائز ٨٣ (١٣٦٣)، والأدب ٤٤ (٦٠٤٧)، و٧٣ (٦١٠٥)، والأيمان والنذور ٧ (٦٦٥٢)، م/الأيمان ٤٧ (١١٠)، د/الأيمان ٩ (٣٢٥٧)، ن/الأيمان ٧ (٣٨٠١، ٣٨٠٢)، و٣١ (٣٨٤٤) (تحفة الأشراف: ٢٠٦٢)، وحم (٤/٣٣، ٣٤) (وانظر ماتقدم عند المؤلف برقم ١٥٢٧) (صحيح)

۲۶۳۶- ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بندہ جس چیز کا مالک نہ ہو اس چیز کی نذر مان لے تو اس نذر کا پورا کرنا واجب نہیں، ❶ مومن پر لعنت بھیجنے والا گناہ میں اس کے قاتل کی مانند ہے اور جو شخص کسی مومن کو کافر ٹھہرائے تو وہ ویسا ہی برا ہے جیسے اس مومن کا قاتل اور جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کر ڈالا، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب دے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوذر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶: ......مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ اگر اللہ میرے مریض کو شفا دے دے تو فلاں غلام آزاد ہے، حالاں کہ اس غلام کا وہ مالک نہیں ہے، معلوم ہوا کہ جو چیز بندے کے بس میں نہیں ہے اس کی نذر ماننا صحیح نہیں اور ایسی نذر کا کچھ بھی اعتبار نہیں ہوگا۔

2637- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا)).

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. وَمَعْنَى قَوْلِهِ بَاءَ: يَعْنِي أَقَرَّ.

تخريج: خ/الأدب ٧٣ (٦١٠٤)، م/الإيمان ٢٦ (٦٠) (تحفة الأشراف: ٧٢٣٣)، وط/الكلام ١ (١)، وحم (٢/١٨، ٤٤، ٦٠) (صحيح)

۲۶۳۷۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کسی نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو ان دونوں میں سے ایک نے (گویا کہ) اپنے کافر ہونے کا اقرار کرلیا۔“ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) ”باء“ ”أقر“ کے معنی میں ہے، یعنی اقرار کیا۔

فائدہ ❶ :...... کیوں کہ کسی مومن کو کافر، کافر ہی کہہ سکتا ہے، ایک مومن دوسرے مومن کو کافر نہیں کہہ سکتا، اگر کہتا ہے تو جس کو کہا ہے وہ حقیقت میں اگر کافر کہلانے کا مستحق ہے تو وہ کافر ہے، ورنہ کہنے والا اس کی سزا میں کفر کے وبال میں مبتلا ہوگا۔ اس لیے کوئی بات سوچ سمجھ کر اور زبان کو قابو میں رکھ کر ہی کہنی چاہیے۔

17 ـ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَمُوتُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

۱۷۔ باب: موت کے وقت ”لا اله الا الله“ کی گواہی دینے کی فضیلت کا بیان

2638 ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: مَهْلاً، لِمَ تَبْكِي؟ فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ، وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ، وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ! مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا، وَسَوْفَ أُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ كَانَ ثِقَةً مَأْمُونًا فِي الْحَدِيثِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَالصُّنَابِحِيُّ هُوَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عُسَيْلَةَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ، الْجَنَّةَ)). فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ هٰذَا فِي أَوَّلِ الإِسْلَامِ قَبْلَ نُزُولِ الْفَرَائِضِ وَالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أَهْلَ التَّوْحِيدِ سَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَإِنْ عُذِّبُوا بِالنَّارِ بِذُنُوبِهِمْ فَإِنَّهُمْ لَا يُخَلَّدُونَ فِي النَّارِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((سَيَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ وَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ))، هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الآيَةِ: ﴿رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ﴾ قَالُوا: إِذَا أُخْرِجَ أَهْلُ التَّوْحِيدِ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُوا الْجَنَّةَ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ.

تخریج: م/الإیمان ۱۰ (۲۹) (تحفۃ الأشراف: ۵۰۹۹) (صحیح)

۲۶۳۸۔صنابحی سے روایت ہے کہ میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت گیا جب وہ موت کی حالت میں تھے، میں (انھیں دیکھ کر) رو پڑا، انھوں نے کہا: ٹھہرو ٹھہرو، روتے کیوں ہو؟ قسم اللہ کی ! اگر مجھ سے گواہی طلب کی گئی تو میں (آخرت میں) تمھارے ایمان کی گواہی دوں گا اور اگر مجھے شفاعت کا موقع دیا گیا تو میں تمھاری سفارش ضرور کروں گا اور اگر مجھے کچھ استطاعت نصیب ہوئی تو میں تمھیں ضرور فائدہ پہنچاؤں گا۔ پھر انھوں نے کہا: قسم اللہ کی! کوئی ایسی حدیث نہیں ہے جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو اور اس میں تم لوگوں کے لیے خیر ہو مگر میں نے اسے تم لوگوں سے بیان نہ کر دیا ہو، سوائے ایک حدیث کے اور آج میں اسے بھی تم لوگوں سے بیان کیے دے رہا ہوں جب کہ میری موت قریب آ چکی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو گواہی دے کہ کوئی معبود (برحق) نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دے کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں تو اللہ اس پر آگ کو حرام کر دے گا۔“

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس سند سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) میں نے ابن ابی عمر کو کہتے ہوئے سنا کہ ابن عیینہ کہتے تھے کہ محمد بن عجلان ثقہ آدمی ہیں اور حدیث میں مامون (قابل اعتماد) ہیں۔ (۳) صنابحی سے مراد عبدالرحمٰن بن عسیلہ ابوعبداللہ ہیں (ابوعبداللہ کنیت ہے)۔ (۴) اس باب میں ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، جابر، ابن عمر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۵) زہری سے مروی ہے کہ ان سے نبی اکرم ﷺ کے فرمان: ”مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ ، الْجَنَّةَ“ (جس نے لا اله الا الله کہا وہ جنت میں داخل ہوگا) کے متعلق پوچھا گیا (کہ اس کا مطلب کیا ہے؟) تو انھوں نے کہا: یہ شروع اسلام کی بات ہے جب کہ فرائض اور امر و نہی کے احکام نہیں آئے تھے۔ (۶) بعض اہلِ علم کے نزدیک اس حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ اہل توحید (ہر حال میں) جنت میں جائیں گے اگر چہ انھیں ان کے گناہوں کی وجہ سے آگ کی سزا سے بھی کیوں نہ دوچار ہونا پڑے، کیوں کہ وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ [1] (۷) عبداللہ بن مسعود، ابوذر، عمران بن حصین، جابر بن عبداللہ، ابن عباس، ابوسعید خدری، انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب ایسا ہوگا کہ توحید کے قائلین کی ایک جماعت جہنم سے نکلے گی اور جنت میں داخل ہوگی، [2] ایسا ہی سعید بن جبیر ابراہیم نخعی اور دوسرے بہت سے تابعین سے مروی ہے، یہ لوگ آیت ﴿رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ﴾ [3] کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ جب اہلِ توحید جہنم سے نکالے اور جنت میں داخل کیے جائیں گے تو کافر لوگ آرزو کریں گے اے کاش! وہ بھی مسلمان ہوتے۔

فائدہ ❶ :......یعنی وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر لامحالہ جنت میں جائیں گے اور ان کی آخری آرام گاہ جنت ہی ہوگی۔

فائدہ ❷ :...... غالباً یہی وہ موحد لوگ ہوں گے جو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے جہنم کی سزائیں کاٹ کر جنت میں جائیں گے۔

فائدہ ❸ :......وہ بھی وقت ہوگا کہ کافر اپنے مسلمان ہونے کی آرزو کریں گے۔(الحجر : ٢)

2639ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَانِ الْمَعَافِرِيِّ، ثُمَّ الْحُبُلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلاً مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلاَئِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلاًّ كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ: لاَ يَارَبِّ! فَيَقُولُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُولُ: لاَيَارَبِّ! فَيَقُولُ: بَلَى، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، فَإِنَّهُ لاَ ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولُ: احْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُولُ: يَارَبِّ! مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلاَّتِ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لاَ تُظْلَمُ قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلاَّتُ فِي كَفَّةٍ، وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ. فَطَاشَتِ السِّجِلاَّتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، فَلاَ يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: ق/الزهد ٣٥ (٣٠٠) (تحفة الأشراف: ٨٨٥٥) (صحيح)

2639/ م- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

٢٦٣٩۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کو چھانٹ کر نکالے گا اور سارے لوگوں کے سامنے لائے گا اور اس کے سامنے (اس کے گناہوں کے) ننانوے دفتر پھیلائے جائیں گے، ہر دفتر حدِ نگاہ تک ہوگا، پھر اللہ عزوجل پوچھے گا: کیا تو اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا تم پر میرے محافظ کاتبوں نے ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں اے میرے رب! پھر اللہ کہے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ تو وہ کہے گا: نہیں، اے میرے رب! اللہ کہے گا (کوئی بات نہیں) تیری ایک نیکی میرے پاس ہے۔ آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم (وزیادتی) نہ ہوگی، پھر ایک پرچہ نکالا جائے گا جس پر "أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ" ❶ لکھا ہوگا۔ اللہ فرمائے گا: جاؤ اپنے اعمال کے وزن کے موقع پر (کانٹے پر) موجود رہو، وہ کہے گا: اے میرے رب! ان دفتروں کے سامنے یہ پرچہ کیا حیثیت رکھتا ہے؟ اللہ فرمائے گا: تمھارے ساتھ زیادتی نہ ہوگی۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: پھر وہ تمام دفتر (رجسٹر) ایک پلڑے میں رکھ دیے جائیں گے اور وہ پرچہ دوسرے پلڑے میں، پھر وہ سارے دفتر اٹھ جائیں گے اور پرچہ بھاری ہوگا (اور سچی بات یہ ہے کہ) اللہ کے نام کے ساتھ (یعنی اس کے مقابلہ میں) جب کوئی چیز تولی جائے گی، تو وہ چیز اس سے بھاری ثابت نہیں ہوسکتی۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٦٣٩/م اس سند سے بھی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

فائدہ ❶ :...... میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبودِ برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اوراس کے رسول ہیں۔

18 - بَابُ مَا جَاءَ فِي افْتِرَاقِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

۱۸۔ باب: امتِ محمدیہ کی فرقہ بندی کا بیان

2640۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَالنَّصَارَى مِثْلَ ذَلِكَ، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً)). وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ق/الفتن ١٧ (٣٩٩١) (تحفة الأشراف: ١٥٠٨٢) (حسن صحيح)

۲۶۴۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود اکہتر یا بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور نصاری بھی اسی طرح بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوہریرہ کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں سعد، عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......بعض احادیث میں یہ آیا ہے کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں سے بہتر جہنمی ہوں گے، صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا، امت کے یہ فرقے کون ہیں؟ صاحب تحفة الأحوذی نے اس کی تشریح میں یہ لکھا ہے کہ فرقِ مذمومہ سے فروعی مسائل میں اختلاف کرنے والے فرقے مراد نہیں ہیں، بلکہ اس سے مراد وہ فرقے ہیں جو اہل حق سے اصول میں اختلاف رکھتے ہیں، مثلاً: توحید، تقدیر، نبوت کی شرطین اور موالاتِ صحابہ وغیرہ، کیوں کہ یہ ایسے مسائل ہیں جن میں اختلاف کرنے والوں نے ایک دوسرے کی تکفیر کی ہے جب کہ فروعی مسائل میں اختلاف کرنے والے ایک دوسرے کی تکفیر نہیں کرتے، جنتی فرقے سے مراد وہ لوگ ہیں جو کتاب وسنت پر قائم رہنے والے اور صحابہ کرام سے محبت کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔

2641۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ زِيَادٍ الْأَفْرِيقِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ، وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً))، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مُفَسَّرٌ لا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٨٦٤) (حسن) (تراجع الالبانی ٢٤٩، والصحيحه ١٣٤٨)

۲۶۴۱۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ساتھ ہو بہو وہی صورت حال پیش آئے گی جو بنی اسرائیل کے ساتھ پیش آ چکی ہے، (یعنی مماثلت میں دونوں برابر ہوں گے) یہاں تک کہ ان میں سے کسی نے اگر اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسا شخص ہوگا جو اس فعل شنیع کا مرتکب ہوگا، بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سبھی جہنم میں جائیں گے، صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ کون سی جماعت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر ہوں گے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث جس میں ابوہریرہ کے حدیث کے مقابلے میں کچھ زیادہ وضاحت ہے حسن غریب ہے۔ ہم اسے اس طرح صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

2642۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ، فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ، فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ اهْتَدَى، وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ، فَلِذٰلِكَ أَقُولُ: جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللّٰهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: لم يذكره المزي)، وحم (٢/١٧٦، ١٩٧) (صحيح)

۲۶۴۲۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا پھر ان پر اپنا نور ڈالا (یعنی اپنے نور کا پرتو) تو جس پر یہ نور پڑ گیا وہ ہدایت یاب ہوگیا اور جس پر نور نہ پڑا (تجاوز کر گیا) تو وہ گمراہ ہوگیا، اسی لیے میں کہتا ہوں کہ اللہ کے علم پر (تقدیر کا) قلم خشک ہو چکا ہے۔''[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ [1]:......یعنی ہدایت و گمراہی کی پیشگی تحریر اللہ کے علم کے مطابق ازل میں لکھی جا چکی ہے، اس میں کسی قسم کا ردو بدل نہیں ہوسکتا۔

2643۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ؟)) قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَإِنَّ حَقَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلاَ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا))، قَالَ: ((أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ؟)) قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((أَنْ لا يُعَذِّبَهُمْ)).

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

تخريج: خ/الجهاد ٤٦ (٢٨٥٦)، واللباس ١٠١ (٥٩٦٧)، والاستئذان ٣٠ (٦٢٦٧)، والرقاق ٣٧ (٦٥٠٠)، والتوحيد ١ (٧٣٧٣)، م/الإيمان ١٠ (٣٠)، ق/الزهد ٣٥ (٤٢٩٦) (تحفة الأشراف: ١١٣٥١) (صحيح)

۲۶۴۳۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں معلوم ہے کہ بندوں پر اللہ کا حق کیا ہے؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس کا حق بندوں پر یہ ہے کہ بندے اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔'' (پھر) آپ نے کہا: ''کیا تم یہ بھی جانتے ہو کہ جب لوگ ایسا کریں تو اللہ پر ان کا کیا حق ہے؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث متعدد سندوں سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

2644۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ وَعَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ وَالْأَعْمَشِ كُلُّهُمْ سَمِعُوا زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ))، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

تخريج: خ/الاستقراض ٣ (٢٣٨٨)، و بدء الخلق ٦ (٣٢٢٢)، والاستئذان ٣٠ (٦٢٦٨)، والرقاق ١٣ (٦٤٤٣)، و ١٤ (٦٤٤٤)، والتوحيد ٣٣ (٧٤٨٧)، م/الإيمان ٤٠ (٩٤)، والزكاة ٩ (٣٢/٩٤) (تحفة الأشراف: ١١٩١٥)، وحم (٥/١٥٩) (صحيح)

۲۶۴۴۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے اور مجھے بشارت دی کہ جو شخص اس حال میں مرگیا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا تو وہ جنت میں جائے گا۔'' میں نے کہا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' (اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو)۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوالدرداء سے بھی روایت ہے۔

فائدہ [1] :...... اس کی صورت یہ ہوگی کہ وہ زنا اور چوری کی اپنی سزا کاٹ کر اپنے موحد ہونے کے صلہ میں لامحالہ جنت میں جائے گا، یا ممکن ہے رب العالمین اپنی رحمت سے اسے معاف کردے۔

39۔ كِتَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
کتاب: علم اور فہم دین
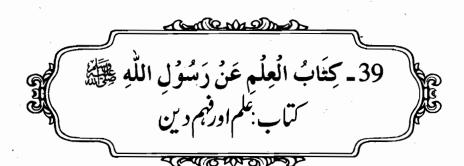
1۔ بَابٌ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ
ا۔ باب: جب اللہ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے

2645ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يُرِدُ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ)).
وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (٥٦٦٧)، وانظر حم (١/٣٠٦) (صحيح)

۲۶۴۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عمر، ابوہریرہ، اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... دین کی سمجھ سے مراد کتاب وسنت کا علم، ذخیرۂ احادیث میں صحیح، ضعیف اور موضوع روایات کا علم، اسلامی شریعت کے احکام ومسائل کا علم اور حلال وحرام میں تمیز پیدا کرنے کا ملکہ ہے، اس نظریے سے اگر دیکھا جائے تو صحابہ کرام، محدثین عظام سے بڑھ کر اس حدیث کا مصداق اور کون ہوسکتا ہے، جنہوں نے بے انتہا محنت کر کے احادیث کے منتشر ذخیرے کو جمع کیا اور پھر انھیں مختلف کتب وابواب کے تحت فقہی انداز میں مرتب کیا، افسوس صد افسوس ایسے لوگوں پر جو محدثین کی ان خدماتِ جلیلہ کو نظر انداز کر کے ایسے لوگوں کو فقیہ گردانتے ہیں جن کی فقاہت میں کتاب وسنت کی بجائے ان کی اپنی آرا کا زیادہ دخل ہے، جب کہ محدثین کرام نے اپنی آرا سے یکسر اجتناب کیا ہے۔

2۔ بَابُ فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ
۲۔ باب: علم حاصل کرنے کی فضیلت کا بیان

2646ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَي الْجَنَّةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: م/الذكر والدعاء ١٨ (٢٦٩٩)، د/العلم ١ (٣٦٤٣)، ق/المقدمة ١٧ (٢٢٥)، ويأتي في القراء ت ١٢(٢٩٤٥) (تحفة الأشراف: ١٢٤٨٦)، وحم (٢/٢٥٢، ٣٢٥، ٤٠٧)، ود/المقدمة ٣٢ (٣٥٦) (صحيح)

٢٦٤٦۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو علم حاصل کرنے کے ارادے سے کہیں جائے تو اللہ اس کے لیے جنت کے راستے کو آسان (وہموار) کردیتا ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ ❶: ......اس حدیث سے علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، معلوم ہوا کہ علم کے حصول کے لیے سفر کرنا مستحب ہے، موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام کے ساتھ علم حاصل کرنے کے لیے سفر کیا اور عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث کے علم کے لیے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک مہینہ کا سفر طے کیا، علماء سلف حدیث کی طلب میں دور دراز کا سفر کرتے تھے، اگر خلوص نیت کے ساتھ علم شرعی کے حصول کی کوشش کی جائے تو اللہ رب العالمین جنت کا راستہ آسان کردیتا ہے۔

2647ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْعَتَكِيُّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتَّى يَرْجِعَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَرْفَعْهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٣٠) (حسن) (اس کے تین رواۃ ''خالد بن یزید'' ابوجعفر رازی اور ''ربیع بن انس'' پر کلام ہے اور ترمذی نے حدیث کی تحسین کی ہے اور ضیا مقدسی نے اسے احادیث مختارہ میں ذکر کیا ہے، نیز ابوہریرہ کے شاہد سے تقویت پاکر یہ حدیث حسن ہے، ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب ٨٧، ٨٨، السراج المنير ٢٥٤، و الضعيفة رقم ٢٠٣٧، تراجع الألباني ٣٥٤)

٢٦٤٧۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے نکلے تو وہ لوٹنے تک اللہ کی راہ میں (شمار) ہوگا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) بعض اہل علم نے اسے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

فائدہ ❶: ......معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے۔

2648ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ، عَنْ سَخْبَرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفُ الإِسْنَادِ، أَبُو دَاوُدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ،

وَلاَنَعْرِفُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَخْبَرَةَ كَبِيرَ شَيْءٍ وَلاَ لِأَبِيهِ، وَاسْمُ أَبِي دَاوُدَ: نُفَيْعٌ الْأَعْمَى، تَكَلَّمَ فِيهِ قَتَادَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٨١٤) (موضوع)

(سند میں ابوداود نفیع اعمی متروک الحدیث راوی ہے، دیکھیے: الضعیفة ٥٠١٧)

۲۶۴۸۔ سخبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو علم حاصل کرے گا تو یہ اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۲) راوی ابوداود نفیع اعمی حدیث بیان کرنے میں ضعیف ہیں۔ (۳) ہم عبداللہ بن سخبرہ سے مروی زیادہ حدیثیں نہیں جانتے اور نہ ان کے باپ کی (یعنی یہ دونوں باپ بیٹے غیر معروف قسم کے لوگ ہیں)، ابوداود کا نام نفیع الاعمیٰ ہے۔ ان کے بارے میں قتادہ اور دوسرے بہت سے اہل علم نے کلام کیا ہے۔

3- بَابُ مَا جَاءَ فِي كِتْمَانِ الْعِلْمِ

۳۔ باب: علم چھپانے کی مذمت

2649— حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ، ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: د/العلم ٩ (٣٦٥٨)، ق/المقدمة ٢٤ (٢٦١) (تحفة الأشراف: ١٤١٩٦) (صحيح)

۲۶۴۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے علم دین کی کوئی ایسی بات پوچھی جائے جسے وہ جانتا ہے، پھر وہ اسے چھپائے تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ (۲) اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :...... اس حدیث سے معلوم ہوکہ علم دین سے متعلق سوال کرنے والے کو دین کی صحیح بات نہ بتلانا یا دین کی معلومات حاصل کرنے سے متعلق وسائل (مثلا کتابوں وغیرہ) کا انکار کردینا سخت وعید اور گناہ کا باعث ہے، اسی طرح دین کے صحیح مسائل کو اس کی جانکاری کے باوجود چھپانا اور لوگوں کے سامنے واضح نہ کرنا باعث گناہ ہے۔

4- بَابُ مَا جَاءَ فِي الاِسْتِيصَاءِ بِمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

۴۔ باب: علم (دین) حاصل کرنے والوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا بیان

2650— حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ

قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَبَا سَعِيدٍ فَيَقُولُ: مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ، وَإِنَّ رِجَالاً يَأْتُونَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرَضِينَ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ، فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: كَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ أَبَاهَارُونَ الْعَبْدِيَّ، قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: مَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرْوِي عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ حَتّٰى مَاتَ، وَأَبُو هَارُونَ اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ.

تخريج: ق/المقدمة ٢٢ (٢٤٩) (تحفة الأشراف: ٤٢٦٢) (ضعيف)

(سند میں ابوہارون العبدی عمارۃ بن جوین مشہور کذابین میں سے ہے)

۲۶۵۰۔ ابوہارون کہتے ہیں کہ ہم ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس (علم دین حاصل کرنے کے لیے) آتے، تو وہ کہتے: اللہ کے رسول ﷺ کی وصیت کے مطابق تمہیں خوش آمدید، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ تمھارے پیچھے ہیں [1] کچھ لوگ تمھارے پاس زمین کے گوشے گوشے سے علم دین حاصل کرنے کے لیے آئیں گے تو جب وہ تمھارے پاس آئیں تو تم ان کے ساتھ بھلائی کرنا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) علی بن عبداللہ بن المدینی نے کہا: یحییٰ بن سعید کہتے تھے: شعبہ ابوہارون عبدی کوضعیف قرار دیتے تھے۔ (۲) یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: ابن عون جب تک زندہ رہے ہمیشہ ابوہارون عبدی سے روایت کرتے رہے۔ (۳) ابوہارون کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

فائدہ [1] :......یعنی لوگ تمھارے افعال واقوال کے تابع ہیں، چونکہ تم نے مجھ سے مکارمِ اخلاق کی تعلیم حاصل کی ہے، اس لیے تمھارے بعد آنے والے تمھارے مطیع و پیروکار ہوں گے، اس لیے ان کی دلجوئی کرتے ہوئے ان کے ساتھ بھلائی کرنا۔

2651۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَأْتِيكُمْ رِجَالٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُونَ، فَإِذَا جَاءُوكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا)). قَالَ: فَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ إِذَا رَآنَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي هَارُونَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف)

۲۶۵۱۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے پاس پورب سے لوگ علم حاصل کرنے کے لیے آئیں گے پس جب وہ تمھارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ بھلائی کرنا۔ راویِ حدیث کہتے ہیں: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا حال یہ تھا کہ جب وہ ہمیں (طالبانِ علمِ دین کو) دیکھتے تو رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق ہمیں خوش آمدید کہتے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ہم اس حدیث کوصرف ابو ہارون کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

5- بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ

۵۔ باب: علم کے ختم ہوجانے کا بیان

2652- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَزِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو. وَعَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ هٰذَا.

تخريج: خ/العلم ٣٤ (١٠٠)، والاعتصام ٨ (٧٣٠٧)، م/العلم ٥ (٢٦٧٣)، ق/المقدمة ٨ (٥٢) (تحفة الأشراف: ٨٨٨٣)، وحم (٢/١٦٢، ١٩٠)، ود/المقدمة ٢٦ (٢٤٥) (صحيح)

۲۶۵۲۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ علم اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں کے سینوں سے کھینچ لے، لیکن وہ علم کو علما کی وفات کے ذریعے سے اٹھائے گا، یہاں تک کہ جب وہ کسی عالم کو باقی نہیں رکھے گا تو لوگ اپنا سردار جاہلوں کو بنالیں گے، ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے، وہ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث زہری نے عروہ سے اور عروہ نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے، اور زہری نے (ایک دوسری سند سے) عروہ سے اور عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ (۳) اس باب میں عائشہ اور زیاد بن لبید سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... یہ قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علمائے دین ختم ہوجائیں گے، جاہل پیشوا، امام اور سردار بن جائیں گے، انھیں قرآن وحدیث کا کچھ بھی علم نہیں ہوگا، پھر بھی یہ مجتہد و مفتی بن کر دینی مسائل کو بیان کریں گے، اپنے فتووں اور من گھڑت مسئلوں کے ساتھ یہ دوسروں کی گمراہی کا باعث بنیں گے۔ اے رب العالمین! اس امت کو ایسے جاہل پیشوا اور امام سے محفوظ رکھ، آمین۔

2653- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَانِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ، حَتّٰى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ)). فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ: كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا؟ وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ،

فَوَاللّٰهِ! لَنَقْرَأَنَّهُ وَلَنُقْرِئَنَّهُ نِسَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ نَا، فَقَالَ: ((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا زِيَادُ، إِنْ كُنْتُ لأَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، هَذِهِ التَّوْرَاةُ وَالإِنْجِيلُ عِنْدَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَمَاذَا تُغْنِي عَنْهُمْ؟)). قَالَ جُبَيْرٌ: فَلَقِيتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، قُلْتُ: أَلَا تَسْمَعُ إِلَي مَا يَقُولُ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ؟ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، قَالَ: صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، إِنْ شِئْتَ لَأُحَدِّثَنَّكَ بِأَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ؟ الْخُشُوعُ، يُوشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَلَا تَرَى فِيهِ رَجُلاً خَاشِعًا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَلَانَعْلَمُ أَحَدًا تَكَلَّمَ فِيهِ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ نَحْوُ هٰذَا، وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٩٢٨) (صحيح)

۲۶۵۳۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، اچانک آپ نے اپنی نظریں آسمان پر گاڑ دیں، پھر فرمایا: ''ایساوقت (آ گیا) ہے کہ جس میں لوگوں کے سینوں سے علم اچک لیا جائے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے پاس کچھ بھی علم نہیں ہوگا، زیاد بن لبید انصاری نے کہا: (اللہ کے رسول!) علم ہم سے کس طرح چھین لیا جائے گا جب کہ ہم قرآن پڑھتے ہوں گے۔ قسم اللہ کی! ہم ضرور اسے پڑھیں گے اور ہم ضرور اپنی عورتوں کو اسے پڑھائیں گے اور اپنے بچوں کو سکھائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''اے زیاد تمھاری ماں تمھیں کھودے! میں تو تمھیں اہل مدینہ کے فقہاء میں سے شمار کرتا تھا۔ یہ تورات اور انجیل تو یہود ونصاریٰ کے پاس بھی ہے، تو ان کے کیا کام آئی؟'' ❶ (کیا فائدہ پہنچایا تورات اور انجیل نے ان کو؟)۔ جبیر (راوی) کہتے ہیں: میری ملاقات عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ نہیں سنتے کہ آپ کے بھائی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں؟ پھر ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے جو کہا تھا وہ میں نے انھیں بتا دیا۔ انھوں نے کہا: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا اور اگر تم (مزید) جاننا چاہو تو میں تمھیں بتا سکتا ہوں کہ پہلے پہل لوگوں سے اٹھا لیا جانے والا علم، خشوع ہے۔ عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ تم جامع مسجد کے اندر جاؤ گے، لیکن وہاں تمھیں کوئی (صحیح معنوں میں) خشوع خضوع اپنانے والا شخص دکھائی نہ دے گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) معاویہ بن صالح محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں اور یحییٰ بن سعید قطان کے سوا ہم کسی کو نہیں جانتے کہ اس نے ان کے متعلق کچھ کلام کیا ہو۔ (۳) معاویہ بن صالح سے بھی اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔ (۴) بعضوں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے، عبدالرحمٰن نے اپنے والد جبیر سے، جبیر نے عوف بن مالک سے اور عوف بن مالک نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

فائدہ ❶:...... یعنی ان کتابوں نے انھیں کیا فائدہ پہنچایا؟ جس طرح یہود و نصاریٰ تورات و انجیل کو پا کر اس

سے فائدہ نہ اٹھاسکے، قرب قیامت میں یہی حال تم مسلمانوں کا بھی ہوگا، کیوں کہ تمھارے اچھے علما ختم ہوجائیں گے اور قرآن تمھارے پاس ہوگا، پھر بھی تم اس کے فیض سے محروم رہوگے۔

6- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا

٦- باب: علم (دین) سے دنیا حاصل کرنے والے کا بیان

2654- حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ. وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ عِنْدَهُمْ، تُكُلِّمَ فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١١٤٠) (حسن)

(سند میں اسحاق ضعیف ہیں شواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن لغیرہ ہے)

٢٦٥٤- کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص علم اس واسطے سیکھے کہ اس کے ذریعے علما کی برابری کرے، ❶ کم علم اور بے وقوفوں سے بحث وتکرار کرے یا اس علم کے ذریعے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل فرمائے گا۔ ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۳) اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ محدثین کے نزدیک کچھ بہت زیادہ قوی نہیں ہیں، ان کے حافظے کے سلسلے میں کلام کیا گیا ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی ان کے ساتھ بحث ومناظرہ کرے ان پر اپنی علمیت وقابلیت کا سکہ جمائے۔

فائدہ ❷ :......معلوم ہوا کہ علم دین حاصل کرنے والے کی نیت صالح ہونی چاہیے، وہ کسی دنیاوی حرص وطمع کے بغیر اس کے حصول کی کوشش کرے، کیوں کہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں وہ جنت کی خوشبو تک سے محروم رہے گا۔

2655- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْهُنَائِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللَّهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللَّهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

تخريج: ق/المقدمة ٣٣ (٢٥٨) (تحفة الأشراف: ٦٧١٢) (ضعيف)

(سند میں خالد اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان انقطاع ہے)

۲۶۵۵۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے علم کو غیر اللہ کے لیے سیکھا یا وہ اس علم کے ذریعے اللہ کی رضا کے بجائے کچھ اور حاصل کرنا چاہتا ہے تو ایسا شخص اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اسے ایوب کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۳) اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... علم دین اس لیے سیکھا جاتا ہے کہ اس سے اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کی جائے، لیکن اگر اس علم سے اللہ کی رضا و خوشنودی مقصود نہیں بلکہ اس سے جاہ و منصب یا حصول دنیا مقصود ہے تو ایسے شخص کا ٹھکانا جہنم ہے۔

7- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى تَبْلِيغِ السَّمَاعِ

۷۔ باب: دوسرے تک دین کی بات پہنچانے پر ابھارنے کا بیان

2656ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَانِ بْنَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ، قُلْنَا: مَا بَعَثَ إِلَيْهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَهُ عَنْهُ، فَسَأَلْنَاهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَنَسٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: د/العلم ۱۰ (۳۶۶۰)، ق/المقدمة: ۱۸ (۲۳۰) (تحفة الأشراف: ۳۶۹۴)، وحم (۱/۴۳۷)، و (۵/۱۸۳)، ود/المقدمة ۲۴ (۲۳۵) (صحيح)

۲۶۵۶۔ ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت مروان کے پاس سے نکلے (لوٹے)، ہم نے کہا: مروان کو ان سے کوئی چیز پوچھنا ہوگی تبھی ان کو اس وقت بلا بھیجا ہوگا، پھر ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا: ہاں، انھوں نے ہم سے کئی چیزیں پوچھیں جسے ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جو مجھ سے کوئی حدیث سنے پھر اسے یاد رکھ کر اسے دوسروں کو پہنچا دے، کیوں کہ بہت سے احکام شرعیہ کا علم رکھنے والے اس علم کو اس تک پہنچا دیتے ہیں جو اس سے زیادہ ذی علم اور عقلمند ہوتے ہیں اور بہت سے شریعت کا علم رکھنے والے علم تو رکھتے ہیں، لیکن فقیہہ نہیں ہوتے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) زید بن ثابت کی حدیث حسن ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، جبیر بن

مطعم، ابوالدرداء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث میں یہ ترغیب ہے کہ علم کو حاصل کر کے اسے اچھی طرح محفوظ رکھا جائے اور اسے دوسروں تک پہنچایا جائے، کیوں کہ بسااوقات پہنچانے والے سے کہیں زیادہ ذی علم اور عقلمند وہ شخص ہوسکتا ہے جس تک علم دین پہنچایا جارہا ہے، گویا دعوت و تبلیغ کا فریضہ برابر جاری رہنا چاہیے۔

2657ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمَانِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ.

تخريج: ق/المقدمة ١٨ (٢٣٢) (تحفة الأشراف: ٩٣٦١) (صحيح)

۲۶۵۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ اس شخص کو تروتازہ (اور خوش) رکھے جس نے مجھ سے کوئی بات سنی پھر اس نے اسے جیسا کچھ مجھ سے سنا تھا ہوبہو دوسروں تک پہنچادیا کیوں کہ بہت سے لوگ جنھیں بات (حدیث) پہنچائی جائے پہنچانے والے سے کہیں زیادہ بات کو توجہ سے سننے اور محفوظ رکھنے والے ہوتے ہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس حدیث کو عبدالملک بن عمیر نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ کے واسطے سے بیان کیا۔

2658ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَي مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۶۵۸۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری بات کو سنے اور توجہ سے سنے، اسے محفوظ رکھے اور دوسروں تک پہنچائے، کیوں کہ بہت سے علم کی سمجھ رکھنے والے علم کو اس تک پہنچادیتے ہیں جو ان سے زیادہ سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے ایک مسلمان کا دل دھوکہ نہیں کھاسکتا، (۱) عمل خالص اللہ کے لیے (۲) مسلمانوں کے ائمہ کے ساتھ خیر خواہی (۳) اور مسلمانوں کی جماعت سے جڑ کر رہنا، کیوں کہ دعوت ان کا چاروں طرف سے احاطہ کرتی ہے۔''

8- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

٨۔ باب: رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی بات کی نسبت کرنا گناہِ عظیم ہے

2659ـ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

تخريج: ق/المقدمة ٤ (٣٠)، وانظر أيضًا ما تقدم برقم ٢٢٥٧ (تحفة الأشراف: ٩٢١٢)، وحم (١/٣٨٩، ٤٠١، ٤٠٢، ٤٠٥، ٤٣٦، ٤٥٣) (صحيح متواتر)

٢٦٥٩۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کی تو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانا بنالے۔''[1]

فائدہ ① :...... مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا گناہِ عظیم ہے، اسی لئے ضعیف اور موضوع روایات کا علم ہوجانے کے بعد انھیں بیان کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ آپ ﷺ کی طرف جھوٹی بات کی نسبت آپ پر جھوٹ باندھتے ہوئے کی جائے یا آپ کے لیے کی جائے دونوں صورتیں گناہِ عظیم کا باعث ہیں، اس سے ان لوگوں کے باطل افکار کی تردید ہوجاتی ہے جو عبادت کی ترغیب کے لیے فضائل کے سلسلے میں وضع احادیث کے جواز کے قائل ہیں، اللہ رب العالمین ایسے فتنے سے ہمیں محفوظ رکھے، آمین۔

2660ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ، حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجُ فِي النَّارِ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي أُمَامَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَالْمُقَنَّعِ وَأَوْسٍ الثَّقَفِيِّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ: مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ: أَثْبَتُ أَهْلِ الْكُوفَةِ. و قَالَ وَكِيعٌ: لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْإِسْلَامِ كَذْبَةً.

تخريج: خ/العلم ٣٨ (١٠٦)، م/المقدمة ٢ (١)، ق/المقدمة ٤ (٣١) (تحفة الأشراف: ١٠٠٨٧)، وحم (١/٨٣، ١٢٣، ١٥٠) (صحيح)

٢٦٦٠۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیوں کہ مجھ پر جھوٹ باندھنے والا جہنم میں داخل ہوگا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (١) علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (٢) اس باب میں ابوبکر، عمر، عثمان، زبیر، سعید بن زید، عبداللہ بن عمرو، انس، جابر، ابن عباس، ابوسعید، عمرو بن عبسہ، عقبہ بن عامر، معاویہ، بریدہ،

ابوموسیٰ، ابوامامہ، عبداللہ بن عمر، مقنع اور اوس ثقفی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2661۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ۔ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ۔ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتَهُ مِنَ النَّارِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخریج: خ/العلم ٣٨ (١٠٨)، م/المقدمة ٢ (٢)، ق/المقدمة ٤ (٣٢) (تحفة الأشراف: ١٥٢٥) (صحيح متواتر)

٢٦٦١۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میرے متعلق جھوٹی بات کہی، (انس کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ آپ نے ''مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ'' کے بعد ''مُتَعَمِّدًا'' کا لفظ بھی کہا، یعنی جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، تو ایسے شخص کا ٹھکانا جہنم ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے، یعنی زہری کی اس روایت سے جسے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ (٢) یہ حدیث متعدد سندوں سے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے آئی ہے۔

9۔ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ رَوَى حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ

٩۔ باب: جان بوجھ کر جھوٹی موضوع حدیث بیان کرنے والے کی برائی کا بیان

2662۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَسَمُرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَرَوَى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا الْحَدِيثَ. وَرَوَى الْأَعْمَشُ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَأَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَمُرَةَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَصَحُّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَانِ عَنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ)). قُلْتُ لَهُ: مَنْ رَوَى حَدِيثًا وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ إِسْنَادَهُ خَطَأٌ أَيُخَافُ أَنْ يَكُونَ قَدْ دَخَلَ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ إِذَا رَوَى النَّاسُ حَدِيثًا مُرْسَلاً فَأَسْنَدَهُ بَعْضُهُمْ أَوْ قَلَبَ إِسْنَادَهُ يَكُونُ قَدْ دَخَلَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: لَا، إِنَّمَا مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ إِذَا رَوَى الرَّجُلُ حَدِيثًا وَلَا يُعْرَفُ لِذٰلِكَ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَصْلٌ فَحَدَّثَ بِهِ فَأَخَافُ أَنْ يَكُونَ قَدْ دَخَلَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

تخريج: م/المقدمة ۱ (بدون رقم)، ق/المقدمة ٥ (٤١) (تحفة الأشراف: ١١٥٣١) (صحيح)

۲۶۶۲۔مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری طرف منسوب کرکے جان بوجھ کر کوئی جھوٹی حدیث بیان کی تو وہ جھوٹ بولنے والوں میں سے ایک ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) شعبہ نے حکم سے، حکم نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، عبدالرحمٰن نے سمرہ سے اور سمرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ (۳) اعمش اور ابن ابی لیلیٰ نے حکم سے، حکم نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، عبدالرحمٰن نے علی سے اور علی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی حدیث جسے وہ سمرہ سے روایت کرتے ہیں، محدثین کے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔ (۴) اس باب میں علی ابن ابی طالب اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۵) میں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث "من حدث عني حديثا وهو يرى أنه كذب فهو أحد الكاذبين" کے متعلق پوچھا کہ اس سے مراد کیا ہے، میں نے ان سے کہا کیا یہ کہ جس نے کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا ہے کہ اس کی اسناد میں کچھ خطا (غلطی اور کمی) ہے تو کیا یہ خوف وخطرہ محسوس کیا جائے کہ ایسا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی زد اور وعید میں آ گیا۔ یا اس سے مراد یہ ہے کہ لوگوں نے حدیث مرسل بیان کی تو انھیں میں سے کچھ لوگوں نے اس مرسل کو مرفوع کر دیا یا اس کی اسناد کو ہی الٹ پلٹ دیا تو یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی زد میں آئیں گے؟ تو انھوں نے کہا: نہیں۔ اس کا معنی (ومطلب) یہ ہے کہ جب کوئی شخص حدیث روایت کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اس حدیث کے مرفوع ہونے کی کوئی اصل (وجہ وسبب) نہ جانی جاتی ہو اور وہ شخص اسے مرفوع کر کے بیان کر دے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا یا ایسا کیا ہے تو مجھے ڈر ہے کہ ایسا ہی شخص اس حدیث کا مصداق ہوگا۔

10 - بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۰۔ باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سن کر کیا کہنا منع ہے؟

2663ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمِ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، وَغَيْرِهِ رَفَعَهُ قَالَ: ((لا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ، فَيَقُولُ: لاأَدْرِي، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً، وَسَالِمِ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَكَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِذَا رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَلَى الانْفِرَادِ بَيَّنَ حَدِيثَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ مِنْ حَدِيثِ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ، وَإِذَا جَمَعَهُمَا رَوَى هَكَذَا، وَأَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ اسْمُهُ أَسْلَمُ.

تخريج: د/السنة ٦ (٤٦٠٥)، ق/المقدمة ٢ (١٣) (تحفة الأشراف: ١٢٠١٩)، وحم (٦/٨) (صحيح)

۲۶۶۳۔ ابورافع رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو ہرگز اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے آراستہ تخت پر ٹیک لگائے ہو اور اس کے پاس میرے امر یا نہی کی قسم کا کوئی حکم پہنچے تو وہ یہ کہے کہ میں کچھ نہیں جانتا، ہم نے تو اللہ کی کتاب میں جو چیز پائی اس کی پیروی کی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) بعض راویوں نے سفیان سے، سفیان نے ابن منکدر سے اور ابن منکدر نے نبی اکرم ﷺ سے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے اور بعض نے یہ حدیث سالم ابوالنضر سے، سالم نے عبیداللہ بن ابورافع سے، عبیداللہ نے اپنے والد ابورافع سے اور ابورافع نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ (۳) ابن عیینہ جب اس حدیث کو علیحدہ بیان کرتے تھے تو محمد بن منکدر کی حدیث کو سالم بن نضر کی حدیث سے جدا جدا بیان کرتے تھے اور جب دونوں حدیثوں کو جمع کر دیتے تو اسی طرح روایت کرتے (جیسا کہ اس حدیث میں ہے)۔ (۴) ابورافع نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان کا نام اسلم ہے۔

2664۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ اللَّخْمِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيثُ عَنِّي وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ، فَيَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَلَالاً اسْتَحْلَلْنَاهُ، وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ، وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: ق/المقدمة ٢ (١٢) (تحفة الأشراف: ١١٥٥٣) (صحيح)

۲۶۶۴۔ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار رہو! قریب ہے کہ کوئی آدمی اپنے آراستہ تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا ہو اور وہ کہے: ہمارے اور تمھارے درمیان (فیصلے کی چیز) بس اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں جو چیز ہم حلال پائیں گے پس اسی کو حلال سمجھیں گے اور اس میں جو چیز حرام پائیں گے بس اسی کو ہم حرام جانیں گے، یاد رکھو! بلاشک وشبہ رسول اللہ ﷺ نے جو چیز حرام قرار دے دی ہے وہ ویسے ہی حرام ہے جیسے کہ اللہ کی حرام کی ہوئی چیز۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

11۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

۱۱۔ باب: (ابتدائے اسلام میں) احادیث لکھنے کی کراہت کا بیان

2665۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ ﷺ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَنَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.

تخریج: م/الزھد ١٦ (٣٠٠٤) (بلفظ "لاتکتبوا عنی، ومن کتب عن غیر القرآن فلیمحه") (تحفة الأشراف: ٤١٦٧) (صحیح)

٢٦٦٥۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے (ابتدائے اسلام میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم (حدیث) لکھ لینے کی اجازت طلب کی تو آپ نے ہمیں لکھنے کی اجازت نہ دی۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے علاوہ دوسری سند سے بھی زید بن اسلم کے واسطے سے آئی ہے اور اسے ہمام نے زید بن اسلم سے روایت کیا ہے۔

فائدہ ❶ :......اس کی وجہ یہ ہے کہ شروع اسلام میں یہ حکم تھا: "لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحه وحدثوا عنی ولا حرج" (صحیح مسلم) یعنی قرآن کے علاوہ میری کوئی بات نہ لکھو اور اگر کسی نے قرآن کے علاوہ کچھ لکھ لیا ہے تو اسے مٹا دے، البتہ میری حدیثوں کے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، پھر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرمان: "بلغوا عنی ولو آية" کے ذریعے اس کی اجازت بھی دے دی۔

12 - بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيهِ

١٢۔ باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے احادیث لکھنے کی اجازت

2666ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَجْلِسُ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُنِي وَلَا أَحْفَظُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْتَعِنْ بِيَمِينِكَ، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ لِلْخَطِّ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَائِمِ، وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: اَلْخَلِيلُ بْنُ مُرَّةَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٨١٤) (ضعیف)

(سند میں خلیل بن مرہ ضعیف راوی ہیں، اور یحییٰ بن ابی صالح مجہول راوی ہیں)

٢٦٦٦۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک انصاری شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا۔ وہ آپ کی حدیثیں سنتا اور یہ حدیثیں اسے بہت پسند آتی تھیں، لیکن وہ انھیں یاد نہیں رکھ پاتا تھا تو اس نے اپنے یاد نہ رکھ پانے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں آپ کی حدیثیں سنتا ہوں اور وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں (مگر) میں انھیں یاد نہیں رکھ پاتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے داہنے ہاتھ کا سہارا لو (اور یہ کہتے ہوئے) آپ نے ہاتھ سے لکھ لینے کا اشارہ فرمایا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) اس حدیث کی سند قوی و مستحکم نہیں ہے۔ (٢) میں نے محمد بن اسماعیل کو کہتے ہوئے سنا: خلیل

بن مرہ منکر الحدیث ہے۔ (۳) اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2667ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ فِي الْحَدِيثِ. قَالَ أَبُو شَاهٍ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اكْتُبُوا لأَبِي شَاهٍ))، وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَوَى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ مِثْلَ هٰذَا.

تخريج: انظر تخريج حديث رقم ١٤٠٥ (صحيح)

۲۶۶۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیا اور دوران میں خطبہ آپ نے کوئی قصہ (کوئی واقعہ) بیان کیا تو ابوشاہ نے کہا: اللہ کے رسول! میرے لیے لکھوا دیجیے (یعنی کسی سے لکھا دیجیے) تو رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ سے) کہا: ''ابوشاہ کے لیے لکھ دو۔'' حدیث میں پورا واقعہ مذکور ہے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی جیسی روایت بیان کی ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث نہ لکھنے کا حکم بعد میں منسوخ ہو گیا، گویا یہ حدیث اللہ کے رسول کی احادیث لکھ لینے کے جواز پر صریح دلیل ہے۔ اسی طرح درج ذیل حدیث اور احادیث کی کتب میں درج بیسیوں احادیثِ مبارکہ منکرین حدیث پر روزِ روشن کی طرح اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ ''کتابت حدیث کا مبارک عمل'' نبی ختم الرسل محمد رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہی ہو گیا تھا اور یہ کہ ہماری تحقیق کے مطابق سادا تنا عبداللہ بن عمرو بن العاص، وائل بن حجر، سعد بن عبادہ، عبداللہ بن ابی اوفی، عبداللہ بن عباس، انس بن مالک اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سمیت بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ایسے اصحاب واجبات تھے کہ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی احادیثِ مبارک کو لکھا، ان اصحاب کی لکھی ہوئی احادیث کی تعداد کئی ہزار تک پہنچتی ہے اور پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جیسے اصحاب جو لکھ نہیں سکتے تھے اپنے ہاتھوں، بلکہ انھوں نے احادیث مبارکہ کو لفظ بلفظ یاد رکھا اور پھر یہی احادیث اپنے شاگردوں کو لکھوا دیں، اُن کی تعداد مزید کئی ہزار تک پہنچ جاتی ہے، اور ہمارے اندازے کے مطابق کتبِ احادیث میں موجود تمام احادیث کا ایک بڑا حصہ عہدِ صحابہ میں لکھا جا چکا تھا، (مزید تفصیل کے لیے ہماری کتاب ''مقدمۃ الحدیث'' کی پہلی جلد میں پہلے باب اور ڈاکٹر محمد حمید اللہ خاں کی ''الوثائق السیاسیۃ فی عہد......'' کا مطالعہ کریں، ابو یحییٰ)

2668ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ وَهُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنِّي إِلاَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لا أَكْتُبُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَوَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ هُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ.

تخریج: خ/العلم ۳۹ (۱۱۳) (تحفة الأشراف: ۱٤۸۰۰) (صحیح)

۲۶۶۸۔ ہمام بن منبہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سوائے عبداللہ بن عمرو کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرنے والا مجھ سے زیادہ کوئی نہیں ہے اور میرے اور عبداللہ بن عمرو کے درمیان یہ فرق تھا کہ وہ (احادیث) لکھ لیتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اور روایت میں "وهب بن منبه، عن أخيه" جو آیا، تو "أخيه" سے مراد ہمام بن منبہ ہیں۔

فائدہ [1] :...... ابو ہریرہ بن عبدالرحمن بن صخر رضی اللہ عنہ کو لکھنے کی ضرورت اس لیے پیش نہیں آئی تھی کہ آپ کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے علم میں خیر و برکت کی دُعا تھی جس سے آپ رضی اللہ عنہ کا سینہ بذاتِ خود حفظ و تحفیظ کا دفتر بن گیا تھا، امام ذہبی رحمہ اللہ نے "سیر أعلام النبلاء" (الجزء الثانی ص ۵۹٤ اور ۵۹۵) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی لکھتے ہوئے درج کیا ہے: "كان حفظ أبي هريرة رضى الله عنه الخارق من معجزات النبوة . . . " ابو هریرہ رضی اللہ عنہ کا حافظہ...... احادیث کے بہت بڑے ذخیرہ اور قرآن کو یاد کر لینے کا ملکہ...... نبوت کے معجزات میں سے خرقِ عادت ایک معجزہ تھا اور پھر اس عبارت کو بطورِ عنوان اختیار کر کے امام ذہبی رحمہ اللہ نے ابونعیم کی "الحلية" میں درج احادیث کو نقل کیا ہے اور اس پر حکم لگاتے ہوئے لکھا ہے "رجاله ثقات" ان احادیث میں سے ایک یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ سے پوچھا: ابو ہریرہ! غنیمتوں کے اموال میں سے تم مجھ سے کچھ نہیں مانگتے جن میں سے تیرے ساتھی مانگتے رہتے ہیں؟ میں نے عرض کی: "أسألك أن تعلمني مما علمك الله" میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ جو کچھ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن و سنت والا علم سکھایا ہے اس میں سے آپ مجھے (جتنا زیادہ ممکن ہو) سکھا دیجیے، تو میری اس درخواست پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اُوپر والی سفید اور کالی دھاریوں والی چادر کو مجھ سے اُتار لیا اور اسے ہمارے دونوں کے درمیان پھیلا دیا، اس قدر خوب تن کر اس چادر کو پھیلایا گویا میں اس پر چلنے والی چیونٹی کو بھی صاف دیکھ رہا تھا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے احادیث بیان کرنا شروع فرما دیں حتی کہ جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حدیث مبارکہ حاصل کر لی تو آپ نے فرمایا: "إجمعها فصرها إليك" اس چادر اکٹھی کر کے اپنی طرف پلٹا لو۔" (یعنی اپنے اُوپر اوڑھ لو۔) چنانچہ میں نے ایسا کر لیا اور پھر تو میں حافظے کے اعتبار سے ایسا ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی اپنی حدیث مبارک مجھ سے بیان فرماتے اس سے ایک حرف بھی مجھ سے ساقط نہیں ہوتا تھا، (ابو ہریرہ کے الفاظ فاصبحت لا أسقط حرفا حدثني" (دیکھیے: الحلة: ۱/۳۸۱) بالکل اسی معنی کی احادیث صحیح البخاری / كتاب البيوع اور كتاب الحرث والمزرعة حدیث ۲۳۵۰ اور صحيح مسلم / كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی هريرة رضی اللہ عنہ الدوسی حدیث ۲٤۹۲ میں بھی ہیں۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے "مجموعة الوقائق السياسية للعهدالنبوی والخلافة الراشدة" میں ثابت کیا ہے کہ جناب ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کے ہاتھ کا مخطوطہ احادیث آج بھی دنیا کی ایک معروف لائبریری میں موجود ہے اور پھر اس مخطوطہ کو حیدر آباد دکن سے شائع بھی کیا گیا ہے۔

13 ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

۱۳۔ باب: اسرائیلی روایات کے بیان کرنے کی اجازت

2669ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً ـ وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ ـ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/أحاديث الأنبياء ٥٠ (٣٤٦١) (تحفة الأشراف: ٨٩٦٧) (صحيح)

2669/ م ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۶۶۹۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری طرف سے لوگوں کو (احکام الٰہی) پہنچادو اگر چہ ایک آیت ہی ہو اور بنی اسرائیل سے بیان کرو۔ ان سے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور جس نے جان بوجھ کر میری طرف کسی جھوٹ کی نسبت کی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔" [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۶۹/م اس سند سے بھی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی حدیث مروی ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے علم کی حد تک ہر شخص اس بات کا مکلف ہے کہ قرآن وحدیث کا جو بھی علم اسے حاصل ہوا سے لوگوں تک پہنچائے، یہاں تک کہ اگر کسی ایک حکم الٰہی سے ہی آگاہ ہے تو اس کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو بھی اس سے آگاہ کرے۔ بنی اسرائیل سے متعلق صرف وہ باتیں بیان کی جائیں جو آپ ﷺ سے صحیح سندوں سے ثابت ہیں۔

14 ـ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

۱۴۔ باب: بھلائی کا راستہ بتانے والا بھلائی کرنے والے کی طرح ہے

2670ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَانِ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهُ، فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَتَحَمَّلُهُ، فَدَلَّهُ عَلَى آخَرَ فَحَمَلَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ وَبُرَيْدَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٠٢) (حسن صحيح)

۲۶۷۰۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سواری مانگنے آیا، تو آپ کے پاس اسے کوئی سواری نہ ملی جو اسے منزل مقصود تک پہنچا دیتی۔ آپ نے اسے ایک دوسرے شخص کے پاس بھیج دیا، اس نے اسے سواری فراہم کر دی۔ پھر اس نے آ کر آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا: ''بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا (ثواب میں) بھلائی کرنے والے ہی کی طرح ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے یعنی انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے جسے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابو مسعود بدری اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2671۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ قَال: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ أُبْدِعَ بِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ائْتِ فُلاَنًا))، فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ، - أَوْ قَالَ:- عَامِلِهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ: سَعْدُ بْنُ إِيَاسٍ، وَأَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ اسْمُهُ: عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو.

تخريج: م/الامارة ٣٨ (١٨٩٣)، د/الأدب ١٢٤ (٥١٢٩) (تحفة الأشراف: ٩٩٨٦)، وحم (٤/١٢٠) (صحيح)

2671/ م- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَقَالَ: مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيهِ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۶۷۱۔ ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سواری مانگنے آیا اور کہا: میں بے سواری کے ہو گیا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ''تم فلاں شخص کے پاس جاؤ'' چنانچہ وہ اس شخص کے پاس گیا اور اس نے اسے سواری دے دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بھلائی کا راستہ دکھایا تو اسے اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا کہ اس کے کرنے والے کو ملتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابومسعود بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

۲۶۷۱/م اس سند سے بھی ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے اور اس حدیث میں کسی شک کے بغیر "مثل أجر فاعله" کہا ہے۔

2672۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اشْفَعُوا وَلْتُؤْجَرُوا، وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَبُرَيْدٌ يُكْنَى أَبَا بُرْدَةَ أَيْضًا، هُوَ ابْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَهُوَ كُوفِيٌّ ثِقَةٌ فِي الْحَدِيثِ، رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ.

تخريج: خ/الزكاة ٢١ (١٤٣٢)، والأدب ٣٦ (٦٠٢٧)، و ٣٧ (٦٠٢٨)، والتوحيد ٣١ (٧٤٧٦)، م/البر والصلة ٤٤ (٢٦٢٧)، د/الأدب ١٢٦ (٥١٣١)، ن/الزكاة ٦٥ (٢٥٥٧) (تحفة الأشراف: ٩٠٣٦)، وحم (٤٠٠/٤، ٤٠٩، ٤١٣) (صحيح)

۲۶۷۲۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "شفاعت (سفارش) کروتا کہ اجر پاؤ، اللہ اپنے نبی کی زبان سے نکلی ہوئی جس بات (جس سفارش) کو بھی چاہتا ہے پورا کر دیتا ہے۔" ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶: ......یعنی اگر کوئی رسول اللہ ﷺ سے اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے چیز مانگتا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ حقیقت میں یہ شخص ضرورت مند ہے تو تم اس کے حق میں سفارش کے طور پر دو کلمہ خیر کہہ دو، تو تمھیں بھی اس کلمہ خیر کہہ دینے کا ثواب ملے گا، لیکن یہ بات یاد رہے کہ اس میں جس سفارش کی ترغیب دی گئی ہے، وہ ایسے امور کے لیے ہے جو حلال اور مباح ہیں، حرام یا شرعی حد کو ساقط کرنے کے لیے سفارش کی اجازت نہیں ہے۔

2673۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا، وَذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَسَنَّ الْقَتْلَ۔ و قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ:۔ سَنَّ الْقَتْلَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/أحاديث الأنبياء ١ (٣٣٣٥)، والديات ٢ (٦٨٦٧)، والاعتصام ١٥ (٧٣٢١)، م/القسامة (الحدود) ٧ (١٦٧٧)، ن/المحاربة ١ (٣٩٩٠)، ق/الديات ١٦ (٢٦) (تحفة الأشراف: ٩٥٦٨)، وحم (٣٨٣/١، ٤٣٠، ٤٣٣) (صحيح)

2673/ م۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

بِمَعْنَاهُ، قَالَ: سَنَّ الْقَتْلَ.

تخریج: انظر ماقبلہ (صحیح)

۲۶۷۳۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظلم سے جو بھی خون ہوتا ہے اس خون کے گناہ کا ایک حصہ آدم کے (پہلے) بیٹے پر جاتا ہے، کیوں کہ اسی نے سب سے پہلے خون کرنے کی سبیل نکالی۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس سند سے بھی ابن مسعود سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

فائدہ ❶ :......اس سے معلوم ہوا کہ خلاف شریعت اور برے کاموں کو پہلے پہل کرنا جس کی بعد میں لوگ تقلید کریں کتنا بڑا جرم ہے، قیامت تک اس برے کام کے کرنے کا گناہ اسے بھی ملتا رہے گا، اس لیے امن وسلامتی کی زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ کتاب وسنت کی اتباع وپیروی کریں اور بدعات وخرافات سے اجتناب کریں۔

15 ـ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ دَعَا إِلَي هُدًى فَاتُّبِعَ أَوْ إِلَي ضَلالَةٍ

۱۵۔ باب: ہدایت اور گمراہی کی طرف بلانے والوں کا بیان

2674ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَانِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ دَعَا إِلَي هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَي ضَلالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ يَتَّبِعُهُ، لا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/العلم ٦ (٢٦٧٤)، د/السنة ٧ (٤٧٠٩) (تحفة الأشراف: ١٣٩٧٦)، وق/المقدمة ٤٤ (٢٠٥) (صحيح)

۲۶۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا تو جو لوگ اس کی پیروی کریں گے ان کے اجر کے برابر ہدایت کی طرف بلانے والے کو بھی ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ اس کی اتباع کرنے والوں کے اجر وثواب میں کچھ بھی کمی ہو اور جس نے ضلالت (وگمراہی) کی طرف بلایا تو جو لوگ اس کی پیروی کریں گے ان کے گناہوں کے برابر گمراہی کی طرف بلانے والے کو بھی گناہ ملے گا بغیر اس کے کہ اس کی وجہ سے ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی کمی ہو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2675ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أُجُورِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوصٍ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ أَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوصٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا)). وَفِي الْبَابِ عَنْ

حُـذَيْـفَةَ . قَـالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُ هٰذَا . وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَيْضًا .

تخريج: م/الزكاة ٢٠ (١٠١٧)، والعلم ٦ (١٥/١٠١٧)، ق/المقدمة ١٤ (٢٠٣) (تحفة الأشراف: ١٣٩٧٦) وحم (٤/٣٥٧، ٣٥٨، ٣٦١، ٣٦٢)، ود/المقدمة ٤٤ (٥١٨) (صحيح)

۲۶۷۵۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی اچھا طریقہ جاری کیا (کوئی اچھی سنت قائم کی) اور اس اچھے طریقے کی پیروی کی گئی تو اسے (ایک تو) اس اپنے عمل کا اجر ملے گا اور (دوسرے) جو اس کی پیروی کریں گے ان کے اجر وثواب میں کسی طرح کی کمی کیے گئے بغیر ان کے اجر وثواب کے برابر بھی اسے ثواب ملے گا اور جس نے کوئی برا طریقہ جاری کیا اور اس برے طریقے کی پیروی کی گئی تو ایک تو اس پر اپنے عمل کا بوجھ (گناہ) ہوگا اور (دوسرے) جو لوگ اس کی پیروی کریں گے ان کے گناہوں کے برابر بھی اسی پر گناہ ہوگا، بغیر اس کے کہ اس کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی کی گئی ہو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث کئی سندوں سے جریر بن عبداللہ سے آئی ہے، اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ (۳) یہ حدیث منذر بن جریر بن عبداللہ سے بھی آئی ہے، جسے وہ اپنے والد جریر بن عبداللہ سے اور جریر نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ (۴) یہ حدیث عبیداللہ بن جریر سے بھی آئی ہے، اور عبیداللہ اپنے والد جریر سے اور جریر نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ (۵) اس باب میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہدایت یعنی ایمان، توحید اور اتباعِ سنت کی طرف بلانے اور اسے پھیلانے کا اجر وثواب اتنا ہے کہ اسے اس کے اس عمل کا ثواب تو ملے گا ہی ساتھ ہی قیامت تک اس پر عمل کرنے والوں کے ثواب کے برابر مزید اسے ثواب سے نوازا جائے گا، اسی طرح شر وفساد اور قتل وغارت گری اور بدعات وخرافات کے ایجاد کرنے والوں کو اپنے اس کرتوت کا گناہ تو ملے گا ہی ساتھ ہی اس پر عمل کرنے والوں کے گناہ کا وبال بھی اس پر ہوگا۔

16۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ الْبِدَعِ

۱۶۔ باب: سنت کی پابندی کرنے اور بدعت سے بچنے کا بیان

2676۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَـنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا بَـعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً، ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هٰذِهِ مَـوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟! قَالَ: ((أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ

عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَوَى ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا.

تخريج: د/السنة ٦ (٤٦٠٧)، ق/المقدمة ٦ (٤٢) (تحفة الأشراف: ٩٨٩٠)، ود/المقدمة ١٦ (٩٦) (صحيح)

2676/ م- حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَالْعِرْبَاضُ بْنُ سَارِيَةَ يُكْنَى أَبَا نَجِيحٍ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ حُجْرِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۶۷۶- عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں صلاۃ فجر کے بعد ایک موثر نصیحت فرمائی جس سے لوگوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ گئیں اور دل لرز گئے، ایک شخص نے کہا: یہ نصیحت ایسی ہے جیسی نصیحت دینا سے (آخری بار) رخصت ہوکر جانے والے کیا کرتے ہیں، تو اللہ کے رسول! آپ ہمیں کس بات کی وصیت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں تم لوگوں کو اللہ سے ڈرتے رہنے، امیر کی بات سننے اور اسے ماننے کی نصیحت کرتا ہوں، اگر چہ تمہارا حاکم اور امیر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، کیوں کہ تم میں سے آئندہ جو زندہ رہے گا وہ (امت کے اندر) بہت سارے اختلافات دیکھے گا تو تم (باقی رہنے والوں) کو میری وصیت ہے کہ نئے نئے فتنوں اور نئی نئی بدعتوں میں نہ پڑنا، کیوں کہ یہ سب گمراہی ہیں، چنانچہ تم میں سے جو شخص ان حالات کو پالے تو اسے چاہیے کہ وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت پر قائم اور جمار ہے اور میری اس نصیحت کو اپنے دانتوں کے ذریعے مضبوطی سے دبالے۔'' (اور اس پر عمل پیرا رہے)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ثور بن یزید نے بسند خالد بن معدان عن عبدالرحمٰن بن عمرو السلمی عن عرباض بن ساریہ عن النبی ﷺ اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۶۷۶/م اس سند سے بھی عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عرباض بن ساریہ کی کنیت ابونجیح ہے۔ (۲) یہ حدیث بطریق: ''حجر بن حجر، عن العرباض بن سارية، عن النبی ﷺ'' کے طریق سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

2677- حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ

الْفَزَارِيِّ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ: ((اعْلَمْ)) قَالَ: مَا أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟! قَالَ: ((اعْلَمْ يَا بِلَالُ!)) قَالَ: مَا أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((إِنَّهُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي، فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا تُرْضِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ هُوَ مُصِّيصِيٌّ شَامِيٌّ، وَكَثِيرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ.

تخريج: ق/المقدمة ١٥ (٢١٠) (تحفة الأشراف: ١٠٧٧٦) (ضعیف) (سند میں کثیر ضعیف راوی ہیں)

٢٦٧٧۔ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے کہا: ''سمجھ لو'' (جان لو) انھوں نے کہا: سمجھنے اور جاننے کی چیز کیا ہے؟ اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''سمجھ لو اور جان لو،'' انھوں نے عرض کی: سمجھنے اور جاننے کی چیز کیا ہے؟ اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''جس نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جس پر لوگوں نے میرے بعد عمل کرنا چھوڑ دیا ہے، تو اسے اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ اس سنت پر عمل کرنے والوں کو ملے گا، یہ ان کے اجروں میں سے کچھ بھی کمی نہیں کرے گا اور جس نے گمراہی کی کوئی نئی بدعت نکالی جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی وخوش نہیں، تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کے گناہوں کے برابر گناہ ہوگا، اس کے گناہوں میں سے کچھ بھی کمی نہیں کرے گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) محمد بن عیینہ مصیصی شامی ہیں۔ (۳) اور کثیر بن عبداللہ سے مراد کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی ہیں۔

2678۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا بُنَيَّ! إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ))، ثُمَّ قَالَ لِي: ((يَا بُنَيَّ! وَذَلِكَ مِنْ سُنَّتِي، وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ)) وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ ثِقَةٌ، وَأَبُوهُ ثِقَةٌ، وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ صَدُوقٌ إِلَّا أَنَّهُ رُبَّمَا يَرْفَعُ الشَّيْءَ الَّذِي يُوقِفُهُ غَيْرُهُ، قَالَ: و سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ: قَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَكَانَ رَفَّاعًا وَلَا نَعْرِفُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَنَسٍ رِوَايَةً إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ. وَقَدْ رَوَى عَبَّادُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْمِنْقَرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَذَاكَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ، فَلَمْ يَعْرِفْهُ، وَلَمْ يُعْرَفْ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا

الْحَدِيثُ وَلَا غَيْرُهُ، وَمَاتَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ وَمَاتَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بَعْدَهُ بِسَنَتَيْنِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٨٦٥) (ضعیف) (سند میں علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہیں)

۲۶۷۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بیٹے: اگر تم سے ہو سکے کہ صبح و شام تم اس طرح گزارو کہ تمھارے دل میں کسی کے لئے بھی کھوٹ (بغض، حسد، کینہ وغیرہ) نہ ہو تو ایسا کر لیا کرو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''میرے بیٹے! ایسا کرنا میری سنت (اور میرا طریقہ) ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں رہے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث میں ایک طویل قصہ بھی ہے۔ (۲) اس سند سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۳) محمد بن عبداللہ انصاری ثقہ ہیں اور ان کے باپ بھی ثقہ ہیں۔ (۴) علی بن زید صدوق ہیں (ان کا شمار سچوں میں ہے) بس ان میں اتنی سی کمی و خرابی ہے کہ وہ بسا اوقات بعض روایات کو جسے دوسرے راوی موقوفاً روایت کرتے ہیں اسے یہ مرفوع روایت کر دیتے ہیں۔ (۵) میں نے محمد بن بشار کو کہتے ہوئے سنا کہ ابوالولید نے کہا: شعبہ کہتے ہیں کہ مجھ سے علی بن زید نے حدیث بیان کی اور علی بن زید رفاع تھے۔ (۶) ہم سعید بن مسیب کی انس کے واسطے سے اس طویل حدیث کے سوا اور کوئی روایت نہیں جانتے۔ (۷) عباد بن میسرہ منقری نے یہ حدیث علی بن زید کے واسطے سے انس سے روایت کی ہے، لیکن انھوں نے اس حدیث میں سعید بن مسیب کے واسطے کا ذکر نہیں کیا۔ (۸) میں نے اس حدیث کا محمد بن اسماعیل بخاری سے ذکر کر کے اس کے متعلق جاننا چاہا تو انھوں نے اس کے متعلق اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔ (۹) انس بن مالک سے سعید بن مسیب کی روایت سے یہ یا اس کے علاوہ کوئی بھی حدیث معروف نہیں ہے۔ انس بن مالک ۹۳ ہجری میں انتقال فرما گئے اور سعید بن مسیب ان کے دو سال بعد ۹۵ ہجری میں اللہ کو پیارے ہوئے۔

17 - بَابُ فِي الِانْتِهَاءِ عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۷۔ باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز سے روک دیں اس سے رک جاؤ

2679ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اتْرُكُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوا عَنِّي فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: خ/الاعتصام ۲ (۷۲۸۸)، م/الحج ۷۳ (۱۳۳۷)، والفضائل ۳۷ (۱۳۳۷)، ق/المقدمة ۱ (۱، ۲) (تحفة الأشراف : ۱۲۵۱۸)، وحم (۲/۲۴۷، ۲۵۸، ۳۱۳، ۴۲۸، ۴۴۸، ۴۵۷، ۴۶۷، ۴۸۲، ۴۹۵، ۵۰۲)

(صحیح)

۲۶۷۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک میں تمھیں چھوڑے رکھوں تم مجھے چھوڑے رکھو، پھر جب میں تم سے کوئی چیز بیان کروں تو اسے لے لو، کیوں کہ تم سے پہلے لوگ بہت زیادہ سوالات کرنے اور اپنے انبیا سے کثرت سے اختلافات کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی خواہ مخواہ مسئلے مسائل پوچھ کر اپنے لیے تنگی اور دشواری نہ پیدا کرو، میرے بیان کرنے کے مطابق اس پر عمل کرو، کیوں کہ کثرتِ سوال سے اسی طرح پریشانی میں پڑ سکتے ہو جیسا کہ تم سے پہلے کے لوگوں کا حال ہوا، سورۂ بقرہ میں بنی اسرائیل کا جو حال بیان ہوا وہ اس سلسلے میں بے انتہا عبرت آموز ہے۔

18 - بَابُ مَا جَاءَ فِي عَالِمِ الْمَدِينَةِ

۱۸۔ باب: عالم مدینہ کی فضیلت کا بیان

2680 ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ وَإِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً، يُوشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ: فِي هٰذَا سُئِلَ مَنْ عَالِمُ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: إِنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.

وَ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى: سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ، وَاسْمُهُ: عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، و سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوسَى يَقُولُ: قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ هُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَالْعُمَرِيُّ هُوَ عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرى) (تحفة الأشراف: ١٢٨٧٧)، وحم (٢/٢٩٩)

(ضعیف) (سند میں ابن جریج اور ابوالزبیر مدلس ہیں، اور روایت عنعنہ سے ہے، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس کا ایک شاہد مروی ہے، مگر اس میں زہیر بن محمد کثیر الغلط اور سعید بن ابی ہند مدلس ہیں)

۲۶۸۰۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: ''عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ لوگ علم کی تلاش میں کثرت سے لمبے لمبے سفر طے کریں گے، لیکن (کہیں بھی) انھیں مدینے کے عالم سے بڑا کوئی عالم نہ ملے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ابن عیینہ سے مروی یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) سفیان بن بن عیینہ سے اس بارے میں جب پوچھا گیا کہ عالم مدینہ کون ہے؟ تو انھوں نے کہا: مالک بن انس ہیں۔ (۳) اسحاق بن موسیٰ کہتے ہیں: میں نے ابن عیینہ کو کہتے سنا کہ وہ (یعنی عالم مدینہ) عمری عبدالعزیز بن عبداللہ زاہد ہیں۔ (۴) میں نے یحییٰ بن موسیٰ کو کہتے ہوئے سنا عبدالرزاق کہتے تھے کہ وہ (عالم مدینہ) مالک بن انس ہیں۔ (۵) عمری یہ عبدالعزیز بن عبداللہ ہیں اور یہ عمر بن

خطاب کی اولاد میں سے ہیں۔

19- بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ

۱۹- باب: عبادت پر علم وفقہ کی فضیلت کا بیان

2681- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ جَنَاحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَقِيهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ.

تخريج: ق/المقدمة ۱۷ (۲۲۲) (تحفة الأشراف: ۶۳۹۵) (موضوع)

(سند میں روح بن جناح بہت ہی ضعیف ہے، بلکہ وضع سے متہم ہے)

۲۶۸۱- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک فقیہ (عالم) ہزار عبادت کرنے والوں کے مقابلے میں اکیلا شیطان پر حاوی اور بھاری ہے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ولید بن مسلم کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

2682- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيرٍ، قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ: مَا أَقْدَمَكَ يَا أَخِي؟! فَقَالَ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: مَا جِئْتُ إِلَّا فِي طَلَبِ هَٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضَاءً لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: وَلَا نَعْرِفُ هَٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، وَلَيْسَ هُوَ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ، هَكَذَا حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ هَٰذَا الْحَدِيثَ، وَإِنَّمَا يُرْوَى هَٰذَا الْحَدِيثُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ خِدَاشٍ وَرَأْيُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ هَٰذَا أَصَحُّ.

تخريج: د/العلم ۱ (۳۶۴۱)، ق/المقدمة ۱۷ (۲۲۳) (تحفة الأشراف: ۱۰۹۵۸)، ود/المقدمة ۳۲

(۳۰٤) (صحیح) (سند میں کثیر بن قیس، یا قیس بن کثیر ضعیف راوی ہیں، لیکن متابعات سے تقویت پا کر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے: زہد وکیع رقم ۵۱۹)

۲۶۸۲۔ قیس بن کثیر کہتے ہیں: ایک شخص مدینے سے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق آیا، ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میرے بھائی! تمھیں یہاں کیا چیز لے کر آئی ہے، اس نے کہا: مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں، ابوالدرداء نے کہا: کیا تم کسی اور ضرورت سے تو نہیں آئے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، انھوں نے کہا: کیا تم تجارت کی غرض سے تو نہیں آئے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ میں تو صرف اس حدیث کی طلب و تلاش میں آیا ہوں، ابوالدرداء نے کہا: (اچھا تو سنو) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص علم دین کی تلاش میں کسی راستہ پر چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اسے جنت کے راستے پر لگا دیتا ہے۔ بیشک فرشتے طالب (علم) کی خوشی کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لیے آسمان و زمین کی ساری مخلوقات مغفرت طلب کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کے اندر کی مچھلیاں بھی اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چاند کی فضیلت سارے ستاروں پر، بیشک علما انبیا کے وارث ہیں اور انبیا نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا، بلکہ انھوں نے علم کا وارث بنایا ہے۔ اس لیے جس نے اس علم کو حاصل کر لیا، اس نے (علم نبوی اور وراثتِ نبوی سے) پورا پورا حصہ لیا۔“ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ہم عاصم بن رجاء بن حیوہ کی روایت کے سوا کسی اور طریقہ سے اس حدیث کو نہیں جانتے اور اس حدیث کی سند میرے نزدیک متصل نہیں ہے۔ اسی طرح انھیں اسناد سے محمود بن خداش نے بھی ہم سے بیان کی ہے۔

(۲) یہ حدیث عاصم بن رجاء بن حیوہ نے بسند داود بن جمیل عن کثیر بن قیس عن ابی الدرداء عن النبی ﷺ روایت کی ہے اور یہ حدیث محمود بن خداش کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور محمد بن اسماعیل بخاری کی رائے ہے کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علما و محدثین بہت بڑی فضیلت کے حامل ہیں، حصولِ علم کے لیے دور دراز کا سفر درکار ہے، یہ سفر خالص علمِ دین کی نیت سے ہو کوئی دنیوی غرض اس کے ساتھ شامل نہ ہو، علمِ دین حاصل کرنے والے کے لئے جنت کا راستہ آسان ہو جاتا ہے، کائنات کی ساری مخلوق اس کے لیے مغفرت طلب کرتی ہیں، علما انبیا کے حقیقی وارث ہیں۔

2683ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ، قَالَ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَخَافُ أَنْ يُنْسِيَنِي أَوَّلَهُ آخِرُهُ، فَحَدِّثْنِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جِمَاعًا، قَالَ: ((اتَّقِ اللّٰهَ فِيمَا تَعْلَمُ.)) قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، وَهُوَ عِنْدِي مُرْسَلٌ، وَلَمْ يُدْرِكْ عِنْدِي ابْنُ أَشْوَعَ يَزِيدَ بْنَ سَلَمَةَ وَابْنُ أَشْوَعَ اسْمُهُ: سَعِيدُ بْنُ أَشْوَعَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۱۸۳۰) (ضعيف)

(سعید بن اشوع کا سماع یزید بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے، یعنی سند میں انقطاع ہے)

۲۶۸۳۔ یزید بن سلمہ جعفی کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے بہت سی حدیثیں آپ سے سنی ہیں، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں بعد کی حدیثیں شروع کی حدیثوں کو بھلا نہ دیں، آپ مجھے کوئی ایسا کلمہ (کوئی ایسی بات) بتا دیجئے جو دونوں (اول وآخر) کو ایک ساتھ باقی رکھنے کا ذریعہ بنے۔ آپ نے فرمایا: ''جو کچھ بھی تم جانتے ہو ان کے متعلق اللہ کا خوف وتقویٰ ملحوظ رکھو۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ایسی ہے جس کی سند متصل نہیں ہے، یہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے۔ (۲) میرے نزدیک ابن اُشوع نے یزید بن سلمی (کے دور) کو نہیں پایا ہے۔ (۳) ابن اُشوع کا نام سعید بن اشوع ہے۔

فائدہ [1] :......یعنی جن چیزوں سے تمہیں روکا گیا ہے ان سے باز رہو اور جن چیزوں پر عمل کا حکم دیا گیا ہے ان پر عمل جاری رکھو، ایسا کرنا تمھارے لیے حدیثوں کے حفظ کے تعلق سے بہتر ہوگا۔

2684ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ أَيُّوبَ الْعَامِرِيُّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((خَصْلَتَانِ لاَ تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ: حُسْنُ سَمْتٍ وَلاَ فِقْهٌ فِي الدِّينِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلاَ نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ عَوْفٍ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ هٰذَا الشَّيْخِ خَلَفِ بْنِ أَيُّوبَ الْعَامِرِيِّ، وَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَرْوِي عَنْهُ غَيْرَ أَبِي كُرَيْبٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلاَءِ وَلاَ أَدْرِي كَيْفَ هُوَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٤٨٧) (صحيح) (دیکھیے: الصحيحة ٢٧٨، و تراجع الألباني ٤٦٨)

۲۶۸۴۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق میں دو خصلتیں (صفتیں) جمع نہیں ہوسکتی ہیں: حسنِ اخلاق اور دین کی سمجھ۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم عوف کی اس حدیث کو صرف شیخ خلف بن ایوب عامری کی روایت سے جانتے ہیں اور ابوکریب محمد بن علاء کے سوا کسی کو ہم نہیں جانتے جس نے خلف بن ایوب عامری سے روایت کی ہے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ کیسے شخص ہیں۔

2685ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَجُلاَنِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ))، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلاَئِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالأَرَضِينَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمَّارٍ الْحُسَيْنَ بْنَ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ

الْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ ، يَقُولُ: عَالِمٌ عَامِلٌ مُعَلِّمٌ يُدْعَى كَبِيرًا فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوَاتِ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٤٩٠٧) (صحيح)

٢٦٨٥۔ ابوامامہ باہلی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے سامنے دوآدمیوں کا ذکر کیا گیا،ان میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک عام آدمی پر ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمان اور زمین والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی سوراخ میں اور مچھلیاں اس شخص کے لیے جو نیکی و بھلائی کی تعلیم دیتا ہے خیر وبرکت کی دعائیں کرتی ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ (۲) فضیل بن عیاض کہتے ہیں ملکوت السماوات (عالم بالا) میں عمل کرنے والے عالم اور معلم کو بہت بڑی اہمیت وشخصیت کا مالک سمجھا اور پکارا جاتا ہے۔

2686۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ وَهْبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتّٰى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ)) .

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٤٠٥٦) (ضعيف)

٢٦٨٦۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن بھلائی سے ہرگز آسودہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ اپنے آخری انجام جنت میں پہنچ جاتا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2687۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ، لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَدَنِيُّ الْمَخْزُومِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ .

تخريج: ق/الزهد ١٥ (٤١٦٩) (تحفة الأشراف : ١٢٩٤٠) (ضعيف جدًا)

(سند میں ابرہیم بن الفضل المخزومی متروک راوی ہے)

٢٦٨٧۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حکمت کی بات مومن کی گم شدہ چیز ہے جہاں کہیں بھی اسے پائے وہ اسے حاصل کرلینے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۳) ابراہیم بن فضل مدنی مخزومی حدیث بیان کرنے میں حفظ کے تعلق سے کمزور مانے جاتے ہیں۔
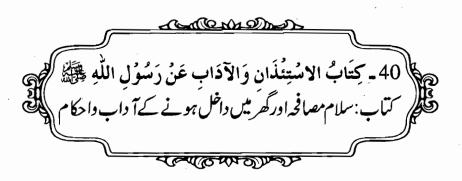
1 ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ

۱۔ باب: سلام کو عام کرنے کا بیان

2688ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا، وَلا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا، أَلا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا أَنْتُمْ فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ، أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الإيمان ٢٢ (٥٤)، د/الأدب ١٤٢ (٥١٩٣)، ق/المقدمة ٩ (٦٨)، والأدب ١١ (٣٦٩٢) (تحفة الأشراف: ١٢٥١٣)، وحم (٢/٣٩١، ٤٤٢، ٤٧٧، ٤٩٥، ٥١٢) (صحيح)

۲۶۸۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم جنت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک کہ تم (صحیح معنوں میں) مومن نہ بن جاؤ اور تم مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے (سچی) محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمھیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اسے کرنے لگو تو تم میں باہمی محبت پیدا ہوجائے (وہ یہ کہ) آپس میں سلام کو عام کرو (پھیلاؤ)۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عبداللہ بن سلام، شریح بن ہانی عن أبیہ، عبداللہ بن عمرو، براء، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت میں داخل ہونے کے لیے بنیادی چیز ایمان ہے اور ایمان کی تکمیل کے لیے آپسی محبت اور بھائی چارہ کا ہونا ضروری ہے اور انھیں اگر باقی رکھنا ہے تو سلام کو عام کرو اور اسے خوب پھیلاؤ۔

2- بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ السَّلَامِ

۲- باب: سلام کی فضیلت کا بیان

2689- حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرِيرِيُّ الْبَلْخِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَشْرٌ))، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عِشْرُونَ))، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ثَلَاثُونَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ.

تخريج: د/الأدب ١٤٣ (٥١٩٥) (تحفة الأشراف: ٤٣٣٠) (صحيح)

۲۶۸۹- عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہا: "السلام علیکم" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "(اس کے لیے) دس نیکیاں ہیں۔" پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا: "السلام علیکم ورحمة الله" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "(اس کے لیے) بیس نیکیاں ہیں۔" پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا: "السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "(اس کے لیے) تیس نیکیاں ہیں۔" [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں علی، ابوسعید اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے۔

فائدہ [1] :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرمانِ الٰہی: ﴿وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ یعنی جب تمھیں سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو، یا انہی الفاظ کو لوٹا دو (النساء: ٨٦) کے مطابق سلام کا جواب سلام کرنے والے سے اچھا دو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو انہی الفاظ کو لوٹا دو، یاد رہے یہ حکم مسلمانوں کے لیے، یعنی خیر و برکت کی کثرت کی دعا کسی مسلمان کے حق میں ہی ہونی چاہیے۔

3- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الِاسْتِئْذَانَ ثَلَاثٌ

۳- باب: کسی کے گھر داخل ہونے کے لیے تین بار اجازت حاصل کرنے کا بیان

2690- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ؟ قَالَ عُمَرُ: وَاحِدَةٌ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟ قَالَ عُمَرُ: ثِنْتَانِ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: ثَلَاثٌ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ: مَا صَنَعَ؟ قَالَ: رَجَعَ، قَالَ عَلَيَّ بِهِ، فَلَمَّا جَاءَهُ، قَالَ: مَا هٰذَا الَّذِي صَنَعْتَ؟ قَالَ: السُّنَّةُ، قَالَ: السُّنَّةُ؟ وَاللهِ

لَتَأْتِيَنِّي عَلَى هٰذَا بِبُرْهَانٍ أَوْ بِبَيِّنَةٍ أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ، قَالَ: فَأَتَانَا، وَنَحْنُ رُفْقَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَسْتُمْ أَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ أَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ))، فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَازِحُونَهُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: فَمَا أَصَابَكَ فِي هٰذَا مِنَ الْعُقُوبَةِ فَأَنَا شَرِيكُكَ، قَالَ: فَأَتَى عُمَرَ، فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا كُنْتُ عَلِمْتُ بِهٰذَا. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأُمِّ طَارِقٍ مَوْلَاةِ سَعْدٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْجُرَيْرِيُّ اسْمُهُ: سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ، يُكْنَى أَبَامَسْعُودٍ، وَقَدْ رَوَى هٰذَا غَيْرُهُ أَيْضًا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ وَأَبُو نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ: الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ.

تخريج: م/الآداب ٧ (٢١٥٣) (تحفة الأشراف: ٤٣٣٠) (صحيح)

۲۶۹۰۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کی تو انھوں نے کہا: "السلام علیکم" کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ عمر نے (دل میں) کہا: ابھی تو ایک بار اجازت طلب کی ہے، تھوڑی دیر خاموش رہ کر پھر انھوں نے کہا: "السلام علیکم" کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے (دل میں) کہا: ابھی تو دو ہی بار اجازت طلب کی ہے۔ تھوڑی دیر (مزید) خاموش رہ کر انھوں نے پھر کہا: "السلام علیکم" کیا مجھے اندر داخل ہونے کی اجازت ہے؟ عمر نے (دل میں کہا) تین بار اجازت طلب کر چکے، پھر ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ واپس ہو لیے، عمر رضی اللہ عنہ نے دربان سے کہا: ابوموسیٰ نے کیا کیا؟ اس نے کہا: لوٹ گئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا انھیں بلا کر میرے پاس لاؤ، پھر جب وہ ان کے پاس آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے سنت پر عمل کیا ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا سنت پر؟ قسم اللہ کی! تمھیں اس کے سنت ہونے پر دلیل وثبوت پیش کرنا ہوگا ورنہ میں تمھارے ساتھ سخت برتاؤ کروں گا۔ ابوسعید خدری کہتے ہیں: پھر وہ ہمارے پاس آئے، اس وقت ہم انصار کی ایک جماعت کے ساتھ تھے۔ ابوموسیٰ اشعری نے کہا: اے انصار کی جماعت! کیا تم رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو دوسرے لوگوں سے زیادہ جاننے والے نہیں ہو، کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: "الاستئذان ثلاث" اجازت طلبی تین بار ہے۔ اگر تمھیں اجازت دے دی جائے تو گھر میں جاؤ اور اگر اجازت نہ دی جائے تو لوٹ جاؤ؟" (یہ سن کر) لوگ ان سے ہنسی مذاق کرنے لگے، ابوسعید خدری کہتے ہیں: میں نے اپنا سر ابوموسی اشعری کی طرف اونچا کر کے کہا: اس سلسلے میں جو بھی سزا آپ کو ملے گی میں اس میں حصے دار ہوں گا، راوی کہتے ہیں: پھر وہ (ابوسعید) عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو اس حدیث کی خبر دی، عمر نے کہا: مجھے اس حدیث کا علم نہیں تھا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہے اور ان کی کنیت ابومسعود ہے۔ یہ حدیث ان کے سوا اور لوگوں نے بھی ابونضرہ سے روایت کی ہے اور ابونضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔
(۲) اس باب میں علی اور سعد کی آزاد کردہ لونڈی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس سے معلوم ہوا کہ بسا اوقات ایک ادنی شخص کو علم دین کی وہ بات معلوم ہوسکتی ہے جو کسی بڑے صاحب علم کو معلوم نہیں، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کو یہ نہیں معلوم تھا کہ تین بار اجازت طلب کرنے پر اگر اجازت نہ ملے تو لوٹ جانا چاہیے۔

2691ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَأَبُو زُمَيْلٍ اسْمُهُ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ. وَإِنَّمَا أَنْكَرَ عُمَرُ عِنْدَنَا عَلَى أَبِي مُوسَى حَيْثُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِذَا أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ))، وَقَدْ كَانَ عُمَرُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا فَأَذِنَ لَهُ، وَلَمْ يَكُنْ عَلِمَ هٰذَا الَّذِي، رَوَاهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٤٩٩) (ضعيف الاسناد منكر المتن)

(اس کے راوی ''عکرمہ بن عمار'' روایت میں غلطی کر جاتے تھے اور فی الحقیقت یہ روایت پچھلی صحیح روایت کے برخلاف ہے)

٢٦٩١ـ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے پاس آنے کی تین بار اجازت مانگی، تو آپ نے مجھے اجازت دے دی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (٢) ابو زمیل کا نام سماک الحنفی ہے۔ (٣) میرے نزدیک عمر کو ابوموسیٰ کی اس بات پر اعتراض اور انکار اس وجہ سے تھا کہ ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اجازت تین بار طلب کی جائے، اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ لوٹ جاؤ۔'' (رہ گیا عمر کا اپنا معاملہ) تو انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے تین بار اجازت طلب کی تھی تو انہیں اجازت مل گئی تھی، اس حدیث کی خبر انہیں نہیں تھی جسے ابوموسیٰ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے، آپ نے فرمایا: ''پھر اگر اندر جانے کی اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔''

4ـ بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ

٤ـ باب: سلام کا جواب کس طرح دیا جائے؟

2692ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ)) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ هٰذَا عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

عَـنْ سَعِيـدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، وَقَالَ: وَعَلَيْكَ ، قَالَ: وَحَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَصَحُّ .

تخريج: انظر حديث رقم ٣٠٣ (صحيح)

٢٦٩٢۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک شخص مسجد میں آیا (اس وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔ اس نے صلاۃ پڑھی پھر آ کر آپ کو سلام عرض کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا "وعليك" (تم پر بھی سلام ہو)۔ جاؤ دوبارہ صلاۃ پڑھو کیوں کہ تم نے صلاۃ نہیں پڑھی، پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے اور عبیداللہ بن عمر نے سعید مقبری سے روایت کی ہے، اس میں انھوں نے "عن أبيه ، عن أبي هريرة" کہا ہے، اس میں "فسلم عليه وقال: وعليك" (اس نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے کہا تم پر بھی سلام ہو) کا ذکر نہیں کیا۔ (۳) یحییٰ بن سعید کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

5- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَبْلِيغِ السَّلَامِ

۵- باب: سلام بھیجنے اور اسے پہنچانے کا بیان

2693- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ ، أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهَا: ((إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ)) قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ أَيْضًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ .

تخريج: خ/بدء الخلق ٦ (٢٢١٧)، وفضائل الصحابة ٣٠ (٣٧٦٨)، والأدب ١١١ (٦٢٠١)، والاستئذان ١٦ (٦٢٤٩)، و١٩ (٦٢٥٣)، م/فضائل الصحابة ١٣ (٢٤٤٧)، د/الأدب ١٦٦ (٥٢٣٢)، ن/عشرة النساء ٣ (٩٣٦٣)، ق/الأدب ١٢ (٣٦٩٥) (تحفة الأشراف: ١٧٧٢٧)، وحم (٦/١٤٦، ١٥٠، ٢٠٨، ٢٢٤)، ود/الاستئذان ١٠ (٢٦٩٠) (صحيح)

٢٦٩٣۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "جبرئیل تمھیں سلام کہتے ہیں، تو انھوں نے جواب میں کہا: وعليه السلام ورحمة الله وبركاته۔ ان پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔" ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں بنی نمیر کے ایک شخص سے بھی روایت ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں۔ (۳) زہری نے بھی یہ حدیث ابوسلمہ کے واسطے سے

عائشہ سے روایت کی ہے۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائبانہ سلام کسی شخص کے واسطے سے پہنچے یا کسی خط میں لکھ کر آئے تو اس کا جواب فوری طور پر دینا چاہیے اور اسی طرح دینا چاہیے جیسے اُوپر ذکر ہوا ہے۔

6۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

٦۔ باب: سلام میں پہل کرنے والے کی فضیلت کا بیان

2694۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ الْأَسَدِيُّ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ؟ فَقَالَ: ((أَوْلَاهُمَا بِاللهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، قَالَ مُحَمَّدٌ: أَبُو فَرْوَةَ الرَّهَاوِيُّ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ إِلَّا أَنَّ ابْنَهُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ يَرْوِي عَنْهُ مَنَاكِيرَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٨٦٩) (صحيح)

٢٦٩٤۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پوچھا گیا: اللہ کے رسول! جب دو آدمی آپس میں ملیں تو سلام کرنے میں پہل کون کرے؟ آپ نے فرمایا: "ان دونوں میں سے جو اللہ کے زیادہ قریب ہے۔" ❶ (وہ پہل کرے گا)

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: ابوفروہ رہاوی مقارب الحدیث ہیں، مگر ان کے بیٹے محمد بن یزید ان سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ سے جس کا زیادہ لگاؤ اور تعلق ہوگا اس میں تواضع اور خاکساری بھی زیادہ پائی جائے گی، اس لیے وہ سلام کرنے میں بھی پہل کرے گا۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِشَارَةِ الْيَدِ بِالسَّلَامِ

۷۔ باب: ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنا مکروہ ہے

2695۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا، لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى، فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ، وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى الْإِشَارَةُ بِالْأَكُفِّ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ، وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ فَلَمْ يَرْفَعْهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٧٣٤) (حسن) (متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن ہے، ورنہ اس کے راوی "ابن لهيعه" ضعیف ہیں اور عبداللہ بن مبارک کی ان سے جو روایت ہے وہ موقوف ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے الصحيحة رقم: ٢١٩٤)

٢٦٩٥۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو

ہمارے غیروں (یعنی مسلموں) سے مشابہت اختیار کرے، نہ یہود کی مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ کی، یہودیوں کا سلام انگلیوں کا اشارہ ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں کا اشارہ ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۲) ابن مبارک نے یہ حدیث ابن لھیعہ سے روایت کی ہے اور اسے انھوں نے مرفوع نہیں کیا ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی یہود و نصاریٰ اور کفار کی کسی بھی فعل میں مشابہت نہ کرو، خصوصاً سلام کی ان دو خصلتوں میں۔ ممکن ہے یہ لوگ ''السلام علیکم'' اور ''وعلیکم السلام'' کہنے کے بجائے صرف اشارے پر اکتفا کرتے رہے ہوں، زبان سے سلام ادا کرنا انبیا کی سنت ہے، اس لیے اس سنت کو اپناتے ہوئے عذر کی جگہوں میں اشارہ کو بھی شامل کرلیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، جیسے کسی بہرے کو سلام کرنا وغیرہ، اسی طرح بعض مخصوص حالات میں صرف اشارے پر اکتفا کرنا بھی صحیح ہے، جیسے گونگے کا سلام کرنا اور حالت صلاۃ میں اشارے سے جواب دینا وغیرہ۔

8- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

۸۔ باب: بچوں کو سلام کرنا

2696- حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَيَّارٍ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، فَمَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ ثَابِتٌ: كُنْتُ مَعَ أَنَسٍ، فَمَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ أَنَسٌ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ثَابِتٍ، وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ.

تخريج: خ/الاستئذان ١٥ (٦٢٤٧)، م/السلام ٥ (٢١٦٨)، د/الأدب ١٤٧ (٥٢٠٢)، ق/الأدب ١٤ (٣٧٠٠) (تحفة الأشراف: ٤٣٨)، و د/الاستئذان ٨ (٢٦٧٨) (صحيح)

2696/ م- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ٢٦٧) (صحيح)

۲۶۹۶۔ سیار کہتے ہیں: میں ثابت بنانی کے ساتھ جارہا تھا، وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا، ثابت نے (اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے) کہا: میں انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ (جارہا) تھا وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھوں نے سلام کیا، پھرانس نے (اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے) کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) اسے کئی لوگوں نے ثابت سے روایت کیا ہے۔ (۳) یہ حدیث متعدد سندوں سے انس سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۲۶۹۶/م اس سند سے بھی انس رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔

فائدہ ❶ :...... بچوں سے سلام کرنے میں کئی فائدے ہیں: (۱) سلام کرنے والے میں تواضع کا اظہار ہوتا ہے، (۲) بچوں کو اسلامی آداب سے آگاہی ہوتی ہے۔ (۳) سلام سے ان کی دلجوئی بھی ہوتی ہے۔ (۴) ان کے سامنے سلام کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ (۵) وہ اس سے باخبر ہوتے ہیں کہ یہ سنت رسول ہے جس پر عمل کرنا بہت اہم ہے۔

9- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

۹- باب: عورتوں کو سلام کرنا

2697- حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ، أَنَّهُ سَمِعَ شَهْرَ ابْنَ حَوْشَبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ، فَأَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ، وَأَشَارَ عَبْدُالْحَمِيدِ بِيَدِهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: لا بَأْسَ بِحَدِيثِ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ و قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ شَهْرٌ حَسَنُ الْحَدِيثِ وَقَوَّى أَمْرَهُ و قَالَ إِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيهِ ابْنُ عَوْنٍ ثُمَّ رَوَى عَنْ هِلالِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ أَنْبَأَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمَصَاحِفِيُّ بَلْخِيٌّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ إِنَّ شَهْرًا نَزَكُوهُ قَالَ أَبُودَاوُدَ قَالَ النَّضْرُ: نَزَكُوهُ أَيْ طَعَنُوا فِيهِ وَإِنَّمَا طَعَنُوا فِيهِ لأَنَّهُ وَلِيَ أَمْرَ السُّلْطَانِ.

تخريج: د/الأدب ١٤٨ (٥٢٠٤) (تحفة الأشراف: ١٥٧٦٦) (صحيح)

۲۶۹۷- اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں گزرے وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی، چنانچہ آپ نے انھیں اپنے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) عبدالحمید (راوی) نے بھی اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا (کہ اس طرح)۔ (۳) احمد بن حنبل کہتے ہیں: شہر بن حوشب کے واسطے سے عبدالحمید بن بہرام کی روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۴) محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: شہر حسن الحدیث ہیں اور ان کو روایت حدیث میں قوی۔ بخاری کہتے ہیں: ان کے بارے میں ابن عون نے کلام کیا ہے۔ ابن عون کہتے ہیں: "إن شهرا نزكوه" "شہر کی شخصیت کو محدثین نے داغ دار بتایا ہے۔" ابوداود کہتے ہیں کہ نضر کہتے ہیں "نزكوه" کا مطلب یہ ہے کہ "طعنوا فيه" یعنی ان کی شخصیت کو داغ دار بتایا ہے اور لوگوں نے ان پر جرح اس لیے کی ہے کہ وہ سلطان (حکومت) کے ملازم بن گئے ہیں۔

فائدہ ❶ :...... معلوم ہوا کہ جہاں فتنے کا خوف نہ ہو وہاں مرد اور عورتوں کا ایک دوسرے کو سلام کرنا جائز ہے، مثلاً: عورتوں کی جماعت ہو یا کوئی بوڑھی عورت ہو، کیوں کہ ان دونوں صورتوں میں فتنے کا اندیشہ نہیں ہے، البتہ مرد کا کسی جوان عورت کو سلام کرنا جب کہ وہ تنہا ہو اسی طرح تنہا جوان عورت کا کسی مرد کو سلام کرنا صحیح نہیں، کیوں کہ یہ دونوں

صورتیں فتنے سے خالی نہیں ہیں۔

10۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

۱۰۔ باب: اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرے

2698۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ الْأَنْصَارِيُّ مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٦٥) (ضعيف)

(سند میں علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہیں)

۲۶۹۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو انھیں سلام کیا کرو، یہ سلام تمھارے لیے اور تمھارے گھر والوں کے لیے خیر و برکت کا باعث ہوگا''۔[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ [1] :......معلوم ہوا کہ سلام گھر میں خیر و برکت کی کثرت کا سب سے بہترین نسخہ ہے، بہت افسوس ہے ایسے لوگوں پر جو سلام جیسی چیز کو چھوڑ کر خود بھی اور اپنے گھر والوں کو بھی خیر و برکت اور سلامتی سے محروم رکھتے ہیں، ہوسکتا ہے ایسے لوگ اپنے بیوی بچوں کو سلام کرنے میں اپنی سبکی محسوس کرتے ہوں، اس لیے گھر میں آتے جاتے سلام ضرور کرنا چاہیے تاکہ سلام کی خیر و برکت سے محروم نہ رہیں۔

11۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ

۱۱۔ باب: بات چیت سے پہلے سلام کرنے کا بیان

2699۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ بَغْدَادِيٌّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٠٧٤) (حسن) (سند میں محمد بن زاذان اور عنبسہ بن عبدالرحمن دونوں ضعیف راوی ہیں، لیکن متابعات و شواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن لغیرہ ہے، الصحيحة ٨١٦)

2699/ م۔ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَدْعُوا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتَّى يُسَلِّمَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ ذَاهِبٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ .

تخريج: (موضوع) (ضعيف الجامع ٣٣٧٣، ٣٣٧٤، الضعيفة ١٧٣٦)

٢٦٩٩۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بات چیت شروع کرنے سے پہلے سلام کیا کرو'' اور اسی سند سے نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''کسی کو کھانے پر نہ بلاؤ جب تک کہ وہ سلام نہ کرلے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث منکر ہے ہم اس حدیث کو اس سند کے سوا کسی اور سند سے نہیں جانتے۔ (۲) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ عنبسہ بن عبدالرحمن حدیث بیان کرنے میں ضعیف اور بہکنے والے اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہیں۔

12۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ

۱۲۔ باب: ذمیوں سے سلام کا بیان

2700۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبْدَءُ وا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ، وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوْهُمْ إِلَى أَضْيَقِهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٦٠٢ (صحيح)

٢٧٠٠۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب تمہاری ان کے کسی فرد سے راستے میں ملاقات ہوجائے تو اسے تنگ راستے سے ہی جانے پر مجبور کرو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶:......یعنی یہود و نصاریٰ اور غیر مسلموں کو مجبور کیا جائے کہ بھیڑ والے راستوں میں کناروں پر چلیں، اور مسلمان درمیان میں چلیں تاکہ ان کی شوکت وحشمت کا اظہار ہو اور اس طرح سے ان کو سلام اور مسلمانوں کے بارے میں مزید غور و فکر کا موقع ملے، شاید کہ اللہ تعالیٰ ان کا دل عزت و غلبہ والے دین کے لیے کھول دے۔

2701۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ))، قَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: ((قَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ)) وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ، وَابْنِ عُمَرَ، وَأَنَسٍ، وَأَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/استتابة المرتدين ٤ (٦٩٢٧)، م/السلام ٤ (٢١٦٥) (تحفة الأشراف: ١٦٤٣٧)، وحم (٦/١٩٩) (صحيح)

۲۷۰۱۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ کچھ یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہا: "السّام عليك" (تم پر موت و ہلاکت آئے)، نبی اکرم ﷺ نے جواب میں فرمایا: "علیکم"، [1] عائشہ نے (اس پر دو لفظ بڑھا کر) کہا "بل عليكم السام واللعنة" (بلکہ تم پر ہلاکت اور لعنت ہو)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "عائشہ! اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں رفق، نرم روی اور ملائمیت کو پسند کرتا ہے۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا آپ نے سنا نہیں؟ انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ نے فرمایا: "تبھی تو میں نے "علیکم" کہا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوبصرہ غفاری، ابن عمر، انس اور ابوعبدالرحمٰن جہنی سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :...... گویا آپ نے "علیکم" کہہ کر یہود کی بددعا خود انھیں پر لوٹا دی۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلاَمِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ

۱۳۔ باب: ایسی مجلس پر سلام جس میں مسلم اور غیر مسلم دونوں ہوں

2702ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ وَفِيهِ أَخْلاَطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/تفسير آل عمران ١٥ (٤٥٦٦)، والمرضى ١٥ (٥٦٦٣)، والأدب ١١٥ (٦٢٠٧)، والاستئذان ٢٠ (٦٢٥٤)، م/الجهاد ٤٠ (١٧٩٨) (تحفة الأشراف: ١٠٩)، وحم (٥/٢٠٣) (كلهم سوى المؤلف في سياق طويل فيه قصة) (صحيح)

۲۷۰۲۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور یہود دونوں تھے تو آپ نے انھیں سلام کیا۔ [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... معلوم ہوا کہ ایسی مجلس جس میں مسلمان اور کافر دونوں موجود ہوں، اس میں مسلمانوں کو اپنا مخاطب سمجھ کر انھیں السلام علیکم کہنا چاہیے۔

14۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي

۱۴۔ باب: سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے

2703ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالاَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي،

وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ))، وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ، ((وَيُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ، وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَجَابِرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَ قَالَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ: إِنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: خ/الاستئذان ٤ (٦٢٣١)، و٥ (٦٢٣٢)، و٦ (٦٢٣٣)، و٧ (٦٢٣٤)، م/السلام ١ (٢١٦٠)، د/الأدب ١٤٥ (٥١٩٨)، ٥١٩٩) (تحفة الأشراف: ١٢٢٥١)، وحم (٢/٣٢٥، ٥١٠) (صحيح)

۲۷۰۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو (یعنی چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے۔''

اور ابن مثنی نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے: ''چھوٹا اپنے بڑے کو سلام کرے۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ابو ہریرہ سے متعدد سندوں سے مروی ہے۔ (۲) ایوب سختیانی، یونس بن عبید اور علی بن یزید کہتے ہیں کہ حسن بصری نے ابو ہریرہ سے نہیں سنا ہے۔ (۳) اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبل، فضالہ بن عبید اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :......معلوم ہوا کہ سلام کرنے میں حدیث میں جو طریقہ اور صورت مذکور ہے اس کا اعتبار ہوگا نہ کہ رتبے اور درجے کا، اگر صورت میں اتفاق ہوگا، مثلاً دونوں سوار ہیں یا دونوں پیدل ہیں تو ایسی صورت میں سلام کرتے وقت چھوٹے اور بڑے کا لحاظ ہوگا۔

2704۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)). قَالَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ١٤٦٧٩) (صحيح)

۲۷۰۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2705۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللهِ أَنْبَأَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٍ اسْمُهُ: حُمَيْدُ بْنُ هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِمِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْجَنْبِيُّ اسْمُهُ: عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ.

تخريج: ن/عمل اليوم والليلة ١٢٧ (٣٣٨) (تحفة الأشراف: ١١٠٣٤)، ود/الاستئذان ٦ (٢٦٧٦)

(صحیح)

۲۷۰۵۔ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوار پیدل چلنے والے کو اور چلنے والا کھڑے ہوئے شخص کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

15 ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَعِنْدَ الْقُعُودِ

۱۵۔ باب: مجلس میں بیٹھتے اور اس سے اٹھتے وقت سلام کرنا

2706ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ، فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: د/الأدب ١٥٠ (٥٢٠٨)، ن/عمل اليوم والليلة ١٣١ (٣٦٩) (تحفة الأشراف: ١٣٠٣٨)، وحم (٢/٢٣٠، ٢٨٧، ٤٣٩) (حسن صحيح)

۲۷۰۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے، پھر اگر اس کا دل بیٹھنے کو چاہے تو بیٹھ جائے۔ پھر جب اٹھ کر جانے لگے تو سلام کرے۔ پہلا (سلام) دوسرے (سلام) سے زیادہ ضروری نہیں ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) یہ حدیث ابن عجلان سے بھی آئی ہے، ابن عجلان نے بسند سعید المقبری عن أبیه عن ابی هریره عن النبی ﷺ روایت کی ہے۔

فائدہ ❶ :...... یعنی دونوں سلام کی یکساں اہمیت وضرورت ہے، جیسے مجلس میں شریک ہوتے وقت سلام کرے ایسے ہی مجلس سے رخصت ہوتے وقت بھی سب کو سلامتی کی دعا دیتا ہوا جائے۔

16 ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الاسْتِئْذَانِ قُبَالَةَ الْبَيْتِ

۱۶۔ باب: گھر کے (دروازے) کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنے کا بیان

2707ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، لَوْ أَنَّهُ حِينَ أَدْخَلَ بَصَرَهُ، اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَفَقَأَ عَيْنَيْهِ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ، وَإِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلَى بَابٍ لاسِتْرَ لَهُ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ.))

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ، وَأَبُو عَبْدِالرَّحْمنِ الْحُبُلِيُّ اسْمُهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٩٦٠)، وحم (٥/١٨١) (صحيح) (تراجع الألبانی / ١)

۲۷۰۷۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(گھر میں داخل ہونے کی) اجازت ملنے سے پہلے ہی جس نے (دروازے کا) پردہ کھسکا کر کسی کے گھر کے اندر جھانکا اور گھر والے کی بیوی کی پردہ دری کی تو اس نے ایک ایسا کام کیا جس کا کرنا اس کے لیے حلال نہ تھا، جس وقت اس نے اپنی نگاہ اندر ڈالی تھی کاش اس وقت اس کا سامنا کسی ایسے شخص سے ہو جاتا جو اس کی دونوں آنکھیں پھوڑ دیتا تو میں اس پر اسے خوں بہا نہ دیتا اور اگر کوئی شخص ایسے دروازے کے سامنے سے گزرا جس پر کوئی پردہ پڑا ہوا نہیں ہے اور دروازہ بند بھی نہیں ہے، پھر اس کی نظر اٹھ گئی تو اس کی کچھ خطا نہیں۔ غلطی وکوتاہی تو گھر والے کی ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اس طرح کی حدیث صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔
(۲) اس باب میں ابوہریرہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

17- بَاب مَنِ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

۱۷۔ باب: کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکنا کیسا ہے؟

2708۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَيْتِهِ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الاستئذان ١١ (٦٢٤٢)، والديات ١٥ (٦٨٨٠)، و ٢٣ (٦٩٠٠)، م/الآداب ٩ (٢١٥٧)، د/الأدب ١٣٦ (٥١٧١)، ن/القسامة ٤٦ (٤٨٦٢) (تحفة الأشراف: ٧٢١)، وحم (٣/١٠٨، ١٤٠، ٢٣٩، ٢٤٢) (صحيح)

۲۷۰۸۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے (اسی دوران میں) ایک شخص نے آپ کے گھر میں جھانکا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیر کا پھل لے کر لپکے (کہ اس کی آنکھیں پھوڑ دیں) لیکن وہ فوراً پیچھے ہٹ گیا۔
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2709۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّ رَجُلا اطَّلَعَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِدْرَاةٌ يَحُكُّ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ.))

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/اللباس ٧٥ (٥٩٢٤)، والاستئذان ١١ (٦٢٤١)، والديات ٢٣ (٦٩٠١)، م/الآداب ٩ (٢١٥٦)، ن/القسامة ٤٦ (٤٨٦٣) (تحفة الأشراف: ٤٨٠٦)، وحم (٣٣٥، ٥/٣٣٠) (صحيح)

۲۷۰۹۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے حجرے میں ایک سوراخ سے جھانکا (اس وقت) نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ اپنا سر کھجا رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے (پہلے سے) معلوم ہوتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں اسے تیری آنکھ میں کونچ دیتا (تجھے پتا نہیں) اجازت مانگنے کا حکم تو دیکھنے کے سبب ہی سے ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... معلوم ہوا کہ اجازت مانگنے سے پہلے کسی کے گھر میں جھانکنا اور ادھر ادھر نظر دوڑانا منع ہے، یہاں تک کہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بھی اجازت طلب کیے بغیر داخل ہونا منع ہے، اگر اجازت طلب کرنا ضروری نہ ہوتا تو بہت سوں کی پردہ دری ہوتی اور نامحرم عورتوں پر بھی نظر پڑتی، یہی وہ قباحتیں ہیں جن کی وجہ سے اجازت طلب کرنا ضروری ہے۔

18۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ قَبْلَ الاسْتِئْذَانِ

۱۸۔ باب: گھر میں داخلے کی اجازت لینے سے پہلے سلام کرنا (کیسا ہے؟)

2710۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلَدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلِبَإٍ وَضَغَابِيسَ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، وَلَمْ أُسَلِّمْ، وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْجِعْ فَقُلْ: السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ)). قَالَ عَمْرٌو: وَأَخْبَرَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ، وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَرَوَاهُ أَبُوعَاصِمٍ أَيْضًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ مِثْلَ هٰذَا.

تخريج: د/الأدب ١٣٧ (٥١٧٦) (تحفة الأشراف: ١١١٦٧)، وحم (٣/٤١٤) (صحيح)

۲۷۱۰۔ کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صفوان بن امیہ نے انھیں دودھ، پیوسی اور ککڑی کے ٹکڑے دے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا اور آپ اس وقت مکے کے اونچائی والے حصے میں تھے، میں آپ کے پاس اجازت لیے اور سلام کیے بغیر چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''واپس باہر جاؤ۔ پھر کہو ''السلام علیکم'' کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟'' یہ اس وقت کی بات ہے جب صفوان اسلام لا چکے تھے۔ عمرو بن عبداللہ کہتے ہیں: یہ حدیث امیہ بن صفوان نے مجھ سے بیان کی ہے، لیکن انھوں نے یہ نہیں کہا کہ یہ حدیث میں نے کلدہ سے سنی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اسے ہم صرف ابن جریج کی روایت ہی سے جانتے ہیں۔ (۳) ابوعاصم نے بھی ابن جریج سے اسی طرح روایت کی ہے۔

2711ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي، فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) فَقُلْتُ: أَنَا فَقَالَ: ((أَنَا أَنَا)) كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الاستئذان ١٧ (٦٢٥٠)، م/الآداب ٨ (٢١٥٥)، د/الأدب ١٣٩ (٥١٨٧)، ق/الأدب ١٧ (٣٧٠٩) (تحفة الأشراف: ٣٠٤٢)، وحم (٣/٢٩٨)، ود/الاستئذان ٢ (٢٦٧٢) (صحيح)

۲۷۱۱۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایک قرض کے سلسلے میں جو میرے والد کے ذمے تھا کچھ بات کرنے کے لیے آپ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو آپ نے کہا: ''کون ہے؟''۔ میں نے کہا: میں ہوں، آپ نے فرمایا: ''میں میں (کیا ہے؟)''۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......معلوم ہوا کہ اجازت طلب کرتے وقت اگر گھر والے یہ جاننا چاہیں کہ آنے والا کون ہے تو ''میں'' کہنے کے بجائے اپنا نام اور اگر کنیت سے مشہور ہے تو کنیت بتلائے۔

19 - بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ طُرُوقِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ لَيْلا

۱۹۔ باب: بیوی کے پاس سفر سے رات میں واپس آنا مکروہ ہے

2712ـ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلا .

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلا قَالَ: فَطَرَقَ رَجُلانِ بَعْدَ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلا .

تخريج: خ/العمرة ١٦ (١٨٠١)، والنكاح ١٢٠ (٥٢٤٣)، م/الامارة ٥٦ (١٩٢٨/١٨٤) (صحيح)

۲۷۱۲۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو سفر سے رات میں بیویوں کے پاس لوٹ کر آنے سے روکا ہے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث کئی سندوں سے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے آئی ہے۔ (۳) اس باب میں انس، ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۴) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو رات میں بیویوں کے پاس سفر سے واپس لوٹ کر آنے سے روکا۔ ابن عباس کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اس روکنے کے باوجود دو شخص رات میں لوٹ کر اپنی بیویوں کے پاس آئے (نتیجہ

انھیں اس نافرمانی کا یہ ملا) کہ ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنی بیوی کے پاس ایک دوسرے مرد کو پایا۔

فائدہ ❶ :......رات میں سفر سے واپس آ کر اپنے گھر والوں کے پاس آنے کی ممانعت اس صورت میں ہے جب آمد کی پیشگی اطلاع نہ دی گئی ہو اور اگر گھر والے اس کی آمد سے پہلے ہی باخبر ہیں تو پھر اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

20- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَتْرِيبِ الْكِتَابِ

۲۰۔ باب: خط لکھ کر اس پر مٹی ڈالنے کا بیان

2713ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَإِنَّهُ أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لا نَعْرِفُهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ إِلا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

قَالَ: وَحَمْزَةُ هُوَ عِنْدِي ابْنُ عَمْرٍو النَّصِيبِيُّ هُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ.

تخريج: ق/الأدب ٤٩ (٣٧٧٤) (تحفة الأشراف: ٢٦٩٩)

(سند میں حمزۃ بن عمرو متروک الحدیث ہے اور ابوزبیر مکی مدلس ہیں اور روایت عنعنہ سے ہے، اور ابن ماجہ کی سند میں بقیہ ہیں اور روایت ابواحمد دمشقی سے ہے جو مجہول ہیں) (ضعیف) (الضعیفة ۱۷۳۸)

۲۷۱۳۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی تحریر لکھے تو لکھنے کے بعد اس پر مٹی ڈالنا چاہیے، کیوں کہ اس سے حاجت برآری کی زیادہ توقع ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث منکر ہے۔ (۲) ہم اسے صرف اسی سند سے ابوزبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) حمزہ ہمارے نزدیک عمرو نصیبی کے بیٹے ہیں اور وہ حدیث بیان کرنے میں ضعیف مانے جاتے ہیں۔

فائدہ ❶ :......تحریر پھیلی اور بگڑی ہوئی نہیں، بلکہ صاف وستھری رہے گی تو جس مقصد کے لیے لکھی گئی ہوگی، اس مقصد کے جلد حاصل ہونے کی امید کی جائے گی۔

21- بَابٌ

۲۱۔ باب

2714ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَنْبَسَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ أُمِّ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمُمْلِي.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَهُوَ إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ. وَعَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (التحفه: ٣٧٤٣) (موضوع)

(سند میں عنبسہ اور محمد بن زاذان دونوں متروک الحدیث ہیں)

۲۷۱۴۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا۔ آپ کے سامنے ایک کاتب بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے سنا آپ اس سے فرما رہے تھے: ''تم اپنا قلم اپنے کان پر رکھے رہا کرو، کیوں کہ اس سے لکھوانے والوں کو آ گاہی و یاددہانی ہو جایا کرے گی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند ضعیف ہے۔ (۳) عنبسہ بن عبدالرحمٰن اور محمد بن زاذان، دونوں حدیث بیان کرنے میں ضعیف قرار دیے گئے ہیں۔

22- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ السُّرْيَانِيَّةِ

۲۲۔ باب: سُریانی زبان سیکھنے کا بیان

2715ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَتَعَلَّمَ لَهُ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُودَ قَالَ: ((إِنِّي وَاللّٰهِ مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي)) قَالَ: فَمَا مَرَّ بِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعَلَّمْتُهُ لَهُ، قَالَ: فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهُ كَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَي يَهُودَ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ، وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. رَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍالْأَنْصَارِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ.

تخريج: خ/الأحكام ٤٠ (٧١٩٥) (تعليقاً)، د/العلم ٢ (٣٦٤٥) (تحفة الأشراف: ٣٧٠٢)، وحم (١٨٦/٥) (حسن صحيح)

۲۷۱۵۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے لیے یہود کی کچھ تحریر سیکھ لوں، آپ نے فرمایا: ''قسم اللہ کی! میں یہود کی تحریر پر اعتماد و اطمینان نہیں کرتا۔'' چنانچہ ابھی آدھا مہینہ بھی نہیں گزرا تھا کہ میں نے آپ کے لیے اسے سیکھ لیا۔ کہتے ہیں: پھر جب میں نے سیکھ لیا اور آپ کو یہودیوں کے پاس کچھ لکھ کر بھیجنا ہوا تو میں نے لکھ کر ان کے پاس بھیج دیا اور جب یہودیوں نے کوئی چیز لکھ کر آپ کے پاس بھیجی تو میں نے ان کی کتاب (تحریر) پڑھ کر آپ کو سنا دی۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث اس سند کے علاوہ بھی دوسری سند سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اسے اعمش نے ثابت بن عبید انصاری کے واسطے سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں سریانی زبان سیکھ لوں۔

فائدہ ❶ :...... چونکہ یہود سے اگر کوئی چیز لکھائی جاتی یا ان سے کوئی چیز پڑھوائی جاتی دونوں صورتوں میں ان کی طرف سے کمی و زیادتی کا امکان تھا، اسی خطرہ کے پیش نظر آپ نے زید بن ثابت کو یہود کی زبان سیکھنے کا حکم دیا، یہ خطرہ

آج بھی باقی ہے اور ساتھ ہی دین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے ضروری ہے کہ دوسری زبانیں بھی سیکھی جائیں، اس لیے امت مسلمہ کو چاہیے کہ دنیا کی ہر زبان سیکھے۔

23- بَابٌ فِي مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِينَ

۲۳- باب: کفار و مشرکین سے خط و کتابت کرنے کا بیان

2716- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِلَي كِسْرَى، وَإِلَي قَيْصَرَ، وَإِلَي النَّجَاشِيِّ، وَإِلَي كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَي اللَّهِ، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

تخريج: م/الجهاد ۲۷ (۱۷۷٤) (تحفة الأشراف: ۱۱۷۹)، وحم (۳/۳۳٦) (صحيح)

۲۷۱٦- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے پہلے کسریٰ وقیصر، نجاشی اور سارے سرکش ومتکبر بادشاہوں کو اللہ کی طرف دعوت دیتے ہوئے خطوط لکھ کر بھیجے۔ اس نجاشی سے وہ نجاشی (بادشاہ حبش اصحمہ) مراد نہیں ہے کہ جن کے انتقال پر نبی اکرم ﷺ نے صلاۃ جنازہ پڑھی تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

24- بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَي أَهْلِ الشِّرْكِ

۲۴- باب: کفار و مشرکین کو کس انداز سے خط لکھا جائے؟

2717- حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنْبَأَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُرِءَ فَإِذَا فِيهِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَي هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى هَٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو سُفْيَانَ اسْمُهُ: صَخْرُ بْنُ حَرْبٍ.

تخريج: خ/بدء الوحي ۱ (۷)، والجهاد ۱۰۲ (۲۹٤۱)، وتفسير آل عمران ٤ (٤٥٥۳)، م/الجهاد ۲۷ (۱۷۷۳)، د/الأدب ۱۲۸ (۵۱۳٦) (تحفة الأشراف: ٤۸۵۰) (صحيح)

۲۷۱۷- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ وہ قریش کے کچھ تاجروں کے ساتھ شام میں تھے کہ ہرقل (شہنشاہِ شام) نے انھیں بلا بھیجا، تو وہ سب اس کے پاس آئے، پھر سفیان نے آگے بات بڑھائی۔ کہا: پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا۔ پھر خط پڑھا گیا، اس میں لکھا تھا "بسم اللہ الرحمن

الرحيم، من محمد عبدالله ورسوله إلى هرقل عظيم الروم، السلام على من اتبع الهدى أما بعد: "میں شروع کرتا ہوں اس اللہ کے نام سے جو رحمان (بڑا مہربان) اور رحیم (نہایت رحم کرنے والا) ہے۔ یہ خط محمد کی جانب سے ہے جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور ہرقل کے پاس بھیجا جا رہا ہے جو روم کے شہنشاہ ہیں۔ سلامتی ہے اس شخص کے لیے جو ہدایت کی پیروی کرے۔ امابعد: حمد و نعت کے بعد...... الخ۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابوسفیان کا نام صخر بن حرب رضی اللہ عنہ تھا۔

25۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي خَتْمِ الْكِتَابِ

۲۵۔ باب: خط (مکتوب) پر مہر لگانے کا بیان

2718۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَي الْعَجَمِ قِيلَ لَهُ: إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَي بَيَاضِهِ فِي كَفِّهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/العلم ٧ (٦٥)، والجهاد ١٠١ (٢٩٣٨)، واللباس ٥٠ (٥٨٧٢)، ٥٢ (٥٨٧٥)، والأحكام ١٥ (٧١٦٢)، م/اللباس ١٣ (٥٦/٢٠٩٢)، د/الخاتم ١ (٤٢١٤)، ن/الزينة ٤٧ (٥٢٠٤) (تحفة الأشراف: ١٣٦٨)، وحم (١٦٨/٣-١٦٩، ١٧٠، ١٨١، ٢٢٣، ٢٧٥) (صحيح)

۲۷۱۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب عجمی (بادشاہوں) کو خطوط بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کو بتایا گیا کہ عجمی بغیر مہر لگا ہوا خط قبول نہیں کرتے چنانچہ آپ نے (مہر کے لیے) ایک انگوٹھی بنوائی، گویا کہ میں آپ کی ہتھیلی میں اس کی چمک کو اس وقت دیکھ رہا ہوں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

26۔ بَابٌ كَيْفَ السَّلَامُ

۲۶۔ باب: سلام کس انداز سے کیا جائے؟

2719۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي قَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا، وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ، فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُنَا، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَى بِنَا أَهْلَهُ فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((احْتَلِبُوا هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا))، فَكُنَّا نَحْتَلِبُهُ، فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ، وَنَرْفَعُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَصِيبَهُ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ، فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ النَّائِمَ، وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ، ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ، فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: م/الأشربة والأطعمة ٣٢ (٢٠٥٥)، ن/عمل اليوم والليلة ١٢٣ (٣٢٣) (تحفة الأشراف: ١١٥٤٦)، وحم (٦/٣٦٢) (صحيح)

۲۷۱۹۔ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے دو دوست (مدینے) آئے، فقر وفاقہ اور جہد ومشقت کی بنا پر ہماری سماعت متاثر ہوگئی تھی ❶ اور ہماری آنکھیں دھنس گئی تھیں، ہم نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے سامنے اپنے آپ کو پیش کرنے لگے، لیکن ہمیں کسی نے قبول نہ کیا، ❷ پھر ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے تو آپ ہمیں اپنے گھر لے آئے، اس وقت آپ کے پاس تین بکریاں تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''ان کا دودھ ہم سب کے لیے دو ہو۔'' تو ہم دوہتے اور ہر شخص اپنا حصہ پیتا اور رسول اللہ ﷺ کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے، پھر رسول اللہ ﷺ رات میں تشریف لاتے اور اس انداز سے سلام کرتے تھے کہ سونے والا جاگ نہ اٹھے اور جاگنے والا سن بھی لے، ❸ پھر آپ مسجد آتے صلاۃِ تہجد پڑھتے پھر جا کر اپنے حصے کا دودھ پیتے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی ہم اونچا سننے لگے تھے۔

فائدہ ❷ :......وہ سوچتے یہ تو خود ہی مر رہے ہیں یہ کیا کام کریں گے اور وہ ہمیں کام نہ دیتے۔

فائدہ ❸ :......نہ آواز بھاری، بلند اور کرخت ہوتی کہ سونے والا چونک کر اٹھ بیٹھے اور نہ ہی اتنی باریک، ہلکی اور پست کہ جاگنے والا بھی نہ سن سکے، بلکہ آواز درمیانی ہوتی۔

27- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى مَنْ يَبُولُ

۲۷۔ باب: پیشاب کرتے ہوئے شخص کو سلام کرنے کی کراہت کا بیان

2720ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ يَعْنِي السَّلَامَ .

تخريج: انظر حديث رقم ٩٠ (حسن صحيح)

2720/ م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَاءِ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَالْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: انظر ما قبله (حسن صحيح)

۲۷۲۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کو اس وقت سلام کیا جب آپ پیشاب کر رہے تھے، تو آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

۲۷۲۰/م عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سند سے اسی طرح روایت کی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علقمہ بن فغواء، جابر، براء اور مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

28۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلامُ مُبْتَدِءًا

۲۸۔ باب: بات چیت کی ابتدا "عليك السلام" سے کہہ کر مکروہ ہے

2721۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخبرَنَا عَبْدُاللهِ، أَخْبرَنَا خالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ: طَلَبْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ، فَجَلَسْتُ، فَإِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيهِمْ وَلاأَعْرِفُهُ وَهُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلامُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! عَلَيْكَ السَّلامُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! عَلَيْكَ السَّلامُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ ((إِنَّ عَلَيْكَ السَّلامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ، إِنَّ عَلَيْكَ السَّلامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ ثَلاثًا)) ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: ((إِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلْ السَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ)) ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ أَبُو غِفَارٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ الْهُجَيْمِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ: طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ.

تخريج: د/الأدب ۱۵۱ (۵۲۰۹)، ن/عمل اليوم والليلة ۱۲۳ (۳۱۷-۳۲۰) (تحفة الأشراف: ۲۱۲۳ و۱۵۵۹۸) (صحيح)

۲۷۲۱۔ جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ سے ملنا چاہتا تھا، مگر آپ تک پہنچ نہ سکا، میں بیٹھا رہا پھر کچھ لوگ سامنے آئے جن میں آپ ﷺ بھی تھے۔ میں آپ سے واقف نہ تھا، آپ ان لوگوں میں صلح صفائی کرا رہے تھے، جب آپ (اس کام سے) فارغ ہوئے تو آپ کے ساتھ کچھ دوسرے لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے، ان لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! جب میں نے (لوگوں کو) ایسا کہتے دیکھا تو میں نے کہا: "عليك السلام يارسول الله!" (آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسول) اور ایسا میں نے تین بار کہا، آپ نے فرمایا: "عليك السلام میت کا سلام ہے"[1] آپ نے بھی ایسا تین بار کہا، پھر آپ میری طرف پوری طرح متوجہ ہوئے اور فرمایا: "جب آدمی اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ کہے "السلام عليكم ورحمة الله" پھر آپ نے میرے سلام کا جواب اس طرح لوٹایا، فرمایا: "وعليك ورحمة الله، وعليك ورحمة الله، وعليك ورحمة الله" (تین بار)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ابوغفار نے یہ حدیث بسند ابو تميمه الهجيمي عن ابی جری جابر بن سلیم الهجيمي سے روایت کی ہے، جہیمی کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا پھر آگے پوری حدیث بیان کردی۔

ابوتمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث میں "علیك السلام" کہنے کی جو ممانعت ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں سلام کا یہی رواج تھا، ورنہ اسلام میں تو زندوں اور مردوں دونوں کے لیے "السلام علیکم" ہی سلام ہے، چنانچہ مردوں کے لیے سلام کے تعلق سے حدیث کے یہ الفاظ ہیں: "السلام علیکم أهل الديار من المؤمنين ."

2722ـ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي غِفَارٍ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ فَقَالَ: ((لَا تَقُلْ: عَلَيْكَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ))، وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيلَةً . وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۷۲۲۔ جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، پھر آپ سے عرض کی: "علیك السلام" آپ پر سلامتی ہو تو آپ نے فرمایا: "علیك السلام" مت کہو، بلکہ "السلام علیك" کہو اور آگے پورا لمبا قصہ بیان کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2723ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ ، سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا .

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

تخريج: خ/العلم ٣٠ (٩٤، ٩٥)، والاستئذان ١٣ (٦٢٤٤) (تحفة الأشراف: ٥٠٠) (صحيح)

۲۷۲۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے اور جب کوئی بات کہتے تو اسے تین بار دھراتے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

فائدہ ❶ :......تاکہ بات اچھی طرح سمجھ میں آ جائے۔

29ـ بَابُ اجْلِسْ حَيْثُ انْتَهَى بِكَ الْمَجْلِسُ

۲۹۔ باب: مجلس میں جہاں پہنچو وہیں بیٹھ جاؤ

2724ـ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَلَّمَا فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الآخَرُ ،

فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الآخَرُ، فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَأَوَاهُ اللّٰهُ، وَأَمَّا الآخَرُ، فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الآخَرُ، فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ: الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَأَبُو مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ وَاسْمُهُ: يَزِيدُ وَيُقَالُ: مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

تخريج: خ/العلم ٨ (٦٦)، والصلاة ٨٤ (٤٧٤)، م/السلام ١٠ (٢١٧٦) (تحفة الأشراف: ١٥٥١٤)، وط/السلام ٣ (٤)، وحم (٥/٢١٩) (صحيح)

۲۷۲۴۔ ابوواقد حارث بن عوف لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، آپ کے ساتھ لوگ بھی بیٹھے تھے، اسی دوران میں اچانک تین آدمی آئے، ان میں سے دو رسول اللہ ﷺ کی طرف بڑھ آئے اور ایک واپس چلا گیا، جب وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ کر رکے تو انھوں نے سلام کیا، پھر ان دونوں میں سے ایک نے مجلس میں کچھ جگہ (گنجائش) دیکھی تو وہ اسی میں (گھس کر) بیٹھ گیا اور دوسرا شخص ان لوگوں کے (یعنی صحابہ) کے پیچھے جا کر بیٹھ گیا اور تیسرا تو پیٹھ موڑے چلا ہی گیا تھا، پھر جب فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا: ''کیا میں تمھیں تینوں اشخاص کے متعلق نہ بتاؤں؟ (سنو) ان میں سے ایک نے اللہ کی پناہ حاصل کی تو اللہ نے اسے پناہ دی اور دوسرے نے شرم کی تو اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور رہا تیسرا شخص تو اس نے اعراض کیا، چنانچہ اللہ نے بھی اس سے اعراض کیا، منہ پھیرلیا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابومرہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان کا نام یزید ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ عقیل ابن ابی طالب کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

2725ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكٍ أَيْضًا.

تخريج: د/الأدب ١٦ (٤٨٢٥) (تحفة الأشراف: ٢١٧٣)، وحم (٥/٩٨) (صحيح)

۲۷۲۵۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جب نبی اکرم ﷺ کے پاس آتے تو جس کو جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتا۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث زہیر بن معاویہ نے سماک سے بھی روایت کی ہے۔

فائدہ [1] :...... مجلس کو کشادہ رکھنا چاہیے، تا کہ ہر آنے والے کو مجلس میں بیٹھنے کی جگہ مل جائے اور اس میں تنگی محسوس نہ کرے، مجلس میں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہیے، دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ پر بیٹھنا ممنوع ہے، اس میں رتبے و درجے کا کوئی اعتبار نہیں، یہ اور بات ہے کہ بیٹھا ہوا شخص اپنے سے بڑے کے لیے جگہ خالی کر دے، پھر تو اس جگہ

بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

30- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَالِسِ عَلَى الطَّرِيقِ

۳۰۔ باب: راستے میں بیٹھنے والے کا بیان

2726- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّهِ ﷺ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ: ((إِنْ كُنْتُم لاَ بُدَّ فَاعِلِينَ فَرُدُّوا السَّلاَمَ، وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ وَاهْدُوا السَّبِيلَ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ.

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٨٨٤)، وانظر حم (٤/٢٨١، ٢٨٣، ٢٩١، ٢٩٣، ٣٠١)، و د/الاستئذان ٢٦ (٢٦٩٧) (صحيح)

۲۷۲۶۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: (سند میں اس بات کی صراحت ہے کہ ابواسحاق نے براء سے سنا نہیں ہے اس لیے سند میں انقطاع ہے، لیکن شواہد کی بناء پر صحیح ہے، بالخصوص شعبہ کی روایت ہونے کی وجہ سے قوی ہے) انصار کے کچھ لوگ راستے میں بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا: ''(یوں تو راستے میں بیٹھنا اچھا نہیں ہے) لیکن اگر تم بیٹھنا ضروری سمجھتے ہو تو سلام کا جواب دیا کرو، مظلوم کی مدد کیا کرو اور (بھولے بھٹکے ہوئے کو) راستہ بتادیا کرو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ اور ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

31- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَافَحَةِ

۳۱۔ باب: مصافحہ کا بیان

2727- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالاَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلاَّ غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْبَرَاءِ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْأَجْلَحُ هُوَ ابْنُ عَبْدِاللّهِ بْنِ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيُّ.

تخريج: د/الأدب ١٥٣ (٥٢١٣)، ق/الأدب ١٦ (٣٧٠٣) (تحفة الأشراف: ١٧٩٩)، وحم (٤/٢٨٩، ٣٠٣) (صحيح)

۲۷۲۷۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے ملتے اور (سلام) ومصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے ایک دوسرے سے علاحدہ اور جدا ہونے سے پہلے انھیں بخش دیا جاتا ہے۔'' ❶
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث براء سے متعدد سندوں سے بھی مروی ہے۔

فائدہ ❶ :...... معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے ملاقات کرنا اور مصافحہ کرنا اگر ایک طرف دونوں میں محبت کا باعث ہے تو دوسری جانب گناہوں کی مغفرت کا سبب بھی ہے، اس مغفرت کا تعلق صرف صغیرہ گناہوں سے ہے نہ کہ کبیرہ گناہوں سے، کبیرہ گناہ تو توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوں گے۔

2728۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ، أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اَلرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ؟ قَالَ: ((لَا))، قَالَ: أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ؟ قَالَ: ((لَا))، قَالَ أَفَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: ق/الأدب ١٥ (٣٧٠٢) (تحفة الأشراف: ٨٢٢) (حسن)

۲۷۲۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہمارا آدمی اپنے بھائی سے یا اپنے دوست سے ملتا ہے تو کیا وہ اس کے سامنے جھکے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے پوچھا: کیا وہ اس سے چمٹ جائے اور اس کا بوسہ لے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: پھر تو وہ اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے، آپ نے فرمایا: ''ہاں'' (بس اتنا ہی کافی ہے)۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں (۱) ملاقات کے وقت کسی کے سامنے جھکنا منع ہے، اس لیے جھک کر کسی کا پاؤں چھونا ناجائز ہے۔ (۲) اس حدیث میں معانقہ اور بوسے سے جو منع کیا گیا ہے، یہ ہر مرتبہ ملاقات کے وقت کرنے سے ہے، البتہ نئے سفر سے آکر ملے تو معانقہ و بوسہ درست ہے۔ (۳) "أفيأخذ بيده ويصافحه" سے یہ واضح ہے کہ مصافحہ ایک ہاتھ سے ہوگا، کیوں کہ حدیث میں دونوں ہاتھ کے پکڑنے کے متعلق نہیں پوچھا گیا، بلکہ یہ پوچھا گیا ہے کہ ''اس کے ہاتھ کو پکڑے اور مصافحہ کرے'' معلوم ہوا کہ مصافحہ کا مسنون طریقہ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا ہی ہے۔

2729۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ، أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: هَلْ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.
قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الاستئذان ٢٧ (٦٢٦٣) (تحفة الأشراف: ١٤٠٥) (صحيح)

۲۷۲۹۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں مصافحے کا رواج تھا؟

انھوں نے کہا: ہاں۔امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2730۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ)). وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ عُمَرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ. سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَلَمْ يَعُدَّهُ مَحْفُوظًا و قَالَ: إِنَّمَا أَرَادَ عِنْدِي حَدِيثَ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا سَمَرَ إِلَّا لِمُصَلٍّ أَوْ مُسَافِرٍ))، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَإِنَّمَا يُرْوَى عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ: مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٦٤١) (ضعيف) (اس کی سند میں ایک راوی مبہم ہے۔)

۲۷۳۰۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مکمل سلام (السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے کے ساتھ ساتھ) ہاتھ کو ہاتھ میں لینا، یعنی (مصافحہ کرنا) ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف یحییٰ بن سلیم کی روایت سے جسے وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں جانتے ہیں۔ (۲) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انھوں نے اسے محفوظ شمار نہیں کیا اور کہا کہ میرے نزدیک یحییٰ بن سلیم نے سفیان کی وہ روایت مراد لی ہے جسے انھوں نے منصور سے روایت کی ہے اور منصور نے خیثمہ سے اور خیثمہ نے اس سے جس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور ابن مسعود نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''(بعد صلاۃ عشاء) بات چیت اور قصہ گوئی نہیں کرنی چاہیے، سوائے اس شخص کے جس کو (ابھی کچھ دیر بعد اٹھ کر تہجد کی) صلاۃ پڑھنی ہے یا سفر کرنا ہے۔ محمد کہتے ہیں: اور منصور سے مروی ہے انھوں نے ابواسحاق سے اور ابواسحاق نے عبدالرحمن بن یزید سے یا ان کے سوا کسی اور سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: سلام کی تکمیل سے مراد ہاتھ پکڑنا (مصافحہ کرنا) ہے۔ (۳) اس باب میں براء اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2731۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ قَالَ: عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا إِسْنَادٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ زَحْرٍ ثِقَةٌ، وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ ضَعِيفٌ، وَالْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ يُكْنَى أَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ، وَالْقَاسِمُ شَامِيٌّ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٩١٠) (ضعیف) وانظر حم (٥/٢٦٠)

(یہ سند مشہور ضعیف سندوں میں سے ہے، ''عبید اللہ بن زحر'' اور ''علی بن زید بن جدعان'' دونوں سخت ضعیف ہیں)

۲۷۳۱۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مریض کی مکمل عیادت یہ ہے کہ تم میں سے عیادت کرنے والا اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھے۔'' یا آپ نے یہ فرمایا: ''(راوی کو شبہ ہو گیا ہے) اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھے، پھر اس سے پوچھے کہ وہ کیسا ہے؟ اور تمھارے سلام کی تکمیل یہ ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے مصافحہ کرو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔ (۲) محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: عبید اللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف ہیں۔ (۳) قاسم بن عبدالرحمٰن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور یہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ثقہ ہیں اور قاسم شامی ہیں۔

32۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعَانَقَةِ وَالْقُبْلَةِ

۳۲۔ باب: معانقہ (گلے لگنے) اور بوسہ کا بیان

2732۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي، فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ، وَاللهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ، وَلَا بَعْدَهُ، فَاعْتَنَقَهُ، وَقَبَّلَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لانَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ إِلا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٦٦١١) (ضعیف)

(سند میں ''ابراہیم بن یحییٰ بن محمد'' اور ان کے باپ ''یحییٰ بن محمد بن عباد'' دونوں ضعیف ہیں)

۲۷۳۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ زید بن حارثہ مدینہ آئے (اس وقت) رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے، وہ آپ کے پاس آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا، تو آپ ان کی طرف ننگے بدن اپنے کپڑے سمیٹتے ہوئے لپکے اور قسم اللہ کی میں نے آپ کو ننگے بدن نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد دیکھا، [1] آپ نے (بڑھ کر) انھیں گلے لگالیا اور ان کا بوسہ لیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف زہری کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

فائدہ [1] :......یعنی کسی کے استقبال میں آپ ﷺ کو اس حالت و کیفیت میں نہیں دیکھا جو حالت و کیفیت زید بن حارثہ سے ملاقات کے وقت تھی کہ آپ کی چادر آپ کے کندھے سے گرگئی تھی اور آپ نے اسی حالت میں ان

سے معانقہ کیا۔

33۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ

۳۳۔ باب: ہاتھ پیر کا بوسہ لینا (کیسا ہے؟)

2733۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ، قَالَ: قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ: اذْهَبْ بِنَا إِلَي هٰذَا النَّبِيِّ، فَقَالَ صَاحِبُهُ: لا تَقُلْ: نَبِيٌّ إِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ، فَأَتَيَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ: ((لاتُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَلاتَسْرِقُوا، وَلا تَزْنُوا، وَلا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلا بِالْحَقِّ، وَلاتَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَي ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ، وَلا تَسْحَرُوا، وَلا تَأْكُلُوا الرِّبَا، وَلا تَقْذِفُوا مُحْصَنَةً، وَلا تُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُودَ أَنْ لا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ))، قَالَ: فَقَبَّلُوا يَدَهُ وَرِجْلَهُ، فَقَالا: نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ، قَالَ: ((فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي؟)) قَالُوا: إِنَّ دَاوُدَ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لايَزَالَ فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ، وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ تَبِعْنَاكَ أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ. وَفِي الْبَابِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَسْوَدِ وَابْنِ عُمَرَ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ق/الأدب ١٦ (٣٧٠٥)، وأعاده المؤلف في التفسير (٣١٤٤) والنسائي في الكبرىٰ في السير (٨٦٥٦) وفي المحاربة (٣٥٤١) (تحفة الأشراف: ٤٩٥١) وأحمد (٤/٢٣٩) (ضعيف) (سند میں ''عبداللہ بن سلمہ'' مختلط ہوگئے تھے)

۲۷۳۳۔ صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: چلو اس نبی کے پاس چلتے ہیں۔ اس کے ساتھی نے کہا ''نبی'' نہ کہو۔ ورنہ اگر انھوں نے سن لیا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی، پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے (موسیٰ علیہ السلام کو دی گئیں) نو کھلی ہوئی نشانیوں کے متعلق پوچھا۔ آپ نے ان سے کہا (۱) کسی کو اللہ کا شریک نہ بناؤ (۲) چوری نہ کرو (۳) زنا نہ کرو (۴) ناحق کسی کو قتل نہ کرو (۵) کسی بے گناہ کو حاکم کے سامنے نہ لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کردے (۶) جادو نہ کرو (۷) سود مت کھاؤ (۸) پارسا عورت پر زنا کی تہمت مت لگاؤ (۹) اور دشمن سے مقابلے کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنے کی کوشش نہ کرو اور خاص تم یہودیوں کے لیے یہ بات ہے کہ سبت (سنیچر) کے سلسلے میں حد سے آگے نہ بڑھو، (آپ کا جواب سن کر) انھوں نے آپ کے ہاتھ پیر چومے اور کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تمھیں میری پیروی کرنے سے کیا چیز روکتی ہے؟'' انھوں نے کہا: داود علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ کوئی نبی رہے۔ اس لیے ہم ڈرتے ہیں کہ اگر ہم نے آپ کی اتباع (پیروی) کی تو یہودی ہمیں مار ڈالیں گے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں یزید بن اسود، ابن عمر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

34- بَابُ مَا جَاءَ فِي مَرْحَبًا

۳۴- باب: مرحبا کہنے کا بیان

2734- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِءٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَي رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذِهِ))، قُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِءٍ فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيءٍ))، قَالَ: فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةً طَوِيلَةً . هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: خ/الغسل ۲۱ (۲۸۰)، والصلاة ٤ (۳۵۷)، والجزية ۹ (۳۱۷۱)، والأدب ۹٤ (٦١٥٨)، م/الحيض ١٦ (۳۳٦)، والمسافرين ۱۳ (۳۳٦/۸۲)، ق/الطهارة ٥٩ (٤٦٥) (ببعضة) (تحفة الأشراف : ۱۸۰۸)، وط/قصر الصلاة ۸ (۲۸)، وحم (٦/٣٤٣، ٤٢٣)، ود/الصلاة ١٥١ (١٤٩٤) (صحيح)

۲۷۳۴- ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فتح مکہ والے سال میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی۔ آپ اس وقت غسل فرما رہے تھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک کپڑے سے آپ کو آڑ کیے ہوئے تھیں۔ میں نے سلام کیا تو آپ نے پوچھا: ''کون ہیں یہ؟'' میں نے کہا: میں ام ہانی ہوں، آپ نے فرمایا: ''ام ہانی کا آنا مبارک ہو۔''
راوی کہتے ہیں پھر ابومرہ نے حدیث کا پورا واقعہ بیان کیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2735- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ أَبُو حُذَيْفَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ)).
وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ لا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَمُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ، وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مُرْسَلا، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، وَهٰذَا أَصَحُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ: مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: وَكَتَبْتُ كَثِيرًا عَنْ مُوسَى بْنِ مَسْعُودٍ، ثُمَّ تَرَكْتُهُ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ١٠٠١٧) (ضعيف الاسناد)

(سند میں ''موسیٰ بن مسعود'' حافظے کے کمزور تھے، اس لیے تصحیف (پھیر بدل) کے شکار ہو جایا کرتے تھے)

۲۷۳۵۔ عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں (مکے سے مدینے ہجرت کر کے) آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مہاجر سوار کا آنا مبارک ہو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن مسعود کی روایت سے جانتے ہیں جسے وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ موسیٰ بن مسعود حدیث بیان کرنے میں ضعیف ہیں۔ (۲) عبدالرحمٰن بن مہدی نے بھی یہ حدیث سفیان سے اور سفیان نے ابواسحاق سے مرسلا روایت کی ہے اور اس سند میں مصعب بن سعد کا ذکر نہیں کیا ہے اور یہی صحیح تر ہے۔ (۳) میں نے محمد بن بشار کو کہتے ہوئے سنا: موسیٰ بن مسعود حدیث بیان کرنے میں ضعیف ہیں۔ (۴) محمد بن بشار کہتے ہیں: میں نے موسیٰ بن مسعود سے بہت سی حدیثیں لیں، پھر میں نے ان سے حدیثیں لینی چھوڑ دی۔ (۵) اس باب میں بریدہ، ابن عباس اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔
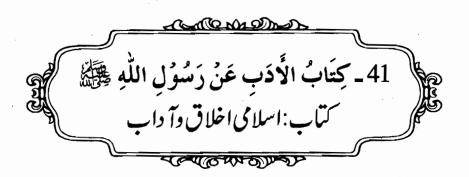
1 - بَابُ مَا جَاءَ فِي تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ
ا۔ باب: چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا

2736۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ، يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ، وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي أَيُّوبَ، وَالْبَرَاءِ، وَأَبِي مَسْعُودٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ.

تخريج: ق/الجنائز ۱ (۱۴۳۳) (تحفة الأشراف: ۱۰۰۴۴)، وحم (۱/۸۹)، ود/الاستئذان ٥ (۲۶۷۵) (صحیح) (حارث بن عبداللہ اعور ضعیف راوی ہے اور ابواسحاق سبیعی مدلس اور مختلط راوی ہیں، مؤلف نے حارث بن عبداللہ اعور کی تضعیف کا ذکر کیا ہے، اورشواہد کا بھی ذکر ہے اور اسی لیے حدیث کی تحسین کی ہے اور صحیح لغیرہ ہے، ملاحظہ ہو: الصحيحة ۱۸۳۲، اور دیکھیے اگلی حدیث)

۲۷۳۶۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حسن سلوک کے چھ عمومی حقوق ہیں۔ (۱) جب اس سے ملاقات ہو تو اسے سلام کرے۔ (۲) جب وہ دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرے۔ (۳) جب اسے چھینک آئے (اور وہ ''الحمد لله'' کہے) تو ''يرحمك الله'' کہہ کر اس کی چھینک کا جواب دے۔ (۴) جب وہ بیمار پڑ جائے تو اس کی عیادت کرے۔ (۵) جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ (قبرستان) جائے۔ (۶) اور اس کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) یہ حدیث متعدد سندوں سے نبی ﷺ سے آئی ہے۔ (۳) بعض محدثین نے حارث اعور سے متعلق کلام کیا ہے۔ (۴) اور اس باب میں ابو ہریرہ، ابوایوب، براء اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے

بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... یہ حقوق ایسے ہیں کہ ان پر عمل کرنے سے باہمی اخوت ومحبت کی رسی مضبوط ہوتی ہے، حدیث میں بیان کردہ حقوق بظاہر بڑے نہیں ہیں، لیکن انجام اور نتیجے کے اعتبار سے بہت بڑے ہیں۔

2737ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ. قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ ثِقَةٌ، رَوَى عَنْهُ عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ.

تخريج: م/السلام ٣ (٢١٦٣) (تحفة الأشراف: ١٣٠٦٦)، وحم (٢/٣٢١، ٣٧٢، ٤١٢، ٥٤٠) (صحيح)

(و ورد عند خ (الجنائز ٢/ح ١٢٤٠)، وم (السلام ٣/ح ٢١٦٢) بلفظ "خمس")

۲۷۳۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے مومن پر چھ حقوق ہیں، (۱) جب بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے۔ (۲) جب مرے تو اس کے جنازے میں شریک ہو، (۳) جب دعوت کرے تو قبول کرے۔ (۴) جب ملے تو اس سے سلام کرے۔ (۵) جب اسے چھینک آئے تو اس کی چھینک کا جواب دے۔ (۶) اس کے سامنے موجود رہے یا نہ رہے اس کا خیر خواہ ہو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی ثقہ ہیں ان سے عبدالعزیز بن محمد اور ابن ابی فدیک نے روایت کی ہے۔

2ـ بَابُ مَا يَقُولُ الْعَاطِسُ إِذَا عَطَسَ

۲۔ باب: آدمی کو جب چھینک آئے تو کیا کہے؟

2738ـ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا حَضْرَمِيٌّ۔ مَوْلَى الْجَارُودِ۔ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلاً عَطَسَ إِلَي جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأَنَا أَقُولُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَنَا أَنْ نَقُولَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلا مِنْ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيعِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٧٦٤٨) (حسن)

۲۷۳۸۔ نافع کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں بیٹھے ہوئے ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے کہا "الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ" یعنی تمام تعریف اللہ کے لیے ہے اور سلام ہے رسول اللہ ﷺ پر۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

کہا: کہنے کو تو میں بھی الحمد لله والسلام علی رسول الله کہہ سکتا ہوں ❶ لیکن اس طرح کہنا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نہیں سکھلایا ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا ہے کہ ہم ''الحمد لله علی کل حال'' (ہر حال میں سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں) کہیں ❷ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف زیاد بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی دوسرے مقامات پر ایسا کہا کرتا ہوں، لیکن اس کا یوں کہنے کا یہ مقام نہیں ہے، بلکہ اس جگہ اللہ کے رسول نے ہمیں ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ'' کہنے کا حکم دیا ہے۔

فائدہ ❷ :......صحیح بخاری (کتاب الادب باب ۱۲٦) میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں صرف ''الحمد لله'' کا ذکر ہے، حافظ ابن حجر نے متعدد طرق سے یہ ثابت کیا ہے کہ حمد وثنا کے جو بھی الفاظ اس بابت ثابت ہیں کہے جا سکتے ہیں جیسے ''الحمد لله رب العالمین'' کا اضافہ بھی ثابت ہے۔

3۔ بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ

۳۔ باب: چھینکنے والے کا جواب کس طرح دیا جائے؟

2739۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ دَيْلَمَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللهُ، فَيَقُولُ: ((يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ، وَأَبِي أَيُّوبَ، وَسَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الأدب ۱۰۱ (۵۰۳۸)، ن/عمل اليوم والليلة ۸۷ (۲۳۲/م) (تحفة الأشراف: ۹۰۸۲)، وحم (٤/٤۰۰) (صحيح)

۲۷۳۹۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہود نبی اکرم ﷺ کے پاس ہوتے تو یہ امید لگا کر چھینکتے کہ آپ ﷺ ان کے لیے ''یرحمکم الله'' (اللہ تم پر رحم کرے) کہیں گے۔ مگر آپ (اس موقع پر صرف) ''یهدیکم الله ویصلح بالکم'' (اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کردے) فرماتے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں علی، ابوایوب، سالم بن عبید، عبداللہ بن جعفر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر مسلموں کی چھینک کے جواب میں صرف ''یهدیکم الله ویصلح بالکم'' کہا جائے اور ''یرحکم الله'' (اللہ تم پر رحم کرے) نہ کہا جائے، کیونکہ اللہ کی رحمت اخروی صرف مسلمانوں کے لیے ہے۔

2740- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: عَلَيْكَ، وَعَلَى أُمِّكَ، فَكَأَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلاَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ، إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلْيَقُلْ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ اخْتَلَفُوا فِي رِوَايَتِهِ عَنْ مَنْصُورٍ وَقَدْ أَدْخَلُوا بَيْنَ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ، وَسَالِمٍ رَجُلاً.

تخريج: د/الأدب ۹۹ (۵۰۳۱)، ن/عمل اليوم والليلة ۸۶ (۲۲۵) (تحفة الأشراف: ۳۷۸۶)، وحم (۶/۷، ۸) (ضعیف) (ہلال بن یساف اور سالم بن عبید کے درمیان سند میں دو راویوں کا سقط ہے، عمل اليوم والليلة کی روایت رقم: ۳۲۸-۲۳۰ سے یہ سقط ظاہر ہے، اگلی روایت صحیح ہے)

۲۷۴۰- سالم بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ ایک سفر میں تھے، ان میں سے ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے کہا: "السلام عليكم" (اس کے جواب میں) سالم رضی اللہ عنہ نے کہا: "عليك وعلى وأمك" (سلام ہے تم پر اور تمہاری ماں پر)، یہ بات اس شخص کو ناگوار معلوم ہوئی تو سالم نے کہا: بھئی میں نے تو وہی کہا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے کہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے کہا "السلام عليكم" تو نبی اکرم ﷺ نے کہا: "عليك وعلى أمك۔" (تم پر اور تمہاری ماں پر بھی سلامتی ہو)۔ (آپ نے آگے فرمایا) جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے "الحمد لله رب العالمين" کہنا چاہیے اور جواب دینے والا "يرحمك الله" اور (چھینکنے والا) "يغفر الله لي ولكم" کہے، (نہ کہ "السلام عليك" کہے)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ ایک ایسی حدیث ہے جس میں منصور سے روایت کرنے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے، لوگوں نے ہلال بن یساف اور سالم کے درمیان ایک اور راوی کو داخل کیا ہے۔

2741- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَلْيَقُلِ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلْيَقُلْ: هُوَ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ، وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)).

تخريج: ن/عمل اليوم والليلة ۸۲ (۲۱۳) (تحفة الأشراف: ۳۴۷۲) (صحيح)

2741/ م- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ: هٰكَذَا رَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَضْطَرِبُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ: أَحْيَانًا عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَقُولُ أَحْيَانًا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج : انظر ماقبله (صحيح)

2741/ م— حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ قَالا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج : انظر ماقبله (صحيح)

۲۷۴۱۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی کو چھینک آئے تو "الحمد لله على كل حال" (تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ کے لیے ہیں) کہے اور جو اس کا جواب دے وہ "يرحمك الله" کہے اور اس کے جواب میں چھینکنے والا کہے "يهديكم الله ويصلح بالكم۔" (اللہ تمھیں ہدایت دے اور تمھاری حالت درست فرمادے)۔

۲۷۴۱/ (م۱) ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے ہیں: مجھ سے شعبہ نے ابن ابی لیلیٰ کے واسطے سے اسی سند سے اسی جیسی حدیث روایت کی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اسی طرح شعبہ نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے ابن ابی لیلیٰ نے ابوایوب کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔ (۲) ابن ابی لیلیٰ کو اس حدیث میں اضطراب تھا، کبھی کہتے: ابوایوب روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے اور کبھی کہتے: علی روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے۔

۲۷۴۱/ (م۲) بیان کیا مجھ سے محمد بن بشار اور محمد بن یحییٰ ثقفی مروزی نے، دونوں کہتے ہیں: بیان کیا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اور یحییٰ بن سعید قطان نے ابن ابی لیلیٰ سے، ابن ابی لیلیٰ نے اپنے بھائی عیسیٰ سے، عیسیٰ نے عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ سے، عبدالرحمن نے علی رضی اللہ عنہ سے اور علی نے نبی اکرم ﷺ سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔

4۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ التَّشْمِيتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ

۴۔ باب: چھینکنے والے کے "الحمد لله" کہنے پر "يرحمك الله" کہہ کر دعا کرنا واجب ہے

2742— حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا، وَلَمْ يُشَمِّتِ الآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! شَمَّتَّ هٰذَا، وَلَمْ تُشَمِّتْنِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: خ/الأدب ١٢٣ (٦٢٢١)، م/الزهد ٩ (٢٩٩١)، د/الأدب ١٠٢ (٥٠٣٩)، ق/الأدب ٢٠ (١٧١٣) (تحفة الأشراف: ٨٧٢)، ود/الاستئذان ٣١ (٢٧٠٢) (صحيح)

۲۷۴۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی، آپ نے ایک کی چھینک پر "یرحمك الله" کہہ کر دعا دی اور دوسرے کی چھینک کا آپ نے جواب نہیں دیا، تو جس کی چھینک کا آپ نے جواب نہ دیا تھا اس نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی چھینک پر "یرحمك الله" کہہ کر دعا دی اور میری چھینک پر آپ نے مجھے یہ دعا نہیں دی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(اسے چھینک آئی تو) اس نے اللہ کی حمد بیان کی اور (تجھے چھینک آئی تو) تم نے اس کی حمد نہ کی۔" ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی نبی اکرم ﷺ سے آئی ہے۔

فائدہ ❶:......اس سے معلوم ہوا کہ چھینک آنے پر جو سنت کے مطابق "الحمدللہ" کہے وہی دعائے خیر کا مستحق ہے "الحمدالله" نہ کہنے کی صورت میں جواب دینے کی ضرورت نہیں، یہ اور بات ہے کہ مسئلہ نہ معلوم ہونے کی صورت میں چھینکنے والے کو سمجھا دینا چاہیے۔

5۔ بَابُ مَا جَاءَ كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

۵۔ باب: چھینکنے والے کا جواب کتنی بار دیا جائے؟

2743۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ، أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَرْحَمُكَ اللهُ))، ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُومٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الزهد ٩ (٢٩٩٣)، د/الأدب ١٠٠ (٥٠٣٧)، ق/الأدب ٢٠ (١٧١٤) (تحفة الأشراف: ٤٥١٣)، ود/الاستئذان ٣٢ (٢٧٠٣) (صحيح)

2743/ م1۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ إِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ: ((أَنْتَ مَزْكُومٌ)). قَالَ: هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

2743/ م2۔ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ هٰذَا الْحَدِيثَ نَحْوَ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ

عَمَّارٍ بِهٰذَا. وَرَوَى عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ نَحْوَ رِوَايَةِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، وَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ: ((أَنْتَ مَزْكُومٌ))، حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۷۴۳۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری موجودگی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یرحمك الله" (اللہ تم پر رحم فرمائے) پھر اسے دوبارہ چھینک آئی تو آپ نے فرمایا: ''اسے تو زکام ہوگیا ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۴۳/م۱۔ محمد بن بشار نے مجھ سے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا یحییٰ بن سعید نے، وہ کہتے ہیں: مجھ سے بیان کیا عکرمہ بن عمار نے اور عکرمہ نے ایاس بن سلمہ سے، ایاس نے اپنے باپ سلمہ سے اور سلمہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی جیسی حدیث روایت کی، مگر اس روایت میں یہ ہے کہ آپ نے اس آدمی کے تیسری بار چھینکنے پر فرمایا: ''تمھیں تو زکام ہوگیا ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ ابن مبارک کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۲۷۴۳/م۲ اور شعبہ نے اس حدیث کو عکرمہ بن عمار سے یحییٰ بن سعید کی روایت کی طرح روایت کیا ہے۔ بیان کیا اسے ہم سے احمد بن حکم بصری نے، انھوں نے کہا: بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے، وہ کہتے ہیں: بیان کیا ہم سے شعبہ نے اور شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے اسی طرح روایت کی ہے۔

اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے عکرمہ بن عمار سے ابن مبارک کی روایت کی طرح روایت کی ہے۔ اس روایت میں ہے کہ آپ نے اس سے تیسری بار چھینکنے پر فرمایا: ''تمھیں زکام ہوگیا ہے۔ اسے بیان کیا مجھ سے اسحاق بن منصور نے، وہ کہتے ہیں: بیان کیا مجھ سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے۔ ❷

فائدہ ❶ :......اس سے معلوم ہوا کہ ایک یا دو سے زیادہ بار چھینک آنے پر جواب دینے کی ضرورت نہیں۔

فائدہ ❷ :......ان تمام روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ ''تیسری بار چھینکنے پر جواب نہ دینے'' کی روایت ہی زیادہ صحیح ہے۔

2744۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ الْكُوفِيُّ، عَنْ عَبْدِالسَّلامِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلاثًا فَإِنْ زَادَ فَإِنْ شِئْتَ، فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ.

تخريج: د/الأدب ۱۰۰ (۵۰۳٦) (تحفة الأشراف: ۹۷٤٦) (ضعيف) (سند میں ''یزید بن عبدالرحمٰن ابوخالد الدالانی'' بہت غلطیاں کر جاتے تھے اور ''عمر بن اسحاق بن ابی طلحہ'' اور ان کی ماں ''حمیدہ یا عبیدہ'' دونوں مجہول ہیں)

۲۷۴۴۔ عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھینکنے والے کی چھینک کا جواب تین بار دیا جائے گا اور اگر تین بار سے زیادہ چھینکیں آئیں تو تمھیں اختیار ہے جی چاہے تو جواب دو اور جی چاہے تو نہ دو۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند مجہول ہے

6۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَخْمِيرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ

۶۔ باب: چھینکتے وقت آواز دھیمی کرنے اور منہ ڈھانپ لینے کا بیان

2745۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِثَوْبِهِ، وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الأدب ۹۸ (۵۰۲۹) (تحفة الأشراف: ۱۲۵۸۱) (حسن صحيح)

۲۷۴۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب چھینک آتی تھی تو اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے سے منہ ڈھانپ لیتے اور اپنی آواز کو دھیمی کرتے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک آتے وقت دوسروں کا خیال رکھا جائے، ایسا نہ ہو کہ ناک سے نکلے ہوئے ذرات دوسروں پر پڑیں، اس لیے ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لینا چاہیے، اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام نے تہذیب وشائستگی کے ساتھ ساتھ نظافت پر بھی زور دیا ہے۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

۷۔ باب: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے

2746۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ، وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ، وَإِذَا قَالَ: آهْ آهْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ، وَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ: آهْ آهْ إِذَا تَثَاءَبَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِي جَوْفِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ن/عمل اليوم والليلة ۸۲ (۲۱۷)، ق/الإقامة ۴۲ (۹۶۹)، وانظر ما يأتي بعده (تحفة الأشراف: ۱۳۰۱۹) (حسن صحيح)

۲۷۴۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھینکنا اللہ کی جانب سے ہے اور جمائی شیطان کی جانب سے ہے۔ جب کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ جمائی آتے وقت اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اور جب جمائی لینے والا آہ آہ کرتا ہے تو شیطان جمائی لینے والے کے پیٹ میں گھس کر ہنستا ہے اور بیشک اللہ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی

لینے کو ناپسند کرتا ہے۔تو (جان لو) کہ آدمی جب جمائی کے وقت آہ آہ کی آواز نکالتا ہے تو اس وقت شیطان اس کے پیٹ کے اندر گھس کر ہنستا ہے۔" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2747۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَلُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، وَلَا يَقُولَنَّ: هَاهْ هَاهْ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَجْلاَنَ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ أَحْفَظُ لِحَدِيثِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، وَأَثْبَتُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلاَنَ: أَحَادِيثُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ رَوَى بَعْضَهَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَبَعْضُهَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاخْتَلَطَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُهَا عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: خ/بدء الخلق ١١ (٣٢٨٩)، والأدب ١٢٥ (٦٢٢٣)، و ٢٦ (٦٢٢٦)، م/الزهد ٩ (٢٩٩٥)، د/الأدب ٩٧ (٥٠٢٨) (تحفة الأشراف: ١٤٣٢٢)، وحم (٢/٢٦٥، ٤٢٨، ٥١٧) وانظر ما تقدم برقم ٣٧٠ (صحيح)

۲۷۴۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند، پس جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ "الحمد لله" کہے تو ہر مسلمان کے لیے جو اسے سنے "یرحمك الله" کہنا ضروری ہے۔ اب رہی جمائی کی بات تو جس کسی کو جمائی آئے، اسے چاہیے کہ وہ اپنی طاقت بھر اسے روکے اور ہاہ ہاہ نہ کہے، کیوں کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان اس سے ہنستا ہے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) اور یہ ابن عجلان کی (اوپر مذکور) روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ (۳) ابن ابی ذئب، سعید مقبری کی حدیث کو زیادہ یاد رکھنے والے (احفظ) اور محمد بن عجلان سے زیادہ قوی (اثبت) ہیں۔ (۴) میں نے ابوبکر عطار بصری سے سنا ہے وہ روایت کرتے ہیں: علی بن مدینی کے واسطے سے یحییٰ بن سعید سے اور یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: محمد بن عجلان کہتے ہیں: سعید مقبری کی احادیث کا معاملہ یہ ہے کہ سعید نے بعض حدیثیں (بلاواسطہ) ابوہریرہ سے روایت کی ہیں۔ اور بعض حدیثیں بواسطہ ایک شخص کے ابوہریرہ سے روایت کی گئی ہیں۔ تو وہ سب میرے ذہن میں گڈمڈ ہو گئیں۔ مجھے یاد نہیں رہا کہ بلاواسطہ کون سی تھیں اور بواسطہ کون؟ تو میں نے سبھی روایتوں کو سعید کے واسطے سے ابوہریرہ سے روایت کر دی ہے۔

8- بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعُطَاسَ فِي الصَّلاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

۸- باب: صلاۃ میں چھینک شیطان کی جانب سے آتی ہے

2748- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ قَالَ: ((الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلاةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ، قَالَ: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قُلْتُ لَهُ: مَا اسْمُ جَدِّ عَدِيٍّ؟ قَالَ: لا أَدْرِي، وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ اسْمُهُ: دِينَارٌ.

تخريج: ق/الاقامة ٤٢ (٩٦٩) (تحفة الأشراف: ٣٥٤٣) (ضعيف)

(سند میں "ثابت انصاری" مجہول اور "ابوالیقظان" ضعیف ہیں)

۲۷۴۸- ثابت کے باپ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "صلاۃ میں چھینک، اونگھ، جمائی، حیض، قے اور نکسیر شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں جسے وہ ابوالیقظان سے روایت کرتے ہیں۔ (۳) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس روایت "عن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ" کے تعلق سے پوچھا کہ عدی کے دادا کا کیا نام ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا، لیکن یحییٰ بن معین سے پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ ان کا نام دینار ہے۔

9- بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يُجْلَسُ فِيهِ

۹- باب: کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھ جانا مکروہ ہے

2749- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لا يُقِمْ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/السلام ١١ (٢١٧٧) (تحفة الأشراف: ٧٥٤١)، وانظر ما يأتي (صحيح)

۲۷۴۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ نہ بیٹھ جائے۔" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2750- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لا يُقِمْ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ))،

قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ يَقُومُ لِابْنِ عُمَرَ فَلَا يَجْلِسُ فِيهِ .
قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ .

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ٦٩٤٤) (صحيح)

۲۷۵۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس جگہ نہ بیٹھ جائے۔''

راوی سالم کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کے احترام میں آدمی ان کے آنے پر اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو جاتا تھا، لیکن وہ (اس ممانعت کی وجہ سے) اس کی جگہ نہیں بیٹھتے تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

10 ۔ بَابُ مَا جَاءَ: "إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ"

۱۰۔ باب: مجلس میں بیٹھا ہوا آدمی کسی ضرورت سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے

2751۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الرَّجُلُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ، وَإِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ عَادَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ)) .
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٧٩٦) (صحيح)

۲۷۵۱۔ وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے بیٹھنے کی جگہ کا زیادہ مستحق ہے، اگر وہ کسی ضرورت سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہی اپنی جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابو بکرہ، ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہے۔

11 ۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا

۱۱۔ باب: بغیر اجازت دو آدمیوں کے بیچ میں بیٹھنے کی کراہت کا بیان

2752۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ، أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا)) .
قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .
وَقَدْ رَوَاهُ عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَيْضًا .

تخریج: د/الأدب ٢٤ (٤٨٤٤، ٤٨٤٥) (تحفة الأشراف: ٨٦٥٦)، وحم (٢/٢١٣) (حسن صحيح)

٢٧٥٢۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے بیچ میں بیٹھ کر تفریق پیدا کرے مگران کی اجازت سے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (٢) اس حدیث کو عامر احول نے عمرو بن شعیب سے بھی روایت کی ہے۔

فائدہ ❶ :...... معلوم ہوا کہ بیٹھے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان بغیر اجازت کسی کا بیٹھنا صحیح نہیں، اگر وہ دونوں اجازت دے دیں تو پھر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

12- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُودِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

١٢۔ باب: مجلس کے بیچ میں بیٹھنے کی کراہت کا بیان

2753- حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ رَجُلاً قَعَدَ وَسْطَ حَلْقَةٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ، أَوْ لَعَنَ اللهُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَأَبُو مِجْلَزٍ اسْمُهُ: لاَحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ.

تخریج: د/الأدب ١٧ (٤٨٢٦) (تحفة الأشراف: ٣٣٨٩)، وحم (٥/٣٨٣، ٤٠١) (ضعيف)

(ابومجلز اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کے درمیان سند میں انقطاع ہے)

٢٧٥٣۔ ابومجلز سے روایت ہے کہ ایک آدمی حلقے کے بیچ میں بیٹھ گیا تو حذیفہ نے کہا: محمد ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ شخص ملعون ہے جو بیٹھے ہوئے لوگوں کے حلقے (دائرہ) کے بیچ میں جا کر بیٹھے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (٢) ابومجلز کا نام لاحق بن حمید ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس سے مراد وہ آدمی ہے جو مجلس کے کنارے نہ بیٹھ کر لوگوں کی گردنوں کو پھاندتا ہوا بیچ حلقے میں جا کر بیٹھے اور لوگوں کے درمیان حائل ہو جائے، البتہ ایسا آدمی جس کا انتظار اسی بنا پر ہو کہ وہ مجلس کے درمیان آ کر بیٹھے تو وہ اس لعنت میں داخل نہیں ہے۔

13- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

١٣۔ آدمی کا آدمی کے (اعزاز و تکریم کے) لیے کھڑا ہونا (یعنی قیامِ تعظیمی) مکروہ ہے

2754- حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا عَفَّانُ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦٢٥) (صحيح)

۲۷۵۴۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کوئی شخص انھیں یعنی (صحابہ) کو رسول اللہ سے زیادہ محبوب نہ تھا، کہتے ہیں: (لیکن) وہ لوگ آپ کو دیکھ کر (ادباً) کھڑے نہ ہوتے تھے، اس لیے کہ وہ لوگ جانتے تھے کہ آپ ﷺ اسے ناپسند کرتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

2755۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُاللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ صَفْوَانَ حِينَ رَأَوْهُ فَقَالَ: اجْلِسَا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.
حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

تخريج: د/الأدب ١٦٥ (٥٢٢٩) (تحفة الأشراف: ١١٤٤٨)، وحم (٤/١٠٠) (صحيح)

۲۷۵۵۔ ابومجلز کہتے ہیں: معاویہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے، عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان انھیں دیکھ کر (احتراماً) کھڑے ہو گئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا تم دونوں بیٹھ جاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ اس کے سامنے باادب کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اس باب میں ابوامامہ سے بھی روایت ہے۔

ہم سے بیان کیا ہناد نے وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا ابواسامہ نے اور ابواسامہ نے حبیب بن شہید سے حبیب بن شہید نے ابومجلز سے، ابومجلز نے معاویہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔

فائدہ ❶ :......معلوم ہوا کہ ادب و تعظیم کی خاطر کسی کے لیے کھڑا ہونا مکروہ ہے، البتہ کسی معذور شخص کی مدد کے لیے اٹھ کھڑا ہونے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ نیز اگر کسی آنے والے کے لیے بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کوئی آگے بڑھ کر اس کو لے کر مجلس میں آئے اور بیٹھائے تو اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ کے لیے کرتی تھی۔

14 ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

۱۴۔ باب: ناخن کاٹنے کا بیان

2756ــ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ، الاسْتِحْدَادُ، وَالْخِتَانُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَنَتْفُ الإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/اللباس ٦٣ (٥٨٨٩)، و٦٤ (٥٨٩١)، والاستئذان ٥١ (٦٦٩٧)، م/الطهارة ١٦ (٢٥٧)،

د/الترجل ١٦ (٤١٩٨)، ن/الطهارة ٩ (٩)، و ١٠ (١٠)، والزينة ٥٣ (٥٠٤٦)، ق/الطهارة ٨ (٢٩٢) (تحفة الأشراف: ١٣٢٨٦)، وط/صفة النبی ٣ (٤) (موقوفًا) وحم (٢/٢٢٩، ٢٤٠، ٢٨٤، ٤١١، ٤٨٩) (صحیح)

٢٧٥٦۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: ❶ (۱) شرمگاہ کے بال مونڈنا (۲) ختنہ کرنا (۳) مونچھیں کترنا (۴) بغل کے بال اکھیڑنا (۵) ناخن تراشنا''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی انبیا کی وہ سنتیں ہیں جن کی اقتداء کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ یہ ساری شریعتوں میں تھیں، کیونکہ یہ فطرتِ انسانی کے اندر داخل ہیں۔

2757۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ، قَالا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَالاسْتِنْشَاقُ، وَقَصُّ الأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الإِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ)). قَالَ زَكَرِيَّا: قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى انْتِقَاصُ الْمَاءِ، الاسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: م/الطهارة ١٦ (٢٦١)، د/الطهارة ٢٩ (٥٣)، ن/الزينة ١ (٥٠٤٣)، ق/الطهارة ٨ (٢٩٣) (تحفة الأشراف: ١٦١٨٨)، وحم (٦/١٣٧) (صحيح)

٢٧٥٧۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دس ❶ چیزیں فطرت سے ہیں: (۱) مونچھیں کترنا (۲) ڈاڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک میں پانی ڈالنا (۵) ناخن کاٹنا (۶) انگلیوں کے جوڑوں کی پشت دھونا (۷) بغل کے بال اکھیڑنا (۸) ناف سے نیچے کے بال مونڈنا (۹) پانی سے استنجا کرنا'' زکریا (راوی) کہتے ہیں کہ مصعب نے کہا: دسویں چیز میں بھول گیا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ کلی کرنا ہو، انتقاص الماء سے مراد پانی سے استنجا کرنا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اس باب میں عمار بن یاسر، ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......پچھلی حدیث میں پانچ کا ذکر ہے، اوراس میں دس کا، دونوں میں کوئی تضاد نہیں، پانچ دس میں داخل ہیں، یا پہلے آپ کو پانچ کے بارے میں بتایا گیا، بعد میں دس کے بارے میں بتایا گیا۔

15- بَابٌ فِي التَّوْقِيتِ فِي تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَأَخْذِ الشَّارِبِ

۱۵- باب: ناخن کاٹنے اور مونچھیں تراشنے کے وقت کا بیان

2758- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى أَبُو مُحَمَّدٍ صَاحِبُ الدَّقِيقِ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ وَقَّتَ لَهُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً تَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ، وَأَخْذَ الشَّارِبِ، وَحَلْقَ الْعَانَةِ.

تخريج: م/الطهارة ١٦ (٢٥٨)، د/الترجل ١٦ (٤٢٠٠)، ن/الطهارة ١٤ (١٤)، ق/الطهارة ٨ (٢٩٢) (تحفة الأشراف: ١٠٧٠)، وحم (١٢٢/٣، ٢٠٣) (صحيح)

۲۷۵۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے لیے مدت متعین فرمادی ہے کہ ہر چالیس دن کے اندر ناخن کاٹ لیں، مونچھیں کتروالیں اور ناف سے نیچے کے بال مونڈ لیں۔

2759- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، وَنَتْفِ الإِبْطِ، لا يُتْرَكُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

قَالَ: هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْأَوَّلِ، وَصَدَقَةُ بْنُ مُوسَى لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْحَافِظِ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۷۵۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے، زیر ناف کے بال لینے اور بغل کے بال اکھاڑنے کا ہمارے لیے وقت مقرر فرمادیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم انھیں چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑے رکھیں۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ (۲) صدقہ بن موسیٰ (جو پہلی حدیث کی سند میں ہیں) محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔

فائدہ ❶ :...... مطلب یہ ہے کہ چالیس دن سے اوپر نہ ہو، یہ مطلب نہیں ہے کہ چالیس دن کے اندر جائز نہیں۔

16- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ

۱۶- باب: مونچھیں کترنے کا بیان

2760- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُصُّ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ، وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ يَفْعَلُهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٦١١٧) (ضعيف الإسناد)

(عکرمہ سے سماک کی روایت میں بہت اضطراب ہوتا ہے)

۲۷۶۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی مونچھیں کاٹتے تھے اور فرماتے تھے کہ خلیل الرحمن ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2761ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ ، فَلَيْسَ مِنَّا)) ، وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: ن/الطهارة ١٣ (١٣)، والزينة ٢ (٥٠٥٠) (تحفة الأشراف: ٣٦٦٠)، وحم (٤/٣٦٦، ٣٦٨) (صحيح)

2761/ م۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

تخريج : انظر ماقبله (صحيح)

۲۷۶۱۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنی مونچھوں کے بال نہ لیے (یعنی انھیں نہیں کاٹا) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' [1]

فائدہ [1] :......یعنی وہ ہماری سنت اور ہمارے طریقے کا مخالف ہے، کیونکہ مونچھیں بڑھانا کفار و مشرکین کا شعار ہے۔

17 - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

۱۷۔ باب: ڈاڑھی کے بال (طول وعرض سے) لینے کا بیان

2762ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ، و سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ: مُقَارِبُ الْحَدِيثِ لا أَعْرِفُ لَهُ حَدِيثًا لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ ، أَوْ قَالَ: يَنْفَرِدُ بِهِ إِلاَّ هٰذَا الْحَدِيثَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا ، لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ هَارُونَ ، وَرَأَيْتُهُ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي عُمَرَ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: و سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ: عُمَرُ بْنُ هَارُونَ كَانَ صَاحِبَ حَدِيثٍ ، وَكَانَ يَقُولُ: الإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَصَبَ الْمَنْجَنِيقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ ، قَالَ قُتَيْبَةُ: قُلْتُ لِوَكِيعٍ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: صَاحِبُكُمْ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ .

تخريج : تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٨٦٦٢) (موضوع)

(سند میں "عمر بن ھارون ابوجوین العبدی" متروک الحدیث ہے)

۲۷۶۲۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی ڈاڑھی لمبائی اور چوڑائی سے لیا کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے ہوئے سنا ہے: عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہیں۔ میں ان کی کوئی ایسی حدیث نہیں جانتا جس کی اصل نہ ہو، یا یہ کہ میں کوئی ایسی حدیث نہیں جانتا جس میں وہ منفرد ہوں، سوائے اس حدیث کے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی ڈاڑھی کے طول وعرض سے کچھ لیتے تھے۔ میں اسے صرف عمر بن ہارون کی روایت سے جانتا ہوں۔ میں نے انھیں (یعنی بخاری کو عمر بن ہارون) کے بارے میں اچھی رائے رکھنے والا پایا ہے۔ (۳) میں نے قتیبہ کو عمر بن ہارون کے بارے میں کہتے ہوئے سنا ہے کہ عمر بن ہارون صاحبِ حدیث تھے اور وہ کہتے تھے کہ ایمان قول وعمل کا نام ہے۔ (۴) قتیبہ نے کہا: وکیع بن جراح نے مجھ سے ایک شخص کے واسطے سے ثور بن یزید سے بیان کیا، ثور بن یزید سے اور ثور بن یزید روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اہلِ طائف پر منجنیق نصب کر دیا۔ قتیبہ کہتے ہیں میں نے (اپنے استاد) وکیع بن جراح سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہیں؟ (جن کا آپ نے ابھی روایت میں "عن رجل" کہہ کر ذکر کیا ہے) تو انھوں نے کہا: یہ تمھارے ساتھی عمر بن ہارون ہیں۔ ❶

فائدہ ❶ :...... امام ترمذی نے وکیع بن جراح کے واسطے سے جو حدیثِ منجنیق روایت کی ہے، تو اس کا مقصد یہ ہے کہ وکیع بن جراح جیسے ثقہ راوی نے عمر بن ہارون سے روایت کی ہے، گویا عمر بن ہارون کی توثیق مقصود ہے۔

18- بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ

۱۸۔ باب: ڈاڑھی بڑھانے کا بیان

2763- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللُّحَى)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/اللباس ٦٤ (٥٨٩٢)، و ٦٥ (٥٨٩٣)، م/الطهارة ١٦ (٢٥٩)، ن/الطهارة ١٥ (١٥)، والزينة ٢ (٥٠٤٨)، و ٥٦ (٥٢٢٨) (تحفة الأشراف: ٧٩٤٥)، وحم (٢/٥٢) وانظر ما يأتي. (صحيح)

۲۷۶۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مونچھیں کاٹو اور ڈاڑھیاں بڑھاؤ۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

2764- حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَنَا بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللُّحَى.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ هُوَ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ ثِقَةٌ، وَعُمَرُ بْنُ نَافِعٍ ثِقَةٌ، وَعَبْدُاللهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُضَعَّفُ.

تخريج: د/الخاتم ١٦ (٤١٩٩) (تحفة الأشراف : ٨٥٤٢)، وط/الشعر ١ (١) وانظر ماقبله (صحيح)

۲۷۶۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مونچھیں کٹوانے اور ڈاڑھیاں بڑھانے کا حکم دیا۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابن عمر کے آزاد کردہ غلام ابوبکر بن نافع ثقہ آدمی ہیں۔ (۳) عمر بن نافع یہ بھی ثقہ ہیں۔ (۴) عبداللہ بن نافع ابن عمر کے آزاد کردہ غلام ہیں اور حدیث بیان کرنے میں ضعیف ہیں۔

فائدہ [1] :...... ان دونوں لفظوں کے ساتھ اس حدیث کو روایت کرنے والے ابن عمر رضی اللہ عنہما جن کی سمجھ کی داد خود نبی اکرم ﷺ نے دی ہے اور جو اتباعِ سنت میں اس حد تک بڑھے ہوئے تھے کہ جہاں نبی اکرم ﷺ نے اونٹ بٹھا کر پیشاب کیا تھا وہاں آپ بلاضرورت بھی اقتدا میں بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے تو یہ کیسے سوچا جاسکتا ہے کہ آپ جو ایک مٹھی سے زیادہ اپنی ڈاڑھی کو کاٹ دیا کرتے تھے یہ فرمانِ رسول ﷺ کی مخالفت ہے؟ بات یہ نہیں ہے، بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ ابن عمر کا یہ فعل حدیث کے خلاف نہیں ہے، توفیرا اور اعفا کا مطلب ایک مٹھی سے زیادہ کاٹنے پر بھی حاصل ہو جاتا ہے، آپ از حد متبع سنت صحابی ہیں نیز عربی زبان کے جانکار ہیں، آپ سے زیادہ فرمانِ رسول کو کون سمجھ سکتا ہے؟ اور کون اتباع کرسکتا ہے؟ اس لیے جو اہل علم ڈاڑھی کو ایک قبضے کے بعد کاٹنے کا فتوی دیتے ہیں ان کی بات میں وزن ہے اور یہ ان مسائل میں سے ہے جس میں علما کا اختلاف قوی اور معتبر ہے، واللہ اعلم۔

19۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى مُسْتَلْقِيًا

۱۹۔ باب: ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ کر چت لیٹنے کا بیان

2765۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَعَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ هُوَ عَبْدُاللهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ.

تخريج: خ/الصلاة ٨٥ (٤٧٥)، واللباس ١٠٣ (٥٩٦٩)، والاستئذان ٤٤ (٦٢٨٧)، م/اللباس ٢٢ (٢١٠٠)، د/الأدب ٣٦ (٤٨٦٦)، ن/المساجد ٢٨ (٧٢٢) (تحفة الأشراف : ٥٢٩٨)، وط/السفر ٢٤ (٨٧)، وحم (٣٩/٤، ٤٠) (صحيح)

۲۷۶۵۔ عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ کر چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

20۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَرَاهِيَةِ فِي ذَٰلِكَ

۲۰۔ باب: ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھ کر چت لیٹنے کی کراہت کا بیان

2766۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ

خِـدَاشٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا اسْتَلْقَى أَحَدُكُمْ عَلَى ظَهْرِهِ فَلَا يَـضَـعْ إِحْـدَى رِجْـلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى))، هٰذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَلَا يُعْرَفُ خِدَاشٌ هٰذَا مَنْ هُوَ، وَقَدْ رَوَى لَهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ غَيْرَ حَدِيثٍ.

تخريج: م/اللباس ٢٠ (٢٠٨٩)، د/الأدب ٣٦ (٤٨٦٥) (تحفة الأشراف: ٢٧٠٢)، وحم (٣/٢٩٧، ٣٢٢، ٣٤٩) وانظر مابعده (صحيح)

٢٧٦٦۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی پیٹھ کے بل لیٹے تو اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر نہ رکھے۔''[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کو کئی راویوں نے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہے اور خداش (جن کا ذکر اس حدیث کی سند میں ہے) نہیں جانے جاتے کہ وہ کون ہیں؟ اور سلیمان تیمی نے ان سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔

فائدہ ① :......اس حدیث میں جو ممانعت ہے اس کا تعلق اس صورت سے ہے جب بے پردگی کا خوف ہو، اگر ایسا نہیں ہے مثلاً آدمی پائجامہ اور شلوار وغیرہ میں ہے تو ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ کر چت لیٹنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جیسا کہ پچھلی حدیث میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بیان ہوا۔

2767۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الـصَّـمَّـاءِ وَالاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ن/الزينة ١٠٧ (٥٣٤٤) (تحفة الأشراف: ٢٩٠٥)، وحم (٣/٢٩٣، ٣٢٢، ٣٣١، ٣٤٤، ٣٤٩) وانظر ماقبله (صحيح)

٢٧٦٧۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے میں صماء[1] اور احتباء[2] کرنے اور ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ کر چت لیٹنے سے منع فرمایا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ① :......اشتمالِ صماء: یہ ہے کہ کپڑا اس طرح جسم پر لپیٹے کہ دونوں ہاتھ اندر رہوں، اور حرکت کرنا مشکل ہو۔

فائدہ ② :...... احتباء: یہ ہے کہ آدمی دونوں سرینوں (چوتڑوں) کے اوپر بیٹھے اور دونوں پنڈلیوں کو کھڑی کر کے پیٹ سے لگالے اور اوپر سے ایک کپڑا ڈال لے، اس صورت میں شرمگاہ کھلنے کا خطرہ لگا رہتا ہے اور اگر اچانک اٹھنا پڑ جائے تو آدمی جلدی سے اُٹھ بھی نہیں سکتا۔

21۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الاضْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ

۲۱۔ باب: پیٹ کے بل (اوندھے منہ) لیٹنا مکروہ ہے

2768۔ حَـدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا

أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلاً مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ ضَجْعَةٌ لا يُحِبُّهَا اللّٰهُ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ طِهْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ يَعِيشَ بْنِ طِهْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَيُقَالُ طِخْفَةُ، وَالصَّحِيحُ طِهْفَةُ، وَقَالَ بَعْضُ الْحُفَّاظِ: الصَّحِيحُ طِخْفَةُ، وَيُقَالُ: طِغْفَةُ، وَ يَعِيشُ هُوَ مِنَ الصَّحَابَةِ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٠٤١ و ١٥٠٥٤) وانظر حم (٢/٣٠٤) (حسن صحیح)

۲۷۶۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اپنے پیٹ کے بل (اوندھے منہ) لیٹا ہوا دیکھا تو فرمایا: ''یہ ایسا لیٹنا ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے روایت کی ہے اور ابوسلمہ نے یعیش بن طہفہ کے واسطے سے ان کے باپ طہفہ سے روایت کی ہے، انھیں طخفہ بھی کہا جاتا ہے، لیکن صحیح طہفہ ہی ہے اور بعض حفاظ کہتے ہیں: طخفہ صحیح ہے اور انھیں طغفہ اور یعیش بھی کہا جاتا ہے اور وہ صحابہ میں سے ہیں۔ (۲) اس باب میں طہفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

22۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

۲۲۔ باب: ستر (شرم گاہ) کی حفاظت کا بیان

2769۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا، وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: ((احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلاَّ مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ))، فَقَالَ: اَلرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ؟ قَالَ: ((إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لا يَرَاهَا أَحَدٌ فَافْعَلْ))، قُلْتُ: وَالرَّجُلُ يَكُونُ خَالِيًا قَالَ: ((فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَجَدُّ بَهْزٍ. اسْمُهُ: مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ، وَقَدْ رَوَى الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ۔ وَهُوَ وَالِدُ بَهْزٍ.

تخریج: خ/الطهارة ٩٩ (تعليقا في الباب) د/الحمام ٣ (٤٠١٧)، ق/النكاح ٢٨ (١٩٢٠)، ويأتي برقم ٢٧٩٤) (تحفة الأشراف: ١١٣٨٠) (حسن)

۲۷۶۹۔ معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم اپنی شرم گاہیں کس قدر کھول سکتے اور کس قدر چھپانا ضروری ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنی بیوی اور اپنی لونڈی کے سوا ہر کسی سے اپنی شرم گاہ کو چھپاؤ۔'' انھوں نے کہا: آدمی کبھی آدمی کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تب بھی تمھاری ہر ممکن کوشش یہی ہونی چاہیے کہ تمھاری شرم گاہ کوئی نہ دیکھ سکے۔'' میں نے کہا: آدمی کبھی تنہا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تو اور زیادہ مستحق ہے کہ اس

سے شرم کی جائے۔" امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدۃ القشیری ہے۔ (۳) اور جریری نے حکیم بن معاویہ سے روایت کی ہے اور وہ بہز کے والد ہیں۔

23۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الاتِّكَاءِ

۲۳۔ باب: تکیہ اور ٹیک لگا کر بیٹھنے کا بیان

2770۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوفِيُّ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَى يَسَارِهِ.

تخريج: د/اللباس ٤٥ (٤١٤٣) (تحفة الأشراف: ٢١٣٨) (صحيح)

۲۷۷۰۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی بائیں جانب تکیے پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس حدیث کو کئی اور نے بطریق: "اسرائیل، عن سماك، عن جابربن سمرة" روایت کی ہے، (اس میں ہے) وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا، لیکن انھوں نے "علی یسارہ" اپنی بائیں جانب تکیہ رکھنے کا ذکر نہیں کیا۔

2771۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ. هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۷۷۱۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

24۔ بَابٌ

۲۴۔ باب

2772۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ، وَلاَيُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ٢٣٥ (صحيح)

۲۷۷۲۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسی کے حدودِ اقتدار و اختیار میں اس کی اجازت کے

بغیر امامت نہیں کرائی جاسکتی اور نہ ہی کسی شخص کے گھر میں اس کی خاص جگہ پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھا جا سکتا ہے۔"
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

25۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ

۲۵۔ باب: آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے

2773۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ وَمَعَهُ حِمَارٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ارْكَبْ، وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي))، قَالَ: قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ، قَالَ: فَرَكِبَ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.
وَفِي الْبَابِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ.

تخریج: د/الجهاد ٦٥ (٢٥٧٢) (تحفة الأشراف: ١٩٦١) (صحيح)

۲۷۷۳۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ چلے جارہے تھے کہ اسی دوران میں ایک شخص جس کے ساتھ گدھا تھا آپ کے پاس آیا اور آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ سوار ہوجائیے اور خود پیچھے ہٹ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو اپنی سواری کے سینے پر، یعنی آگے بیٹھنے کا زیادہ حق دار ہو، الا کہ تم مجھے اس کا حق دے دو۔" یہ سن کر فوراً اس نے کہا: میں نے اس کا حق آپ کو دیدیا۔ پھر آپ اس پر سوار ہوگئے۔ [1] امام ترمذی کہتے ہیں: اس سند سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔اس باب میں قیس بن سعد بن عبادۃ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ [1] :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی شخصیت کس قدر متواضع تھی، آپ کسی دوسرے کے حق کو لینا پسند نہیں کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ خود آپ کو یہ حق دینے پر راضی نہ ہوجاتا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کی شخصیت میں ہمیشہ انصاف پسندی اور حق کا اظہار شامل تھا۔

26۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ

۲۶۔ باب: غالیچہ (چھوٹے قالین) رکھنے کی رخصت کا بیان

2774۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ لَكُمْ أَنْمَاطٌ))، قُلْتُ: وَأَنَّى تَكُونُ لَنَا أَنْمَاطٌ. قَالَ: ((أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ))، قَالَ: فَأَنَا أَقُولُ لِامْرَأَتِي أَخِّرِي عَنِّي أَنْمَاطَكِ فَتَقُولُ: أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ؟)) قَالَ: فَأَدَعُهَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/المناقب ٢٥ (٣٦٣١)، واللباس ٦٢ (٥١٦١)، م/اللباس ٧ (٢٠٨٣)، د/اللباس ٤٥ (٤١٤٥)، ن/النكاح ٨٣ (٣٣٨٨) (تحفة الأشراف: ٣٠٢٣) (صحيح)

۲۷۷۴۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس انماط (غالیچے) ہیں؟'' میں نے کہا: غالیچے ہمارے پاس کہاں سے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''تمھارے پاس عنقریب انماط (غالیچے) ہوں گے۔'' (تو اب وہ زمانہ آ گیا ہے) میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں کہ تم اپنے انماط (غالیچے) مجھ سے دور رکھو۔ تو وہ کہتی ہے: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہ کہا تھا کہ تمھارے پاس انماط ہوں گے، تو میں اس سے درگزر کر جاتا ہوں۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... آپ نے جو پیشین گوئی کی تھی کہ مسلمان مالدار ہو جائیں گے، اور عیش وعشرت کی ساری چیزیں انھیں میسر ہوں گی، بحمد اللہ آج مسلمان آپ کی اس پیشین گوئی سے پوری طرح مستفید ہو رہے ہیں، اس حدیث سے غالیچے رکھنے کی اجازت کا پتا چلتا ہے۔

27۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى دَابَّةٍ

۲۷۔ باب: ایک سواری پر (بیک وقت) تین آدمیوں کے بیٹھنے کا بیان

2775۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ۔ هُوَ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ۔، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَقَدْ قُدْتُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتَّى أَدْخَلْتُهُ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا قُدَّامُهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ. وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: م/فضائل الصحابة ٨ (٢٤٢٣) (تحفة الأشراف: ٤٥١٨) (صحيح)

۲۷۷۵۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہباء نامی خچر کو جس پر آپ، اور حسن وحسین سوار تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے پاس (صحن میں) لیتا چلا گیا، یہ (حسن) آپ کے آگے اور وہ (حسین) آپ کے پیچھے بیٹھے تھے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس میں ابن عباس اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... بعض احادیث سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سواری پر تین آدمیوں کے بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک ہی سواری پر بیٹھے، منع کی صورت اس حالت سے متعلق ہے جب سواری کمزور ہو اور اگر طاقت ور ہے تو پھر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

28- بَابُ مَا جَاءَ فِي نَظْرَةِ الْمُفَاجَأَةِ

۲۸- باب: (غیر محرم پر) اچانک نظر پڑ جانے کا بیان

2776- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَأَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرٍو اسْمُهُ: هَرِمٌ.

تخريج: م/الأدب ١٠ (٢١٥٩)، د/النكاح ٤٤ (٢١٤٨) (تحفة الأشراف: ٣٢٣٧)، وحم (٤/٣٥٨، ٣٦١)، ود/الاستئذان ١٥ (٢٦٨٥) (صحيح)

۲۷۷۶- جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے (کسی اجنبیہ عورت پر) اچانک پڑ جانے والی نظر سے متعلق پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنی نگاہ پھیر لیا کرو۔''[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :......معلوم ہوا کہ کسی مقصد و ارادہ کے بغیر اگر اچانک کسی اجنبی عورت پر نگاہ پڑ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، حرج اور گناہ تو اس میں ہے کہ اس پر بار بار نگاہ مقصد و ارادہ کے ساتھ ڈالی جائے اور یہ کہ اچانک نگاہ کو بھی فوراً پھیر لیا جائے۔

2777- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ: ((يَا عَلِيُّ! لا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الأُولَى، وَلَيْسَتْ لَكَ الآخِرَةُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ.

تخريج: د/النكاح ٤٤ (٢١٤٩) (تحفة الأشراف: ٢٠٠٧) (حسن)

۲۷۷۷- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''علی! نظر کے بعد نظر نہ اٹھاؤ، کیوں کہ تمھارے لیے پہلی نظر (معاف) ہے اور دوسری (معاف) نہیں ہے۔''[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔

فائدہ [1] :......یعنی اگر اچانک پہلی مرتبہ تمھاری نگاہ کسی پر پڑ گئی تو یہ معاف ہے، لیکن تمہارا دوبارہ دیکھنا قابل گرفت ہوگا۔ (اور پہلی والی بھی فوراً ہٹا لینی ہوگی)

29- بَابُ مَا جَاءَ فِي احْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

۲۹- باب: عورتیں مردوں سے پردہ کریں اس کا بیان

2778- حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَبْهَانَ مَوْلَى

أُمَّ سَلَمَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّها كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَيْمُونَةَ قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((احْتَجِبَا مِنْهُ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَايُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا؟ أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ؟)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/اللباس ٣٧ (٤١١٢) (تحفة الأشراف: ١٨٢٢٢)، وحم (٦/٢٩٦) (ضعيف)

(سند میں ''نبھان'' مجہول راوی ہے، نیز یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ''میں حبشی لوگوں کا کھیل دیکھتی رہی .....'' کے مخالف ہے، الارواء ۱۸۰۶)

۲۷۷۸۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھی اور میمونہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں، اسی دوران میں کہ ہم دونوں آپ کے پاس بیٹھی تھیں، عبداللہ بن ام مکتوم آئے اور آپ کے پاس پہنچ گئے۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب ہمیں پردے کا حکم دیا جاچکا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں ان سے پردہ کرو، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا وہ اندھے نہیں ہیں؟ نہ وہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں؟ اور نہ ہمیں پہچان سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم دونوں بھی اندھی ہو؟ کیا تم دونوں انھیں دیکھتی نہیں ہو؟۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :.....یعنی فتنے کو اپنا سر ابھارنے کے لیے مرد و عورت میں سے کسی کا بھی ایک دوسرے کو دیکھنا کافی ہو گا، اب جب کہ تم دونوں انھیں دیکھ رہی ہو اس لیے فتنے سے بچنے کے لیے پردہ ضروری ہے۔

30۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنِ الْأَزْوَاجِ

۳۰۔ باب: شوہر کی اجازت کے بغیر ان کی عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت

2779۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ مَوْلَى عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَرْسَلَهُ إِلَي عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُهُ عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، فَأَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلَى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا أَوْ نَهَى أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ.

وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَجَابِرٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٧٥٢) (صحيح)

(سند میں مولی عمرو بن العاص مبہم راوی ہے، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے)

۲۷۷۹۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے انھیں علی رضی اللہ عنہ کے پاس (ان کی بیوی) اسماء بنت عمیس ❶ سے ملاقات کی اجازت مانگنے کے لیے بھیجا، تو انھوں نے اجازت دے دی، پھر جب وہ جس ضرورت سے گئے تھے اس سے کہہ سن کر فارغ ہوئے تو ان کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) نے ان سے (اس کے متعلق پوچھا، تو انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عورتوں کے پاس ان کے شوہروں سے اجازت لیے بغیر جانے سے منع فرمایا ہے۔❷ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عقبہ بن عامر، عبداللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... پہلے یہ جعفر طیار کی بیوی تھیں، پھر ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شادی کی، ان کے بعد ان سے علی رضی اللہ عنہ نے شادی کی۔

فائدہ ❷ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرے کی بیوی کے پاس کسی شرعی ضرورت کی تکمیل کے لیے اس وقت جانا جائز ہوگا جب اس کے شوہر سے اجازت لے لی گئی ہو، اجازت کے بغیر اس کے پاس جانا جائز نہیں ہے۔

31- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْذِيرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

۳۱۔ باب: عورتوں کے فتنے سے بچنے کا بیان

2780- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثِّقَاتِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ غَيْرُ الْمُعْتَمِرِ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

تخريج: خ/النكاح ١٨ (٥٠٩٦)، م/الذكر والدعاء ٢٦ (٢٧٤٠)، ق/الفتن ١٩ (٣٩٩٨) (تحفة الأشراف: ٩٩، و٤٤٦٢)، وحم (٥/٢٠٠) (صحيح)

2780/ م- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۷۸۰۔ اسامہ بن زید اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ نقصان پہنچانے والا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث کئی ثقہ لوگوں نے بطریق: "سليمان التيمي، عن أبي عثمان، عن أسامة بن زيد رضی اللہ عنہ" نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے اور انھوں نے اس سند میں "عن سعيد ابن زيد بن عمرو بن نفيل" کا ذکر نہیں کیا۔ (۳) ہم معتمر کے علاوہ کسی کو نہیں جانتے جس نے "عن أسامة بن زيد و سعيد بن زيد" (ایک ساتھ) کہا ہو۔ (۴) اس باب میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

ابن عمر نے بسند سفيان عن سليمان التيمى عن ابى عثمان عن اسامة بن زيدعن النبى ﷺ اسی طرح روایت کی ہے۔

فائدہ ❶:......مرد عورتوں کے حسن وعشق کا شکار ہو کر اپنا دین ودنیا سب تباہ اور حکومت و اقتدار سب گنوا بیٹھتے ہیں۔ اسی فتنے کو استعمال کر کے عیسائیوں اور یہودیوں نے ملت کو پارہ پارہ کر دیا اور مسلمانوں کو غلام اور زیر نگیں کر لیا۔

32۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ

۳۲۔ باب: زائد بالوں کا گچھا اپنے بالوں میں جوڑنے کی حرمت کا بیان

2781۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بِالْمَدِينَةِ يَخْطُبُ يَقُولُ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ هَذِهِ الْقُصَّةِ، وَيَقُولُ: ((إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوإِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ.

تخريج: خ/أحاديث الأنبياء ٥٤ (٣٤٦٨)، واللباس ٨٣ (٥٩٣٢)، م/اللباس ٣٣ (٢١٢٧)، د/الترجل ٥ (٤١٦٧)، ن/الزينة ٢١ (٥٠٩٥)، و٦٨ (٥٢٤٩-٥٢٥٠) (تحفة الأشراف: ١١٤٠٧)، وط/الشعر ١ (٢)، وحم (٩٥/٤، ٩٨) (صحيح)

۲۷۸۱۔ حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو مدینے میں خطبے کے دوران میں کہتے ہوئے سنا: اے اہلِ مدینہ! تمھارے علما کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان زائد بالوں کے استعمال سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور آپ کہتے تھے: "جب بنی اسرائیل کی عورتوں نے اسے اپنا لیا تو وہ ہلاک ہو گئے۔" ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث متعدد سندوں سے معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے۔

فائدہ ❶:......معلوم ہوا کہ مزید بال لگا کر بڑی چوٹی بنانا یہ فتنے کا باعث ہے، ساتھ ہی یہ زانیہ و فاسقہ عورتوں کا شعار بھی ہے، بنی اسرائیل کی عورتوں نے جب یہ شعار اپنایا تو لوگ بدکاریوں میں مبتلا ہو گئے اور نتیجتاً ہلاک و برباد ہو گئے۔

33۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

۳۳۔ باب: بال جوڑنے اور جڑوانے والی اور گودنا گودنے اور گدوانے والی پر وارد لعنت کا بیان

2782۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ

عَنْ عَبْدِاللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ، وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللهِ.
قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَنْ مَنْصُورٍ.

تخريج: خ/تفسير الحشر ٤ (٤٨٨٦)، واللباس ٨٢ (٥٩٣١)، ٨٤ (٥٩٣٩)، و ٨٥ (٥٩٤٣)، و ٨٦ (٥٩٤٤)، و ٨٧ (٥٩٤٨)، م/اللباس ٣٣ (٢١٢٥)، د/الترجل ٥ (٤١٦٩)، ن/الزينة ٢٤ (٥١٠٢)، و ٢٦ (٥١١٠)، ٧٢ (٥٢٥٤)، ق/النكاح ٥٢ (١٩٨٩) (تحفة الأشراف: ٩٤٥٠)، وحم (١/٤٠٩، ٤١٥، ٤٣٤، ٤٤٨، ٤٥٤، ٤٦٢، ٤٦٥) (صحيح)

۲۷۸۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے گودنا گودنے والی اور گودنا گدوانے والیوں پر اور حسن میں اضافے کی خاطر چہرے سے بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والیوں پر اور اللہ کی بناوٹ (تخلیق) میں تبدیلیاں کرنے والیوں پر۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس حدیث کو شعبہ اور کئی دوسرے ائمہ نے بھی منصور سے روایت کیا ہے۔

2783۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ))، قَالَ نَافِعٌ: الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ. قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ، وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ يَحْيَى قَوْلَ نَافِعٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٧٥٩ (صحيح)

۲۷۸۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہو بالوں کو جوڑنے والی اور جوڑوانے والی پر اور گودنا گودنے اور گودنا گودوانے والی پر۔'' نافع کہتے ہیں: گودائی مسوڑھے میں ہوتی ہے۔ ❶
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عائشہ، معقل بن یسار، اسماء بنت ابی بکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہم سے یحییٰ بن سعید نے وہ کہتے ہیں: ہم سے عبیداللہ بن عمر نے نافع سے اور نافع نے ابن عمر کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی (مذکورہ) روایت کی طرح روایت کی۔ مگر یحییٰ نے اس روایت میں نافع کا قول ذکر نہیں کیا۔

فائدہ ❶ :...... گودائی ہاتھ، پاؤں اور جسم کے مختلف حصوں پر ہوتی ہے، ممکن ہے نافع نے اپنے زمانے کے رواج کو سامنے رکھ کر یہ بات کہی ہو کہ گودائی مسوڑھے میں ہوتی ہے۔

34 - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

۳۴- باب: مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں کا بیان

2784- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۷۸۴- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶:...... یعنی جو مرد عورتوں کی طرح اور عورتیں مردوں کی طرح وضع قطع اور بات چیت کا لہجہ اور انداز اختیار کرتی ہیں، ان پر لعنت ہے۔

2785- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَأَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ.

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ.

تخريج: خ/اللباس ٥١ (٥٨٨٥)، د/اللباس ٣١ (٤٠٩٧)، ق/النكاح ٢٢ (١٩٠٤) (تحفة الأشراف: ٦١٨٨)، وحم (١/٢٢٥، ٣٣٠)، ود/الاستئذان ٢١ (٢٦٩١) (صحيح)

۲۷۸۵- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی زنانے (مخنث) مردوں پر اور مردانہ پن اختیار کرنے والی عورتوں پر۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

35- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ الْمَرْأَةِ مُتَعَطِّرَةً

۳۵- باب: عطر لگا عورت کے گھر سے باہر نکلنے کی حرمت کا بیان

2786- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ، وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً)).

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الترجل ٧ (٤١٧٣)، ن/الزينة ٣٥ (٥١٢٩) (تحفة الأشراف: ٩٠٢٣) (حسن)

۲۷۸۶۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر آنکھ زنا کار ہے اور عورت جب خوشبو لگا کر مجلس کے پاس سے گزرے تو وہ بھی ایسی ایسی ہے، یعنی وہ بھی زانیہ ہے۔" ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶:...... ہر آنکھ زنا کار ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ آنکھ جو کسی اجنبی عورت کی طرف شہوت سے دیکھے وہ زانیہ ہے اور خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرنے والی عورت اس لیے زانیہ ہے کیوں کہ وہ لوگوں کی نگاہوں کو اپنی طرف مائل کرنے کا سبب بنی ہے، اس لیے وہ برابر کی شریک ہے۔

36- بَابُ مَا جَاءَ فِي طِيبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۳۶۔ باب: مرد اور عورت کی خوشبو کا بیان

2787- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفيَانَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ، وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ، وَخَفِيَ رِيحُهُ)).

تخريج: د/النكاح ٥٠ (٢١٧٤)، ن/الزينة ٣٢ (٥١٢٠، ٥١٢١) (تحفة الأشراف: ١٥٨٦)، وحم (٢/٥٤١) (حسن) (سند میں "رجل" مبہم راوی ہے، لیکن شاہد کی وجہ سے یہ حدیث حسن لغیرہ ہے، ملاحظہ ہو صحیح الترغیب رقم: ۴۰۲۴)

2787/ م- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنِ الطُّفَاوِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِلاَّ أَنَّ الطُّفَاوِيَّ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، وَلاَ نَعْرِفُ اسْمَهُ، وَحَدِيثُ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ.

تخريج: انظر ماقبله (حسن)

۲۷۸۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک پھیل رہی ہو اور رنگ چھپا ہوا ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو، لیکن مہک اس کی چھپی ہوئی ہو۔" ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۷۸۷/م ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے ہیں: ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے جریری سے، جریری نے ابونضرہ سے، ابونضرہ نے طفاوی سے اور طفاوی نے ابوہریرہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی جیسی اسی معنی کی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ہم طفاوی کا ذکر صرف اسی حدیث میں سن رہے ہیں، ہم ان کا نام بھی نہیں جانتے،

اسماعیل بن ابراہیم کی حدیث (اتم) مکمل اور اطول (لمبی) ہے۔ ❷

فائدہ ❶ :......مفہوم یہ ہے کہ مرد ایسی خوشبو لگائیں جس میں بو ہو اور رنگ نہ ہو، جیسے عطر اور عود وغیرہ اور عورتیں ایسی چیزوں کا استعمال کریں جن میں رنگ ہو خوشبو نہ ہو، مثلاً: زعفران اور مہندی وغیرہ۔

فائدہ ❷ :......مولف نے اسماعیل بن ابراہیم بن علیہ کی روایت یہ بتانے کے لیے پیش کی ہے کہ سفیان کی روایت میں مبہم راوی ''رجل'' طفاوی ہی ہیں، اور یہ مجہول ہیں۔

2788۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ خَيْرَ طِيبِ الرَّجُلِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ، وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَخَيْرَ طِيبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ، وَخَفِيَ رِيحُهُ)) وَنَهَى عَنْ مِيثَرَةِ الأُرْجُوَانِ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٨٠٥)، وحم (٤/٤٤٢) (صحيح)

۲۷۸۸۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مرد کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی مہک پھیلے اور اس کا رنگ چھپا رہے اور عورتوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو چھپی رہے۔'' اور آپ ﷺ نے زین کے اوپر انتہائی سرخ ریشمی کپڑا ڈالنے سے منع فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

37۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيبِ

۳۷۔ باب: خوشبو واپس کر دینا ناپسندیدہ اور مکروہ کام ہے

2789۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كَانَ أَنَسٌ لاَ يَرُدُّ الطِّيبَ، وَقَالَ أَنَسٌ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لاَ يَرُدُّ الطِّيبَ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: خ/الهبة ٩ (٢٥٨٢)، واللباس ٨٠ (٥٩٢٩)، ن/الزينة ٧٤ (٥٢٦٠) (تحفة الأشراف: ٧٤٥٣) (صحيح)

۲۷۸۹۔ ثمامہ بن عبداللہ کہتے ہیں: انس رضی اللہ عنہ خوشبو (کی چیز) واپس نہیں کرتے تھے اور انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ خوشبو کو واپس نہ کرتے تھے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی آپ ﷺ کے پاس ہدیہ اگر خوشبو جیسی چیز آتی تو آپ اسے بھی واپس نہیں کرتے تھے، اس لیے سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے ہدیہ کی ہوئی خوشبو کو واپس نہیں کرنا چاہیے۔

2790ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلاثٌ لا تُرَدُّ: اَلْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ)) الدُّهْنُ يَعْنِي بِهِ الطِّيبَ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ وَهُوَ مَدَنِيٌّ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۷۴۵۳) (حسن)

۲۷۹۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزیں (ہدیہ وتحفہ میں آئیں) تو وہ واپس نہیں کی جاتی ہیں: تکیے، دُہن، اور دودھ۔'' دہن (تیل) سے مراد خوشبو ہے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) عبداللہ یہ مسلم بن جندب کے بیٹے ہیں اور مدنی ہیں۔

2791ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ بَصْرِيٌّ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ حَنَانٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَلَا نَعْرِفُ حَنَانًا إِلَّا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ: عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ، وَقَدْ أَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَرَهُ، وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ.

تخریج: د/المراسيل ۹۷ (تحفة الأشراف: ۱۸۹۷۵) (ضعيف)

(اولاً یہ مرسل ہے، کیوں کہ ابوعثمان النھدی تابعی ہیں، دوسرے اس کا راوی ''حنان'' لین الحدیث ہے)

۲۷۹۱۔ ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو خوشبو دی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیوں کہ وہ جنت سے نکلی ہے۔''
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) حنان (نام کے) راوی کو ہم صرف اسی حدیث میں پاتے ہیں۔ (۳) ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ تو پایا لیکن انھیں آپ کا دیدار نصیب نہ ہوا اور نہ ہی آپ سے کوئی حدیث سن سکے۔

38- بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرِّجَالِ الرِّجَالَ وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ

۳۸۔ باب: مرد کا مرد کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ چمٹنا حرام ہے

2792ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ حَتّٰى تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: خ/النكاح ۱۱۸ (۵۲۴۰)، د/النكاح ۴۴ (۲۱۵۰) (تحفة الأشراف: ۹۲۵۲)، وحم (۱/۳۸۷، ۴۶۰) (صحيح)

۲۷۹۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت عورت سے نہ چمٹے یہاں تک کہ وہ اسے اپنے شوہر سے اس طرح بیان کرے گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔'' ● امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... اگر عورت اپنے شوہر سے کسی دوسری عورت کے جسمانی اوصاف بیان کرے تو اس سے اس کا شوہر فتنہ اور زنا کاری میں مبتلا ہو سکتا ہے، شریعت نے اسی فتنے کے سد باب کے لیے کسی دوسری عورت کے جسمانی اوصاف کو بیان کرنے سے منع فرمایا ہے۔

2793۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَي عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَي عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَي الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَلا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَي الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/النكاح ٢١ (١٤٣٧)، د/الحمام ٣ (٤٠١٨) (تحفة الأشراف: ٤١١٥) (صحيح)

۲۷۹۳۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مرد مرد کی شرمگاہ اور عورت عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے، اور مرد مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں ننگا ہو کر نہ لیٹے اور عورت عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے۔'' ● امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن، غریب صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... یعنی دو مرد یا دو عورتیں ایک ہی کپڑا اوڑھ کر ننگے بدن نہ لیٹ جائیں۔

39۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

۳۹۔ باب: ستر (شرمگاہ) کی حفاظت کا بیان

2794۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالا: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا، وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: ((احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ؟ قَالَ: ((إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلا يَرَاهَا)) قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ: ((فَاللهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ٢٧٦٩ (حسن)

۲۷۹۴۔ معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کے نبی! ہم اپنی شرمگاہیں کس قدر کھول سکتے ہیں اور کس قدر چھپانا ضروری ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اپنی شرمگاہ اپنی بیوی اور اپنی لونڈی کے سوا ہر ایک سے چھپاؤ۔'' میں نے پھر کہا:

جب لوگ مل جل کر رہ رہے ہوں (تو ہم کیا اور کیسے کریں؟) آپ نے فرمایا: ''تب بھی تمھاری ہر ممکن کوشش یہی ہونا چاہیے کہ تمھاری شرمگاہ کوئی نہ دیکھ سکے۔'' میں نے پھر کہا: اللہ کے نبی! جب آدمی تنہا ہو؟ آپ نے فرمایا: ''لوگوں کے مقابل اللہ تو اور زیادہ مستحق ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

40- بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

۴۰۔ باب: ران کے ستر (شرمگاہ) میں داخل ہونے کا بیان

2795- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ زُرْعَةَ ابْنِ مُسْلِمِ بْنِ جَرْهَدٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ جَدِّهِ جَرْهَدٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِجَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ، وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فَقَالَ: ((إِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَا أَرَى إِسْنَادَهُ بِمُتَّصِلٍ.

تخريج: خ/الصلاة ١٢ (تعليقاً في الترجمة)، د/الحمام ٢ (٤٠١) (تحفة الأشراف: ٣٢٠٦)، وحم (٣/٤٧٨) (ويأتي بعد حديث) (صحيح)

۲۷۹۵۔ جرہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں جرہد کے پاس (یعنی میرے پاس سے) سے گزرے (اس وقت) ان کی ران کھلی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا: ''ران بھی ستر (چھپانے کی چیز) ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں ہے۔

2796- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جَرْهَدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((غَطِّ فَخِذَكَ فَإِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٢٠٦٤٣٢) (صحيح)

۲۷۹۶۔ جرہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ اپنی ران کھولے ہوئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ران ڈھانپ لو، کیوں کہ یہ ستر (چھپانے کی چیز) ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

2797- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَرْهَدٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ)).

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جَحْشٍ، وَلِعَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ صُحْبَةٌ، وَلابْنِهِ مُحَمَّدٍ صُحْبَةٌ.

تخریج: انظر حدیث رقم ۲۷۹۵ (صحیح)

۲۷۹۷۔ جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ران ستر (چھپانے کی چیز) ہے''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں علی اور محمد بن عبداللہ بن جحش سے بھی احادیث آئی ہیں اور عبداللہ بن جحش اور ان کے بیٹے محمد رضی اللہ عنہما دونوں صحابیٔ رسول ہیں۔

2798ــ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخریج: انظر ماقبله (صحیح)

۲۷۹۸۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ران بھی ستر (چھپانے کی چیز) ہے''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

41۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِ

۴۱۔ باب: صفائی ستھرائی کا بیان

2799ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ، فَنَظِّفُوا، أُرَاهُ قَالَ: أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلا أَنَّهُ قَالَ: نَظِّفُوا أَفْنِيَتَكُمْ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَخَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ يُضَعَّفُ، وَيُقَالُ: ابْنُ إِيَاسٍ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٨٩٤) (ضعیف)

(سند میں مہاجر بن سمار لین الحدیث ہیں، لیکن ''نظفوا أفنيتكم ...... الخ'' اور ''جواد يحب الجواد'' کے ٹکڑے متابعات کی بنا پر صحیح ہیں، تفصیل کے لیے دیکھیے: الصحيحة رقم: ١٦٢٧)

۲۷۹۹۔ صالح بن ابی حسان کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیّب کو کہتے ہوئے سنا: اللہ طیّب (پاک) ہے اور پاکی (صفائی وستھرائی) کو پسند کرتا ہے۔ اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو پسند کرتا ہے اور اللہ سخی وفیاض ہے اور جود وسخا کو پسند کرتا ہے، تو پاک وصاف رکھو۔ (میرا خیال ہے کہ انھوں نے اس سے آگے کہا) اپنے گھروں کے صحنوں اور گھروں کے سامنے کے میدانوں کو اور یہود سے مشابہت نہ اختیار کرو۔ (صالح کہتے ہیں) میں نے اس (روایت) کا مہاجر بن مسمار سے ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے اس کو عامر بن سعد نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ

سے روایت کیا، البتہ مہاجر نے "نظفوا أفنيتكم" کہا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) خالد بن الیاس ضعیف سمجھے جاتے ہیں اور انھیں خالد بن ایاس بھی کہا جاتا ہے۔

42۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الاسْتِتَارِ عِنْدَ الْجِمَاعِ

۴۲۔ باب: جماع کے وقت پردہ کرنے کا بیان

2800۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نِيزَكَ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُحَيَّاةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِينَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَحْيُوهُمْ وَأَكْرِمُوهُمْ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو مُحَيَّاةَ اسْمُهُ: يَحْيَى بْنُ يَعْلَى.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۸۳۱۸) (ضعيف)

(سند میں لیث بن ابی سلیم ضعیف ہیں، دیکھیے: الإرواء رقم: ٦٤)

۲۸۰۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ ننگے ہونے سے بچو، کیوں کہ تمھارے ساتھ وہ (فرشتے) ہوتے ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے۔ وہ تو صرف اس وقت جدا ہوتے ہیں جب آدمی پاخانہ جاتا ہے یا اپنی بیوی کے پاس جا کر اس سے ہم بستر ہوتا ہے، اس لیے تم ان (فرشتوں) سے شرم کھاؤ اور ان کی عزت کرو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

43۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ

۴۳۔ باب: غسل خانے میں جانے کا بیان

2801۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلا يُدْخِلْ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلا يَجْلِسْ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا بِالْخَمْرِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ طَاوُوسٍ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ صَدُوقٌ، وَرُبَّمَا يَهِمُ فِي الشَّيْءِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: لَيْثٌ لا يُفْرَحُ بِحَدِيثِهِ، كَانَ لَيْثٌ يَرْفَعُ أَشْيَاءَ لا يَرْفَعُهَا غَيْرُهُ فَلِذَلِكَ ضَعَّفُوهُ.

تخريج: ن/الغسل ٢ (٤٠١) (بعضه) (تحفة الأشراف: ٢٢٨٤)، وحم (٣/٣٣٩) (حسن)

(سند میں لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہیں، لیکن متابعت کی وجہ سے یہ حدیث حسن ہے، الإرواء: ١٩٤٩، غاية المرام ١٩٠)

۲۸۰۱۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ تہہ بند باندھے بغیر غسل خانے (حمام) میں داخل نہ ہو، جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو غسل خانے (حمام) میں نہ بھیجے، اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دَور چلتا ہو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۳) محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: لیث بن ابی سلیم صدوق ہیں، لیکن بسا اوقات وہ وہم کر جاتے ہیں۔ (۴) محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل کہتے ہیں: لیث کی حدیث سے دل خوش نہیں ہوتا۔ لیث بعض ایسی حدیثوں کو مرفوع بیان کر دیتے تھے جسے دوسرے لوگ مرفوع نہیں کرتے تھے۔ انھیں وجوہات سے لوگوں نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔

فائدہ ❶ :...... یہ حمامات عمومی غسلخانے ہوا کرتے تھے، جس میں مرد اور عورتیں سب کے سب ننگے نہاتے تھے، آپ ﷺ نے مردوں کو تہہ بند باندھ کر نہانے کی اجازت دی، جب کہ عورتوں کو اس سے دور رہنے کا حکم دیا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر وہ مجلس جہاں نشہ آور اور حرام چیزوں کا دور چل رہا ہو اس میں شریک ہونا درست نہیں۔

2802۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ شَدَّادٍ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي عُذْرَةَ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَإِسْنَادُهُ لَيْس بِذَاكَ الْقَائِمِ.

تخريج: د/الحمام ١ (٤٠٠٩)، ق/الأدب ٣٨ (٣٧٤٩) (تحفة الأشراف: ١٧٧٩٨)، وحم (٦/١٧٩)

(ضعیف) (سند میں ابوعذرہ مجہول تابعی ہیں، صحابی نہیں ہیں : غاية المرام رقم ١٩٠)

۲۸۰۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حمامات (عمومی غسل خانوں) میں جا کر نہانے سے منع فرمایا۔ پھر مردوں کو تہہ بند پہن کر نہانے کی اجازت دے دی۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۲) اس کی سند ویسی مضبوط نہیں ہے۔

2803۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَال: سَمِعْتُ سَالِمَ ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ، أَنَّ نِسَاءً مِنْ أَهْلِ حِمْصَ أَوْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: أَنْتُنَّ اللاَّتِي يَدْخُلْنَ نِسَاؤُكُنَّ الْحَمَّامَاتِ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنَ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلاَّ هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: د/الحمام ١ (٤٠١٠)، ق/الأدب ٣٨ (٣٧٥٠) (تحفة الأشراف: ١٧٨٠٤)، وحم (٦/١٩٩)،

و د/الاستئذان ۲۳ (۲۶۹۳) (صحیح)

۲۸۰۳۔ ابوملیح ہذلی سے روایت ہے کہ اہلِ حمص یا اہلِ شام کی کچھ عورتیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں تو انھوں نے کہا: تم وہی ہو جن کی عورتیں حمامات (عمومی غسلخانوں) میں نہانے جایا کرتی ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو عورت اپنے شوہر کے گھر کے سوا اپنے کپڑے کہیں دوسری جگہ اتار کر رکھتی ہے وہ عورت اپنے اور اپنے رب کے درمیان سے حجاب کا پردہ اٹھا دیتی ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

44۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَلائِكَةَ لا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلا كَلْبٌ

۴۴۔ باب: جس گھر میں تصویر اور کتا ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

2804۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلالُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لا تَدْخُلُ الْمَلائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلا صُورَةُ تَمَاثِيلَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: خ/بدء الخلق ۷ (۳۲۲۵، ۳۲۲۶)، و۱۷ (۳۳۲۲)، د/المغازي ۱۲ (۴۰۰۲)، واللباس ۸۸ (۵۹۴۹)، و ۵۲ (۵۹۵۸)، م/اللباس ۲۶ (۲۱۰۶)، د/اللباس ۴۸ (۴۱۵۳)، ن/الصيد والذبائح ۱۱ (۴۲۸۷)، والزينة ۱۱۱ (۵۳۴۹)، ق/اللباس ۴۴ (۳۶۴۹) (تحفة الأشراف: ۳۷۷۹)، وحم (۴/۲۸) (صحيح)

۲۸۰۴۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو اور نہ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں جاندار جسموں کی تصویر ہو۔''[1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1]:...... ایسے کتے جو کھیت اور جائداد کی نگرانی نیز شکار کے لیے ہوں وہ مستثنیٰ ہیں، اسی طرح تصویر سے بے جان چیزوں کی تصویریں مستثنیٰ ہیں۔

2805۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ إِسْحَاقَ أَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَعُودُهُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَّ الْمَلائِكَةَ لا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْ صُورَةٌ)) شَكَّ إِسْحَاقُ لا يَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۴۰۳۱) وانظر ط/الاستئذان ۳ (۶) (صحيح)

۲۸۰۵۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں مجسمے ہوں یا تصویر ہو۔'' (اس حدیث میں اسحاق راوی کو شک ہو گیا کہ ان کے استاد نے ''تماثیل'' اور ''صورۃ'' دونوں میں سے کیا کہا؟ انھیں یاد نہیں)۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2806۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ، فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي بِالْبَابِ، فَلْيُقْطَعْ فَلْيُصَيَّرْ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ، وَمُرْ بِالسِّتْرِ، فَلْيُقْطَعْ، وَيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مُنْتَبَذَتَيْنِ يُوطَآنِ، وَمُرْ بِالْكَلْبِ، فَيُخْرَجَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْبُ جَرْوًا لِلْحَسَنِ أَوِ الْحُسَيْنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي طَلْحَةَ.

تخريج: د/اللباس ٤٨ (٤١٥٨)، ن/الزينة ١١٥) (٥٣٨٠) (تحفة الأشراف: ١٤٣٤٥)، وحم (٢/٣٠٥، ٣٠٨، ٤٧٨) (صحيح)

۲۸۰۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس جبرئیل علیہ السلام نے آ کر کہا: ''کل رات میں آپ کے پاس آیا تھا، لیکن مجھے آپ کے پاس گھر میں آنے سے اس بات نے روکا کہ آپ جس گھر میں تھے اس کے دروازے پر مردوں کی تصویریں تھیں اور گھر کے پردے پر بھی تصویریں تھیں اور گھر میں کتا بھی تھا، تو آپ ایسا کریں کہ دروازے کی تماثیل (مجسموں) کے سر کو اڑوا دیجیے کہ وہ مجسمے پیڑ جیسے ہو جائیں اور پردے پھڑوا کر ان کے دو تکیے بنوا دیجیے جو پڑے رہیں اور روندے اور استعمال کیے جائیں اور کتے کو نکال بھگایئے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ اور وہ کتا ایک پلا تھا حسن یا حسین کا ان کی چارپائی کے نیچے رہتا تھا، چنانچہ آپ نے اسے بھگا دینے کا حکم دیا اور اسے بھگا دیا گیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عائشہ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

45۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرَّجُلِ وَالْقَسِّيِّ

۴۵۔ باب: مردوں کے لیے زرد رنگ میں رنگا اور قسی ریشم کا بنا ہوا کپڑا پہننا حرام ہے

2807۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ كَرِهُوا لُبْسَ الْمُعَصْفَرِ، وَرَأَوْا أَنَّ مَا صُبِغَ بِالْحُمْرَةِ بِالْمَدَرِ أَوْ غَيْرِ ذَٰلِكَ فَلا بَأْسَ بِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُعَصْفَرًا.

تخريج: د/اللباس ٢٠ (٤٠٦٩) (تحفة الأشراف: ٨٩١٨) (ضعيف الاسناد)

(سند میں ابویحییٰ القتات لین الحدیث ہیں، مگر دیگر روایات سے اس کا معنی ثابت ہے)

۲۸۰۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص سرخ رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے گزرا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے اسے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (۲) اس حدیث سے اہلِ علم کے نزدیک مراد یہ ہے کہ وہ زرد رنگ میں رنگا ہوا کپڑا پہننا مکروہ سمجھتے ہیں۔ اور جو کپڑا گیروے رنگ وغیرہ میں رنگا جائے اس کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جب کہ وہ کسم کا نہ ہو (یعنی زرد رنگ کا نہ ہو)۔

2808۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْقَسِّيِّ، وَعَنِ الْمِيثَرَةِ، وَعَنِ الْجِعَةِ، قَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ: وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِيرِ.

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر حديث رقم ٢٦٤ (تحفة الأشراف: ١٠٣٠٤) (صحيح)

۲۸۰۸۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی پہننے سے، قسی کے (ریشم ملے ہوئے) کپڑے پہننے سے، زین پر رکھنے والی ریشمی گدیلے سے اور جو کی نبیذ سے۔

ابوالاحوص کہتے ہیں "جعہ" ایک شراب ہے جو مصر میں جو سے بنائی جاتی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2809۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ، أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ، وَرَدِّ السَّلَامِ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ، وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ، وَالإِسْتَبْرَقِ، وَالْقَسِّيِّ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ هُوَ أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ: سُلَيْمُ بْنُ الْأَسْوَدِ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٧٦٠ (صحيح)

۲۸۰۹۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور سات چیزوں کے کرنے سے منع فرمایا ہے: آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جنازے کے ساتھ جائیں، مریض کی عیادت کریں، چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دیں، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کریں، مظلوم کی مدد کریں اور قسم کھانے والے کی قسم پوری کرائیں اور سلام کا جواب دیں اور سات چیزوں سے آپ نے ہمیں منع فرمایا ہے: سونے کی انگوٹھی پہننے، یا سونے کے چھلے استعمال کرنے سے اور چاندی کے برتنوں سے اور حریر، دیباج، استبرق اور قسی کے پہننے سے (یہ سب ریشمی کپڑے ہیں)۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اشعث بن سلیم: یہ اشعث بن ابوشعثا ہیں، ابوشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے۔

46۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْبَيَاضِ

۴۶۔ باب: سفید کپڑے پہننے کا بیان

2810۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ.

تخريج: ق/اللباس ٥ (٣٥٦٧) (تحفة الأشراف: ٤٦٣٥) (صحيح)

۲۸۱۰۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفید کپڑے پہنو، کیوں کہ یہ پاکیزہ اور عمدہ لباس ہیں اور انھیں سفید کپڑوں کا اپنے مردوں کو کفن دو۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زندگی میں سفید لباس بہتر، پاکیزہ اور عمدہ ہے، اس لیے کہ سفید کپڑے میں ملبوس شخص کبر وغرور اور نخوت سے خالی ہوتا ہے، جب کہ دوسرے رنگوں والے لباس میں متکبرین یا عورتوں سے مشابہت کا امکان ہے، اپنے مُردوں کو بھی انہی سفید کپڑوں میں دفنانا چاہیے۔

47۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ

۴۷۔ باب: مردوں کے لیے سرخ لباس پہننے کی اجازت کا بیان

2811۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْأَشْعَثِ وَهُوَ ابْنُ سَوَّارٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَي رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِلَي الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ الْأَشْعَثِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرى) (تحفة الأشراف: ٢٢٠٨) (ضعيف)

(سند میں اشعث بن سوار قاضی اہواز ضعیف راوی ہیں، انھوں نے اس حدیث کو براء بن عازب کی بجائے جابر بن سمرہ کی روایت بنادی ہے، براء بن عازب کی روایت رقم ۱۷۲۴ پر گزر چکی ہے)

2811/ م— وَرَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةً حَمْرَاءَ، حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.

2811/ م— و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِهٰذَا وَفِي الْحَدِيثِ كَلامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا قَالَ: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا قُلْتُ لَهُ: حَدِيثُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ أَصَحُّ أَوْ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فَرَأَى كِلا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحًا وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَأَبِي جُحَيْفَةَ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۸۱۱۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک انتہائی روشن چاندنی رات میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، پھر آپ کو دیکھنے لگا اور چاند کو بھی دیکھنے لگا (کہ ان دونوں میں کون زیادہ خوبصورت ہے) آپ اس وقت سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھے [1] اور آپ مجھے چاند سے بھی زیادہ حسین نظر آ رہے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف اشعث کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۸۱۱/م ۱ شعبہ اور ثوری ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں اور ابواسحاق نے براء بن عازب سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے جسم پر سرخ جوڑا دیکھا، ہم سے بیان کیا اسی طرح محمود بن غیلان نے، وہ کہتے ہیں: مجھ سے بیان کیا وکیع نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا سفیان نے اور انہوں نے روایت کیا ابواسحاق سے۔

۲۸۱۱/م ۲ مجھ سے بیان کیا محمد بن بشار نے، وہ کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، وہ کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا شعبہ نے اور انھوں نے روایت کی اسی طرح ابواسحاق سے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے پوچھا، میں نے کہا: ابواسحاق کی حدیث جو براء سے مروی ہے زیادہ صحیح ہے یا جابر بن سمرہ کی؟ تو انہوں نے دونوں ہی حدیثوں کو صحیح قرار دیا۔ (۲) اس باب میں براء اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]:...... بعض علما کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ سرخ لباس خالص سرخ رنگ کا نہیں تھا، بلکہ اس میں سرخ رنگ کی دھاریاں تھیں، ظاہر ہے ایسے سرخ لباس کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔

48- بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَخْضَرِ

۴۸- باب: سبز رنگ کے کپڑے کا بیان

2812- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِاللهِ بْنِ إِيَادٍ، وَأَبُو رِمْثَةَ التَّيْمِيُّ يُقَالُ اسْمُهُ حَبِيبُ بْنُ حَيَّانَ، وَيُقَالُ اسْمُهُ: رِفَاعَةُ بْنُ يَثْرِبِيٍّ.

تخريج: د/اللباس ۱۹ (۴۰۶۵)، والترجل ۱۸ (۴۲۰۶)، ن/العيدين ۱۶ (۱۵۷۱)، والزينة ۹۶ (۵۳۳۴) (تحفة الأشراف: ۱۳۰۳۶)، وحم (۲/۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸)، و (۴/۱۶۳) (صحيح)

۲۸۱۲- ابورمثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو سبز کپڑے استعمال کیے ہوئے دیکھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف عبیداللہ بن ایاد کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) ابورمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا نام رفاعہ بن یثربی ہے۔

49- بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ

۴۹- باب: کالے کپڑے کا بیان

2813- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/اللباس ۶ (۲۰۸۱)، وفضائل الصحابة ۹ (۲۴۲۴) (تحفة الأشراف: ۱۷۸۵۷)، وحم (۶/۱۶۲) (صحيح)

۲۸۱۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ ﷺ (گھر سے) نکلے، اس وقت آپ کالے بالوں کی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

50- بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَصْفَرِ

۵۰- باب: پیلے کپڑے کا بیان

2814- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ أَبُو عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ حَسَّانَ أَنَّهُ حَدَّثَتْهُ جَدَّتَاهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ وَدُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ حَدَّثَتَاهُ عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْهَا، وَقَيْلَةُ جَدَّةُ أَبِيهِمَا أُمُّ أُمِّهِ أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ وَقَدِ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) وَعَلَيْهِ- تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ- أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ، وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَسِيبُ نَخْلَةٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ قَيْلَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَسَّانَ.

تخريج: د/الخراج والإمارة ٣٦ (٣٠٧٠) (تحفة الأشراف: ١٨٠٤٧) (حسن)

(ملاحظہ ہو: صحيح أبي داود رقم ٣٩٢)

۲۸۱۴۔ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے پھرانھوں نے پوری لمبی حدیث بیان کی (اس میں ہے کہ) ایک شخص اس وقت آیا جب سورج چڑھ آیا تھا۔ اس نے کہا: السلام علیک یارسول اللہ! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وعليك السلام ورحمة الله۔" اور نبی اکرم ﷺ (کے جسم) پر دو پرانے کپڑے تھے۔ وہ زعفران سے رنگے ہوئے تھے اور کثرت استعمال سے ان کا رنگ پھیکا پڑ گیا تھا [1] اور نبی اکرم ﷺ کے پاس کھجور کی ایک شاخ تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: قیلہ کی حدیث کو ہم صرف عبداللہ بن حسان کی روایت سے جانتے ہیں۔

فائدہ [1]: ......یعنی: زعفران کا اثر ختم ہو چکا تھا، اس لیے یہ حدیث اگلی حدیث کے منافی نہیں ہے۔

51- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ

۵۱۔ باب: زعفران اور خلوق کا استعمال مردوں کے لیے مکروہ ہے

2815- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/اللباس ٣٣ (٥٨٤٦)، م/اللباس ٢٣ (٢١٠١)، د/الترجل٨ (٤١٧٩)، ن/الحج ٤٣ (٢٧٠٧)، واالزينة ٧٣ (٥٢٥٨) (تحفة الأشراف: ١٠١١) (صحيح)

2815/ م- وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَمَعْنَى كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ يَعْنِي أَنْ يَتَطَيَّبَ بِهِ.

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۲۸۱۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو زعفرانی رنگ کے استعمال سے روکا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۱۵/م انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) زعفرانی رنگ کے استعمال سے منع فرمایا ہے، مردوں کے لیے زعفران کے استعمال کی کراہت کا مطلب یہ ہے کہ مرد زعفران کی خوشبو نہ لگائیں۔

2816۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَفْصِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ رَجُلاً مُتَخَلِّقًا قَالَ: ((اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لا تَعُدْ .)) قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ .

وَقَدِ اخْتَلَفَ بَعْضُهُمْ فِي هٰذَا الإِسْنَادِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: مَنْ سَمِعَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَدِيمًا فَسَمَاعُهُ صَحِيحٌ ، وَسَمَاعُ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ صَحِيحٌ إِلاَّ حَدِيثَيْنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ شُعْبَةُ: سَمِعْتُهُمَا مِنْهُ بِآخِرَةٍ . قَالَ أَبُو عِيسَى: يُقَالُ: إِنَّ عَطَاءَ بْنَ السَّائِبِ كَانَ فِي آخِرِ أَمْرِهِ قَدْ سَاءَ حِفْظُهُ . وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَأَبِي مُوسَى وَأَنَسٍ وَأَبُو حَفْصٍ هُوَ أَبُو حَفْصِ بْنُ عُمَرَ .

تخريج: ن/الزينة ٣٤ (٥١٢٤) (تحفة الأشراف : ١١٨٤٩)، وحم (٤/١٧١، ١٧٣) (ضعيف الإسناد)

(سند میں ابوحفص مجہول راوی ہے)

۲۸۱۶۔ یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے دیکھا، [1] تو آپ نے فرمایا: "جاؤ اسے دھو ڈالو۔ پھر دھو ڈالو، پھر (آئندہ کبھی) نہ لگاؤ" امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) بعض لوگوں نے عطا بن سائب سے اس حدیث کی اسناد میں اختلاف کیا ہے۔ (۳) علی (ابن المدینی) کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے کہا ہے کہ جس نے عطاء بن سائب سے ان کی زندگی کے پرانے (پہلے) دور میں سنا ہے تو اس کا سماع صحیح ہے اور شعبہ اور سفیان ثوری کا عطاء بن سائب سے سماع صحیح ہے مگر دو حدیثیں جو عطاء سے زاذان کے واسطے سے مروی ہیں تو وہ صحیح نہیں ہیں۔ (۴) شعبہ کہتے ہیں: میں نے ان دونوں حدیثوں کو عطاء سے ان کی عمر کے آخری دور میں سنا ہے۔ (اور یہ حدیث ان میں سے نہیں ہے)۔ (۵) کہا جاتا ہے کہ عطاء بن سائب کا حافظہ ان کے آخری دور میں بگڑ گیا تھا۔ (۶) اس باب میں عمار، ابوموسیٰ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :......خلوق: ایک قسم کی خوشبو ہے جو عورتوں کے لیے مخصوص ہے۔

52۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ

۵۲۔ باب: (مردوں کے لیے) ریشم اور ریشم سے بنے ہوئے کپڑے پہننے کی حرمت کا بیان

2817۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنِي مَوْلَى أَسْمَاءَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ)) . وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُذَيْفَةَ وَأَنَسٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ

وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَاسْمُهُ: عَبْدُاللّٰهِ وَيُكْنَى أَبَا عَمْرٍو، وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ.

تخريج: م/اللباس ١ (٢٠٦٩) (تحفة الأشراف: ١٠٥٤٢)، وحم (٢٠/١، ٢٦، ٣٦، ٣٩) (صحيح) (هذا من مسند عمر رضی اللہ عنہ، وقد أخرجه من مسند ابن عمر كل من: خ/الجمعة ٧ (٨٨٦، والعيدين ١ (٩٣٨)، والهبة ٢٧ (٢٦١٢)، والجهاد ١٧٧ (٣٠٥٤)، واللباس ٣٠ (٥٨٤١)، والأدب ٩ (٥٩٨١)، و ٦٦ (٦٠٨١)، وم/المصدر المذكور (٢٠٦٨)، ود/الصلاة ٢١٩ (١٠٧٦)، واللباس ١٠ (٤٠٤٠)، ن/الجمعة ١١ (١٣٨٣)، والزينة ٨٣ (٥١٦١)، وق/اللباس ١٦ (٣٥٩١)، وط/اللباس ٨ (١٨)، وحم (٢٠/٢، ٣٩، ٤٩) (بذكر قصة)

۲۸۱۷۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں حریر (ریشمی کپڑا) پہنا تو وہ اسے آخرت (یعنی جنت) میں نہ پہنے گا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث کئی سندوں سے اسماء بنت ابی بکر کے آزاد کردہ غلام ابو عمرو سے مروی ہے۔ ان کا نام عبداللہ اور ان کی کنیت ابوعمرو ہے، ان سے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار نے روایت کی ہے۔ (۳) اس باب میں علی، حذیفہ، انس رضی اللہ عنہم اور دیگر کئی لوگوں سے بھی احادیث آئی ہیں، جن کا ذکر ہم کتاب اللباس میں کر چکے ہیں۔

53- بَابٌ

۵۳- باب

2818- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ أَقْبِيَةً، وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ! انْطَلِقْ بِنَا إِلَي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، قَالَ: أُدْخُلْ فَادْعُهُ لِي فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: ((خَبَأْتُ لَكَ هٰذَا)) قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ اسْمُهُ: عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ.

تخريج: خ/الهبة ١٩ (٢٥٩٩)، والشهادات ١١ (٢١٢٧)، والخمس ١١ (٣١٢٧)، واللباس ١٢ (٥٨٠٠)، و ٤٢ (٥٨٦٢)، والأدب ٨٢ (٦١٣٢)، م/الزكاة ٤٤ (١٠٥٨)، د/اللباس ٤ (٤٠٢٨)، ن/الزينة ٩٩ (٥٣٢٦) (تحفة الأشراف: ١١٢٦٨) (صحيح)

۲۸۱۸۔ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ کو (ان میں سے) کچھ نہ دیا۔ مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بیٹے! مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر چلو، تو میں ان کے ساتھ گیا۔ انھوں نے کہا: تم اندر جاؤ اور آپ کو میرے پاس بلالاؤ، چنانچہ میں آپ کو ان کے پاس بلا کر لانے کے لیے چلا گیا، رسول اللہ ﷺ نکل کر تشریف لائے۔ تو آپ کے پاس ان قباؤں میں سے ایک قبا تھی۔ آپ نے فرمایا: ''یہ میں نے تمھارے لیے چھپا رکھی تھی۔'' مسور کہتے ہیں: پھر مخرمہ نے آپ کو دیکھا اور بول اٹھے: مخرمہ اسے پا کر خوش ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہے۔

54۔ بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ

۵۴۔ باب: اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھنا پسند کرتا ہے

2819۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٧٧٤) (صحيح)

(یہ سند حسن درجے کی ہے، لیکن شواہد کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے)

۲۸۱۹۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھنا پسند کرتا ہے۔''[1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اس باب میں ابوالاحوص کے باپ، عمران بن حصین اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1]: ......یعنی جس کی جیسی اچھی حیثیت ہو اسی لحاظ سے وہ حدودِ شریعت میں رہتے ہوئے اچھا کھائے پیے اور اچھا پہنے، خوشحالی کے باوجود پھٹیچر نہ بنا رہے۔

55۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُفِّ الْأَسْوَدِ

۵۵۔ باب: کالے موزوں کا بیان

2820۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ، فَلَبِسَهُمَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ دَلْهَمٍ، وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ دَلْهَمٍ.

تخريج: د/الطهارة ٥٩ (١٥٥)، ق/الطهارة ٨٤ (٥٤٩)، واللباس ٣١ (٣٦٢٠) (تحفة الأشراف: ١٩٥٦)، وحم (٥/٣٥٢) (حسن) (سند میں دلھم ضعیف ہیں اور حجیر لین الحدیث ہیں، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن ہے،

ملاحظہ ہو: صحیح أبي داود رقم ١٤٤)

٢٨٢٠۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نجاشی (شاہِ حبشہ) نے نبی اکرم ﷺ کو دو کالے رنگ کے موزے بھیجے، آپ نے انھیں پہنا، پھر آپ نے وضو کیا اور ان دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث حسن ہے۔ (٢) ہم اسے صرف دلہم کی روایت سے جانتے ہیں۔ (٣) محمد بن ربیعہ نے دلہم (راوی) سے روایت کی ہے۔

56۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

٥٦۔ باب: بڑھاپے کے (سفید) بال اکھیڑنے کی ممانعت

2821۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ، وَقَالَ: ((إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، قَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.

تخريج: ق/الأدب ٢٥ (٣٧٢١) (تحفة الأشراف: ٨٧٨٨٣) (حسن صحيح) (الصحيحة ١٢٤٣)

٢٨٢١۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بڑھاپے کے (سفید) بال اکھیڑنے سے منع کیا اور فرمایا ہے: "یہ تو مسلمان کا نور ہے۔" [1] امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث حسن ہے۔ (٢) عبدالرحمٰن بن حارث اور کئی دیگر لوگوں سے یہ حدیث عمرو بن شعیب کے واسطے سے مروی ہے۔

فائدہ [1] :...... معلوم ہوا کہ ڈاڑھی اور سر میں جو بال سفید ہو چکے ہیں انھیں نہیں اکھاڑنا چاہیے، اس لیے کہ یہ انسان کو غرور اور نفسانی شہوات میں مبتلا ہونے سے روکتے ہیں، کیوں کہ ان سے انسان کے اندر تواضع اور انکساری پیدا ہوتی ہے۔

57۔ بَاب إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

٥٧۔ باب: مشیر، یعنی جس سے مشورہ لیا جاتا ہے اس کو امانت دار ہونا چاہیے

2822۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ النَّحْوِيِّ، وَشَيْبَانُ هُوَ صَاحِبُ كِتَابٍ وَهُوَ صَحِيحُ الْحَدِيثِ، وَيُكْنَى أَبَا مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُ الْحَدِيثَ فَمَا أَخْرِمُ مِنْهُ حَرْفًا.

تخريج: انظر حديث رقم ٢٣٦٩ (صحيح)

٢٨٢٢۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مشیر جس سے مشورہ لیا جاتا ہے اس کو امانت دار ہونا

چاہیے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) متعدد لوگوں نے شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی سے روایت کی ہے اور شیبان، صاحبِ کتاب اور صحیح الحدیث ہیں اوران کی کنیت ابومعاویہ ہے۔ (۳) ہم سے عبدالجبار بن علاء عطار نے بیان کیا، انھوں نے روایت کی سفیان بن عیینہ سے، وہ کہتے ہیں کہ عبدالملک بن عمیر نے کہا: جب میں حدیث بیان کرتا ہوں تو اس حدیث کا ایک ایک لفظ (یعنی پوری حدیث) بیان کردیتا ہوں۔

فائدہ ❶ :......معلوم ہوا کہ جس سے مشورہ لیا جاتا ہے، وہ مشورہ لینے والے کی نگاہ میں امانت دار سمجھا جاتا ہے، اس لیے اس امانت داری کا تقاضا یہ ہے کہ ایمانداری سے مشورہ دے اور مشورہ دینے کے بعد مشورہ لینے والے کے راز کو دوسروں پر ظاہر نہ کرے۔

2823۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)).

وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٨٢٩٩) (صحيح)

(سند میں عبدالرحمٰن بن زید بن جدعان کی دادی (جدۃ) مجہول راوی ہیں، لیکن سابقہ حدیث سے تقویت پاکر یہ حدیث صحیح ہے)

۲۸۲۳۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مشیر، یعنی جس سے مشورہ لیا جائے اس کو امین ہونا چاہیے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابن مسعود، ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

58۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّؤْمِ

۵۸۔ باب: نحوست اور بدبختی کا بیان

2824۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْمَرْأَةِ، وَالْمَسْكَنِ، وَالدَّابَّةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. وَبَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ لَايَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ حَمْزَةَ، إِنَّمَا يَقُولُونَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: خ/الجهاد ٤٧ (٢٨٥٨)، والنكاح ١٧ (٥٠٩٣، ٥٠٩٤)، والطب ٤٣ (٥٧٥٣)، م/السلام ٣٤ (٢٢٥٥)، ن/الخيل ٥ (٣٥٧١)، (تحفة الأشراف: ٦٦٩٩، ٦٨٢٦)، ط/الاستئذان ٨ (٢٢)، وحم (٢/٨، ٣٦، ١١٥، ١٢٦) (صحیح) (اس روایت میں "الشؤم في ......" کا لفظ شاذ ہے، صحیحین کے وہ الفاظ صحیح ہیں جو یہ ہیں "إن كان الشؤم ففي ......" یعنی اگر نحوست کا وجود ہوتا تو ان تین چیزوں میں ہوتا، الصحیحۃ ٤٤٣، ٧٩٩، ١٨٩٧)

2824/ م1ــ وَهٰكَذَا رَوَى لَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

2824/ م2ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ. وَرِوَايَةُ سَعِيدٍ أَصَحُّ لأَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ، وَالْحُمَيْدِيَّ رَوَيَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَذَكَرَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: لَمْ يَرْوِ لَنَا الزُّهْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلاَّ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَرَوَى مَالِكٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِمَا. وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ.

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالدَّابَّةِ وَالْمَسْكَنِ)).

تخريج : (صحيح) (روایات میں یہی لفظ زیادہ صحیح ہے کما تقدم فی الهامش)

2824/ م3ــ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لاَ شُؤْمَ، وَقَدْ يَكُونُ الْيُمْنُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ)). حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

تخريج : ق/النكاح ٥٥ (١٩٩٣) (تحفة الأشراف : ٣٤٣٩) (صحيح)

۲۸۲۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نحوست تین چیزوں میں ہے (۱) عورت میں (۲) گھر میں (۳) اور جانور (گھوڑے) میں۔''[1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲) زہری کے بعض اصحاب (تلامذہ) اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے ''عن حمزة'' کا ذکر نہیں کرتے، بلکہ ''عن سالم عن أبيه عن النبی ﷺ'' کہتے ہیں۔

۲۸۲۴/۱ ہم سے یہ حدیث ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ سے، انھوں نے زہری سے، زہری نے عبداللہ بن عمر کے دونوں بیٹے سالم اور حمزہ سے اور ان دونوں نے اپنے والد عبداللہ سے اور عبداللہ بن عمر نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۲۸۲۴/م۲ اور ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہم سے سفیان نے بیان کیا، سفیان نے زہری سے، زہری نے سالم سے اور سالم نے اپنے والد عبداللہ بن عمر کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) سعید بن عبدالرحمٰن نے ''عن حمزة'' کا ذکر اس حدیث میں نہیں کیا، سعید کی روایت اصح (صحیح تر) ہے اس لیے کہ علی بن مدینی اور حمیدی دونوں نے سفیان سے، سفیان نے زہری سے، زہری نے سالم کے واسطے سے ان کے والد (عبداللہ بن عمر) سے روایت کی ہے۔ ان دونوں نے سفیان کے واسطے سے بیان کیا کہ وہ کہتے

ہیں: ہم سے یہ حدیث زہری نے سالم ہی کے واسطے سے روایت کی ہے اور سالم نے (اپنے باپ) ابن عمر سے روایت کی ہے۔ (۲) مالک نے یہ حدیث زہری سے روایت کرتے ہوئے "عن سالم و حمزة ابني عبدالله بن عمر عـن ابيـه" کہا۔ (۳) اس باب میں سہل بن سعد، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۴) نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: "اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو وہ عورت، جانور اور گھر میں ہوتی۔"

۳/۲۸۲۴ حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "(کسی بھی چیز میں) کوئی نحوست نہیں ہے اور خیر و برکت گھر میں، عورت میں اور گھوڑے میں ہوتی ہے۔" ہم سے اس کی روایت علی بن حجر نے کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا اسماعیل بن عیاش نے اور اسماعیل نے سلمان سے، سلیمان بن سلیم نے یحییٰ بن جابر طائی سے، یحییٰ نے معاویہ بن حکیم سے، معاویہ نے اپنے چچا حکیم بن معاویہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔

فائدہ ❶ :......عورت کی نحوست یہ ہے کہ عورت زبان دراز یا بدخلق ہو، گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ وہ لات مارے اور دانت کاٹے اور گھر کی نحوست یہ ہے کہ پڑوسی اچھے نہ ہوں، یا گرمی و سردی کے لحاظ سے وہ آرام دہ نہ ہو۔

فائدہ ❷ :......اور اسی لفظ سے یہ حدیث محفوظ ہے، باقی الفاظ میں اختلاف ہے۔

59۔ بَابُ مَا جَاءَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَان دُونَ ثَالِثٍ

۵۹۔ باب: تین آدمی ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دو کانا پھوسی کریں یہ درست نہیں ہے

2825۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ ح و حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَان دُونَ صَاحِبِهِمَا)) و قَالَ سُفْيَانُ فِي حَدِيثِهِ: ((لَا يَتَنَاجَى اثْنَان دُونَ الثَّالِثِ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَتَنَاجَى اثْنَان دُونَ وَاحِدٍ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُؤْذِي الْمُؤْمِنَ، وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَكْرَهُ أَذَى الْمُؤْمِنِ)) وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

تخريج: خ/الاستئذان ٤٥ (٦٢٨٨)، و ٤٧ (٦٢٩٠)، م/السلام ١٥ (٢١٨٤)، د/الأدب ٢٩ (٤٨٥١)، ق/الأدب ٥٠ (٣٧٧٥) (تحفة الأشراف: ٩٢٥٣)، وط/السلام ٦ (١٣)، وحم (١/٤٢٥) (صحيح)

۲۸۲۵۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم تین آدمی ایک ساتھ ہو، تو دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو اکیلا چھوڑ کر باہم کانا پھوسی نہ کریں۔" سفیان نے اپنی روایت میں "لا يتناجى اثنان دون الثالث فإن ذلك يحزنه" کہا ہے، یعنی "تیسرے شخص کو چھوڑ کر دو سرگوشی نہ کریں کیوں کہ اس سے اسے دکھ اور رنج ہوگا۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: "ایک

کونظر انداز کر کے دو سرگوشی نہ کریں، کیوں کہ اس سے مومن کو تکلیف پہنچتی ہے اور اللہ عزوجل مومن کی تکلیف کو پسند نہیں کرتا ہے۔'' (۲) اس باب میں ابن عمر، ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

60۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِدَةِ

۶۰۔ باب: عہد و پیمان کا بیان

2826ـ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالأَعْلَى الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ، وَأَمَرَ لَنَا بِثَلاثَةَ عَشَرَ قَلُوصًا، فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا، فَأَتَانَا مَوْتُهُ، فَلَمْ يُعْطُونَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِدَةٌ فَلْيَجِءْ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرَ لَنَا بِهَا . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ .

وَقَدْ رَوَى مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادٍ لَهُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ نَحْوَ هٰذَا .

وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ، وَلَمْ يَزِيدُوا عَلَى هٰذَا .

تخريج: خ/المناقب ٢٣ (٣٥٤٤)، م/الفضائل ٢٩ (٢٣٤٣) (تحفة الأشراف : ١١٧٩٨) (صحيح)

۲۸۲۶۔ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو گورا چٹا دیکھا، آپ پر بڑھاپا آ چلا تھا حسن بن علی رضی اللہ عنہما (شکل وصورت میں) آپ کے مشابہ تھے۔ آپ نے تیرہ (۱۳) جوان اونٹنیاں ہم کو عنایت کرنے کے لیے حکم صادر فرمایا، ہم انھیں لینے کے لیے گئے ہی تھے کہ اچانک آپ کے انتقال کی خبر آ گئی، چنانچہ لوگوں نے ہمیں کچھ نہ دیا، پھر جب ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے مملکت کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو انھوں نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے جس کسی کا بھی کوئی عہد و پیمان ہو تو وہ ہمارے پاس آئے (اور پیش کرے) چنانچہ میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور انھیں آپ کے حکم سے آگاہ کیا تو انھوں نے ہمیں ان اونٹنیوں کے دینے کا حکم فرمایا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) مروان بن معاویہ نے یہ حدیث اپنی سند سے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اسی طرح روایت کی ہے۔ (۳) کئی اور لوگوں نے بھی اسماعیل بن ابوخالد کے واسطے سے ابوجحیفہ سے روایت کی ہے، (اس روایت میں ہے) وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے، حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے مشابہ تھے اور انھوں نے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہا۔

2827ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو جُحَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَ هٰذَا .

وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبُو جُحَيْفَةَ اسْمُهُ، وَهْبٌ السُّوَائِيُّ .

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۸۲۷۔ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے، حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے مشابہ تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں : (۱) اسی طرح کئی ایک نے اسماعیل بن ابوخالد سے اسی جیسی روایت کی ہے۔ (۲) اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ (۳) ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا نام وہب سوائی ہے۔

61۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

۶۱۔ باب: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں'' کہنے کا بیان

2828۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ .

تخريج: خ/الجهاد ۸۰ (۲۹۰۵)، والمغازي ۱۸ (۴۰۵۸، ۴۰۵۹)، م/فضائل الصحابة ۵۱ (۲۴۱۱)، ن/عمل اليوم والليلة ۷۷ (۱۹۰—۱۹۴)، ق/المقدمة ۱۱ (۱۲۹)، وانظر رقم ۲۸۳۰ (تحفة الأشراف: ۱۰۱۱۶) (صحيح)

۲۸۲۸۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سعد بن ابی وقاص کے سوا کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ❶

فائدہ ❶ :......یعنی "فداك أبي أمي" (میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں) ایسا سعد بن ابی وقاص کے سوا کسی کے لیے کہتے ہوئے نہیں سنا، سعد کے لیے استعمال سے ثابت ہوا کہ اور کسی کے لیے بھی یہ جملہ کہا جا سکتا ہے۔

2829۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَا سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: قَالَ عَلِيٌّ: مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لأَحَدٍ إِلا لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)) وَقَالَ لَهُ: ((ارْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ)). وَفِي الْبَابِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَجَابِرٍ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ . وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ: ((ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)).

تخريج: انظر ماقبله (صحيح) (سند میں علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہیں اور ان کی روایت میں "الغلام الحزور" کا لفظ صحیح نہیں ہے، بقیہ حدیث صحیح کے متابعات وشواہد صحیحین میں موجود ہیں)

۲۸۲۹۔ سعید بن میسب کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے والد اور اپنی ماں کو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کے لیے جمع نہیں کیا۔ جنگ احد میں آپ نے ان سے کہا: ''تیر چلاؤ، تم پر میرے ماں باپ قربان

ہوں۔" اور آپ نے ان سے یہ بھی کہا: "اے بہادر قوی جوان! تیر چلاتے جاؤ۔" امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث علی سے متعدد سندوں سے روایت کی گئی ہے۔ (۳) اس حدیث کو متعدد لوگوں نے یحییٰ بن سعید سے، یحییٰ نے سعید بن مسیب سے، سعید بن مسیب نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے۔ انھوں نے کہا احد کی لڑائی کے دن رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین کو یکجا کر دیا۔ آپ نے فرمایا: "تیر چلائے جاؤ، تم پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں۔" (۴) اس باب میں زبیر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2830ـــ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ. وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/فضائل الصحابة ١٥ (٣٧٢٥)، والمغازي ١٨ (٤٠٥٥-٤٠٥٧)، م/فضائل الصحابة ٥١ (٢٤١٢)، ق/المقدمة ١١ (١٣٠) (تحفة الأشراف: ٣٨٥٧) (صحيح)

۲۸۳۰۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کی لڑائی کے دن میرے لیے "فداك أبي وأمي" کہہ کر اپنے ماں باپ کو یکجا کر دیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

62- بَابُ مَا جَاءَ فِي يَا بُنَيَّ

۶۲۔ باب: کسی کو پیار و شفقت سے "میرے بیٹے" کہنے کا بیان

2831ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا أَبُوعُثْمَانَ شَيْخٌ لَهُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ. وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَنَسٍ. وَأَبُو عُثْمَانَ هٰذَا شَيْخٌ ثِقَةٌ وَهُوَ الْجَعْدُ بْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ: ابْنُ دِينَارٍ وَهُوَ بَصْرِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

تخريج: م/الآداب ٦ (٢١٥١)، د/الأدب ٧٣ (٤٩٦٤) (تحفة الأشراف: ٥١٤)، وحم (٣/٢٨٥) (صحيح)

۲۸۳۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے "يَا بُنَيَّ" (اے میرے بیٹے) کہہ کر پکارا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس سند کے علاوہ کچھ دیگر سندوں سے بھی انس سے روایت ہے۔ (۳) ابوعثمان یہ ثقہ شیخ ہیں اور ان کا نام جعد بن عثمان ہے اور انھیں ابن دینار بھی کہا جاتا ہے اور یہ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ ان سے یونس بن عبید اور کئی ائمہ حدیث نے روایت کی ہے۔ (۴) اس باب میں مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......اس سے ثابت ہوا کہ اپنے بیٹے کے علاوہ بھی کسی بچے کو "اے میرے بیٹے!" کہا جا سکتا ہے۔

63- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ اسْمِ الْمَوْلُودِ

۶۳- باب: نومولود کا نام جلد رکھنے کا بیان

2832- حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ يَوْمَ سَابِعِهِ، وَوَضْعِ الْأَذَى عَنْهُ وَالْعَقِّ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۸۷۹۰) (حسن)

۲۸۳۲- عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ساتویں دن نومولود بچے کا نام رکھنے اس اور اس کا عقیقہ کردینے کا حکم دیا۔ (1) امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فائدہ (1) :......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نومولود بچے کا نام اس کی پیدائش کے ساتویں دن رکھا جائے، بچے کی پیدائشی آلائش صاف کر کے، یعنی اس کے سر کے بال اتروا کر بچے کو نہلایا جائے اور ساتویں روز اس کا عقیقہ کیا جائے، یہ افضل ہے، ایسے ہی عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کے مطابق چودھویں یا اکیسویں دن کو بھی ایسا کیا جا سکتا ہے (حاکم)

64- بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۶۴- باب: پسندیدہ ناموں کا بیان

2833- حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْوَرَّاقُ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُاللهِ وَعَبْدُالرَّحْمَنِ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: م/الآداب ۱ (۲۱۳۲)، ق/الأدب ۳۰ (۳۷۲۸) (تحفة الأشراف: ۷۷۲۰)، وحا (۲/۲٤، ۱۲۸)، ود/الاستئذان ٦٠ (۲۷۳۷) (صحيح)

۲۸۳۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔'' (1) امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

فائدہ (1) :......یعنی: اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ساتھ لفظ ''عبد'' لگا کر رکھے جانے والے نام اللہ کو زیادہ پسندیدہ ہیں۔

2834- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ أَحَبَّ الْأَسْمَاءِ إِلَي اللهِ عَبْدُاللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ)). هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ٧٧٢١) (صحيح)

۲۸۳۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: اس سند سے یہ حدیث غریب ہے۔

65۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۶۵۔ باب: ناپسندیدہ ناموں کا بیان

2835۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأَنْهَيَنَّ أَنْ يُسَمَّى رَافِعٌ وَبَرَكَةُ وَيَسَارٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

هٰكَذَا رَوَاهُ أَبُو أَحْمَدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ وَرَوَاهُ غَيْرُهُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُو أَحْمَدَ ثِقَةٌ حَافِظٌ. وَالْمَشْهُورُ عِنْدَ النَّاسِ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ عُمَرَ.

تخريج: ق/الأدب ٣١ (وراجع م/الآدب ٢ (٢١٣٨) (تحفة الأشراف: ١٠٤٢٣) (صحيح)

۲۸۳۵۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ) رافع، برکت اور یسار نام رکھنے سے منع کر دوں گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) اسی طرح اسے ابواحمد نے سفیان سے ابوسفیان نے ابوزبیر سے ابوزبیر نے جابر سے اور انھوں نے عمر سے روایت کی ہے اور ابواحمد کے علاوہ نے سفیان سے، سفیان نے ابوزبیر سے اور ابوزبیر نے جابر سے، جابر نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ (۳) ابواحمد ثقہ ہیں حافظ ہیں۔ (۴) لوگوں میں یہ حدیث ''عن جابر عن النبی ﷺ'' مشہور ہے اور اس حدیث میں ''عن عمر'' (عمر سے روایت ہے) کی سند سے کا ذکر نہیں ہے۔

2836۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ الْفَزَارِيِّ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحٌ وَلَا أَفْلَحُ وَلَا يَسَارٌ وَلَا نَجِيحٌ. يُقَالُ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَيُقَالُ: لَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الآداب ٢ (٢١٣٧)، د/الأدب ٧٠ (٤٩٥٨، ٤٩٥٩)، ق/الأدب ٣١ (٣٧٣٠) (تحفة الأشراف: ٤٦١٢)، ود/الاستئذان ٦١ (٢٧٣٨) (صحيح)

۲۸۳۶۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے غلام کا نام رباح، افلح، یسار اور نجیح نہ رکھو (کیوں کہ) پوچھا جائے کہ کیا وہ یہاں ہے؟ تو کہا جائے گا: نہیں۔'' ❶

فائدہ ❶ :...... (رباح) فائدہ دینے والا (افلح) فلاح والا (یسار) آسانی (نجیح) کامیاب رہنے والا، ان ناموں کے رکھنے سے اس لیے منع کیا گیا، کیونکہ اگر کسی سے پوچھا جائے: کیا "افلح" یہاں ہے اور جواب میں کہا جائے کہ نہیں تو لوگ اسے بدفالی سمجھ کر اچھا نہ سمجھیں گے۔

2837۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَاللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ)). قَالَ: سُفْيَانُ شَاهَانْ شَاهْ، وَأَخْنَعُ يَعْنِي وَأَقْبَحُ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأدب ١١٤ (٦٢٠٥)، م/الآداب ٤ (٢١٤٣)، د/الأدب ٧٠ (٤٩٦١) (تحفة الأشراف: ١٣٦٧٢)، وحم (٢/٢٤٤) (صحيح)

٢٨٣٧۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بدتر نام اس شخص کا ہوگا جس کا نام ملک الاملاک ہوگا۔" سفیان کہتے ہیں: "ملک الاملاک" کا مطلب ہے: شہنشاہ اور اخنع کے معنی اقبح ہیں، یعنی سب سے بدتر اور حقیر ترین۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

66۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

٦٦۔ باب: خراب نام کی تبدیلی کا بیان

2838۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ، وَقَالَ: ((أَنْتِ جَمِيلَةُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَإِنَّمَا أَسْنَدَهُ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ مُرْسَلاً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ سَلَامٍ، وَعَبْدِاللهِ بْنِ مُطِيعٍ، وَعَائِشَةَ، وَالْحَكَمِ بْنِ سَعِيدٍ، وَمُسْلِمٍ وَأُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ، وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَخَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ.

تخريج: م/الآداب ٣ (٢١٣٩)، د/الأدب ٧٠ (٤٩٥٢)، ق/الأدب ٣٢ (٣٧٣٣) (تحفة الأشراف: ٨١٥٥)، وحم (٢/١٨)، ود/الاستئذان ٦٢ (٢٧٣٩) (صحيح)

٢٨٣٨۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے "عاصیہ" کا نام بدل دیا اور کہا (آج سے) تو جمیلہ یعنی: "تیرا نام جمیلہ ہے۔" ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس حدیث کو یحییٰ بن سعید قطان نے مرفوع بیان کیا ہے۔ یحییٰ نے عبیداللہ سے عبیداللہ نے نافع سے اور نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور بعض راویوں نے یہ حدیث عبیداللہ سے، عبیداللہ نے نافع سے اور نافع نے عمر سے مرسلاً روایت کی ہے۔ (۳) اس

باب میں عبدالرحمٰن بن عوف، عبداللہ بن سلام، عبداللہ بن مطیع، عائشہ، حکم بن سعید، مسلم، اسامہ بن اخدری، ہانی اور عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......معلوم ہوا کہ ایسے نام جو برے ہوں انہیں بدل کران کی جگہ اچھا نام رکھ دیا جائے۔

2839۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الاسْمَ الْقَبِيحَ قَالَ أَبُوبَكْرٍ: وَرُبَّمَا قَالَ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٧١٢٧) (صحيح)

۲۸۳۹۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ برا نام بدل دیا کرتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث کے راوی ابوبکر بن نافع کہتے ہیں کہ کبھی تو عمر بن علی (الفلاس) نے اس حدیث کی سند میں کہا: "عن هشام بن عروة عن أبيه عن النبي ﷺ" یعنی مرسلاً روایت کی اور اس میں "عن عائشه" کے واسطے کا ذکر نہیں کیا۔

67۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

۶۷۔ باب: نبی اکرم ﷺ کے اسمائے گرامی کا بیان

2840۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/المناقب ١٧ (٣٥٣٢)، وتفسير سورة الصف ١ (٤٨٩٦)، م/الفضائل ٣٤ (٢٣٥٤) (تحفة الأشراف: ٣١٩١)، وحم (٤/٨٠، ٨١، ٨٤)، ود/الرقاق ٥٩ (٢٨١٧) (صحيح)

۲۸۴۰۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے کئی نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں وہ ماحی ہوں جس کے ذریعے اللہ کفر کو مٹاتا ہے، میں وہ حاشر ہوں جس کے قدموں پر لوگ جمع کیے جائیں گے ❶ میں وہ عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہ پیدا ہوگا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی میدان حشر میں لوگ میرے پیچھے ہوں گے۔

68- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهِ

۶۸- باب: نبی اکرم ﷺ کا نام اور آپ کی کنیت دونوں ایک ساتھ رکھنا مکروہ ہے

2841- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ، وَيُسَمِّيَ: مُحَمَّدًا أَبَا الْقَاسِمِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤١٤٣)، وحم (٢/٤٣٣) (صحيح)

(وراجع ماعند خ في الأدب (٦١٨٨)

وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهِ وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ.

2841/ م- رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً فِي السُّوقِ يُنَادِي يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: لَمْ أَعْنِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي)) حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى كَرَاهِيَةِ أَنْ يُكَنَّى أَبَا الْقَاسِمِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (صحيح)

۲۸۴۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص آپ کا نام اور آپ کی کنیت دونوں ایک ساتھ جمع کر کے محمد ابوالقاسم نام رکھے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔ (۳) بعض اہلِ علم مکروہ سمجھتے ہیں کہ کوئی نبی اکرم ﷺ کا نام اور آپ کی کنیت ایک ساتھ رکھے، لیکن بعض لوگوں نے ایسا کیا ہے۔

۲۸۴۱/م ا- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو بازار میں ابوالقاسم کہہ کر پکارتے ہوئے سنا تو آپ اس کی طرف متوجہ ہوگئے، تو اس نے کہا: میں نے آپ کو نہیں پکارا ہے۔ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا: ''میری کنیت نہ رکھو۔ امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا مکروہ ہے۔

فائدہ ❶ :...... اس سلسلے میں علما کا اختلاف ہے، بعض کا کہنا ہے کہ آپ کی زندگی میں یہ چیز ممنوع تھی، آپ کے بعد آپ کا نام اور آپ کی کنیت رکھنا درست ہے، بعض کا کہنا ہے کہ دونوں ایک ساتھ رکھنا منع ہے، جب کہ بعض کہتے ہیں کہ ممانعت کا تعلق صرف کنیت سے ہے، پہلا قول راجح ہے۔ (دیکھیے اگلی دونوں حدیثیں)

2842- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَمَّيْتُمْ بِي فَلاَ تَكْتَنُوا بِي)).

قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢٦٨٦) (صحيح) (وأخرج أبوداود من طريق هشام عن أبي الزبير عنه به (برقم: ٤٩٦٦)، بزيادة "ومن تكنى بكنيتي فلا يتسمى باسمي" وهذه الزيادة منكرة، لأنه من رواية أبي الزبير المدلس وليس له متابع أو شاهد)

۲۸۴۲۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میرے نام پر نام رکھو تو میری کنیت نہ رکھو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

2843۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنِي مُنْذِرٌ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ أُسَمِّيهِ مُحَمَّدًا وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: فَكَانَتْ رُخْصَةً لِي، هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الأدب ٧٦ (٤٩٦٧) (تحفة الأشراف: ١٠٢٦٨) (صحيح)

۲۸۴۳۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے اگر آپ کے انتقال کے بعد میرے یہاں لڑکا پیدا ہو تو کیا میں اس کا نام محمد اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' (ایسا کر سکتے ہو) علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ صرف میرے لیے رخصت واجازت تھی۔
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

69۔ بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

۶۹۔ باب: بعض اشعار میں حکمت ودانائی کی باتیں ہوتی ہیں

2844۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. إِنَّمَا رَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، وَرَوَى غَيْرُهُ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ هٰذَا الْحَدِيثَ مَوْقُوفًا، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَائِشَةَ وَبُرَيْدَةَ وَكَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٢١٣) (حسن صحيح)

۲۸۴۴۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بعض اشعار میں حکمت و دانائی کی باتیں ہوتی ہیں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ (۲) اسے ابوسعید اشج نے ابن ابی غنیّۃ کے واسطے سے مرفوع روایت کیا ہے اور ان کے سوا دوسرے لوگوں نے ابن ابی غنیّۃ کے واسطے سے اسے موقوف روایت

کیا ہے۔ (۳) یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن مسعود کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔ (۴) اس باب میں ابی بن کعب، ابن عباس، عائشہ، بریدہ اور عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2845ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الأدب ٩٥ (٥٠١١)، ق/الأدب ٤١ (٣٧٥٦)، (تحفة الأشراف: ٦١٠٦)، وحم (١/٢٦٩، ٣٠٩، ٣١٣) (حسن صحيح)

۲۸۴۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بعض اشعار میں حکمت و دانائی کی باتیں ہوتی ہیں۔“ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

70۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْشَادِ الشِّعْرِ

۷۰۔ باب: شعر پڑھنے کا بیان

2846ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ قَالَ: يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَقُولُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)).

تخريج: د/الأدب ٩٥ (٥٠١٥) (تحفة الأشراف: ١٦٣٥١، و١٧٠٢٠) (حسن)

2846/ م۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ.

تخريج: انظر ما قبله (حسن)

۲۸۴۶ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھتے تھے جس پر کھڑے ہو کر وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے فخریہ اشعار پڑھتے تھے۔ یا وہ اپنی شاعری کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کا دفاع فرماتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”اللہ حسان کی مدد روح القدس (جبرئیل) کے ذریعے فرماتا ہے جب تک وہ (اپنے اشعار کے ذریعے) رسول اللہ ﷺ کی جانب سے فخر کرتے یا آپ کا دفاع کرتے ہیں۔“

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یہ حدیث ابن ابی الزناد کی روایت سے ہے۔ بیان کیا مجھ سے اسماعیل بن موسیٰ اور علی بن حجر نے اور ان دونوں نے کہا کہ ہم سے ابن ابی الزناد نے بیان کیا اور ابن ابی الزناد نے اپنے

باپ ابوالزناد سے، ابوالزناد نے عروہ سے اورعروہ نے عائشہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔
(۲) اس باب میں ابوہریرہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2847ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُولُ:

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ
الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ
ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ وَفِي حَرَمِ اللّٰهِ تَقُولُ الشِّعْرَ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

وَقَدْ رَوَى عَبْدُالرَّزَّاقِ هٰذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ هٰذَا. وَرُوِيَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ، وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهٰذَا أَصَحُّ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْحَدِيثِ لِأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ قُتِلَ يَوْمَ مُؤْتَةَ وَإِنَّمَا كَانَتْ عُمْرَةُ الْقَضَاءِ بَعْدَ ذٰلِكَ.

تخريج: م/الحج ١٠٩ (٢٨٧٦)، و ١٢١ (٢٨٩٦) (تحفة الأشراف: ٢٦٦) (صحيح)

۲۸۴۷۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم ﷺ عمرۃ القضا کے سال مکے میں داخل ہوئے اور عبداللہ بن رواحہ آپ کے آگے یہ اشعار پڑھتے ہوئے چل رہے تھے۔

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ
الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ
ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ

(اے کفار کی اولاد! اس کے (یعنی محمد ﷺ کے) راستے سے ہٹ جاؤ، آج کے دن ہم تمھیں ایسی مار ماریں گے جو کھوپڑی کو گردنوں سے جدا کردے گی، ایسی مار ماریں گے جو دوست کو دوست سے غافل کردے گی)

عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ابن رواحہ! تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور اللہ کے حرم میں شعر پڑھتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: انھیں کہنے دو، عمر! یہ اشعار ان (کفار ومشرکین) پر تیر برسانے سے بھی زیادہ زود اثر ہیں (یہ انھیں بوکھلا

کررکھ دیں گے)۔امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔(۲) عبدالرزاق نے یہ حدیث معمر سے اور معمر نے زہری کے واسطے سے انس سے اسی طرح روایت کی ہے۔ (۳) اس حدیث کے علاوہ دوسری حدیث میں مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عمرۃ القضاء کے موقع پر مکے میں داخل ہوئے (اس وقت) کعب بن مالک آپ کے ساتھ آپ کے سامنے موجود تھے۔امام ترمذی کہتے ہیں: بعض محدثین کے نزدیک یہ زیادہ صحیح ہے، اس لیے کہ عبداللہ بن رواحہ جنگِ موتہ میں مارے گئے ہیں اور عمرۃ القضا اس کے بعد ہوا ہے۔ ❶

فائدہ ❶ :...... حافظ ابن حجر نے امام ترمذی کے اس قول پر نقد کیا ہے، کہتے ہیں: امام ترمذی کا یہ کہنا کہ عمرۃ القضا جنگ موتہ کے بعد ہے یہ ان کی صریح غلطی ہے۔

2848۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: قِيلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ، وَيَتَمَثَّلُ، وَيَقُولُ: وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ، وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ن/عمل اليوم والليلة ٢٨٧ (٩٩٧) (تحفة الأشراف: ١٦١٤٨) (صحيح)

۲۸۴۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ان سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ کبھی کوئی شعر بطورِ مثال اور نمونہ پیش کرتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: ہاں، رسول اللہ ﷺ ابن رواحہ کا شعر بطور مثال پیش کرتے تھے، آپ کہتے تھے:

وَيَـأْتِيكَ بِـالْأَخْبَـارِ مَـنْ لَمْ تُـزَوِّدِ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔(۲) اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... پورا شعر اس طرح ہے:

ستبدی لك الأيام ماكنت جاهلا
ويـأتيك بـالأخبـار مـن لم تزود

(زمانہ تمھارے سامنے وہ چیزیں ظاہر اور پیش کرے گا جن سے تم ناواقف اور بے خبر ہو گے اور تمھارے پاس وہ آدمی خبریں اور اطلاعات لے کر آئے گا جس کو تم نے خرچہ دے کر اس کام کے لیے بھیجا بھی نہ ہوگا)۔

2849۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهِ بَاطِلُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ.

تخريج: خ/مناقب الأنصار ٢٦ (٣٨٤١)، والأدب ٩٠ (٦١٤٧)، والرقاق ٢٩ (٦٤٨٩)، م/الشعر ح ٢

(٢٢٥٦)، ق/الأدب ٤١ (٣٧٥٧) (تحفة الأشراف: ١٤٩٧٦)، وحم (٢/٢٤٨، ٣٩١، ٣٩٣، ٤٤٤، ٤٥٨، ٤٧٠، ٤٨١) (صحيح)

٢٨٤٩۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عرب کا بہترین شعری کلام لبید کا یہ شعر ہے: ''أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهِ بَاطِلُ'' (سن لو! اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے)۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (٢) اور اسے ثوری اوران کے علاوہ نے بھی عبدالملک بن عمیر سے روایت کی ہے۔

2850۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: جَالَسْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ أَيْضًا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢١٧٦) (صحيح)

٢٨٥٠۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو بار سے زیادہ بیٹھنے کا شرف حاصل ہے، آپ کے صحابہ شعر پڑھتے (سنتے اور سناتے) تھے اور جاہلیت کی بہت سی باتیں باہم ذکر کرتے تھے۔ آپ چپ بیٹھے رہتے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ مسکرانے لگتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (٢) اسے زہیر نے سماک سے بھی روایت کیا ہے۔

71۔ بَابُ مَا جَاءَ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا

٧١۔ باب: پیٹ کا مواد سے بھرا ہونا (گندے) اشعار سے بھرے ہونے سے بہتر ہے

2851۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَمِّي يَحْيَى بْنُ عِيسَى، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا)). وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الأدب ٩٢ (٦١٥٥)، م/الشعر ٧ (٢٢٥٧)، ق/الأدب ٤٢ (٣٧٥٩) (تحفة الأشراف: ١٢٤٧٨)، وحم (٢/٢٨٨، ٣٣١، ٣٩١) (صحيح)

٢٨٥١۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی شخص کے پیٹ کا خون آلود مواد سے بھر جانا جسے وہ گلا، سڑا دے، یہ کہیں بہتر ہے اس سے کہ اس کے پیٹ (اور سینے) میں (کفریہ شرکیہ اور گندے) اشعار بھرے ہوئے ہوں۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (٢) اس باب میں سعد، ابن عمر اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم سے

بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... پچھلے باب کی احادیث اور اس باب کی احادیث میں تطبیق یہ ہے کہ اشعار اگر توحید وسنت، اخلاق حمیدہ، وعظ ونصیحت، پند ونصائح اور حکمت و دانائی پر مشتمل ہوں تو ان کا کہنا، پڑھنا سب جائز ہے اور اگر کفریہ، شرکیہ، بدعت اور خلاف شرع باتوں پر مشتمل ہوں یا بازاری اور گندے اشعار ہوں تو ان کو اپنے دل ودماغ میں داخل کرنا (یا ذکر کرنا) پیپ اور مواد سے زیادہ مکروہ اور نقصان دہ ہے۔

2852ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا)).

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/الشعر ٨ (٢٢٥٨)، ق/الأدب ٤٢ (٣٧٦٠) (تحفة الأشراف: ٣٩١٩)، وحم (١/١٧٥، ١٧٧، ١٨١) (صحيح)

٢٨٥٢ـ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص کے پیٹ کا بیماری کے سبب مواد سے بھر جانا بہتر ہے اس سے کہ وہ شعر سے بھرا ہوا ہو۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... پیپ مواد سے تو صرف تکلیف ہوگی، لیکن (گندے) اشعار سے تو انسان کی عاقبت ہی خراب ہو کر رہ جائے گی۔

72ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

٧٢ـ باب: فصاحت وبیان کا بیان

2853ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَبْغَضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ.

تخريج: د/الأدب ٩٤ (٥٠٠٥) (تحفة الأشراف: ٨٨٣٣)، وحا (٢/١٦٥، ١٨٧) (صحيح)

٢٨٥٣ـ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ایسے مبالغہ کرنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے جو اپنی زبان ایسے چلاتا ہے جیسے گائے چلاتی ہے۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ ❶ :...... جیسے گائے چارے کو اپنی زبان سے لپیٹ لپیٹ کر اپنی خوراک بناتی ہے، اسی طرح چرب زبان آدمی بات کو لپیٹ لپیٹ کر بیان کرتا چلا جاتا ہے، یہ صورت خاص کر غلط باتوں کے سلسلے ہی میں ہوتی ہے، ایسی فصاحت و بلاغت ناپسندیدہ ہے۔

2854۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٠٥٣) (صحيح)

(سند میں عبدالجبار بن عمرالأیلی ضعیف راوی ہیں، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے)

۲۸۵۴۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایسی چھت پر جہاں کوئی رکاوٹ نہ ہو سونے سے منع فرمایا ہے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اس حدیث کو صرف محمد بن منکدر کی روایت سے جانتے ہیں، جسے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں۔ (۳) عبدالجبار بن عمر ضعیف قرار دیے گئے ہیں۔

فائدہ ❶ :...... یہاں سے اخیر تک چند احادیث متفرق ابواب کی ہیں، ان کا فصاحت و بیان سے کوئی تعلق نہیں۔

2855۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/العلم ١١ (٦٨)، و ١٢ (٧٠)، والدعوات ٦٩ (٦٤١١)، م/المنافقين ١٩ (٢٨٢١) (تحفة الأشراف: ٩٢٥٤)، وحم (١/٣٧٧، ٤٢٥، ٤٤٠، ٤٤٣، ٤٦٢) (صحيح)

2855/ م۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۸۵۵۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ وعظ و نصیحت کے سلسلے میں ہمارے اوقات کا خیال کیا کرتے تھے، اس ڈر سے کہ کہیں ہم پر اکتاہٹ طاری نہ ہو جائے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۵۵/م اس سند سے بھی سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

فائدہ ❶ :...... معلوم ہوا کہ وعظ و نصیحت کے لیے وقفے وقفے کے ساتھ کچھ وقت مقرر کرنا چاہیے، کیونکہ ایسا نہ

کرنے سے لوگوں پر اکتاہٹ طاری ہونے کا خطرہ ہے جس سے وعظ ونصیحت کا مقصد ہی فوت ہوجاتا ہے۔

73۔ بابٌ

۷۳۔ باب

2856۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ، وَأُمُّ سَلَمَةَ أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتَا مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (التحة: ١٦٠٧٢)، و راجع ما عند خ/التهجد ٧ (١١٣٢)، وم/المسافرين ١٧ (٧٤١) (صحيح)

2856/ م۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا دِيمَ عَلَيْهِ، حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ١٧٠٨٩) (صحيح)

۲۸۵۶۔ ابوصالح سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل رسول اللہ ﷺ کو بہت زیادہ پسند تھا؟ ان دونوں نے جواب دیا کہ وہ عمل جو گرچہ تھوڑا ہو لیکن اسے مستقل اور برابر کیا جائے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔
۲۸۵۶/م ہشام بن عروہ سے مروی ہے، وہ اپنے باپ عروہ کے واسطے سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کو زیادہ پسند وہ عمل تھا جس پر مداومت برتی جائے۔
امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

74۔ بابٌ

۷۴۔ باب

2857۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَمِّرُوا الآنِيَةَ، وَأَوْكِئُوا الْأَسْقِيَةَ، وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ، وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: انظر حديث رقم ١٨١٢ (تحفة الأشراف: ٢٤٧٦) (صحيح)

۲۸۵۷۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(رات میں) برتنوں کو ڈھانپ کر رکھو اور مشکوں کے منہ باندھ دیا کرو، گھر کے دروازے بند کر دیا کرو اور چراغوں کو بجھا دیا کرو، کیوں کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چوہیا چراغ کی بتی کھینچ لے جاتی ہے اور گھر والوں کو جلا ڈالتی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) یہ حدیث متعدد سندوں سے جابر سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔

75۔ بابٌ

۷۵۔ باب

2858ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ، فَأَعْطُوا الإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ، فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا، وَإِذَا عَرَّسْتُمْ، فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ، فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ، وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)).

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ.

تخريج: م/الإمارة ٥٤ (١٩٢٦)، د/الجهاد ٦٣ (٢٥٦٩) (تحفة الأشراف: ١٢٧٠٦)، وحم (٢/٣٣٧) (صحيح)

۲۸۵۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم ہریالی اور شادابی کے زمانے میں سفر کرو تو اونٹ کو زمین سے اس کا حق دو (یعنی جی بھر کر چر لینے دیا کرو) اور جب تم خزاں وخشکی اور قحط کے دنوں میں سفر کرو تو اس کی قوت سے فائدہ اٹھا لینے میں جلدی کرو [1] اور جب تم رات میں قیام کے لیے پڑاؤ ڈالو تو عام راستے سے ہٹ کر قیام کرو، کیوں کہ یہ (راستے) رات میں چوپایوں کے راستے اور کیڑوں مکوڑوں کے ٹھکانے ہیں۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ [1] :......یعنی کوشش کرکے جلد منزل پر پہنچ جاؤ، کیونکہ اگر منزل پر پہنچنے سے پہلے چارے کی کمی کے باعث اونٹ کمزور پڑ گیا تو تم پریشانیوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

42۔ كِتَابُ الْأَمْثَالِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

کتاب: مثل اور کہاوت کا تذکرہ
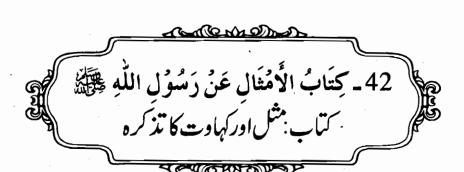
1۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ اللّٰهِ لِعِبَادِهِ

ا۔ باب: اپنے بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مثال کا بیان

2859۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا، عَلَى كَنَفَي الصِّرَاطِ زُورَانِ لَهُمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، عَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ، وَدَاعٍ يَدْعُو عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ، وَدَاعٍ يَدْعُو فَوْقَهُ: ﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوا إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ [يونس: 25]. وَالْأَبْوَابُ الَّتِي عَلَى كَنَفَي الصِّرَاطِ حُدُودُ اللّٰهِ، فَلَا يَقَعُ أَحَدٌ فِي حُدُودِ اللّٰهِ حَتَّى يُكْشَفَ السِّتْرُ، وَالَّذِي يَدْعُو مِنْ فَوْقِهِ وَاعِظُ رَبِّهِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُولُ: قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ: خُذُوا عَنْ بَقِيَّةَ مَا حَدَّثَكُمْ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا تَأْخُذُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَا حَدَّثَكُمْ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا غَيْرِ الثِّقَاتِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرى) (تحفة الأشراف: ١١٧١٤) (صحيح)

۲۸۵۹۔ نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم کی مثال دی ہے، اس صراطِ مستقیم کے دونوں جانب دو گھر ہیں، ان گھروں کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں، ایک پکارنے والا اس راستے کے سرے پر کھڑا پکار رہا ہے اور دوسرا پکارنے والا اوپر سے پکار رہا ہے، (پھر آپ نے یہ آیت پڑھی) ﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوا إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ (اللہ تعالیٰ دارالسلام (جنت کی طرف) بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے ''صراط مستقیم'' کی ہدایت دیتا ہے۔ تو وہ دروازے جو صراطِ مستقیم کے دونوں جانب ہیں وہ حدود اللہ ہیں [1] تو کوئی شخص جب تک پردہ کھول نہ دیا جائے، حدود اللہ میں داخل نہیں ہو سکتا اور اوپر سے پکارنے والا اس کے رب کا واعظ ہے۔'' [2]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے زکریا بن عدی کو سنا وہ کہتے تھے کہ ابواسحاق فزاری نے کہا: بقیہ (راوی) تم سے جو ثقہ راویوں کے ذریعے روایت کریں اسے لے لو اور اسماعیل بن عیاش کی روایت نہ لو خواہ وہ ثقہ سے روایت کریں یا غیر ثقہ سے۔

فائدہ ❶ :......یعنی محرمات، مثلاً: زنا اور شراب وغیرہ، ان محرمات میں کوئی شخص اس وقت تک نہیں پڑ سکتا جب تک خود سے بڑھ کر ان کا ارتکاب نہ کرنے لگے اور ارتکاب کرنے کے بعد اللہ کے عذاب وعقاب کا مستحق ہو جائے گا۔

فائدہ ❷ :......اس حدیث میں ''صراطِ مستقیم'' سے مراد اسلام ہے اور ''کھلے ہوئے دروازوں'' سے مراد اللہ کے محارم ہیں اور ''لٹکے ہوئے پردے'' اللہ کی حدود ہیں اور ''راستے کے سرے پر بلانے والا داعی'' قرآن ہے اور ''اس کے اوپر سے پکارنے والا داعی'' مومن کا دل ہے۔

2860ــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: ((إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ جِبْرِيلَ عِنْدَ رَأْسِي وَمِيكَائِيلَ عِنْدَ رِجْلَيَّ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اضْرِبْ لَهُ مَثَلاً، فَقَالَ: اِسْمَعْ سَمِعَتْ أُذُنُكَ، وَاعْقِلْ عَقَلَ قَلْبُكَ إِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ أُمَّتِكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا، ثُمَّ بَنَى فِيهَا بَيْتًا، ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا مَائِدَةً، ثُمَّ بَعَثَ رَسُوْلا يَدْعُو النَّاسَ إِلَي طَعَامِهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَابَ الرَّسُولَ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ، فَاللّٰهُ هُوَ الْمَلِكُ، وَالدَّارُ الإِسْلَامُ، وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ، وَأَنْتَ يَا مُحَمَّدُ رَسُوْلٌ، فَمَنْ أَجَابَكَ دَخَلَ الإِسْلَامَ، وَمَنْ دَخَلَ الإِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَكَلَ مَا فِيهَا)). وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِإِسْنَادٍ أَصَحَّ مِنْ هٰذَا. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ، سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ لَمْ يُدْرِكْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

تخريج: خ/الاعتصام ٢ (تعليقا عقب حديث رقم ٧٢٨١) (تحفة الأشراف: ٢٢٦٧) (صحيح)

(سند میں سعید بن ابی ہلال اور جابر کے درمیان انقطاع ہے، مگر دیگر سندوں سے یہ حدیث صحیح ہے، جیسے: بخاری کی مذکورہ روایت)

۲۸۶۰۔ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا: ''میں نے خواب دیکھا ہے کہ جبرئیل میرے سر کے پاس ہیں اور میکائیل میرے پیروں کے پاس، ان دونوں میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی سے کہہ رہا تھا: ان کی کوئی مثال پیش کرو، تو اس نے آپ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: آپ سنیں، آپ کے کان ہمیشہ سنتے رہیں، آپ سمجھیں، آپ کا دل عقل (سمجھ، علم وحکمت) سے بھرا رہے۔ آپ کی مثال اور آپ کی امت کی مثال ایک ایسے بادشاہ کی ہے جس نے ایک شہر آباد کیا، اس شہر میں ایک گھر بنایا، پھر ایک دسترخوان بچھایا، پھر قاصد کو بھیج کر لوگوں کو کھانے پر بلایا، تو کچھ لوگوں نے اس کی دعوت قبول کر لی اور کچھ لوگوں نے بلانے والے کی دعوت ٹھکرا دی (کچھ پرواہ ہی نہ کی) اس مثال میں یہ سمجھو کہ اللہ بادشاہ ہے اور ''دار'' سے مراد اسلام ہے اور بیت سے

مراد جنت ہے اور آپ اے محمد ! رسول وقاصد ہیں۔ جس نے آپ کی دعوت قبول کرلی وہ اسلام میں داخل ہوگیا اور جو اسلام میں داخل ہوگیا وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جو جنت میں داخل ہوگیا تو اس نے وہ سب کچھ کھایا جو جنت میں ہے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند کے علاوہ دوسری سندوں سے بھی نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے اور وہ سندیں اس حدیث کی سند سے زیادہ صحیح ہیں۔ (۲) یہ مرسل حدیث ہے۔ (یعنی منقطع ہے)۔ (۳) سعید بن ابی ہلال نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کو نہیں پایا ہے۔ (۴) اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ (جو آگے آرہی ہے)

2861۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَتَّى خَرَجَ بِهِ إِلَي بَطْحَاءِ مَكَّةَ، فَأَجْلَسَهُ، ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ: ((لا تَبْرَحَنَّ خَطَّكَ، فَإِنَّهُ سَيَنْتَهِي إِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ، فَإِنَّهُمْ لا يُكَلِّمُونَكَ))، قَالَ: ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ حَيْثُ أَرَادَ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي خَطِّي إِذْ أَتَانِي رِجَالٌ كَأَنَّهُمُ الزُّطُّ، أَشْعَارُهُمْ وَأَجْسَامُهُمْ لا أَرَى عَوْرَةً وَلا أَرَى قِشْرًا، وَيَنْتَهُونَ إِلَيَّ وَلا يُجَاوِزُونَ الْخَطَّ، ثُمَّ يَصْدُرُونَ إِلَي رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، لَكِنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ جَاءَنِي وَأَنَا جَالِسٌ فَقَالَ: ((لَقَدْ أَرَانِي مُنْذُ اللَّيْلَةَ)) ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فِي خَطِّي، فَتَوَسَّدَ فَخِذِي فَرَقَدَ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَقَدَ نَفَخَ فَبَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِي إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيضٌ، اللهُ أَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ، فَانْتَهَوْا إِلَيَّ فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالُوا بَيْنَهُمْ: مَا رَأَيْنَا عَبْدًا قَطُّ أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذَا النَّبِيُّ، إِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَامَان، وَقَلْبُهُ يَقْظَانُ، اضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا مَثَلُ سَيِّدٍ بَنَى قَصْرًا، ثُمَّ جَعَلَ مَأْدُبَةً، فَدَعَا النَّاسَ إِلَي طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ، فَمَنْ أَجَابَهُ أَكَلَ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ، وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ أَوْ قَالَ: عَذَّبَهُ، ثُمَّ ارْتَفَعُوا وَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((سَمِعْتَ مَا قَالَ هٰؤُلَاءِ؟ وَهَلْ تَدْرِي مَنْ هٰؤُلَاءِ؟)). قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((هُمُ الْمَلَائِكَةُ، فَتَدْرِي مَا الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبُوا)) قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((اَلْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبُوا الرَّحْمٰنُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعَا إِلَيْهَا عِبَادَهُ فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ أَوْ عَذَّبَهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَأَبُو تَمِيمَةَ هُوَ الْهُجَيْمِيُّ وَاسْمُهُ: طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ، وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ: عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ، وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْهُ مُعْتَمِرٌ وَهُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ طَرْخَانَ، وَلَمْ يَكُنْ تَيْمِيًّا، وَإِنَّمَا كَانَ يَنْزِلُ بَنِي تَيْمٍ، فَنُسِبَ إِلَيْهِمْ، قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: مَا رَأَيْتُ أَخْوَفَ لِلّٰهِ تَعَالَى مِنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ.

تخریج: تفرد بہ المؤلف (تحفۃ الأشراف: ۹۳۸۱)، وانظر: د/المقدمۃ ۲ (۱۲) (حسن صحیح)

۲۸۶۱۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء پڑھی، پھر پلٹے تو عبداللہ بن مسعود کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور انھیں ساتھ لیے ہوئے مکے کی پتھریلی زمین کی طرف نکل گئے (وہاں) انھیں (ایک جگہ) بٹھا دیا۔ پھر ان کے چاروں طرف لکیریں کھینچ دیں، اور ان سے کہا: ان لکیروں سے باہر نکل کر ہرگز نہ جانا، تمھارے قریب بہت سے لوگ آ کر رکیں گے، لیکن تم ان سے بات نہ کرنا اور وہ خود بھی تم سے بات نہ کریں گے۔"

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں جانا چاہتے تھے وہاں چلے گئے، اسی دوران میں کہ میں اپنے دائرے کے اندر بیٹھا ہوا تھا کچھ لوگ میرے پاس آئے وہ جاٹ لگ رہے تھے، ❶ ان کے بال اور جسم نہ مجھے ننگے دکھائی دے رہے تھے اور نہ ہی (ان کے جسموں پر مجھے) لباس نظر آ رہا تھا، وہ میرے پاس آ کر رک جاتے اور لکیر کو پار نہ کرتے، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکل جاتے، یہاں تک کہ جب رات ختم ہونے کو آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: "رات ہی سے اپنے آپ کو دیکھتا ہوں (یعنی میں سو نہ سکا)۔" پھر آپ دائرے کے اندر داخل ہو کر میرے پاس آئے اور میری ران کا تکیہ بنا کر سو گئے، آپ سونے میں خراٹے لینے لگتے تھے، تو اسی دوران میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور آپ میری ران کا تکیہ بنائے ہوئے سو رہے تھے، یکا یک میں نے اپنے آپ کو ایسے لوگوں کے درمیان پایا جن کے کپڑے سفید تھے، اللہ خوب جانتا ہے کہ انھیں کس قدر خوبصورتی حاصل تھی۔ وہ لوگ میرے پاس آ کر رک گئے، ان میں سے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھ گئے اور کچھ لوگ آپ کے پائتانے، پھر ان لوگوں نے آپس میں باتیں کرتے ہوئے کہا: ہم نے کسی بندے کو کبھی نہیں دیکھا جسے اتنا ملا ہو جتنا اس نبی کو ملا ہے۔ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور ان کا دل بیدار رہتا ہے۔ ان کے لیے کوئی مثال پیش کرو (پھر انھوں نے کہا ان کی مثال) ایک سردار کی مثال ہے جس نے ایک محل بنایا، پھر ایک دسترخوان بچھایا اور لوگوں کو اپنے دسترخوان پر کھانے پینے کے لیے بلایا، تو جس نے ان کی دعوت قبول کر لی وہ ان کے کھانے پینے سے فیض یاب ہوا اور جس نے ان کی دعوت قبول نہ کی وہ (سردار) اسے سزا دے گا، پھر وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے اور ان کے جاتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: "سنا، کیا کہا انھوں نے؟ اور یہ کون لوگ تھے؟" میں نے کہا: اللہ اور اللہ کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "وہ فرشتے تھے۔ تم سمجھتے ہو انھوں نے کیا مثال دی ہے؟" میں نے (پھر) کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "انھوں نے جو مثال دی ہے وہ ہے رحمٰن (اللہ) تبارک وتعالیٰ کی، رحمٰن نے جنت بنائی اور اپنے بندوں کو جنت کی دعوت دی۔ تو جس نے دعوت قبول کر لی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو اس کی دعوت نہ قبول کرے گا وہ اسے عذاب وعقاب سے دوچار کرے گا۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) ابوتمیمہ ہجیمی ہیں اور ان کا نام طریف بن مجالد ہے۔ (۳) ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے۔ (۴) سلیمان تیمی جن سے یہ حدیث معتمر نے روایت کی ہے وہ

سلیمان بن طرخان ہیں، وہ اصلاتیمی نہ تھے، لیکن وہ بنی تیم میں آیا جایا کرتے تھے جس کی وجہ سے وہ تیمی مشہور ہو گئے۔ علی ابن المدینی کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید کہتے تھے: میں نے سلیمان تیمی سے زیادہ کسی کو اللہ سے ڈرنے والا نہیں دیکھا۔

فائدہ ❶ :...... ''زط'' یعنی: جاٹ قوم کے معلوم ہو رہے تھے۔

2ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْأَنْبِيَاءِ قَبْلَهُ

۲۔ باب: نبی اکرم ﷺ اور آپ سے پہلے کے انبیا کی مثال

2862ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ بَصْرِيٌّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّمَا مَثَلِي، وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا، فَأَكْمَلَهَا، وَأَحْسَنَهَا إِلا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا، وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا، وَيَقُولُونَ لَوْلا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: خ/المناقب ١٨ (٣٥٣٤)، م/الفضائل ٧ (٢٢٨٧) (تحفة الأشراف: ٢٢٦٠)، وحا (٢/٢٥٧، ٣٩٨، ٤١٢) (صحيح)

۲۸۶۲۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور مجھ سے پہلے کے انبیا کی مثال، اس شخص کی طرح ہے جس نے گھر بنایا، گھر کو مکمل کیا اور اسے خوبصورت بنایا، سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے۔ ❶ لوگ اس گھر میں آنے لگے اور اسے دیکھ کر تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے: کاش یہ ایک اینٹ کی جگہ (بھی) خالی نہ ہوتی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابی بن کعب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... یعنی گھر کو خوبصورت اور مکمل بنانے کے باوجود ایک اینٹ کی جگہ باقی رکھ چھوڑی، لوگ اسے دیکھ کر کہنے لگے: کاش یہ خالی جگہ پر ہو جاتی تو اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگ جاتے، اس حدیث کی ایک روایت میں آگے الفاظ ہیں: تو میں وہی (آخری) اینٹ ہوں جسے خالی جگہ میں لگا کر نبوت کے محل کو مکمل کیا گیا ہے۔ خوبصورت گھر سے مراد نبوت ورسالت والا دین حنیف ہے۔

3ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ الصَّلاةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

۳۔ باب: صوم وصلاۃ اور صدقہ (زکاۃ) کی مثال کا بیان

2863ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ أَنَّ أَبَا سَلامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الْحَارِثَ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا، وَيَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا

بِهَا، وَإِنَّهُ كَادَ أَنْ يُبْطِيءَ بِهَا)) فَقَالَ عِيسَى: ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا، وَتَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهَا، فَإِمَّا أَنْ تَأْمُرَهُمْ، وَإِمَّا أَنْ آمُرَهُمْ؟ فَقَالَ يَحْيَى: أَخْشَى إِنْ سَبَقْتَنِي بِهَا أَنْ يُخْسَفَ بِي أَوْ أُعَذَّبَ، فَجَمَعَ النَّاسَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلأَ الْمَسْجِدُ، وَتَعَدَّوْا عَلَى الشُّرَفِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ، وَآمُرَكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ: أَوَّلُهُنَّ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَإِنَّ مَثَلَ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ بِذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ، فَقَالَ: هَذِهِ دَارِي وَهَٰذَا عَمَلِي فَاعْمَلْ وَأَدِّ إِلَيَّ، فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّي إِلَي غَيْرِ سَيِّدِهِ، فَأَيُّكُمْ يَرْضَى أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ كَذَلِكَ، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، وَآمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ، فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِي عِصَابَةٍ مَعَهُ صُرَّةٌ فِيهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يَعْجَبُ أَوْ يُعْجِبُهُ رِيحُهَا وَإِنَّ رِيحَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَآمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ، فَأَوْثَقُوا يَدَهُ إِلَي عُنُقِهِ، وَقَدَّمُوهُ لِيَضْرِبُوا عُنُقَهُ فَقَالَ: أَنَا أَفْدِيهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ فَفَدَى نَفْسَهُ مِنْهُمْ، وَآمُرُكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ، فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَأَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللَّهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ: اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ وَمَنِ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ، فَادْعُوا بِدَعْوَى اللَّهِ الَّذِي سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللَّهِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: اَلْحَارِثُ الْأَشْعَرِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ وَلَهُ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيثِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرى) (التحفة: ٣٢٧٤)، وحم (٤/٢٠٢) (صحيح)

۲۸۶۳۔ حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیں۔ قریب تھا کہ وہ اس حکم کی تعمیل میں سستی و تاخیر کریں، عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمھیں پانچ باتوں کا حکم دیا ہے کہ تم خود ان پر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دو کہ وہ بھی اس پر عمل کریں، یا تو تم ان کو حکم دو یا پھر میں ان کو حکم دیتا ہوں۔ یحییٰ نے کہا: میں ڈرتا ہوں کہ اگر آپ نے ان امور پر مجھ سے سبقت کی تو میں زمین میں دھنسا نہ دیا جاؤں یا عذاب میں مبتلا نہ کر دیا جاؤں، پھر انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا، مسجد لوگوں سے بھر گئی، لوگ کنگوروں پر بھی جا بیٹھے، پھر انہوں

نے کہا: اللہ نے ہمیں پانچ باتوں کا حکم دیا ہے کہ میں خود بھی ان پر عمل کروں اور تمھیں حکم دوں کہ تم بھی ان پر عمل کرو: پہلی چیز یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اس شخص کی مثال جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اس آدمی کی ہے جس نے ایک غلام خالص اپنے مال سے سونا یا چاندی دے کر خریدا اور (اس سے) کہا: یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا پیشہ (روزگار) ہے تو تم کام کرو اور منافع مجھے دو، سو وہ کام کرتا ہے اور نفع اپنے مالک کے سوا کسی اور کو دیتا ہے، تو بھلا کون شخص یہ پسند کرسکتا ہے کہ اس کا غلام اس قسم کا ہو، اور اللہ تعالیٰ نے تمھیں صلاۃ کا حکم دیا ہے تو جب تم صلاۃ پڑھو تو ادھر ادھر نہ دیکھو، کیوں کہ اللہ اپنا چہرہ صلاۃ پڑھتے ہوئے بندے کے چہرے کی طرف رکھتا ہے جب تک کہ وہ ادھر ادھر نہ دیکھے۔ اور تمھیں صوم رکھنے کا حکم دیا ہے اس کی مثال اس آدمی کی ہے جو ایک جماعت کے ساتھ ہے۔ اس کے ساتھ ایک تھیلی ہے جس میں مشک ہے اور ہر ایک کو اس کی خوشبو بھاتی ہے اور صائم کے منہ کی بو مشک کی خوشبو سے بڑھ کر ہے اور تمھیں صدقہ وزکاۃ دینے کا حکم دیا ہے اس کی مثال اس شخص کی ہے جسے دشمن نے قیدی بنالیا ہے اور اس کے ہاتھ اس کے گردن سے ملا کر باندھ دیے ہیں اور اسے لے کر چلے تاکہ اس کی گردن اڑا دیں تو اس (قیدی) نے کہا کہ میرے پاس تھوڑا زیادہ جو کچھ مال ہے میں تمھیں فدیہ دے کر اپنے کو چھڑا لینا چاہتا ہوں، پھر انھیں فدیہ دے کر اپنے کو آزاد کرا لیا ❶ اور اس نے حکم دیا ہے کہ تم اللہ کا ذکر کرو۔ اس کی مثال اس آدمی کی مثال ہے جس کا پیچھا دشمن تیزی سے کرے اور وہ ایک مضبوط قلعے میں پہنچ کر اپنی جان کو ان (دشمنوں) سے بچالے۔ ایسے ہی بندہ (انسان) اپنے کو شیطان (کے شر) سے اللہ کے ذکر کے بغیر نہیں بچا سکتا۔'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی تمھیں ان پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جن کا حکم مجھے اللہ نے دیا ہے (۱) بات سننا (۲) (سننے کے بعد) اطاعت کرنا (۳) جہاد کرنا (۴) ہجرت کرنا (۵) جماعت کے ساتھ رہنا، کیوں کہ جو جماعت سے ایک بالشت بھی ہٹا (علاحدہ ہوا) اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے باہر نکال پھینکا۔ مگر یہ کہ پھر اسلام میں واپس آ جائے اور جس نے جاہلیت کا نعرہ لگایا تو وہ جہنم کے ایندھنوں میں سے ایک ایندھن ہے۔ (یہ سن کر) ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول! اگر چہ وہ صلاۃ پڑھے اور صوم رکھے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔ اگر چہ وہ صلاۃ پڑھے اور صوم رکھے۔ تو تم اللہ کے بندو! اس اللہ کے پکار کی دعوت دو ❷ جس نے تمہارا نام مسلم و مومن رکھا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: حارث اشعری صحابی ہیں اور اس حدیث کے علاوہ بھی ان سے حدیثیں مروی ہیں۔

فائدہ ❶ :...... اسی طرح صدقہ وخیرات کرنے والا صدقہ وخیرات کی بدولت اللہ کی رحمت کا مستحق ہوتا ہے اور اس کے عذاب سے نجات پالیتا ہے۔

فائدہ ❷ :...... یعنی جاہلیت کا نعرہ اور اس کی پکار جو خانہ جنگی کی پکار ہے اس سے بچو اور اللہ کی توحید اور اس کی تعلیمات کی طرف لوگوں کو بلاؤ۔

2864ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَأَبُو سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ اسْمُهُ مَمْطُورٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۸۶۴۔ اس سند سے بھی حارث اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح اسی کی ہم معنی حدیث روایت کرتے ہیں۔
امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) ابوسلام حبشی کا نام ممطور ہے۔ (۳) اس حدیث کو علی بن مبارک نے بھی یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے۔

4ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ الْمُؤْمِنِ الْقَارِءِ لِلْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقَارِءِ

۴۔ باب: قرآن پڑھنے والے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال

2865ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الأُتْرُنْجَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَيْضًا.

تخريج: خ/فضائل القرآن ۱۷ (۵۰۲۰)، و ۳٦ (۵۰۵۹)، والأطعمة ۳۰ (۵٤۲۷)، التوحيد ۵۷ (۷۵٦۰)، م/المسافرين (۳۷ (۷۹۷)، د/الأدب ۱۹ (٤۸۳۰)، ن/الإيمان ۳۲ (۵۰٤۱)، ق/المقدمة ۱٦ (۲۱٤) (تحفة الأشراف : ۸۹۸۱)، وحم (۳۹۷، ٤۰۸) (صحيح)

۲۸۶۵۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے سنگترے کی سی ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ ومزہ بھی اچھا ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اس کھجور کی سی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہے اور مزہ میٹھا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے خوشبودار پودے کی ہے جس کی بو، مہک تو اچھی ہے مزہ کڑوا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے اندرائن (حنظل) (ایک کڑوا پھل) کی طرح ہے جس کی بو بھی اچھی نہیں اور مزہ بھی اچھا نہیں۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اسے شعبہ نے قتادہ سے بھی روایت کیا ہے۔

فائدہ [1]:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے کلام کی اثر انگیزی انسان کے ظاہر و باطن دونوں میں پائی

جاتی ہے اور انسان چونکہ مختلف اوصاف کے حامل ہوتے ہیں اس لیے قرآن کریم کا پورا پورا تاثیری فائدہ صرف اس بندے کو حاصل ہوتا ہے جو مومن ہونے کے ساتھ حافظِ قرآن اور اس پر عمل کرنے والا ہو، ایسا مومن اللہ کے نزدیک خوش رنگ اور خوش ذائقہ پھل کی طرح مقبول ہے اور کچھ بندے ایسے ہیں جن کا باطن قرآن سے مستفید ہوتا ہے، لیکن ظاہر محروم رہتا ہے، یہ وہ مومن بندہ ہے جو قاری قرآن نہیں ہے، ایسا مومن اللہ کے نزدیک اس مزے دار پھل کی طرح ہے جس میں خوشبو نہیں ہوتی اور کچھ بندے ایسے ہیں جن کا ظاہر قرآن پڑھنے کے سبب اچھا ہے، لیکن باطن تاریک ہے، یہ قرآن پڑھنے والا منافق ہے، یہ اللہ کے نزدیک اس خوشبودار پودے کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہے، لیکن مزہ کڑوا ہے اور کچھ بندے ایسے ہیں جنھیں اس قرآن سے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا، یہ قرآن نہ پڑھنے والا منافق ہے، یہ اللہ کے نزدیک حنظلہ اندرائن (حنظل) کی طرح ہے جس میں نہ تو خوشبو ہے اور نہ ہی اس کا مزہ اچھا ہے، بلکہ کڑوا ہے۔

2866۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفَيِّئُهُ، وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/المنافقين ١٤ (٢٨٠٩) (تحفة الأشراف: ١٣٢٧٩) (وراجع ماعند خ في المرضى ١ (٥٦٤٤)، والتوحيد ٣١ (٧٤٦٦)، وحم (٢/٢٣٤، ٢٨٤، ٥٢٣) (صحيح)

٢٨٦٦۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال اس کھیتی کی سی ہے جسے ہوائیں (ادھر ادھر) ہلاتی رہتی ہیں۔ (ایسا ہی مومن ہے) مومن پر بلائیں برابر آتی رہتی ہیں، اور منافق کی مثال صنوبر (اشوک) کے درخت کی ہے، وہ اپنی جگہ سے ہلتا نہیں جب تک کہ کاٹ نہ دیا جائے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2867۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ)) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هِيَ النَّخْلَةُ)) فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَقُولَ، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

تخريج: خ/العلم ٤ (٦١)، و٥ (٧٢)، و ٥٠ (١٣١)، وتفسير سورة إبراهيم ١ (٤٦٩٨)، والأدب ٧٩ (٦١٢٢)،

و ۸۹ (۶۱۴۴)، م/المنافقين ۱۵ (۲۸۱۱) (تحفة الأشراف: ۷۲۳۴)، وحم (۲/۳۱، ۶۱) (صحيح)

۲۸۶۷- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کا پتّا نہیں جھڑتا، یہ مومن کی مثال ہے تو مجھے بتاؤ یہ کون سا درخت ہے؟'' عبداللہ کہتے ہیں: لوگ اسے جنگلوں کے درختوں میں ڈھونڈھنے لگے اور میرے دل میں آیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ کھجور ہے۔'' مجھے شرم آ گئی کہ میں (چھوٹا ہوکر بڑوں کے سامنے) بولوں (جب کہ لوگ خاموش ہیں) پھر میں نے (اپنے والد) عمر رضی اللہ عنہ کو وہ بات بتائی جو میرے دل میں آئی تھی، تو انھوں نے کہا (میرے بیٹے) اگر تم نے یہ بات بتا دی ہوتی تو یہ چیز مجھے اس سے زیادہ عزیز و محبوب ہوتی کہ میرے پاس اس اس طرح کا مال اور یہ یہ چیزیں ہوتیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

5- بَابُ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۵- باب: پانچوں صلاتوں کی مثال

2868- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ)) قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ: ((فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا)) وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

2868(م)- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ الْقُرَشِيُّ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ نَحْوَهُ.

تخريج: خ/المواقيت ۶ (۵۲۸)، م/المساجد ۵۱ (۶۶۷)، ن/الصلاة ۷ (۴۶۳) (تحفة الأشراف: ۴۹۹۸)، وحم (۲/۳۷۹، ۴۲۶-۴۲۷)، ود/الصلاة ۱ (۱۲۲۱) (صحيح)

۲۸۶۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھلا بتاؤ تو سہی اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس نہر میں ہر دن پانچ بار نہائے تو کیا اس کے جسم پر کچھ بھی میل کچیل رہے گا؟'' صحابہ نے کہا: اس کے جسم پر تھوڑا بھی میل نہیں رہے گا۔ آپ نے فرمایا: ''یہی مثال ہے پانچوں صلاۃ کی، ان صلاۃ کی برکت سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''[1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) قتیبہ کہتے ہیں: ہم سے بکر بن مضر قرشی نے ابن الہاد کے واسطے سے اسی طرح روایت کی ہے۔ (۳) اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

فائدہ [1] :...... معلوم ہوا کہ صلاۃ کی ادائیگی سے انسان صغیرہ گناہوں سے پاک وصاف ہوتا رہتا ہے، لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ سنت کے مطابق صلاۃ ادا کی جائے اور صلاۃ کو صلاۃ سمجھ کر پڑھا جائے۔

6۔ بَابٌ

٦۔ باب

2869۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى الْأَبَحُّ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ)).

قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَابْنِ عُمَرَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. قَالَ: وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُثَبِّتُ حَمَّادَ بْنَ يَحْيَى الْأَبَحَّ وَكَانَ يَقُولُ: هُوَ مِنْ شُيُوخِنَا.

تخریج: خ/تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۳۹۱)، وحم (۳/۱۳۰، ۱۴۳، ۳۱۹) (حسن صحیح)

۲۸۶۹۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی مثال بارش کی ہے، نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا اول بہتر ہے یا اس کا آخر۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں عمار، عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت ہے کہ وہ حماد بن یحییٰ الابح کی تائید وتصدیق کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ہمارے اساتذہ میں سے ہیں۔

فائدہ ❶: ......معلوم ہوا کہ امت کا ہر فرد بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے، نہیں معلوم اس میں سے کس کو کب اور کس وقت دوسرے سے خیر وبرکت پہنچ جائے۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ ابْنِ آدَمَ وَأَجَلِهِ وَأَمَلِهِ

۷۔ باب: آدمی کی موت اور آرزو کی مثال

2870۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَا هٰذِهِ وَمَا هٰذِهِ وَرَمَى بِحَصَاتَيْنِ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((هٰذَاكَ الْأَمَلُ وَهٰذَاكَ الْأَجَلُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۹۵۰) (ضعیف) (سند میں بشیر بن مہاجر لین الحدیث راوی ہیں)

۲۸۷۰۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دو کنکریاں پھینکتے ہوئے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے اور یہ کیا ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو بہتر معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ امید (وآرزو) ہے اور یہ اجل (موت) ہے۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

فائدہ ❶: ......معلوم ہوا کہ انسان کی آرزوئیں بہت ہیں، ان آرزوؤں کی تکمیل میں وہ سرگرداں رہتا ہے، اس کی بہت ساری امیدوں کی تکمیل ابھی باقی ہے اور اچانک موت اسے اپنے آہنی شکنجے میں دبوچ لیتی ہے، گویا انسان یہ کہتا ہے

کہ موت سے قبل اپنی ساری آرزوئیں پوری کر لے گا، جب کہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔

2871۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِيمَا خَلَا مِنَ الأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلاَةِ الْعَصْرِ إِلَي مَغَارِبِ الشَّمْسِ، وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ، وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالاً، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَي نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَي صَلاَةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارَى عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلاَةِ الْعَصْرِ إِلَي مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلاً وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الإجارة ۹ (۲۲٦٦۹)، وأحاديث الأنبياء ۵۰ (۳٤۵۹)، وفضائل القرآن ۱۷ (۵۰۲۱) (تحفة الأشراف: ۷۲۳۵)، وحم (٦/۲، ۱۱۱) (صحيح)

۲۸۷۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری مدت گزری ہوئی امتوں کے مقابل میں عصر سے مغرب تک کی درمیانی مدت کی طرح ہے (یعنی بہت مختصر تھوڑی) تمھاری مثال اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کئی مزدور رکھے۔ اس نے کہا: میرے یہاں کون فی کس ایک قیراط پر دوپہر تک کام کرتا ہے؟ تو یہود نے ایک ایک قیراط پر کام کیا، پھر اس نے کہا: میرے یہاں کون مزدوری کرتا ہے دوپہر سے عصر تک فی کس ایک ایک قیراط پر؟ تو نصاریٰ نے ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر تم (مسلمان) کام کرتے ہو عصر سے سورج ڈوبنے تک فی کس دو دو قیراط پر۔ (یہ دیکھ کر) یہود و نصاریٰ غصہ ہو گئے، انھوں نے کہا: ہمارا کام زیادہ ہے اور مزدوری تھوڑی ہے؟، اللہ نے فرمایا: کیا تمہارا حق کچھ کم کر کے میں نے تم پر ظلم کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو اس نے کہا: یہ میرا فضل و انعام ہے میں جسے چاہوں دوں۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2872۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لاَ يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/الرقاق ۳۵ (٦٤۹۸)، م/فضائل الصحابة ٦۰ (۲۵٤۷)، ق/الفتن ۱٦ (۳۹۹۰) (تحفة الأشراف: ٦۹٤۵)، وحم (۷/۲، ٤٤، ۷۰، ۱۰۹، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۳۰) (صحيح)

۲۸۷۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ سو اونٹ کی طرح ہیں، آدمی ان میں سے

ایک بھی سواری کے قابل نہیں پاتا۔'' ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی: اچھے لوگ بہت کم ملتے ہیں۔

2873ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَقَالَ: لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً أَوْ قَالَ: لَا تَجِدُ فِيهَا إِلَّا رَاحِلَةً.

تخريج: انظر ماقبله (تحفة الأشراف: ٦٨٣٥) (صحيح)

۲۸۷۳۔ سفیان بن عیینہ زہری سے اسی سند سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور انھوں نے کہا: تم ان میں ایک بھی سواری کے قابل نہ پاؤ گے، یا یہ کہا: تم ان میں سے صرف ایک سواری کے قابل پاسکو گے۔

2874ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَتِ الذُّبَابُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا، وَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ، وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

تخريج: خ/أحاديث الأنبياء ٤٠ (٣٤٢٦)، م/الفضائل ٦ (٢٢٨٤) (تحفة الأشراف: ١٣٨٧٩)، وحم (٢/٣٦١، ٣٩٢) (صحيح)

۲۸۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور میری امت کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے آگ جلائی تو مکھیاں اور پتنگے اس میں پڑنے لگے (یہی حال تمھارا اور ہمارا ہے) میں تمھاری کمر پکڑ پکڑ کر تمھیں بچا رہا ہوں اور تم ہو کہ اس میں (جہنم کی آگ میں) بلا سوچے سمجھے گھسے چلے جا رہے ہو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) دوسری سندوں سے بھی مروی ہے۔
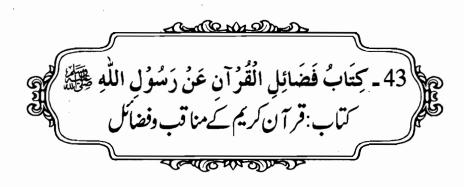
1 ـ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

ا۔ باب: سورہ فاتحہ کی فضیلت کا بیان

2875ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((يَا أُبَيُّ)) وَهُوَ يُصَلِّي فَالْتَفَتَ أُبَيٌّ وَلَمْ يُجِبْهُ، وَصَلَّى أُبَيٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا أُبَيُّ أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: ((أَفَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أَوْحَى اللهُ إِلَيَّ: أَنْ ﴿اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ (الأنفال: ٢٤). قَالَ: بَلَى وَلَا أَعُودُ إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ: ((أَتُحِبُّ أَنْ أُعَلِّمَكَ سُورَةً لَمْ يَنْزِلْ فِي التَّوْرَاةِ، وَلَا فِي الإِنْجِيلِ، وَلَا فِي الزَّبُورِ، وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا، وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَفِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٠٧٠) (صحيح)

۲۸۷۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے وہ صلاۃ پڑھ رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''اے ابی (سنو)۔'' وہ (آواز سن کر) متوجہ ہوئے، لیکن جواب نہ دیا، صلاۃ جلدی جلدی پوری کی، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: السلام علیك یارسول الله! (اللہ کے رسول آپ پر سلامتی نازل ہو)، رسول اکرم ﷺ نے کہا: ''وعلیك السلام (تم پر بھی سلامتی ہو) ابی! جب میں نے تمھیں بلایا تو تم میرے

پاس کیوں نہ حاضر ہوئے؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں صلاۃ پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''(اب تک) جو وحی مجھ پر نازل ہوئی ہے اس میں تجھے کیا یہ آیت نہیں ملی ﴿ أَنْ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ﴾ [1] انھوں نے کہا: جی ہاں اور آئندہ ان شاء اللہ ایسی بات نہ ہوگی۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں پسند ہے کہ میں تمھیں ایسی سورت سکھاؤں جیسی سورت نہ تورات میں نازل ہوئی نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ ہی قرآن میں؟ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! (ضرور سکھایئے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صلاۃ میں تم (قرآن) کیسے پڑھتے ہو؟'' تو انھوں نے ام القرآن (سورۃ فاتحہ) پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ تورات میں، انجیل میں، زبور میں (حتی کہ) قرآن اس جیسی سورت نازل نہیں ہوئی ہے۔ یہی سبع مثانی [2] (سات آیتیں) ہیں اور یہی وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں انس بن مالک اور ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ 1 :...... ''اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کے کہنے کو بجالاؤ، جب کہ رسول تم کو تمھاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں۔ (انفال: ۲۴) اس حکم ربانی کی بنا پر صحابہ پر واجب تھا کہ آپ ﷺ کی پکار کا جواب دیں خواہ صلاۃ ہی میں کیوں نہ ہو، لیکن اس صحابی نے یہ سمجھا تھا کہ یہ حکم صلاۃ سے باہر کے لیے ہے، اس لیے جواب نہیں دیا تھا۔

فائدہ 2 :...... چونکہ اس میں سات آیتیں ہیں اس لیے اسے سبع کہا گیا اور ہر صلاۃ میں یہ سورت دہرائی جاتی ہے، اس لیے اسے مثانی کہا گیا، یا مثانی اس لیے کہا گیا کہ اس کا نزول دو مرتبہ ہوا ایک مکے میں دوسرا مدینے میں۔

2۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ

۲۔ باب: سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت کا بیان

2876۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا وَهُمْ ذُو عَدَدٍ، فَاسْتَقْرَأَهُمْ، فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ، فَأَتَى عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ: ((مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ!)) قَالَ: مَعِي كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ: ((أَمَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ؟)) فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَاذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيرُهُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَامَنَعَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ إِلَّا خَشْيَةَ أَلَّا أَقُومَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَءُوهُ، فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ وُكِئَ عَلَى مِسْكٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: ق/المقدمة ١٦ (٢١٧) (تحفة الأشراف: ١٤٢٤٢) (ضعيف)

(سند میں عطاء مولی ابی احمد لین الحدیث راوی ہیں)

2876 (م)۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنِ اللَّيْثِ فَذَكَرَهُ.

تخريج: انظر ما قبله (ضعیف) (سابقہ حدیث کی علت اس میں بھی ہے)

۲۸۷۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے گنتی کے کچھ لشکری بھیجے (بھیجتے وقت) ان سے (قرآن) پڑھوایا، تو ان میں سے ہر ایک نے جسے جتنا قرآن یاد تھا پڑھ کرسنایا۔ جب ایک نوعمر نوجوان کا نمبر آیا تو آپ نے اس سے کہا: ''اے فلاں! تمھارے ساتھ کیا ہے۔'' یعنی تمہیں کون کون سی سورتیں یاد ہیں؟ اس نے کہا: مجھے فلاں فلاں اور سورۂ بقرہ یاد ہے۔ آپ نے کہا: ''کیا تمھیں سورہ بقرہ یاد ہے؟'' اس نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: ''جاؤ تم ان سب کے امیر ہو۔'' ان کے شرفا میں سے ایک نے کہا: اللہ کے رسول! قسم اللہ کی! میں نے سورۂ بقرہ صرف اسی ڈر سے یاد نہ کی کہ میں اسے (صلاۃ تہجد میں) برابر پڑھ نہ سکوں گا۔ آپ نے فرمایا: ''قرآن سیکھو، اسے پڑھو اور پڑھاؤ۔ کیوں کہ قرآن کی مثال اس شخص کے لیے جس نے اسے سیکھا اور پڑھا اور اس پر عمل کیا اس تھیلی کی ہے جس میں مشک بھری ہوئی ہو اور چاروں طرف اس کی خوشبو پھیل رہی ہو اور اس شخص کی مثال جس نے اسے سیکھا اور سو گیا اس کا علم اس کے سینے میں بند رہا۔ اس تھیلی کی سی ہے جو مشک بھر کر سیل بند کردی گئی ہو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) اس حدیث کو لیث بن سعد نے سعید مقبری سے، اورسعید نے ابواحمد کے آزاد کردہ غلام عطا سے اورانھوں نے نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً روایت کیا ہے اور انھوں نے اس روایت میں ابوہریرہ کا ذکر نہیں کیا۔

2877ـــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ الْبَقَرَةُ لا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/المسافرين ٢٩ (٢٨٠)، د/المناسك ١٠٠ (الشق الأول فحسب، وفي سياق آخر) (تحفة الأشراف: ١٢٧٢٢) (صحيح)

۲۸۷۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، وہ گھر جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2878ـــ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ

أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ، وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ هِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَضَعَّفَهُ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٣١٣) (ضعيف) (سند میں حکیم بن جبیر ضعیف راوی ہیں)

۲۸۷۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے [1] اور قرآن کی 'چوٹی' سورۂ بقرہ ہے، اس سورت میں ایک آیت ہے یہ قرآن کی ساری آیتوں کی سردار ہے اور یہ آیت آیۃ الکرسی ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف حکیم بن جبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) حکیم بن جبیر کے بارے میں شعبہ نے کلام کیا ہے اور انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

فائدہ [1] :......یعنی اس میں کوئی چیز نمایاں ہوتی ہے جو کوہان کی حیثیت رکھتی ہے۔

2879ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْمُلَيْكِيِّ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ حم الْمُؤْمِنَ إِلَي إِلَيْهِ الْمَصِيرُ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِينَ يُمْسِي حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْمُلَيْكِيِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَزُرَارَةُ بْنُ مُصْعَبٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ جَدُّ أَبِي مُصْعَبٍ الْمَدَنِيِّ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٤٩٥٠) (ضعيف) (سند میں عبدالرحمٰن ملیکی ضعیف راوی ہیں)

۲۸۷۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورۂ مومن کی (ابتدائی تین آیات) حٰم سے ''الیہ المصیر'' تک اور آیت الکرسی صبح ہی صبح (بیدار ہونے کے بعد ہی) پڑھی تو ان دونوں کے ذریعے شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی اور جس نے ان دونوں کو شام ہوتے ہی پڑھا تو ان کے ذریعے اس کی صبح ہونے تک حفاظت کی جائے گی۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) بعض اہلِ علم نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ کے حافظے کے سلسلے میں کلام کیا ہے۔ (۳) زرارہ بن مصعب کا پورا نام زرارہ بن مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوف ہے، اور وہ ابومصعب مدنی کے دادا ہیں۔

3۔بابٌ

۳۔ باب

2880ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ فِيهَا تَمْرٌ فَكَانَتْ تَجِيءُ الْغُولُ، فَتَأْخُذُ مِنْهُ قَالَ: فَشَكَا ذَلِكَ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَاذْهَبْ فَإِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَجِيبِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ)). قَالَ: فَأَخَذَهَا فَحَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ، فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ)) قَالَ: حَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ: ((كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ)) قَالَ: فَأَخَذَهَا مَرَّةً أُخْرَى، فَحَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ، فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ)) قَالَ: حَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ: ((كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ)) فَأَخَذَهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِكِ حَتَّى أَذْهَبَ بِكِ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا، آيَةَ الْكُرْسِيِّ اقْرَأْهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ قَالَ: فَجَاءَ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟)) قَالَ: فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَتْ، قَالَ: ((صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٣٤٧٣)، وانظر حم (٥/٤٢٣) (صحيح)

۲۸۸۰۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا اپنا ایک احاطہ تھا اس میں کھجوریں رکھی ہوئی تھیں، جن آتا تھا اور اس میں سے اٹھا لے جاتا تھا، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بات کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ جب دیکھو کہ وہ آیا ہوا ہے تو کہو: بسم اللہ (اللہ کے نام سے) رسول اللہ ﷺ کی بات مان۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑ لیا تو وہ قسمیں کھا کھا کر کہنے لگا کہ مجھے چھوڑ دو، دوبارہ وہ ایسی حرکت نہیں کرے گا، چنانچہ انھوں نے اسے چھوڑ دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے ان سے پوچھا، ''تمھارے قیدی نے کیا کیا؟!'' انھوں نے کہا: اس نے قسمیں کھائیں کہ اب وہ دوبارہ ایسی حرکت نہ کرے گا۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے جھوٹ کہا: وہ جھوٹ بولنے کا عادی ہے۔'' راوی کہتے ہیں: انھوں نے اسے دوبارہ پکڑا، اس نے پھر قسمیں کھائیں کہ اسے چھوڑ دو، وہ دوبارہ نہ آئے گا تو انھوں نے اسے (دوبارہ) چھوڑ دیا، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے پوچھا: ''تمھارے قیدی نے کیا کیا؟'' انھوں نے کہا: اس نے قسم کھائی کہ وہ پھر لوٹ کر نہ آئے گا۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے جھوٹ کہا، وہ تو جھوٹ بولنے کا عادی ہے۔'' (پھر جب وہ آیا) تو انہوں نے اسے پکڑ لیا، اور کہا: اب تمھیں نبی اکرم ﷺ کے پاس لے جائے بغیر نہ چھوڑوں گا۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں تمھیں ایک چیز، یعنی آیت الکرسی بتا رہا ہوں۔ تم اسے اپنے گھر میں پڑھ لیا کرو، تمھارے قریب شیطان نہ آئے گا اور نہ ہی کوئی اور آئے گا۔'' پھر ابوایوب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے ان سے پوچھا: ''تمھارے قیدی نے کیا کیا؟'' تو انھوں نے آپ کو وہ سب کچھ بتایا جو اس نے کہا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "اس نے بات تو صحیح کہی ہے، لیکن وہ ہے پکا جھوٹا۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس باب میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

4- بَابُ مَا جَاءَ فِي آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

۴- باب: سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت کا بیان

2881- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ الآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/فضائل القرآن ١٠ (٥٠٠٩)، م/المسافرين ٤٣ (٨٠٧)، د/الصلاة ٣٢٦ (١٣٩٧)، ق/الإقامة ١٨٣ (١٣٦٩) (تحفة الأشراف: ٩٩٩٩)، وحم (٤/١١٨)، د/الصلاة ١٧٠ (١٥٢٨) (صحيح)

۲۸۸۱- ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے رات میں سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھیں وہ اس کے لیے کافی ہوگئیں۔"[1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :......یعنی یہ دونوں آیتیں ہر برائی اور شیطان کے شر سے اس کی حفاظت کریں گی۔

2882- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الْجَرْمِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلاَ يُقْرَأَانِ فِي دَارٍ ثَلاَثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: ن/عمل اليوم والليلة ٢٧٩ (٩٦٧) (تحفة الأشراف: ١١٦٤٤) (صحيح)

۲۸۸۲- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی، اس کتاب کی دو آیتیں نازل کیں اور انھیں دونوں آیتوں پر سورہ بقرہ کو ختم کیا، جس گھر میں یہ دونوں آیتیں (مسلسل) تین راتیں پڑھی جائیں گی ممکن نہیں ہے کہ شیطان اس گھر کے قریب آ سکے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5- بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

۵- باب: سورۂ آل عمران کی فضیلت کا بیان

2883- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَأْتِي الْقُرْآنُ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ)) قَالَ نَوَّاسٌ: وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ: ((تَأْتِيَانِ كَأَنَّهُمَا غَيَابَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا ظُلَّةٌ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا)). وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ قِرَاءَتِهِ، كَذَا فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيثَ، وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنَ الْأَحَادِيثِ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ. وَفِي حَدِيثِ النَّوَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا فَسَّرُوا إِذْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَأَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا)) فَفِي هٰذَا دَلَالَةٌ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ الْعَمَلِ.

تخريج: م/المسافرين ٤٢ (٨٠٥) (تحفة الأشراف: ١١٧١٣)، وحم (٤/١٨٣) (صحيح)

۲۸۸۳۔ نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن اور قرآن والا جو دنیا میں قرآن پر عمل کرتا ہے دونوں آئیں گے ان کی پیشوائی سورۂ بقرہ اور آل عمران کریں گی۔'' رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں دیں، اس کے بعد پھر میں ان سورتوں کو نہ بھولا۔ آپ نے فرمایا: ''گویا کہ وہ دونوں چھتریاں ہیں، جن کے بیچ میں شگاف اور پھٹن ہیں، یا گویا کہ وہ دونوں کالی بدلیاں ہیں، یا گویا کہ وہ صف بستہ چڑیوں کا سائبان ہیں، یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں اوران پر عمل کرنے والوں کا لڑ جھگڑ کر دفاع و بچاؤ کررہی ہیں۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ (۲) اس باب میں بریدہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ (۳) اس حدیث کا بعض اہلِ علم کے نزدیک معنی ومفہوم یہ ہے کہ قرآن پڑھنے کا ثواب آئے گا۔ اس حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث کی بعض اہلِ علم نے یہی تفسیر کی ہے کہ قرآن پڑھنے کا ثواب آئے گا۔ نواس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے جو روایت کی ہے، اس میں مفسرین کی اس تفسیر کی دلیل اوراس کا ثبوت ملتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے اس قول ''يَأْتِي الْقُرْآنُ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا'' میں اشارہ ہے کہ قرآن کے آنے سے مراد ان کے اعمال کا ثواب ہے۔

2884ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ حَدِيثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ أَعْظَمَ مِنْ آيَةِ الْكُرْسِيِّ. قَالَ سُفْيَانُ: لِأَنَّ آيَةَ الْكُرْسِيِّ هُوَ كَلَامُ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (صحيح)

۲۸۸۴۔ سفیان بن عیینہ سے روایت ہے، وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث ''مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ سَمَاءٍ وَلَا

أَرْضٍ أَعْظَمَ مِنْ آيَةِ الْكُرْسِيِّ" کی تفسیر میں کہتے ہیں: آیت الکرسی کی فضیلت اس وجہ سے ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور اللہ کا کلام اللہ کی مخلوق، یعنی آسمان وزمین سے بڑھ کر ہے۔

6- بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ

۶- باب: سورۂ کہف کی فضیلت کا بیان

2885- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَال: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ إِذْ رَأَى دَابَّتَهُ تَرْكُضُ، فَنَظَرَ فَإِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ أَوِ السَّحَابَةِ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تِلْكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْآنِ أَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْآنِ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/المناقب ٢٥ (٣٦١٤)، وتفسير سورة الفتح ٤ (٤٨٣٩)، وفضائل القرآن ١١ (٥٠١١)، م/المسافرين ٣٦ (٧٩٥) (تحفة الأشراف: ١٨٧٢) (صحيح)

۲۸۸۵- براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی سورۂ کہف پڑھ رہا تھا کہ اسی دوران میں اس نے اپنے چوپائے (سواری) کو دیکھا کہ وہ (اپنے کھونٹے پر) ناچنے اور اچھل کود کرنے لگا۔ اس نے نظر (ادھر ادھر) دوڑائی تو اسے ایک بدلی سی نظر آئی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس (واقعہ) کا آپ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سکینت (طمانینت) تھی جو قرآن کی وجہ سے یا قرآن پڑھنے پر نازل ہوئی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں اسید بن حضیر سے بھی روایت ہے۔

2886- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ ثَلاَثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)).

تخريج: م/المسافرين ٤٤ (٨٠٩)، د/الملاحم ١٤ (٤٣٢٣) (تحفة الأشراف: ١٠٩٦٣) (صحيح)

(مؤلف کے الفاظ ''ثلاث آیات'' کے ساتھ یہ روایت شاذ ہے، مؤلف کے سوا سب کے یہاں ''عشر آیات'' ہی کے الفاظ ہیں)

2886 (م)- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۸۸۶- ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی تین آیات پڑھیں وہ دجال کے فتنے سے بچا لیا گیا۔'' ۱ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۸۶/م اس سند سے بھی اسے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے۔

فائدہ ❶ :......یعنی اس کی موجودگی میں دجال کا ظہور ہو بھی جائے تو بھی وہ اللہ کی رحمت اور ان آیات کی برکت سے دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

7۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ يس

۷۔ باب: سورہ یاسین کی فضیلت کا بیان

2887۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، قَالا: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ هَارُونَ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يس، وَمَنْ قَرَأَ يس كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، وَبِالْبَصْرَةِ لا يَعْرِفُونَ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَهَارُونُ أَبُو مُحَمَّدٍ شَيْخٌ مَجْهُولٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۳۵۰) (موضوع) (سند میں ہارون العبدی اور مقاتل بن سلیمان کذاب ہیں، یہاں مقاتل بن سلیمان ہی صحیح ہے، مقاتل بن حیان سہو ہے، دیکھیے: الضعيفة رقم: ۱۶۹)

2887/ أ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهٰذَا. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَلا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ، وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: انظر ماقبله (موضوع)

۲۸۸۷۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورہ یاسین ہے اور جس نے سورہ یاسین پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے پڑھنے کے صلے میں دس مرتبہ قرآن شریف پڑھنے کا ثواب لکھے گا۔'' اس سند سے بھی یہ سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) اس حدیث کو ہم صرف حمید بن عبدالرحمٰن کی روایت سے جانتے ہیں اور اہلِ بصرہ قتادہ کی روایت کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور ہارون ابومحمد شیخ مجہول ہیں۔ (۳) اس باب میں ابوبکر صدیق سے بھی روایت ہے اور یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔ (۴) اس کی سند ضعیف ہے اور اس باب میں ابوہریرہ سے بھی روایت ہے۔

8- بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ حم الدُّخَانِ

۸۔ باب: سورہ دخان کی فضیلت کا بیان

2888- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي خَثْعَمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ حم الدُّخَانَ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ أَبِي خَثْعَمٍ يُضَعَّفُ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٤١٣) (موضوع) (مولف نے سبب بیان کردیا ہے)

۲۸۸۸۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورہ حم دخان کسی رات میں پڑھے وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کر رہے ہوں گے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۳) عمر بن ابی خثعم ضعیف قرار دیے گئے ہیں، محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ وہ منکر الحدیث ہیں۔

2889- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ هِشَامٍ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ حم الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَهِشَامٌ أَبُو الْمِقْدَامِ يُضَعَّفُ وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، هَكَذَا قَالَ أَيُّوبُ وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٢٥٢) (ضعيف) (مؤلف نے سبب بیان کردیا ہے)

۲۸۸۹۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعے کی رات میں حم سورہ دخان پڑھے گا اسے بخش دیا جائے گا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) ہشام ابوالمقدام ضعیف قرار دیے گئے ہیں۔ (۳) حسن بصری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے، ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید نے ایسا ہی کہا ہے۔

9- بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْمُلْكِ

۹۔ باب: سورہ ملک کی فضیلت کا بیان

2890- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَاءَهُ عَلَى قَبْرٍ

وَهُوَ لا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتَّى خَتَمَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي ضَرَبْتُ خِبَائِي عَلَى قَبْرٍ وَأَنَا لا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَكَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٥٣٦٧) (ضعيف)

(سند میں یحیٰی بن عمرو ضعیف راوی ہیں، لیکن "المانعة" کا ٹکڑا شواہد کی بنا پر صحیح ہے، دیکھیے: الصحیحة رقم ١١٤٠)

٢٨٩٠۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ میں سے کسی نے اپنا خیمہ ایک قبر پر نصب کردیا اور انھیں معلوم نہیں ہوا کہ وہاں قبر ہے، (انھوں نے آواز سنی) اس قبر میں کوئی انسان سورہ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ پڑھ رہا تھا، یہاں تک کہ اس نے پوری سورت ختم کردی۔ وہ صحابی نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے پھر آپ سے کہا: اللہ کے رسول! میں نے اپنا خیمہ ایک قبر پر نصب کردیا، مجھے گمان نہیں تھا کہ اس جگہ پر قبر ہے۔ مگر اچانک کیا سنتا ہوں کہ اس جگہ ایک انسان سورۂ ''تبارک الملک'' پڑھ رہا ہے اور پڑھتے ہوئے اس نے پوری سورت ختم کردی۔ آپ نے فرمایا: ''یہ سورت مانعہ ہے، یہ نجات دینے والی ہے، اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے بچاتی ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (٢) اس باب میں ابوہریرہ سے بھی روایت ہے۔

2891ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: د/الصلاة ٣٢٧ (١٤٠٠)، ن/عمل اليوم والليلة ٢٠٧ (٧١٠)، ق/الأدب ٥٢ (٣٧٨٦) (تحفة الأشراف: ١٣٥٥٠)، و د/فضائل القرآن ٢٣ (٣٤٥٢) (حسن)

(سند میں عباس الجشمی لین الحدیث راوی ہیں، لیکن متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن لغیرہ ہے)

٢٨٩١۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کی تیس آیتوں کی ایک سورت نے ایک آدمی کی شفاعت (سفارش) کی تو اسے بخش دیا گیا، یہ سورت ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

2892ـ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الم تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ. قَالَ أَبُو عِيسَى:

هٰذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ مِثْلَ هٰذَا.
وَرَوَاهُ مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا وَرَوَى زُهَيْرٌ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ: سَمِعْتَ مِنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ؟ فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: إِنَّمَا أَخْبَرَنِيهِ صَفْوَانُ أَوِ ابْنُ صَفْوَانَ وَكَأَنَّ زُهَيْرًا أَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

تخريج: ن/عمل اليوم والليلة ٢٠٦ (٧٠٨) (تحفة الأشراف: ٢٩٣١)، وحم (٣/٣٤٠) (صحيح) (**متابعات کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ورنہ اس کے راوی "لیث بن ابی سلیم" ضعیف ہیں، ملاحظہ ہو الصحیحة رقم ٥٨٥**)

2892/ م— حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

2892/ م— قَالَ: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: تَفْضُلَانِ عَلَى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسَبْعِينَ حَسَنَةً.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٨٨٣٨) (ضعيف)
(اس کے راوی "لیث بن ابی سلیم" ضعیف ہیں)

۲۸۹۲۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب تک "الم تنزیل" اور "تبارك الذى بيده الملك" پڑھ نہ لیتے سوتے نہ تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کو کئی ایک رواۃ نے لیث بن ابی سلیم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ (۲) مغیرہ بن مسلم نے ابوزبیر سے، اور ابوزبیر نے جابر کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ (۳) زہیر روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں نے ابوزبیر سے کہا: آپ نے جابر سے سنا ہے، تو انھوں نے یہی حدیث بیان کی؟ ابوالزبیر نے کہا: مجھے صفوان یا ابن صفوان نے اس کی خبر دی ہے۔ گویا کہ زہیر نے ابوالزبیر سے جابر کے واسطے سے اس حدیث کی روایت کا انکار کیا ہے۔

۲۸۹۲/م ا ہم سے ہناد نے بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں: ہم سے ابوالاحوص نے بیان کیا اور ابوالاحوص نے لیث سے، لیث نے ابوزبیر سے اور ابوزبیر نے جابر کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔

۲۸۹۲/م ۲ بیان کیا ہم سے ہریم بن مسعر نے، وہ کہتے ہیں: بیان کیا ہم سے فضیل نے، اور فضیل نے لیث کے واسطے سے طاؤس سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں: یہ دونوں سورتیں الم تنزیل اور تبارک الذی بیدہ الملک قرآن کی ہر سورت پر ستر نیکیوں کے بقدر فضیلت رکھتی ہیں۔

10 - بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا زُلْزِلَتْ

۱۰۔ باب: سورۂ اذا زلزلت کی فضیلت کا بیان

2893- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلْمِ بْنِ صَالِحٍ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ: ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ عُدِلَتْ لَهُ بِنِصْفِ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ عُدِلَتْ لَهُ بِرُبُعِ الْقُرْآنِ، وَمَنْ قَرَأَ: ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ عُدِلَتْ لَهُ بِثُلُثِ الْقُرْآنِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هٰذَا الشَّيْخِ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ، وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢٨٤) (حسن) (سند میں حسن بن سلم مجہول راوی ہے، مگر ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ کی فضیلت شواہد کی بنا پر حسن ہے اور اول حدیث سورۂ زلزال سے متعلق ضعیف ہے)

۲۸۹۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورۂ ''إذا زلزلت الأرض'' پڑھی تو اسے آدھا قرآن پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے سورۂ ''قل يا أيها الكافرون'' پڑھی تو اسے چوتھائی قرآن پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے سورۂ ''قل هو الله أحد'' پڑھی تو اسے ایک تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا''۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے کسی اور سے نہیں صرف انہیں حسن بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ (۳) اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

2894- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا يَمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ، وَ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَمَانِ بْنِ الْمُغِيرَةِ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٥٩٧٠) (صحیح) (سند میں یمان بن مغیرہ ضعیف راوی ہیں، مگر ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ کی فضیلت شواہد کی بنا پر صحیح ہے)

۲۸۹۴۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''إذا زلزلت'' (ثواب میں) آدھے قرآن کے برابر ہے اور ''قل هو الله أحد'' تہائی قرآن کے برابر ہے اور ''قل يا أيها الكافرون'' چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف یمان بن مغیرہ کی روایت ہی سے جانتے ہیں۔

2895- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ: ((هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ)) قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا عِنْدِي مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ قَالَ: ((أَلَيْسَ مَعَكَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: ((ثُلُثُ الْقُرْآنِ))، قَالَ: ((أَلَيْسَ مَعَكَ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾؟)) قَالَ: بَلَى، قَالَ: ((رُبُعُ الْقُرْآنِ))، قَالَ: ((أَلَيْسَ مَعَكَ ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾؟)) قَالَ: بَلَى، قَالَ: ((رُبُعُ الْقُرْآنِ))، قَالَ: ((أَلَيْسَ مَعَكَ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ﴾؟)) قَالَ: بَلَى، قَالَ: ((رُبُعُ الْقُرْآنِ)) قَالَ: تَزَوَّجْ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٨٧٠) (ضعيف) (سند میں سلم بن وردان ضعیف راوی ہیں، لیکن قل هو الله سے متعلق فقرہ اوپر (٢٨٩٣) سے تقویت پاکر حسن ہے)

٢٨٩٥۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک صحابی سے کہا: اے فلاں! کیا تم نے شادی کر لی؟ انھوں نے کہا: نہیں، قسم اللہ کی! اللہ کے رسول! نہیں کی ہے اور نہ ہی میرے پاس ایسا کچھ ہے جس کے ذریعے میں شادی کرسکوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس سورۂ ''قل هو الله أحد'' نہیں ہے؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں، میرے پاس ہے۔ آپ نے فرمایا: ''سورۂ ''قل هو الله أحد'' ثواب میں ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔'' آپ نے کہا: ''کیا تمھارے پاس سورۂ ''إذا جاء نصر الله والفتح'' نہیں ہے؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں، (ہے) آپ نے فرمایا: ''یہ ایک چوتھائی قرآن ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس سورۂ ''قل يا أيها الكافرون'' نہیں ہے؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں۔ (ہے) آپ نے فرمایا: ''(یہ) چوتھائی قرآن ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس سورہ ''إذا زلزلت الأرض'' نہیں ہے؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں (ہے) آپ نے فرمایا: ''یہ ایک چوتھائی قرآن ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''تم شادی کرو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

11 - بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ

١١۔ باب: سورۂ اخلاص (قل هو الله أحد) کی فضیلت کا بیان

2896 — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ امْرَأَةِ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ مَنْ قَرَأَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)). وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَنَسٍ، وَابْنِ عُمَرَ، وَأَبِي مَسْعُودٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَلَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ أَحْسَنَ مِنْ رِوَايَةِ زَائِدَةَ وَتَابَعَهُ عَلَى رِوَايَتِهِ إِسْرَائِيلُ وَالْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ.

وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثِّقَاتِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَنْصُورٍ وَاضْطَرَبُوا فِيهِ.

تخريج: ن/الافتتاح ٦٩ (تحفة الأشراف: ٣٥٠٢)، وحم (٥/٤١٩)، ود/فضائل القرآن ٢٣ (٣٤٨٠) (صحیح) (سند میں "امرأة" ایک مبہم راویہ ہے، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے)

۲۸۹۶۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی اس بات سے بھی عاجز ہے کہ رات میں ایک تہائی قرآن پڑھ ڈالے؟ (آپ نے فرمایا) جس نے "اللہ الواحد الصمد" پڑھا (یعنی سورہ اخلاص پڑھی) اس نے تہائی قرآن پڑھا۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) ہم کسی کو نہیں جانتے جس نے زائدہ کی روایت سے بہتر اسے روایت کیا ہو اور ان کی روایت پر ان کی متابعت اسرائیل، فضیل بن عیاض نے کی ہے۔ شعبہ اور ان کے علاوہ کچھ دوسرے لوگوں نے یہ حدیث منصور سے روایت کی ہے اور ان سبھوں نے اس میں اضطراب کا سے کام لیا۔ (۳) اس باب میں ابوالدرداء، ابوسعید خدری، قتادہ بن نعمان، ابوہریرہ، انس، ابن عمر اور ابومسعود رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

فائدہ ❶ :......یعنی اسے ایک تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملا۔

2897۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ مَوْلًى لِآلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَوْ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلاً يَقْرَأُ: ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اللهُ الصَّمَدُ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَجَبَتْ)) قُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ قَالَ: ((الْجَنَّةُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَابْنُ حُنَيْنٍ هُوَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ.

تخريج: ن/الافتتاح ٦٩ (٩٩٥) (تحفة الأشراف: ١٤١٢٧)، وط/القرآن ٦ (١٨)، وحم (٢/٥٣٦) (صحيح)

۲۸۹۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا، آپ نے وہاں ایک آدمی کو ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ﴾ پڑھتے ہوئے سنا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''واجب ہوگئی۔'' میں نے کہا: کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ نے فرمایا: ''جنت (واجب ہوگئی)۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اس حدیث کو صرف مالک بن انس کی روایت سے جانتے ہیں۔

2898۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو سَهْلٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ: ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ)).

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢٨١) (ضعيف) (سند میں حاتم بن میمون سخت ضعیف راوی ہے)

2898/ م- وَبِهٰذَا الإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ مِائَةَ مَرَّةٍ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا عَبْدِي ادْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ ثَابِتٍ.

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف)

۲۸۹۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہر دن دو سو مرتبہ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) پڑھے گا تو قرض کے سوا اس کے پچاس سال تک کے گناہ مٹا دیے جائیں گے۔''

۲۸۹۸/م۔ انس رضی اللہ عنہ اسی سند سے (یہ بھی) مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے اور دائیں کروٹ پر لیٹ جائے، پھر سو مرتبہ (قل هو الله أحد) پڑھے تو جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے کہے گا تو اپنی داہنی جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث ثابت کی روایت سے، جسے وہ انس سے روایت کرتے، ہیں غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث اس سند کے علاوہ بھی دوسری سند سے ثابت سے مروی ہے۔

2899ـــ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ ابْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: ق/الأدب ٥٢ (٣٧٨٣) (تحفة الأشراف: ١٢٦٧١) (صحيح)

۲۸۹۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(قل ھو اللہ أحد) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2900ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْشُدُوا فَإِنِّي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) قَالَ: فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ، ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِنِّي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) إِنِّي لَأَرَى هٰذَا خَبَرًا جَاءَ مِنَ السَّمَاءِ، ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنِّي قُلْتُ سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، أَلَا وَإِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَأَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ اسْمُهُ: سَلْمَانُ.

تخريج: م/المسافرين ٤٥ (٨١٢) (تحفة الأشراف: ١٣٤٤١)، وحم (٢/٤٢٩) (صحيح)

٢٩٠٠۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سب اکٹھے ہو جاؤ، کیوں کہ میں تم سب کو تہائی قرآن پڑھ کرسنانے والا ہوں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پکار پر جو بھی پہنچ سکا جمع ہو گیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، سورۃ (قل هو الله أحد) پڑھی اور (حجرہ شریفہ میں) واپس چلے گئے۔ تو بعض صحابہ نے چہ میگوئیاں کرتے ہوئے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''میں عنقریب تمھیں تہائی قرآن پڑھ کرسناؤں گا۔'' میرا خیال یہ ہے کہ ایسا اس وجہ سے ہوا ہے کہ آسمان سے کوئی خبر (کوئی اطلاع) آ گئی ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کمرے سے باہر نکلے اور فرمایا: ''میں نے کہا تھا کہ میں تمھیں تہائی قرآن پڑھ کرسناؤں گا تو سن لو یہ سورۃ ''قل هو الله أحد'' تہائی قرآن کے برابر ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

2901ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ، فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَقَرَأَ بِهَا افْتَتَحَ بِـقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا، ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى مَعَهَا، وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا: إِنَّكَ تَقْرَأُ بِهَذِهِ السُّورَةِ، ثُمَّ لا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى، فَإِمَّا أَنْ تَقْرَأَ بِهَا، وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى، قَالَ: مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ، وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ، وَكَانُوا يَرَوْنَهُ أَفْضَلَهُمْ، وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ، فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ! مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَأْمُرُ بِهِ أَصْحَابُكَ، وَمَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ هَذِهِ السُّورَةَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُحِبُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ.

تخريج: خ/الأذان ١٠٦ (٧٧٤/م) (تعليقاً بقوله: قال عبيد الله بن عمر، عن ثابت، عن أنس) (تحفة الأشراف: ٤٥٧) (حسن صحيح)

وَرَوَى مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلا قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ فَقَالَ: ((إِنَّ حُبَّكَ إِيَّاهَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ))، حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ بِهٰذَا.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٦٤/الف) (صحيح)

(سند میں مبارک بن فضالہ تدلیس تسویہ کیا کرتے تھے، لیکن سابقہ حدیث سے تقویت پا کر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے)

۲۹۰۱۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسجد قبا میں ایک انصاری شخص ان کی امامت کرتا تھا اور اس کی عادت یہ تھی کہ جب بھی وہ ارادہ کرتا کہ کوئی سورت صلاۃ میں پڑھے تو اسے پڑھتا لیکن اس سورت سے پہلے (قل هو الله أحد) پوری پڑھتا، پھر اس کے ساتھ دوسری سورت پڑھتا، اور وہ یہ عمل ہر رکعت میں کرتا تھا۔ تو اس کے ساتھیوں (مصلیوں) نے اس سے (اس موضوع پر) بات کی، انھوں نے کہا: آپ یہ سورت پڑھتے ہیں، پھر آپ خیال کرتے ہیں کہ یہ تو آپ کے لیے کافی نہیں ہے، یہاں تک کہ دوسری سورت (بھی) پڑھتے ہیں، تو آپ یا تو صرف اسے پڑھیں، یا اسے چھوڑ دیں اور کوئی دوسری سورت پڑھیں، تو انھوں نے کہا: میں اسے چھوڑنے والا نہیں، اگر آپ لوگ پسند کریں کہ میں اسے پڑھنے کے ساتھ ساتھ امامت کروں تو امامت کروں گا اور اگر آپ لوگ اس کے ساتھ امامت کرنا پسند نہیں کرتے تو میں آپ لوگوں (کی امامت) کو چھوڑ دوں گا اور لوگوں کا حال یہ تھا کہ انھیں اپنوں میں سب سے افضل سمجھتے تھے اور ناپسند کرتے تھے کہ ان کے سوا کوئی دوسرا ان کی امامت کرے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ جب ان لوگوں کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کو ساری بات بتائی۔ آپ نے فرمایا: ''اے فلاں! تمھارے ساتھی جو بات کہہ رہے ہیں، اس پر عمل کرنے سے تمھیں کیا چیز روک رہی ہے اور تمھیں کیا چیز مجبور کر رہی ہے کہ ہر رکعت میں تم اس سورت کو پڑھو؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں اسے پسند کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی محبت تمھیں جنت میں لے جائے گی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب صحیح ہے اور یہ عبیداللہ بن عمر کی روایت سے ہے جسے وہ ثابت سے روایت کرتے ہیں۔

۲۹۰۲/م انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! میں اس سورت کو پسند کرتا ہوں یعنی ''قل هو الله أحد'' کو آپ نے فرمایا: ''تمھاری اس کی یہی محبت وچاہت ہی تو تمھیں جنت میں پہنچائے گی۔''

12 - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ

۱۲۔ باب: معوّذتین (سورہ الفلق اور سورہ الناس) کی فضیلت کا بیان

2902 ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ إِلَي آخِرِ السُّورَةِ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ إِلَي آخِرِ السُّورَةِ)).
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: م/المسافرين ٤٦ (٨١٤)، ن/الافتتاح ٤٦ (٩٥٥) (تحفة الأشراف: ٩٩٤٨)، وحم (٤/١٤٤، ١٥٠، ١٥١، ١٥٢) (صحيح)

۲۹۰۲۔ عقبۃ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسی آیات نازل کی ہیں جیسی (کبھی) نہیں دیکھی گئی ہیں، وہ یہ ہیں: ''قل أعوذ برب الناس'' آخر سورہ تک اور ''قل أعوذ برب

الفلق" آخر سورہ تک۔" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2903۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: د/الصلاة ٣٦١ (١٥٢٣)، ن/السهو ٨٠ (١٣٣٧)، د/الاستعاذة ١ (٥٤٤١) (تحفة الأشراف: ٩٩٤٠)، وحم (٤/٢٠١) (صحيح)

۲۹۰۳۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ ہر صلاۃ کے بعد معوذتین پڑھا کروں۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

13۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَارِءِ الْقُرْآنِ

۱۳۔ باب: قرآن کے قاری کی فضیلت کا بیان

2904۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَهِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ۔ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِيدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ۔ فَلَهُ أَجْرَانِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/تفسير ٧٩ (٤٩٣٧)، م/المسافرين ٣٨ (٧٩٨)، د/الصلاة ٣٤٩ (١٤٥٤)، ق/الأدب ٥٢ (٣٧٧٩) (تحفة الأشراف: ١٦١٠٢)، وحم (٦/٤٨، ٩٤، ١١٠، ١٩٢)، ود/فضائل القرآن ١١ (٣٤١١) (صحيح)

۲۹۰۴۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور قرآن پڑھنے میں مہارت رکھتا ہے وہ بزرگ پاکباز فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور بڑی مشکل سے پڑھ پاتا ہے، پڑھنا اسے بہت شاق گزرتا ہے تو اسے دہرا اجر ملے گا" [1] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... قرآن پڑھنے میں مہارت رکھنے والا ہو، یعنی حافظ قرآن ہونے کے ساتھ قرآن کو تجوید اور اچھی آواز سے پڑھنے والا ہو، ایسا شخص نیکوکار بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو مشقت کے ساتھ اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اسے قرآن پڑھنے کا ذوق وشوق ہے تو اسے اس مشقت کی وجہ سے دگنا اجر ملے گا۔

2905۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ

حَـلالَـهُ وَحَـرَّمَ حَـرَامَـهُ أَدْخَـلَـهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّـارُ)). قَـالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

تخريج: ق/المقدمة ١٦ (٢١٦) (تحفة الأشراف: ١٠١٤٦) (ضعيف جداً)

(سند میں حفص بن سلیمان ابوعمر قاری کوفی صاحب عاصم ابن ابی النجو دقراءت میں امام ہیں اور حدیث میں متروک)

۲۹۰۵۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے قرآن پڑھا اور اسے پوری طرح حفظ کرلیا، جس چیز کو قرآن نے حلال ٹھہرایا اسے حلال جانا اور جس چیز کو قرآن نے حرام ٹھہرایا اسے حرام سمجھا تو اللہ اسے اس قرآن کے ذریعے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے خاندان کے دس ایسے لوگوں کے بارے میں اس (قرآن) کی سفارش قبول کرے گا جن پر جہنم واجب ہوچکی ہوگی۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) اس کی سند صحیح نہیں ہے۔ (۳) حفص بن سلیمان حدیث میں ضعیف قرار دیے گئے ہیں۔

14- بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْآنِ

۱۴۔ باب: قرآن کریم کی فضیلت کا بیان

2906- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ حَمْزَةَ الزَّيَّاتَ عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ الطَّائِيِّ، عَنِ ابْنِ أَخِي الْحَارِثِ الأَعْوَرِ، عَنِ الْحَارِثِ، قَالَ: مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الأَحَادِيثِ، فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ: يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَلا تَرَى أَنَّ النَّاسَ قَدْ خَاضُوا فِي الأَحَادِيثِ، قَالَ: وَقَدْ فَعَلُوهَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَلا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ)) فَقُلْتُ: مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللهِ!؟ قَالَ: ((كِتَابُ اللهِ فِيهِ نَبَأُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ، مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللهُ، وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللهُ، وَهُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَتِينُ، وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ، هُوَ الَّذِي لا تَزِيغُ بِهِ الأَهْوَاءُ، وَلا تَلْتَبِسُ بِهِ الأَلْسِنَةُ، وَلا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ، وَلا يَخْلَقُ عَلَى كَثْرَةِ الرَّدِّ، وَلا تَنْقَضِي، عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتَّى قَالُوا ﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ﴾ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ، وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ، وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هَدَى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ، وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۰۰۵۷) (ضعیف)

(سند میں حارث الأعور ضعیف راوی ہے اور ابن أخی الحارث مجہول)

۲۹۰۶۔ حارث اعور کہتے ہیں: مسجد میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ گپ شپ اور قصہ کہانیوں میں مشغول ہیں، میں علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ میں نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ دیکھ نہیں رہے ہیں کہ لوگ لایعنی باتوں میں پڑے ہوئے ہیں؟ انھوں نے کہا: کیا واقعی وہ ایسا کررہے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، انھوں نے کہا: مگر میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''عنقریب کوئی فتنہ برپا ہوگا۔'' میں نے کہا: اس فتنے سے بچنے کی صورت کیا ہوگی؟ اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''کتاب اللہ، اس میں تم سے پہلے کے لوگوں اور قوموں کی خبریں ہیں اور بعد کے لوگوں کی بھی خبریں ہیں اور تمھارے درمیان کے امور و معاملات کا حکم و فیصلہ بھی اس میں موجود ہے اور وہ دوٹوک فیصلہ کرنے والا ہے، ہنسی مذاق کی چیز نہیں ہے۔ جس نے اسے سرکشی سے چھوڑ دیا اللہ اسے توڑ دے گا اور جو اسے چھوڑ کر کہیں اور ہدایت تلاش کرے گا اللہ اسے گمراہ کردے گا۔ وہ (قرآن) اللہ کی مضبوط رسی ہے یہ وہ حکمت بھرا ذکر ہے، وہ سیدھا راستہ ہے، وہ ہے جس کی وجہ سے خواہشیں ادھر ادھر نہیں بھٹک پاتی ہیں، جس کی وجہ سے زبانیں نہیں لڑکھڑاتیں اور علما کو (خواہ کتنا ہی اسے پڑھیں) آسودگی نہیں ہوتی، اس کے بار بار پڑھنے اور تکرار سے بھی وہ پرانا (اور بے مزہ) نہیں ہوتا۔ اور اس کی انوکھی (وقیمتی) باتیں ختم نہیں ہوتیں اور وہ قرآن وہ ہے جسے سن کر جن خاموش نہ رہ سکے، بلکہ پکار اٹھے: ہم نے ایک عجیب (انوکھا) قرآن سنا ہے جو بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے، تو ہم اس پر ایمان لے آئے، جو اس کے مطابق بولے گا اس کے مطابق عمل کرے گا اسے اجر وثواب دیا جائے گا اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا اور جس نے اس کی طرف بلایا اس نے اس نے سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اعور! ان اچھی باتوں کا خیال رکھو۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) اس کی سند مجہول ہے۔ (۳) حارث کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

15- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ

۱۵، باب: تعلیم قرآن کی فضیلت کا بیان

2907- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: فَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هٰذَا وَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ حَتّٰى بَلَغَ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/فضائل القرآن ۲۱ (۵۰۲۷)، د/الصلاة ۳۴۹ (۱۴۵۲)، ق/المقدمة ۱۶ (۲۱۱) (تحفة

الأشراف : ۹۸۱۳) (صحيح)

۲۹۰۷۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے۔'' ابوعبدالرحمن سلمی (راوی حدیث) کہتے ہیں: یہی وہ چیز ہے جس نے مجھے اپنی اس نشست گاہ (مسند) پر بٹھا رکھا ہے، عثمان کے زمانے میں قرآن کی تعلیم دینی شروع کی (اور دیتے رہے) یہاں تک حجاج بن یوسف کے زمانے میں یہ سلسلہ چلتا رہا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2908۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُكُمْ أَوْ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَسُفْيَانُ لَا يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ.

وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

2908/ م۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: وَهٰكَذَا ذَكَرَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ غَيْرَ مَرَّةٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: وَأَصْحَابُ سُفْيَانَ لَا يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: وَهُوَ أَصَحُّ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ زَادَ شُعْبَةُ فِي إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيثِ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ، وَكَأَنَّ حَدِيثَ سُفْيَانَ أَصَحُّ

قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: مَا أَحَدٌ يَعْدِلُ عِنْدِي شُعْبَةَ، وَإِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ أَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: سَمِعْتُ أَبَا عَمَّارٍ يَذْكُرُ عَنْ وَكِيعٍ، قَالَ: قَالَ شُعْبَةُ: سُفْيَانُ أَحْفَظُ مِنِّي، وَمَا حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ أَحَدٍ بِشَيْءٍ فَسَأَلْتُهُ إِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِي وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

۲۹۰۸۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر یا تم میں سب سے افضل وہ

شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے۔" امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) عبدالرحمٰن بن مہدی اور کئی دوسروں نے اسی طرح بسند سفیان الثوری عن علقمہ بن مرثد عن ابی عبدالرحمٰن عن عثمان عن النبی ﷺ روایت کی ہے۔ (۳) سفیان اس کی سند میں سعد بن عبیدہ کا ذکر نہیں کرتے ہیں۔ (۴) یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث بسند سفیان و شعبه عن علقمه بن مرثد عن سعد بن عبيده عن ابی عبدالرحمن عن عثمان عن النبی ﷺ روایت کی۔ ہم سے بیان کیا اسے محمد بن بشار نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن سعید نے سفیان اور شعبہ کے واسطہ سے۔ (۵) محمد بن بشار کہتے ہیں: ایسا ہی یحییٰ بن سعید نے اس روایت کو سفیان اور شعبہ کے واسطے سے، ایک نہیں کئی بار ذکر کیا، اور ان دونوں نے بسند علقمه بن مرثد عن سعد بن عبيده عن ابی عبدالرحمن عن عثمان عن النبی ﷺ روایت کی۔ (۶) محمد بن بشار کہتے ہیں: اصحاب سفیان اس روایت میں "عن سفيان عن سعد بن عبيده" کا ذکر نہیں کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ (۷) شعبہ نے اس حدیث کی سند میں سعد بن عبیدہ کا اضافہ کیا ہے، گویا کہ سفیان کی حدیث (جو شعبہ کے ہم سبق ہیں) زیادہ صحیح ہے۔ علی بن عبداللہ (ابن المدینی) کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے کہا کہ میرے نزدیک شعبہ کے برابر کوئی (ثقہ) نہیں ہے اور جب سفیان ان کی مخالفت کرتے ہیں تو میں سفیان کی بات لے لیتا ہوں۔ (۸) میں نے ابوعمار کو وکیع کے واسطے سے ذکر کرتے ہوئے سنا ہے: شعبہ نے کہا: سفیان مجھ سے زیادہ قوی حافظہ والے ہیں۔ (اور اس کی دلیل یہ ہے کہ) مجھ سے سفیان نے کسی شخص سے کوئی چیز روایت کی تو میں نے اس شخص سے وہ چیز (براہ راست) پوچھی تو میں نے ویسا ہی پایا جیسا سفیان نے مجھ سے بیان کیا تھا۔ (۹) اس باب میں علی اور سعد رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث آئی ہیں۔

2909۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا حَدِيثٌ لا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۰۲۹۹) (صحیح) (سند میں عبدالرحمٰن بن اسحاق کوفی ضعیف راوی ہیں اور نعمان بن سعد لین الحدیث، لیکن سابقہ حدیث سے تقویت پا کر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے)

۲۹۰۹۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے۔" امام ترمذی کہتے ہیں: اس حدیث کو ہم علی بن ابی طالب کی روایت سے جسے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، صرف عبدالرحمٰن بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

16 - بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنَ الْقُرْآنِ مَالَهُ مِنَ الْأَجْرِ

۱۶۔ باب: جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا اس کے ثواب کا بیان

2910_ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ ابْنِ مُوسَى، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ، وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيمٌ حَرْفٌ)). وَيُرْوَى هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ. وَرَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ: بَلَغَنِي أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ وُلِدَ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ يُكْنَى أَبَا حَمْزَةَ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٩٥٤٧) (صحيح)

۲۹۱۰۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے ایک نیکی ملے گی، اور ایک نیکی دس گنا بڑھادی جائے گی، میں نہیں کہتا "الم" ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند کے علاوہ دوسری سند سے بھی ابن مسعود سے روایت کی گئی ہے۔ (۲) اس حدیث کو ابوالاحوص نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے۔ بعض نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے اور بعض نے اسے ابن مسعود سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ (۳) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

17 - بَابٌ

۱۷۔ باب

2911_ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا، وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ، وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ.)) قَالَ أَبُو النَّضْرِ: يَعْنِي الْقُرْآنَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَبَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ، وَتَرَكَهُ فِي آخِرِ أَمْرِهِ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٨٦٣)، وانظر حم (٢٦٨/٥) (ضعيف)

(سند میں بکر بن خنیس سے بہت ہی غلطیاں ہوئی ہیں اور لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہیں)

۲۹۱۱۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی بندے کی کوئی بات اتنی زیادہ توجہ اور ہمہ تن گوش ہوکرنہیں سنتا جتنی دو رکعتیں پڑھنے والے بندے کی سنتا ہے اور بندہ جب تک صلاۃ پڑھ رہا ہوتا ہے اس کے سر پر نیکی کی بارش ہوتی رہتی ہے اور بندے اللہ عزوجل سے (کسی چیز سے) اتنا قریب نہیں ہوتے جتنا اس چیز سے جو اس کی ذات سے نکلی ہے۔'' ابونضر کہتے ہیں: آپ اس قول سے قرآن مراد لیتے تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) بکر بن خنیس کے بارے میں ابن مبارک نے کلام کیا ہے اور آخر امر، یعنی بعد میں (ان کے ضعیف ہونے کی وجہ سے) ان سے روایت کرنی چھوڑ دی تھی۔ (۳) یہ حدیث زید بن ارطاۃ کے واسطے سے جبیر بن نفیر سے مروی ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل طریقے سے روایت کی ہے۔

2912۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّكُمْ لَنْ تَرْجِعُوا إِلَي اللّٰهِ بِأَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ، يَعْنِي الْقُرْآنَ)).

تخريج: د/المراسيل (١٠٣) (تحفة الأشراف: ١٨٤٧١) (ضعيف)

(جبیر بن نفیر تابعی ہیں، اس لیے یہ روایت مرسل ہے، تراجع الالبانی ۱۹۳)

۲۹۱۲۔ جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اللہ کی طرف رجوع کرنے کے لیے قرآن سے بڑھ کر کوئی اور ذریعہ نہیں پاسکتے۔''

18- بَابٌ

۱۸۔ باب

2913۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ)). قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٥٤٠٤) (ضعيف)

۲۹۱۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص جس کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ یاد نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2914۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، وَأَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ:

اِقْـرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا ، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: د/الصلاة ٣٥٥ (١٤٦٤) (تحفة الأشراف: ٨٦٢٧)، وحم (٢/١٩٢) (حسن)

2914 (م)۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

تخريج: انظر ماقبله (حسن)

۲۹۱۴۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''(قیامت کے دن) صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا: (قرآن) پڑھتا جا اور (بلندی کی طرف) چڑھتا جا اور ویسے ہی ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا۔ پس تیری منزل وہ ہوگی جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔'' [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بندار نے ہم سے بطریق: ''عبدالرحمن بن مہدی، عن سفیان، عن عاصم'' اسی جیسی حدیث بیان کی۔

فائدہ [1] :......معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنے کی بہت بڑی فضیلت ہے اور جسے قرآن جس قدر یاد ہوگا وہ اپنے پڑھنے کے مطابق جنت میں مقام حاصل کرے گا، یعنی جتنا قرآن یاد ہوگا اسی حساب سے وہ ترتیل سے پڑھتا جائے گا اور جنت کے درجات پر فائز ہوتا چلا جائے گا۔

2915۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! حَلِّهِ ، فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ! زِدْهُ ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ! ارْضَ عَنْهُ ، فَيَرْضَى عَنْهُ ، فَيُقَالُ لَهُ: اِقْرَأْ وَارْقَ ، وَتُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً)) .

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٢٨١١)، وحم (٢/٤٧١)، ود/فضائل القرآن (٣٣٤٩) (حسن)

2915/ م۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ .

تخريج: انظر ماقبله (حسن)

۲۹۱۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن قیامت کے دن پیش ہوگا پس کہے گا: اے میرے رب! اسے (یعنی صاحبِ قرآن کو) جوڑا پہنا، تو اسے کرامت (عزت وشرافت) کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا: اے میرے رب! اسے اور دے، تو اسے کرامت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ وہ پھر کہے گا: اے میرے رب! اس سے

راضی وخوش ہوجا، تو وہ اس سے راضی وخوش ہوجائے گا۔ اس سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور چڑھتا جا، تیرے لیے ہر آیت کے ساتھ ایک نیکی کا اضافہ کیا جاتا رہے گا۔" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۱۵/م محمد بن بندار نے اس حدیث کو ہم سے بطریق "محمدبن جعفر، عن شعبة، عن عاصم بن بهدلة، عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ" موقوفاً اسی طرح روایت کی اور انھوں نے اسے مرفوع نہیں کیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث عبدالصمد کی اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے جسے وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں (یعنی موقوفاً زیادہ صحیح ہے)۔

19- بَابٌ

۱۹۔ باب

2916- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، قَالَ: وَذَاكَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، وَاسْتَغْرَبَهُ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلا أَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا قَوْلَهُ: حَدَّثَنِي مَنْ شَهِدَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ: لا نَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَأَنْكَرَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ أَنْ يَكُونَ الْمُطَّلِبُ سَمِعَ مِنْ أَنَسٍ.

تخريج: د/الصلاة ١٦ (٤٦١) (تحفة الأشراف: ١٥٩٢) (ضعيف)

(سند میں مطلب اور ابن جریج دونوں مدلس راوی ہیں اور عنعنہ سے روایت ہے، نیز دونوں (مطلب اور انس) کے درمیان سند میں انقطاع بھی ہے، ملاحظہ ہو ضعیف أبی داود ١٦٤/ ١)

۲۹۱۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے نیک اعمال کے اجر وثواب میرے سامنے پیش کیے گئے، یہاں تک کہ اس تنکے کا ثواب بھی پیش کیا گیا جسے آدمی مسجد سے نکال کر پھینک دیتا ہے اور مجھ پر میری امت کے گناہ (بھی) پیش کیے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھ کر نہیں دیکھا کہ کسی کو قرآن کی کوئی سورت یا کوئی آیت یاد ہو اور اس نے اسے بھلا دیا ہو۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۳) میں نے اس حدیث کا تذکرہ محمد بن اسماعیل بخاری سے کیا تو اس کو وہ پہچان نہ سکے اور انھوں نے اس حدیث کو غریب قرار دیا۔ (۴) محمد بن اسماعیل بخاری نے یہ بھی کہا کہ میں نہیں جانتا کہ مطلب بن عبداللہ کی کسی صحابی رسول سے سماع ثابت ہے،

سوائے مطلب کے اس قول کے کہ مجھ سے اس شخص نے روایت کی ہے جو نبی ﷺ کے خطبے کے حاضرین میں موجود تھا۔ (۵) میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (دارمی) کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہم مطلب کا سماع کسی صحابی رسول سے نہیں جانتے۔ (۶) عبداللہ (دارمی یہ بھی) کہتے ہیں: علی بن مدینی اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ مطلب نے انس سے سنا ہے۔

20- بابٌ

۲۰- باب

2917ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَاصٍّ يَقْرَأُ ، ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ)). و قَالَ مَحْمُودٌ: وَهٰذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ ، وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَخَيْثَمَةُ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ يُكْنَى أَبَا نَصْرٍ ، قَدْ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَحَادِيثَ ، وَقَدْ رَوَى جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ خَيْثَمَةَ هٰذَا أَيْضًا أَحَادِيثَ . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٠٧٩٥)، وانظر حم (٤/٤٣٢، ٤٣٦، ٤٣٩) (حسن)

(سند میں کلام ہے، لیکن شواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن ہے، ملاحظہ ہو الصحيحة رقم ٢٥٧)

۲۹۱۷- عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک قصہ گو کے پاس سے گزرے جو قرآن پڑھ رہا تھا (پڑھ کر) وہ مانگنے لگا۔ تو انھوں نے "إنا لله وإنا إليه راجعون" پڑھا، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا ہے جو قرآن پڑھے تو اسے اللہ ہی سے مانگنا چاہیے، کیوں کہ عنقریب کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو قرآن پڑھ پڑھ کر لوگوں سے مانگیں گے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے، اس کی سند ویسی قوی نہیں ہے۔ (۲) محمود بن غیلان کہتے ہیں: یہ خیثمہ بصری ہیں جن سے جابر جعفی نے روایت کی ہے۔ یہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن نہیں ہیں اور خیثمہ شیخ بصری ہیں ان کی کنیت ابونصر ہے اورانہوں نے انس بن مالک سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ اور جابر جعفی نے بھی خیثمہ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔

21- بابٌ

۲۱- باب

2918ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ ، عَنْ صُهَيْبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ ، وَقَدْ خُولِفَ وَكِيعٌ فِي رِوَايَتِهِ وقَالَ مُحَمَّدٌ: أَبُو

فَرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ الرُّهَاوِيُّ لَيْسَ بِحَدِيثِهِ بَأْسٌ إِلَّا رِوَايَةَ ابْنِهِ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَرْوِي عَنْهُ مَنَاكِيرَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِيهِ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَزَادَ فِي هٰذَا الإِسْنَادِ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ صُهَيْبٍ، وَلَا يُتَابَعُ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَلَى رِوَايَتِهِ وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَأَبُو الْمُبَارَكِ رَجُلٌ مَجْهُولٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٩٧٢) (ضعيف) (سند میں ابوالمبارک مجہول راوی ہے)

۲۹۱۸۔ صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے قرآن کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال جانا وہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) اس حدیث کی سند زیادہ قوی نہیں ہے، وکیع کی روایت میں وکیع سے اختلاف کیا گیا ہے۔ (۲) محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: ابوفروہ کہتے ہیں: یزید بن سنان رہاوی کی روایت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سوائے اس روایت کے جسے ان کے بیٹے محمد ان سے روایت کرتے ہیں، اس لیے کہ وہ ان سے مناکیر روایت کرتے ہیں۔ (۳) محمد بن یزید بن سنان نے اپنے باپ سے یہ حدیث بھی روایت کی ہے اور اس کی سند میں اتنا اضافہ کیا ہے: ''عن مجاهد عن سعيد بن المسيب عن صهيب'' محمد بن یزید کی روایت کی کسی نے متابعت نہیں کی، وہ ضعیف ہیں، اور ابوالمبارک ایک مجہول شخص ہیں۔

2919 — حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ، كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ، وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ، كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الَّذِي يُسِرُّ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يَجْهَرُ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، لِأَنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ أَفْضَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ، وَإِنَّمَا مَعْنَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لِكَيْ يَأْمَنَ الرَّجُلُ مِنَ الْعُجْبِ، لِأَنَّ الَّذِي يُسِرُّ الْعَمَلَ لَا يُخَافُ عَلَيْهِ الْعُجْبُ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ مِنْ عَلَانِيَتِهِ.

تخريج: د/الصلاة ٣١٥ (١٣٣٣)، ن/قيام الليل ٢٤ (١٦٦٤)، والزكاة ٦٨ (٢٥٦٠) (تحفة الأشراف: ٩٩٤٩)، وحم (١٥١/٤، ١٥٨) (صحيح)

۲۹۱۹۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسا کھلے عام صدقہ دینے والا اور آہستگی وخاموشی سے قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اس حدیث کا معنی ومطلب یہ ہے کہ جو شخص آہستگی سے قرآن پڑھتا ہے وہ اس شخص سے افضل ہے جو بلند آواز سے قرآن پڑھتا ہے، اس لیے کہ اہلِ علم کے نزدیک چھپا کر صدقہ دینا برسرعام صدقہ دینے سے افضل ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ اہلِ علم کے نزدیک اس سے آدمی عجب (خود

نمائی) سے محفوظ رہتا ہے، کیوں کہ جو شخص چھپا کر عمل کرتا ہے اس کے عجب میں پڑنے کا اتنا خطرہ نہیں ہے جتنا اس کے کھلے عام عمل کرنے میں ہے۔

22- بابٌ

۲۲۔ باب

2920۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِاللهِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي لُبَابَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لا يَنَامُ عَلَى فِرَاشِهِ حَتَّى يَقْرَأَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَأَبُو لُبَابَةَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ، قَدْ رَوَى عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ غَيْرَ حَدِيثٍ، وَيُقَالُ: اسْمُهُ مَرْوَانُ، أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فِي كِتَابِ التَّارِيخِ.

تخريج: ن/عمل اليوم والليلة ۲۰۵ (۷۱۲)، ويأت عند المؤلف في الدعوات (برقم ۳٤۰۵) (تحفة الأشراف: ۱۷٦۰۱) (صحيح)

۲۹۲۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب تک سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر پڑھ نہ لیتے بستر پر سوتے نہ تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ابولبابہ ایک بصری شیخ ہیں، حماد بن زید نے ان سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان کا نام مروان ہے، یہ بات مجھے محمد بن اسماعیل بخاری نے کتاب التاریخ میں بتائی ہے۔

2921۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بِلَالٍ، عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ، وَيَقُولُ ((إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ.))

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: د/الأدب ۱۰۷ (۵۰۵۷) (تحفة الأشراف: ۹۸۸۸) (ضعيف)

(سند میں بقیۃ بن الولید مدلس راوی ہیں، اور روایت عنعنہ سے ہے، نیز عبداللہ بن أبی بلال الخزاعی الشامی مقبول عند المتابعہ ہیں اور ان کا کوئی متابع نہیں اس لیے ضعیف ہیں)

۲۹۲۱۔ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سونے سے پہلے مسبحات پڑھتے تھے [1] آپ فرماتے تھے: ''ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فائدہ [1] :...... مسبحات وہ سورتیں ہیں جو سبحان اللہ، سبح اور یسبح سے شروع ہوتی ہیں، وہ یہ ہیں: بنی اسرائیل، الحدید، الحشر، الجمعہ، الصف، التغابن، اور الاعلیٰ۔

23- بابٌ

۲۳- باب

2922- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ أَبُو الْعَلاَءِ الْخَفَّافُ، حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَقَرَأَ ثَلاَثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ، وَكَّلَ اللهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١١٤٧٨) (ضعیف جداً) (سند میں موجود نافع بن ابی نافع دراصل نفیع ابوداود الاعمی ہے، جو متروک ہے، بلکہ ابن معین نے تکذیب کی ہے، ملاحظہ ہو تہذیب التہذیب)

۲۹۲۲- معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت ''أعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم'' تین بار پڑھے اور تین بار سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرت مانگنے کے لیے ستر ہزار فرشتے لگا دیتا ہے جو شام تک یہی کام کرتے ہیں۔ اگر وہ ایسے دن میں مرجاتا ہے تو شہید ہوکر مرتا ہے اور جو شخص ان کلمات کو شام کے وقت کہے گا وہ بھی اسی درجے میں ہوگا۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

24- بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ

۲۴- باب: نبی اکرم ﷺ کی قرأت کیسی ہوتی تھی؟

2923- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَصَلاَتِهِ فَقَالَتْ: مَا لَكُمْ وَصَلاَتَهُ كَانَ يُصَلِّي، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ، ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ، فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. قَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ وَحَدِيثُ لَيْثٍ أَصَحُّ.

تخريج: د/الصلاة ٣٥٥ (١٤٦٦) (تحفة الأشراف: ١٨٢٢٦) (ضعيف)

(سند میں یعلی بن مملک ضعیف ہیں، مگر شواہد و متابعات کی بنا پر یہ حدیث ثابت ہے، دیکھیے آگے حدیث رقم ۲۹۲۷)

۲۹۲۳۔ یعلی بن مملک سے روایت ہے، انھوں نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی صلاۃ اور آپ کی قراءت کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا: تمہارا اور آپ کی صلاۃ کا کیا جوڑ؟ آپ صلاۃ پڑھتے تھے پھر اتنی دیر سوتے تھے جتنی دیر صلاۃ پڑھے ہوتے، پھر صلاۃ پڑھتے تھے اسی قدر جتنی دیر سوئے ہوئے ہوتے، پھر اتنی دیر سوتے تھے جتنی دیر صلاۃ پڑھے ہوتے۔ یہاں تک کہ آپ صبح کرتے، پھر انھوں نے آپ کے قراءت کی کیفیت بیان کی اور انھوں نے اس کیفیت کو واضح طور پر ایک ایک حرف کر کے بیان کیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) اسے ہم صرف لیث بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں جسے انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے اور ابن ابی ملیکہ نے یعلی بن مملک کے واسطے سے ام سلمہ سے روایت کی۔ (۳) ابن جریج نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اور ابن ابی ملیکہ نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی قراءت کا ہر حرف جدا جدا ہوتا تھا۔ (۴) لیث کی حدیث (ابن جریج کی حدیث سے) زیادہ صحیح ہے۔

2924۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ۔ هُوَ رَجُلٌ بَصْرِيٌّ۔ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ كَانَ يُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ؟ فَقَالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ، وَرُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ آخِرِهِ، فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً، فَقُلْتُ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ؟ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ؟ قَالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، قَدْ كَانَ رُبَّمَا أَسَرَّ، وَرُبَّمَا جَهَرَ قَالَ: فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ: فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ؟ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ؟ قَالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ فَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ، وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ، قُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

تخريج: انظر حديث رقم ٤٤٩ (صحيح)

۲۹۲۴۔ عبداللہ بن ابی قیس بصری کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں پوچھا کہ آپ وتر رات کے شروع حصے میں پڑھتے تھے یا آخری حصے میں؟ انھوں نے کہا: آپ دونوں ہی طرح سے کرتے تھے۔ کبھی تو آپ شروع رات میں وتر پڑھ لیتے تھے اور کبھی آخر رات میں وتر پڑھتے تھے۔ میں نے کہا: الحمد للہ! تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہیں جس نے دین کے معاملے میں وسعت وکشادگی رکھی، پھر میں نے پوچھا: آپ ﷺ کی قراءت کیسی ہوتی تھی؟ کیا آپ دھیرے پڑھتے تھے یا بلند آواز سے؟ کہا: آپ ﷺ یہ سب کرتے تھے۔ کبھی تو دھیرے پڑھتے تھے اور کبھی آپ زور سے، میں نے کہا: الحمد للہ، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے دین میں وسعت وکشادگی رکھی۔ پھر میں نے کہا: آپ جب جنبی ہو جاتے تھے تو کیا کرتے تھے؟ کیا سونے سے پہلے

غسل کر لیتے تھے یا غسل کیے بغیر سو جاتے تھے؟ کہا: آپ ﷺ یہ تمام ہی کرتے تھے، کبھی تو آپ غسل کر لیتے تھے پھر سوتے اور کبھی وضو کر کے سو جاتے، میں نے کہا: اللہ کا شکر ہے کہ اس نے دینی کام میں وسعت وکشادگی رکھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

25- بابٌ

٢٥- باب

2925- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْرِضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ، فَقَالَ: ((أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَي قَوْمِهِ، فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي.)) قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/السنة ٢٢ (٤٧٣٤)، ق/المقدمة ١٣ (٢٠١) (تحفة الأشراف: ٢٢٤١) (صحيح)

٢٩٢٥- جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ موقف (عرفات) میں اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہتے تھے: "ہے کوئی جو مجھے اپنی قوم میں لے چلے، کیوں کہ قریش نے مجھے اپنے رب کے کلام (قرآن) کی تبلیغ سے روک دیا ہے۔" امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب صحیح ہے۔

26- بابٌ

٢٦- باب

2926- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ أَبِي يَزِيدَ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ وَذِكْرِي عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ، وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٤٢١٦) (ضعیف) (سند میں عطیہ عوفی ضعیف راوی ہیں)

٢٩٢٦- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل فرماتا ہے: جس کو قرآن نے میری یاد نے مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھا۔ میں اسے اس سے زیادہ دوں گا جتنا میں مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔ اللہ کے کلام کی فضیلت دوسرے سارے کلام پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی اپنی ساری مخلوقات پر ہے۔"

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

44۔ كِتَابُ الْقِرَاءَ اتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

کتاب: قرآن کریم کی قراءت وتلاوت
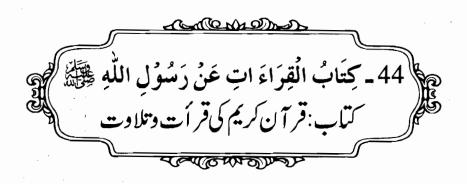
1۔ بَابٌ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۔ باب: سورۂ فاتحہ کی قراءت کا بیان

2927۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَطِّعُ قِرَاءَ تَهُ يَقُولُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾، ثُمَّ يَقِفُ ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَؤُهَا ((مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَبِهِ يَقْرَأُ أَبُو عُبَيْدٍ وَيَخْتَارُهُ، وَهٰكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ وَغَيْرُهُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لأَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا وَصَفَتْ قِرَاءَ ةَ النَّبِيِّ ﷺ حَرْفًا حَرْفًا، وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَكَانَ يَقْرَأُ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ.

تخريج: د/الحروف والقراءات (٤٠٠١) (تحفة الأشراف: ١٨١٨٣) (صحيح)

۲۹۲۷۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے، آپ: "الحمد لله رب العالمين" پڑھتے، پھر رک جاتے، پھر "الرحمن الرحيم" پڑھتے پھر رک جاتے اور "مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" پڑھتے تھے۔ ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ابوعبید بھی یہی پڑھتے تھے اور اسی کو پسند کرتے تھے۔ ❷ (۳) یحییٰ بن سعید اموی اور ان کے سوا دوسرے لوگوں نے ابن جریج سے اور ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ کے واسطے سے ام سلمہ سے اسی طرح روایت کی ہے، اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے، کیونکہ لیث بن سعد نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے، ابن ابی ملیکہ نے یعلی بن مملک سے، انھوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قراءت کی کیفیت ایک ایک حرف الگ کرکے بیان کی۔ لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور لیث کی حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آپ ﷺ "مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" پڑھتے تھے۔

فائدہ ❶ :......رسول اکرم ﷺ یعنی "مالك يوم الدين" کی جگہ "ملك يوم الدين" پڑھتے تھے۔

فائدہ ❷ :......یعنی: ابوعبید قاسم بن سلام "مالك يوم الدين" کے بجائے "مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" کو پڑھنا پسند کرتے تھے۔

2929ــ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ وَأُرَاهُ قَالَ: وَعُثْمَانَ كَانُوا يَقْرَءُونَ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ هٰذَا الشَّيْخِ أَيُّوبَ بْنِ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيِّ، وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَقْرَءُونَ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَقْرَءُونَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ١٥٧٠) (ضعيف الإسناد)

(سند میں "ایوب بن محمد الرملی" روایت میں غلطیاں کرجاتے تھے، اس روایت میں صحیح بات یہ ہے کہ یہ "الزهري عن النبي ﷺ مرسلاً" ہے جیسا کہ مولف نے وضاحت کی ہے، مگر دیگر سندوں سے یہ حدیث ثابت ہے)

۲۹۲۸۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ، ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما (راوی زہری کہتے ہیں کہ) اور میرا خیال ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کا بھی نام لیا کہ یہ سب لوگ "مالك يوم الدين" پڑھتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف زہری کی روایت سے، جسے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، صرف اس شیخ یعنی ایوب بن سوید رملی کی روایت سے ہی جانتے ہیں۔ (۳) زہری کے بعض اصحاب (تلامذہ) نے یہ حدیث زہری سے (مرسلاً) روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور ابوبکر وعمر "مالك يوم الدين" پڑھتے تھے اور عبدالرزاق نے معمر سے، معمر نے زہری سے اور زہری نے سعید بن مسیب سے (مرسلاً) روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور ابوبکر وعمر "مالك يوم الدين" پڑھتے تھے، (یعنی: اس کو مرفوعاً صرف ایوب بن سوید ہی نے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہیں)۔

2929ــ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ.

تخريج: د/الحروف (٣٩٧٦) (تحفة الأشراف: ١٥٧٢) (ضعيف الإسناد)

(سند میں ابوعلی بن یزید مجہول راوی ہے)

2929/ أ ــ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهٰذَا الإِسْنَادِ

نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَأَبُو عَلِيِّ بْنُ يَزِيدَ هُوَ أَخُو يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، قَالَ مُحَمَّدٌ: تَفَرَّدَ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، وَهَكَذَا قَرَأَ أَبُو عُبَيْدٍ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ اتِّبَاعًا لِهٰذَا الْحَدِيثِ.

تخريج: انظر ماقبله (ضعيف الإسناد)

۲۹۲۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پڑھا: أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ۔ [1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ابوعلی بن یزید، یونس بن یزید کے بھائی ہیں۔ (۳) محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں: اس حدیث کو یونس بن یزید سے روایت کرنے میں ابن مبارک منفرد (تنہا) ہیں۔ (۴) اور ابوعبید (قاسم بن سلام) نے اس حدیث کی اتباع میں اس طرح (العينُ بالعينِ) پڑھا ہے۔

۲۹۳۰/أ ہم سے سوید بن نصر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہم سے عبداللہ بن مبارک نے یونس بن یزید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح کی حدیث بیان کی۔

فائدہ [1] :...... یعنی: العینُ کی نون پر پیش کے ساتھ، جبکہ یہ ''النفس'' پر عطف ہے جس کا تقاضا ہے کہ نون پر بھی زبر (فتحہ) پڑھا جائے۔

فائدہ [2] :...... جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ ہے (المائدة : ٤٥)۔

2930۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ، عَنْ عُتْبَةَ ابْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبَّكَ﴾.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَرِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، وَالأَفْرِيقِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ١١٣٣٧) (ضعيف الإسناد)

(سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی اور رشدین بن سعد ضعیف راوی ہیں)

۲۹۳۰۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پڑھا ''هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبَّكَ''۔ [1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف رشدین کی حدیث سے جانتے ہیں۔ (۲) اور اس کی سند قوی نہیں ہے، رشدین بن سعد اور (عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم) افریقی دونوں حدیث بیان کرنے میں ضعیف ہیں۔

فائدہ [1] :...... مشہور قراءت یوں ہے ﴿هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ﴾ یعنی یاء تحتانیہ اور راء کے اوپر ضمے کے ساتھ، پوری آیت اس طرح ہے: ﴿هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَن يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ﴾ (المائدة : ١١٢) اور اس حدیث میں مذکور قراءت کسائی کی ہے، معنی ہوگا کیا تو اپنے رب سے مانگنے کی طاقت رکھتا ہے۔

2- بَابٌ وَمِنْ سُورَةِ هُودٍ

٢- باب: سورہ ہود کی قراءت کا بیان

2931- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَؤُهَا: ﴿إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ﴾. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ نَحْوَ هٰذَا وَهُوَ حَدِيثُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ هِيَ أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: كِلَا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي وَاحِدٌ، وَقَدْ رَوَى شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ غَيْرَ حَدِيثٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُ هٰذَا.

تخريج: د/الحروف (٣٩٨٢، و ٢٩٨٣) (تحفة الأشراف: ١٨١٦٣/الف)، وحم (٦/٤٥٩) (صحيح)

(سند میں شہر بن حوشب ضعیف راوی ہیں، لیکن متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، ملاحظہ ہو: الصحيحة رقم: ٢٨٠٩)

٢٩٣١- ام سلمہ [1] رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ پڑھتے تھے ''إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ۔'' [2]

امام ترمذی کہتے ہیں: (١) اسی طرح کئی ایک رواۃ نے ثابت بنانی سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ (٢) یہ حدیث شہر بن حوشب سے اسماء بنت یزید کے واسطے سے بھی روایت کی گئی ہے۔ (٣) میں نے عبد بن حمید کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ اسماء بنت یزید ہی ام سلمہ انصاریہ ہیں۔ (٤) یہ دونوں ہی حدیثیں میرے نزدیک ایک ہیں۔ (٥) شہر بن حوشب نے کئی حدیثیں ام سلمہ انصاریہ سے روایت کی ہیں اور ام سلمہ انصاریہ یہی اسماء بنت یزید ہیں۔ (٦) عائشہ سے مروی ہے انہوں نے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

فائدہ [1]:...... یہ ام المومنین ام سلمہ نہیں ہیں، بلکہ انصاریہ صحابیہ ہیں، لیکن مسند احمد کی بعض روایات میں ''ام المومنین'' کے اضافے سے مزی نے اس حدیث کو ترجموں میں ذکر کیا ہے۔

فائدہ [2]:...... نوح علیہ السلام کے بیٹے نے غیر صالح عمل کیا۔

2932- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَا: حَدَّثَنَا هَارُونُ النَّحْوِيُّ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ.

تخريج: انظر ماقبله (صحيح)

(سند میں شہر بن حوشب ضعیف راوی ہیں، لیکن متابعات وشواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، ملاحظہ ہو: الصحيحة رقم:

(٢٨٠٩)

٢٩٣٢۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی: إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ .

3- بَابٌ وَمِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ

۳۔ باب: سورۂ کہف میں "من لدنّی" میں نون کو تشدید کے ساتھ پڑھنے کا بیان

2933- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُوالْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ: ((قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا)) مُثَقَّلَةً.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَأُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثِقَةٌ، وَأَبُوالْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ شَيْخٌ مَجْهُولٌ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ.

تخريج: د/الحروف (٣٩٨٥) (تحفة الأشراف: ٤٢) (ضعيف الإسناد)

(سند میں ابوالجاریہ عبدی مجہول راوی ہے)

٢٩٣٣۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پڑھا: قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا [1] یعنی لدنی کو نون ثقیلہ کے ساتھ پڑھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) امیہ بن خالد ثقہ ہیں۔ (۳) ابوالجاریہ عبدی مجہول شیخ ہیں، ہم ان کا نام نہیں جانتے۔

فائدہ [1] :...... مشہور قراءت اسی طرح ہے، یعنی نون پر تشدید کے ساتھ، لیکن نافع وغیرہ نے اس کو اس طرح پڑھا ہے "مِنْ لَدُنِيْ" یعنی نون پر صرف سادہ زیر کے ساتھ، بہرحال معنی ایک ہی ہے، یعنی یقیناً آپ میری طرف سے عذر کو پہنچ گئے۔ (الكهف : ٧٦)

2934- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ مِصْدَعٍ أَبِي يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِرَاءَتُهُ، وَيُرْوَى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اخْتَلَفَا فِي قِرَاءَةِ هَذِهِ الآيَةِ وَارْتَفَعَا إِلَي كَعْبِ الْأَحْبَارِ فِي ذَلِكَ، فَلَوْ كَانَتْ عِنْدَهُ رِوَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لاسْتَغْنَى بِرِوَايَتِهِ وَلَمْ يَحْتَجْ إِلَي كَعْبٍ.

تخريج: د/الحروف (٣٩٨٦) (تحفة الأشراف: ٤٣) (ضعيف الإسناد) (سند میں سعد بن اوس سے غلطیاں ہو جایا کرتی تھیں اور مصدع لین الحدیث ہیں، مگر اس حدیث کا متن دیگر سندوں سے ثابت ہے)

٢٩٣٤۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے "فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ" پڑھا۔ [1]

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ (۲) صحیح ابن عباس کی قراءت ہے

جوان سے مروی ہے۔ (۳) مروی ہے کہ ابن عباس اور عمرو بن العاص دونوں نے اس آیت کی قراءت میں آپس میں اختلاف کیا اور اپنا معاملہ (فیصلہ کے لیے) کعب احبار کے پاس لے گئے۔ اگر ان کے پاس اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کوئی روایت ہوتی تو وہ روایت ان کے لیے کافی ہوتی اور کعب احبار کی طرف انھیں رجوع کی حاجت نہ رہتی۔

فائدہ ❶ :...... یہی مشہور قراءت ہے، یعنی: "حَمِئَةٍ" حاء کے بعد بغیر الف کے، جبکہ بعض قراء کی قراءت "حَامِئَةٍ" یعنی حاء کے بعد الف غیر مہموزہ کے ساتھ، بہرحال معنی ہے: اور سورج کو ایک دلدل کے چشمے میں ڈوبتا پایا۔ (الکھف : ٨٦)

4- بَابٌ وَمِنْ سُورَةِ الرُّومِ

۴۔ باب: سورہ الروم کے شانِ نزول کا بیان

2935ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ، فَأَعْجَبَ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ، فَنَزَلَتْ: ﴿الم غُلِبَتِ الرُّومُ۔ إِلَي قَوْلِهِ۔ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ﴾ (الروم: ٤)، قَالَ: فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَيُقْرَأُ غَلَبَتْ، وَ غُلِبَتْ يَقُولُ: كَانَتْ غُلِبَتْ، ثُمَّ غَلَبَتْ هَكَذَا قَرَأَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتْ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٤٢٠٨) (صحيح)

(عطیہ عوفی ضعیف راوی ہیں، شواہد کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے)

۲۹۳۵۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے موقع پر رومی (اہلِ کتاب نصاریٰ) اہلِ فارس (آتش پرست مجوسیوں) پر غالب آ گئے۔ تو یہ چیز مسلمانوں کو بڑی پسند آئی اور اسی موقع پر ﴿الم غُلِبَتِ الرُّومُ﴾ سے ﴿يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ﴾ تک کی آیات نازل ہوئیں۔ ❶ چنانچہ مسلمان اہل روم کے اہل فارس پر غلبے سے خوش ہوئے۔ ❷

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (۲) غَلَبَتْ اور غُلِبَتْ دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ کہتے ہیں: اہلِ روم پہلے مغلوب ہوئے پھر غالب آ گئے، ایسے ہی نصر بن علی نے غَلَبَتْ پڑھا ہے۔

فائدہ ❶ :...... الم، رومی مغلوب ہو گئے ہیں نزدیک کی زمین پر اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آ جائیں گے، چند سال میں ہی، اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی اختیار اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، اس روز مسلمان خوش ہوں گے۔ (الروم : ١-٤)

فائدہ ❷ :...... اس لیے کہ مسلمان اہل کتاب (قرآن والے) تھے اور رومی بھی اہل کتاب (انجیل والے) تھے اور اہل فارس کافر و مشرک تھے، جیسے: اہل مکہ کافر و مشرک تھے۔ ان کی خوشی ادنیٰ موافقت کی بنا پر تھی۔

2936۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ. فَقَالَ: مِنْ ضُعْفٍ.

تخريج: د/الحروف (٣٩٧٨) (تحفة الأشراف: ٧٣٣٤) (حسن)

2936/ م۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ.

تخريج: انظر ماقبله (حسن)

۲۹۳۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: انھوں نے نبی ﷺ کے سامنے ''خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ'' (ضاد کے فتحے کے ساتھ) پڑھا تو آپ نے فرمایا: ''مِنْ ضَعْفٍ نہیں مِنْ ضُعْفٍ'' [1] (ضاد کے ضمے کے ساتھ) پڑھو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۳۶/م ہم سے عبد بن حمید نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا یزید بن ہارون نے اور یزید بن ہارون نے فضیل بن مرزوق سے اس حدیث کی روایت کی، فضیل بن مرزوق نے عطیہ سے اور عطیہ نے ابن عمر کے واسطے سے نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث روایت کی۔

فائدہ [1] :...... یہی مشہور قراءت ہے، اور ضاد کے فتحے کے ساتھ عاصم اور حمزہ کی قراءت ہے، یعنی: اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت میں پیدا کیا۔ (الروم : ٥٤)

5- بَابٌ وَمِنْ سُورَةِ الْقَمَرِ

۵۔ باب: سورۃ القمر میں ''مدکر'' کو دال مہملہ سے پڑھنے کا بیان

2937۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ: ﴿فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ﴾ (القمر: ١٥). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/احاديث الأنبياء ٣ (٣٣٤١)، وتفسير سورة القمر ٢ (٤٨٧٢-٤٨٧٤)، م/المسافرين ٥٠ (٨٢٣)، د/الحروف (٢٩٩٤) (تحفة الأشراف: ٩١٧٩) (صحيح)

۲۹۳۷۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ [1] پڑھتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... یہی مشہور قراءت ہے، یعنی دال مہملہ کے ساتھ اس کی اصل ہے ''مُذْتَكِر'' (بروزن ''مُجْتَنِب'' تاء کو دال مہملہ سے بدل دیا اور ذال کو دال میں مدغم کر دیا تو ''مُدَّكِر'' ہو گیا، بعض قراء نے ''مُذَّكِر'' (ذال

معجم کے ساتھ) پڑھا ہے بہرحال معنی ہے: پس کیا کوئی ہے نصیحت پکڑنے والا۔(القمر : ٤٠)

6- بَابٌ وَمِنْ سُورَةِ الْوَاقِعَةِ

٦۔ باب: سورۂ واقعہ میں "فروح" کو راء کے ضمے کے ساتھ پڑھنے کا بیان

2938ــ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلاَلٍ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ هَارُونَ الأَعْوَرِ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ: ﴿فَرُوحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ﴾.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ هَارُونَ الأَعْوَرِ.

تخريج: د/الحروف (٣٩٩١) (تحفة الأشراف: ١٦٢٠٤) (صحيح الإسناد)

۲۹۳۸۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ "فَرُوحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ" [1] پڑھتے تھے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) اسے ہم صرف ہارون اعور کی روایت سے ہی جانتے ہیں۔

فائدہ [1] :......مشہور قراءت "فَرَوح" (راء پر فتحے کے ساتھ) ہے، یعقوب کی قراءت راء کے ضمے کے ساتھ ہے، فتحے کی صورت میں معنی ہے اسے تو راحت ہے اور غذائیں ہیں اور آرام والی جنت ہے، اور ضمے کی صورت میں معنی ہوگا: اس کی روح پھولوں اور آرام والی جنت میں نکل کر جائیگی۔ (الواقعة : ٨٩)

7- بَابٌ وَمِنْ سُورَةِ اللَّيْلِ

٧۔ باب: سورة الليل میں "والليل اذا يغشى والذكر والأنثى" کی قراءت کا بیان

2939ــ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَدِمْنَا الشَّامَ، فَأَتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَيَّ قِرَاءَةَ عَبْدِ اللهِ؟ قَالَ: فَأَشَارُوا إِلَيَّ، فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَاللهِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الآيَةَ: ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمِعْتُهُ يَقْرَؤُهَا: ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى﴾ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: وَأَنَا وَاللهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا وَهٰؤُلاَءِ يُرِيدُونَنِي أَنْ أَقْرَأَهَا وَمَا خَلَقَ فَلاَ أُتَابِعُهُمْ. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا قِرَاءَةُ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى.

تخريج: خ/تفسير سورة الليل ١ (٤٩٤٤)، م/المسافرين ٥٠ (٨٢٤) (تحفة الأشراف: ١٠٩٥٥) (صحيح)

۲۹۳۹۔ علقمہ کہتے ہیں: ہم شام پہنچے تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور کہا: کیا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جو عبداللہ بن مسعود کی قراءت کی طرح پر قراءت کرتا ہو؟ تو لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا، میں نے کہا: ہاں، انھوں نے کہا: تم نے یہ آیت: ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ عبداللہ بن مسعود کو کیسے پڑھتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے کہا: میں نے انھیں ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى﴾ [1] پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ ابوالدرداء نے کہا: اور میں، قسم اللہ کی، میں نے

بھی رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی پڑھتے ہوئے سنا ہے، اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں اسے ﴿وَمَا خَلَقَ﴾ پڑھوں (یعنی ﴿وَمَا خَلَقَ وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى﴾ تو میں ان کی بات نہ مانوں گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) عبداللہ بن مسعود کی قراءت بھی اسی طرح ہے: ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى﴾۔

فائدہ ❶ :...... مشہور قراءت ہے: ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى، وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالأُنْثَى﴾ حدیث میں مذکور قراءت اس میں مذکور اشخاص ہی کی ہے، ان کے علاوہ اور کسی بھی قاری سے یہ منقول نہیں ہے، عثمان رضی اللہ عنہ کو شاید اس قراءت کے منسوخ ہو جانے کی خبر پہنچی ہو جو ان مذکورہ اشخاص تک نہیں پہنچی ہو۔

8- بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الذَّارِيَاتِ

۸- باب: سورۃ الذاریات میں "إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ" پڑھنے کا بیان

2940ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: د/الحروف (٣٩٩٣) (تحفة الأشراف: ٩٣٨٩) (صحيح)

۲۹۴۰- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ﴿إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ پڑھایا ہے۔ ❶ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... جب کہ مشہور قراءت ﴿إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ﴾ ہے، یعنی: اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں توانائی والا اور زور آور ہے۔ (الذاريات: ٥٨)

9- بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْحَجِّ

۹- باب: سورۂ حج میں "وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى" کی قراءت کا بیان

2941ـ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، وَالْفَضْلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى﴾ (الحج: ٢).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلا مِنْ أَنَسٍ، وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَهٰذَا عِنْدِي مُخْتَصَرٌ، إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ﴾ (الحج: ١) الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَحَدِيثُ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عِنْدِي مُخْتَصَرٌ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ.

تخریج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ۱۰۸۳۷) (صحیح)

۲۹۴۱۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا: ﴿وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ﴾ [1] امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن ہے۔ (۲) قتادہ کا صحابہ میں سے انس ابوطفیل کے علاوہ کسی اور صحابی سے ہم سماع نہیں جانتے۔ (۳) یہ روایت میرے نزدیک مختصر ہے، پوری روایت اس طرح ہے: روایت کی گئی قتادہ سے، قتادہ نے روایت کی حسن بصری سے، اور حسن بصری نے روایت کی عمران بن حصین سے، ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے تو آپ نے آیت ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ﴾ [2] پڑھی، (آگے) پوری حدیث بیان کی۔ (۴) حکم بن عبدالملک کی حدیث میرے نزدیک اس حدیث سے مختصر ہے۔

فائدہ [1] :...... یہی مشہور قراءت ہے، جس کے معنی ہیں: اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش اور بدمست دکھائی دیں گے، حالانکہ درحقیقت وہ متوالے نہ ہوں گے، لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے، بعض اور قاریوں نے اسے ''سَكْرَى'' پڑھا ہے۔

فائدہ [2] :...... ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈر جاؤ۔'' (الحج: ۱)

10- بابٌ

۱۰- باب

2942ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَوْ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ، فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تخريج: خ/فضائل القرآن ۲۳ (۵۰۳۲)، و ۲۶ (۵۰۳۹)، م/المسافرين ۳۳ (۷۹۰)، ن/الافتتاح ۳۷ (۹۴۴) (تحفة الأشراف: ۹۲۹۵)، وحم (۱/۳۸۲، ۴۱۷، ۴۲۳، ۴۳۹، ۴۶۳)، ود/فضائل القرآن ۴ (۳۳۹۰)، والرقاق ۳۲ (۲۷۸۷) (صحیح)

۲۹۴۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے یا تم میں سے کسی کے لیے یہ کہنا برا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا، بلکہ یہ کہو کہ وہ بھلا دیا گیا [1] تم قرآن یاد کرتے دھراتے رہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے! قرآن لوگوں کے سینوں سے نکل بھاگنے میں چوپایوں کے اپنی رسی سے نکل بھاگنے کی بہ نسبت زیادہ تیز ہے۔'' [2] امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ [1] :...... یہ ممانعت ''نہی تحریمی'' نہیں ہے، بلکہ ''نہی تنزیہی'' ہے یعنی: ایسا نہیں کہنا چاہیے، کیونکہ اس سے اپنی سستی اور قرآن سے غفلت کا خود ہی اظہار ہے، یا یہ مطلب ہے کہ ''ایسا موقع ہی نہ آنے دے کہ یہ بات کہنے کی

نوبت آئے"، بعض روایات میں "میں بھول گیا" کہنا بھی ملتا ہے، اس لیے مذکورہ ممانعت "نہی تنزیہی" پر محمول کی گئی ہے، یعنی ایسا نہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔

فائدہ ❷:......معلوم ہوا کہ قرآن کو بار بار پڑھتے اور دہراتے رہنا چاہیے، کیونکہ قرآن جس طرح جلد یاد ہوتا ہے اسی طرح جلد ذہن سے نکل جاتا ہے، اس لیے قرآن کو بار بار پڑھنا اور کا دہرانا ضروری ہے۔

11۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُرآنَ أُنزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

۱۱۔ باب: قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے

2943۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَنَظَرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا؟ فَقَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: لَهُ كَذَبْتَ، وَاللّٰهِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي تَقْرَؤُهَا، فَانْطَلَقْتُ أَقُودُهُ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ! اقْرَأْ يَا هِشَامُ))، فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ)) ثُمَّ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: اقْرَأْ يَاعُمَرُ! فَقَرَأْتُ بِالْقِرَاءَةِ الَّتِي أَقْرَأَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ)) ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ.

تخريج: خ/الخصومات ٤ (٢٤١٩)، وفضائل القرآن ٥ (٤٩٩٢)، و ٢٧ (٥٠٤١)، والمرتدين ٩ (٦٩٣٦)، والتوحيد ٥٣ (٧٥٥٠)، م/المسافرين ٤٨ (٨١٨)، د/الصلاة ٣٥٧ (١٤٧٥)، ن/الافتتاح ٣٧ (٩٣٧-٩٣٩) (تحفة الأشراف: ١٠٥٩١ و١٠٦٤٢)، وط/٢/القرآن ٤ (٥) (صحيح)

۲۹۴۳۔ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ ان دونوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے: میں ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس سے گزرا، وہ سورۂ فرقان پڑھ رہے تھے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ زندہ تھے، میں نے ان کی قراءت سنی، وہ ایسے حرفوں پر پڑھ رہے تھے، جن پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھایا ہی نہ تھا۔ قریب تھا کہ میں ان پر حملہ کر دیتا، مگر میں نے انھیں (صلاۃ پڑھ لینے تک کی) مہلت دی۔ جونہی انھوں نے سلام پھیرا

میں نے ان کو انھیں کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر گھسیٹا، میں نے ان سے پوچھا: یہ سورت جسے میں نے تمھیں ابھی پڑھتے ہوئے سنا ہے، تمھیں کس نے پڑھائی ہے؟ کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: تم غلط کہتے ہو، قسم اللہ کی! رسول اللہ ﷺ نے ہی مجھے یہ سورت پڑھائی جو تم پڑھ رہے تھے، ❶ میں انھیں کھینچتا ہوا نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گیا۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے انھیں سورۂ فرقان ایسے حرفوں (طریقوں) پر پڑھتے ہوئے سنا ہے جن پر آپ نے مجھے پڑھنا نہیں سکھایا ہے، جب کہ آپ ہی نے مجھے سورۂ فرقان پڑھائی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمر! انھیں چھوڑ دو۔'' ہشام! تم پڑھو۔ تو انہوں نے وہی قراءت کی جو میں نے ان سے سنی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، ایسی ہی نازل ہوئی ہے۔'' پھر مجھ سے آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمر! تم پڑھو۔'' تو میں نے اسی طرح پڑھا جس طرح آپ نے مجھے پڑھایا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، اسی طرح نازل کی گئی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا ہے، ❷ تو جو قراءت تمھیں آسان لگے اسی قراءت پر تم قرآن پڑھو۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) مالک بن انس نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے، لیکن انھوں نے اپنی روایت میں مسور بن مخرمہ کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ ❶ :...... لیکن جس طرح تم پڑھ رہے تھے اس طرح مجھے رسول اللہ ﷺ نے نہیں پڑھایا، اس لیے تم غلط گو ہو۔

فائدہ ❷ :...... سات حرفوں پر قرآن کے نازل ہونے کے مطلب میں علما کے بہت سے اقوال ہیں، لیکن سب سے راجح مطلب یہ ہے کہ ایک ہی لفظ کی ادائیگی (لہجہ) یا اس کے ہم معنی دوسرے لفظ کا استعمال مراد ہے، جیسے: بعض قبائل "حَتّٰى حِيْنَ" کو عین سے "عَتّٰى حِيْنَ" پڑھتے تھے، اور جیسے "سُكْرٰى" کو "سَكْرٰى" یا "سكر" پڑھتے تھے وغیرہ وغیرہ تو جس قبیلے کا جس لفظ میں جو لہجہ تھا اس کو پڑھنے کی اجازت دیدی گئی تا کہ قرآن پڑھنے میں لوگوں کو آسانی ہو، لیکن اس کا معنی یہ بھی نہیں ہے کہ قرآن کے ہر لفظ میں سات لہجے یا طریقے ہیں، کسی میں دو، کسی میں چار، اور شاذ و نادر کسی میں سات لہجے ہیں، زیادہ تر میں صرف ایک ہی لہجہ ہے، عثمان رضی اللہ عنہ نے سب ختم کر کے ایک لہجہ، یعنی قریش کی زبان پر قرآن کو جمع کر کے باقی سب کو ختم کرا دیا تھا، تا کہ اب اس طرح کا جھگڑا ہی نہ ہو۔ فجزاه الله عن الإسلام خيرًا.

2944۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جِبْرِيلَ فَقَالَ: ((يَا جِبْرِيلُ! إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيِّينَ مِنْهُمُ الْعَجُوزُ، وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ، وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ، وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ.)) قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأُمِّ أَيُّوبَ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، وَسَمُرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ، وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَأَبِي بَكْرَةَ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: ٢٠)، وانظر: حم (١١٤/٥، ١٢٢، ١٢٥) (حسن صحيح)

۲۹۴۴۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جبرئیل علیہ السلام سے ملے۔ آپ نے فرمایا: ''جبرئیل! میں ایک اُمی (ان پڑھ) قوم کے پاس نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں، ان میں بوڑھی عورتیں اور بوڑھے مرد ہیں، لڑکے اور لڑکیاں ہیں، ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کبھی کوئی کتاب پڑھی ہی نہیں ہے تو جبرئیل نے کہا: محمد! قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے۔''

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (۲) اس باب میں عمر، حذیفہ بن یمان، ابوہریرہ اور ام ایوب رضی اللہ عنہم ام ایوب (ابوایوب انصاری کی بیوی) اور سمرہ، ابن عباس، ابوجہیم بن حارث بن صمہ، عمرو بن العاص اور ابوبکرہ سے بھی احادیث آئی ہیں۔ (۳) ابی بن کعب سے یہ حدیث متعدد سندوں سے مروی ہے۔

12- بَابٌ

۱۲- باب

2945- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَي الْجَنَّةِ، وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلاَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلاَئِكَةُ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَرَوَى أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيثِ.

تخريج: انظر حديث رقم ٢٦٤٦ (صحيح)

۲۹۴۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے بھائی کی کوئی دنیاوی مصیبت دور کی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کوئی نہ کوئی مصیبت دور فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کرے گا اور جس نے کسی تنگ دست کے ساتھ آسانی کی تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لیے آسانی پیدا فرمائے گا۔ اللہ اپنے بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو ایسی

راہ چلتا ہے جس میں اسے علم کی تلاش ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ ہموار کر دیتا ہے اور جب قوم (لوگ) مسجد میں بیٹھ کر کلام اللہ (قرآن) کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے پڑھتے پڑھاتے (سمجھتے سمجھاتے) ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، انھیں رحمتِ الٰہی ڈھانپ لیتی ہے، ملائکہ انھیں اپنے گھیرے میں لیے رہتے ہیں، جس کے عمل نے اسے پیچھے کر دیا تو آخرت میں اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔'' ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) ایسے ہی کئی رواۃ نے اسی حدیث کی طرح اعمش سے، اعمش نے ابوصالح کے واسطے سے، اور ابوصالح نے ابوہریرہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ (۲) اسباط بن محمد نے بھی اعمش سے روایت کی ہے، (اس روایت میں ہے کہ) اعمش کہتے ہیں: مجھ سے بیان کیا گیا ہے ❷ ابوصالح کے واسطے سے اور ابوصالح نے ابوہریرہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، پھر اس حدیث کا بعض حصہ ذکر کیا۔

فائدہ ❶ :......یعنی یہ کہنا کہ میں فلاں خاندان کا ہوں، اس کے کہنے اور سمجھنے سے اس کا رتبہ و مرتبہ بلند نہیں ہو جائے گا، بلند ہوگا تو قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے ہوگا۔

فائدہ ❷ :......یعنی اس سند میں اعمش اور ابوصالح کے درمیان ایک اور راوی کا واسطہ ہے، جبکہ پہلی سند میں اعمش کی ابوصالح سے براہِ راست روایت ہے اور اعمش ابوصالح سے براہِ راست روایت کرتے ہیں، بلکہ اعمش تو ابوصالح کے ''راویہ'' (بہت بڑے راوی) ہیں حتی کہ ابوصالح سے روایت میں اعمش کے عنعنہ کو بھی تحدیث (براہِ راست سماع) پر محمول کیا گیا ہے۔

13۔ بابٌ

۱۳۔ باب

2946۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ: ((اخْتِمْهُ فِي شَهْرٍ)) قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((اخْتِمْهُ فِي عِشْرِينَ)) قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((اخْتِمْهُ فِي خَمْسَةَ عَشَرَ)) قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((اخْتِمْهُ فِي عَشْرٍ)) قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: ((اخْتِمْهُ فِي خَمْسٍ)) قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: فَمَا رَخَّصَ لِي. قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

تخريج: تفرد به المؤلف (وأخرجه النسائي في الكبرى) (تحفة الأشراف: ٨٩٥٦) (ضعیف الاسناد) (سند میں ابواسحاق سبیعی مدلس اور مختلط ہیں، نیز حدیث میں یہ ہے کہ ''اختمه فى خمس''، یعنی پانچ دن میں قرآن ختم کرو، عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ میں اس سے زیادہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں پھر کہا کہ رسول اللہ نے اس سے کم دن میں

قرآن ختم کرنے کی مجھے اجازت نہیں دی، امام ترمذی اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ غرابت بسند ابو بردۃ عن عبداللہ بن عمرو ہے، واضح رہے کہ صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے آیا ہے کہ رسول اللہ نے اُن سے کہا کہ اقرأ القرآن فی کل شھر قال إنی أطیق أکثر فما زال حتی قال: ((فی ثلاث)) تم ہر مہینے میں قرآن ختم کرو، توانھوں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں اور برابر یہ کہتے رہے کہ میں اس سے زیادہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں تو رسول اللہ نے کہا: ''تین دن میں قرآن ختم کرو'' (خ/الصیام ٥٤ (١٩٧٨)، اور صحیح بخاری (فضائل القرآن ٣٤ ٥٠٥٤) اور صحیح مسلم (صیام ٣٥ /١٨٢) وأبوداود/الصلاۃ ٣٢٥ (١٣٨٨) میں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے: فاقرأہ فی کل سبع ولا تزد علی ذلك . یعنی ہر سات دن پر قرآن ختم کرو اور اس سے زیادہ نہ کرو، تو اس سے پتہ چلا کہ فما رخص لی ، مجھے پانچ دن سے کم کی اجازت نہیں دی کا جملہ شاذ ہے اور تین دن میں قرآن ختم کرنے کی اجازت محفوظ اور ثابت ہے، اور ایسے ہی دوسری روایت میں سات دن ختم کرنے کی اجازت ہے) اور سبب ضعف ابواسحاق السبیعی ہیں)۔

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو .

وَرُوِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاثٍ)) .

وَرُوِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((اقْرَءِ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ)) .

و قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: وَلا نُحِبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْتِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، وَلَمْ يَقْرَءِ الْقُرْآنَ لِهٰذَا الْحَدِيثِ .

و قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: لا يُقْرَأُ الْقُرْآنُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاثٍ لِلْحَدِيثِ الَّذِي رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .
وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ .

وَرُوِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ يُوتِرُ بِهَا .

وَرُوِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ فِي الْكَعْبَةِ ، وَالتَّرْتِيلُ فِي الْقِرَاءَةِ أَحَبُّ إِلَي أَهْلِ الْعِلْمِ .

٢٩٤٦۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں کتنے دنوں میں قرآن پڑھ ڈالوں؟ آپ نے فرمایا: ''مہینے میں ایک بار ختم کرو۔'' میں نے کہا میں اس سے بڑھ کر (یعنی کم مدت میں) ختم کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تو بیس دن میں ختم کرو۔'' میں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی، یعنی اور بھی کم مدت میں ختم کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''پندرہ دن میں ختم کرلیا کرو۔'' میں نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے کہا: دس دن میں ختم کرلیا کرو۔'' میں نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''پانچ دن میں ختم کرلیا کرو۔'' میں نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ تو آپ نے مجھے پانچ دن سے کم

مدت میں قرآن ختم کرنے کی اجازت نہیں دی۔

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ (۲) یہ حدیث بطریق: ابی بردۃ، عن عبداللہ بن عمرو" غریب سمجھی گئی ہے۔ (۳) یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے۔ عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس نے قرآن تین دن سے کم مدت میں پڑھا، اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔" (۴) عبداللہ بن عمرو سے (یہ بھی) مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: "قرآن چالیس دن میں پڑھ ڈالا کرو۔" (۵) اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ کہتے ہیں: ہم اس حدیث کی بنا پر کسی آدمی کے لیے یہ پسند نہیں کرتے کہ اس پر چالیس دن سے زیادہ گزر جائیں اور وہ قرآن پاک ختم نہ کر چکا ہو۔ (۶) اس حدیث کی بنا پر جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے بعض اہلِ علم کہتے ہیں کہ تین دن سے کم مدت میں قرآن پڑھ کر نہ ختم کیا جائے۔ (۷) اور بعض اہل علم نے اس کی رخصت دی ہے۔ (۸) اور عثمان بن عفان سے متعلق مروی ہے کہ وہ وتر کی ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ ڈالتے تھے۔ (۹) سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ انھوں نے کعبہ کے اندر ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا۔ (۱۰) قرأت میں ترتیل (ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا) اہلِ علم کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ ❶

فائدہ ❶:......ایک دن یا تین دن میں ختم کرنے سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اور تلاوت کرنا زیادہ پسندیدہ ہے۔

2947_ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ ـ هُوَ ابْنُ شَقِيقٍ ـ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ)).

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ.

تخريج: د/الصلاة ٣٢٦ (١٣٩٥) (تحفة الأشراف: ٨٩٤٤) (صحيح)

۲۹۴۷۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: "چالیس دن میں قرآن پورا پڑھ لیا کرو۔" امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۲) بعضوں نے معمر سے، اور معمر نے سماک بن فضل کے واسطے سے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے، کہ نبی اکرم ﷺ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ قرآن چالیس دن میں پڑھا کریں۔

2948_ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَي اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ)) قَالَ: وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ؟ قَالَ: ((الَّذِي يَضْرِبُ مِنْ أَوَّلِ الْقُرْآنِ إِلَي آخِرِهِ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

إِلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ٥٤٢٩) (ضعیف الاسناد) (سند میں صالح المری ضعیف راوی ہیں)

2948/ أ- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهٰذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الرَّبِيعِ .

تخريج: تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف : ١٨٦٥٣) (ضعيف)

(سند ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے، اس لیے کہ زرارہ تابعی ہیں اور انھوں نے روایت میں واسطہ نہیں ذکر کیا ہے)

۲۹۴۸۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! کون سا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: "حال اور مرتحل" (اترنے اور کوچ کرنے والا) عمل۔ اس نے کہا: حال اور مرتحل (اترنے اور کوچ کرنے والا) سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: "جو قرآن شروع سے لے کر آخر تک پڑھتا ہے، جب بھی وہ اترتا ہے کوچ کر دیتا ہے۔" ❶

امام ترمذی کہتے ہیں: (۱) یہ حدیث غریب ہے۔ (۲) ہم اسے صرف ابن عباس کی اس روایت سے جانتے ہیں جو اس سند سے آئی ہے اور اس کی سند زیادہ قوی نہیں ہے۔

۲۹۴۸/ أ مجھ سے بیان کیا محمد بن بشار نے، وہ کہتے ہیں: بیان کیا مجھ سے مسلم بن ابراہیم نے، وہ کہتے ہیں: بیان کیا مجھ سے صالح مری نے قتادہ کے واسطے سے اور قتادہ نے زرارہ بن اوفی کے واسطے سے نبی ﷺ سے اسی جیسی اسی معنی کی حدیث روایت کی، لیکن اس میں ابن عباس سے روایت کا ذکر نہیں کیا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ روایت میرے نزدیک نضر بن علی کی اس راویت سے، جسے وہ ہیثم بن ربیع سے روایت کرتے ہیں، (یعنی: پہلی سند سے) زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ ❶ :...... مفہوم یہ ہے جو قاری مسافر کے مثل اپنی منزل تک پہنچ کر پھر نئے سرے سے سفر کا آغاز کر دیتا ہے۔ یعنی ایک بار قرآن ختم کرے دوبارہ شروع کر دیتا ہے اس کا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے۔

2949ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ)) . قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

تخريج : د/الصلاة ٣٢٦ (١٣٩٤)، ق/الإقامة ١٧٨ (١٣٤٧) (تحفة الأشراف : ٨٩٥٠)، وحم (٢/١٤٦، ١٨٩) (صحيح)

2949(م)۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

تخريج: انظر ما قبله (صحيح)

۲۹۴۹۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے قرآن سمجھا ہی نہیں جس نے تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم کر ڈالا۔'' امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۴۹/أ بیان کیا مجھ سے محمد بن بشار نے، وہ کہتے ہیں: بیان کیا مجھ سے محمد بن جعفر نے، وہ کہتے ہیں: مجھ سے شعبہ نے اس سند سے اسی جیسی حدیث بیان کی۔